ما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا
کتاب الآثار
مترجم
اردو
نوسو ۹۰۰ آثار کا گرانقدر و بیش بہا ذخیرہ
جس کو امام اعظم ابوحنیفہؒ نے چالیس ہزار احادیث نبوی سے منتخب فرمایا
بروایت حضرت امام محمد ابن حسن شیبانی
ترجمہ و فوائد ۔ مولانا ابوالفتح محمد صغیرالدین
محمد سعید اینڈ سنز ناشران تاجران کتب و مالکان مطبع سعیدی
قرآن محل ۔ مقابل مولوی مسافر خانہ ۔ کراچی ۱
pasbanehaq

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وما آتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا

کتاب الآثار امام محمدؒ

مترجم اردو

تقریباً نوسو آثار کا گرانقدر و بیش بہا ذخیرہ

جسکو امام اعظم ابوحنیفہؒ نے چالیس ہزار احادیث نبوی سے منتخب فرمایا

بروایت: حضرت امام محمدؒ ابن حسن شیبانیؒ

ترجمہ وفوائد: مولانا ابو الفتح عزیزی

ناشران

محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب

قرآن محل اردو بازار

کراچی

ناشر

محمد سعید اینڈ سنز۔ تاجران کتب

قرآن محل، مقابل مولوی مسافر خانہ

کراچی

طابع

مطبع سعیدی، قرآن محل۔ کراچی

قیمت مجلد ـــــــــــ

تقریب سعید

اہل نظر سے مخفی نہیں ہے کہ مسلمانوں کی حیات اسلامیہ کے لئے کتاب وسنت اور آثار صحابہ وتابعین شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہیں اگر خدانخواستہ ان کا دامن ہاتھ سے چھوٹا تو نہ مسلمانوں کی زندگی اسلامی حیثیت سے باقی رہے اور نہ وہ ان ثمرات وبرکات کے مستحق ہوں جو اس پر مترتب ہوتے ہیں۔

پھر دیندار اہل سے پوشیدہ نہیں کہ راس الائمہ امام ابو حنیفہؒ کے بعض شاگردوں مثلاً امام محمدؒ امام ابو یوسف رحمہما اللہ کا فقہ حنفی کے اصول وفروع کی تسکیل اور نشر واشاعت میں کیا رتبہ رہا ہے کہ جن مسائل میں یہ دونوں شاگرد اپنے استاد کے ساتھ متفق ہو گئے ہوں پھر کسی کو بھی اختلاف کی جرأت نہ ہو سکی ان ائمہ نے دین کی خدمات انجام دے کر صفحہ ہستی پر اپنا نقش دوام ثبت کر دیا ہے۔ چنانچہ وہ کارنامے جو ہمارے لئے مشعل راہ کے طور پر چھوڑ گئے ہیں۔ ان کو زندہ اور قائم نہ رکھنا بڑی بے انصافی ہوتی اس لئے ان ائمہ دین کی کتابوں کی نشر واشاعت اور عام مسلمانوں کے گھروں میں ان کا پہنچانا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔

امام محمد کی حدیث میں دو کتابیں بہت مشہور ہیں۔ ایک مؤطا امام محمد جو مرفوع اور مسند احادیث کا مجموعہ ہے۔ دوسری کتاب الآثار جس میں زیادہ تر صحابہ وائمہ فقہ کے اقوال ہیں۔ اسی وجہ سے اس کا نام کتاب الآثار رکھا گیا۔ آثار جمع اثر کی ہے۔ اثر کا اطلاق اصطلاحی معنی میں صحابہ یا ائمہ کے قول وفعل پر ہوتا ہے۔ جیسا کہ حدیث کے لغوی معنی مطلق بات وقول کے ہیں۔ اور اصطلاحاً حدیث کے معنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل کے ہوتے ہیں۔

کتاب الآثار میں کم وبیش نو سو آثار امام محمد نے جمع کئے ہیں۔ جو روزمرہ کی فقہی ضروریات اور مسائل سے تعلق رکھتے ہیں جس میں اثر یا حدیث بیان کرنے کے بعد اپنی رائے بیان کی ہے۔

اردو دان طبقہ اس فائدہ سے محروم رہتا اگر صرف عربی متن شائع کیا جاتا۔ اس لئے عوام اور اردو دان حضرات کے لئے اس کو مفید بنانے کی غرض سے ترجمہ اور مختصر شرح کے ساتھ شائع کر رہا ہوں۔ مذہبی کتابوں کی نشر واشاعت اپنا نصب العین رہا ہے اور ان کی افادیت میں اضافہ ہمارے مقاصد میں داخل ہے۔

وما توفیقی الا باللہ

محمد سعید عفی عنہ

فہرست مضامین کتاب الآثار

حیات امام محمدؒ

پورا نام ابو عبد اللہ محمد بن حسن شیبانی تھا۔ اصلی وطن دمشق کے قریب حرستا نامی ایک گاؤں تھا۔ لیکن ان کے والد وطن چھوڑ کر واسط چلے آئے اور یہیں ۱۳۵ھ ہجری میں امام محمدؒ کی ولادت ہوئی سن رشد کی ابتدا میں کوفہ گئے امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد رہے اور تحصیل حدیث میں بڑے بڑے محدثین سے فیض یاب ہوئے انکے شیوخ حدیث مسعر بن کدام سفیان ثوری۔ عمرو بن دینار۔ مالک ابن مغول مالک ابن انس۔ اوزاعی۔ ربیعہ بن صالح بکیر وغیرہ ہم جیسے جلیل القدر محدثین ہیں۔

امام محمدؒ سے روایت کرنے والے امام شافعی۔ ابو سلیمان موسیٰ بن سلیمان۔ ہشام بن عبداللہ ابو عبید القاسم بن سلام۔ علی بن مسلم طوسی۔ ابو حفص کبیر خلف بن ایوب وغیرہ کے اسمائے گرامی پائے جاتے ہیں۔ جو آسمان شہرت پر آفتاب بن کر چمکے۔

امام محمدؒ کی عظمت شان کا اعتراف ان لوگوں نے بھی کیا ہے۔ جو خود امام وقت تھے۔ چنانچہ حافظ ابن حجرؒ نے امام شافعیؒ کا قول نقل کیا۔ کہ" امام محمدؒ خلیفہ کے ہاں بہت معزز تھے۔ اس لئے میں نے ان کی صحبت لازم پکڑی اور ان کا درس قلمبند کرتا تھا" امام احمد بن حنبل سے کسی نے پوچھا کہ دقیق مسائل آپ کو کہاں سے حاصل ہوئے۔ فرمایا کہ محمد بن الحسن کی کتابوں سے" امام شافعی نے خود فرمایا۔ کہ" میں نے ایک بارشتر کے برابر علم امام محمد سے حاصل کیا"

" حق تو یہ ہے۔ کہ امام ابو حنیفہؒ کے بعض شاگرد مثلاً امام محمد اور امام ابو یوسف اس رتبہ کے عالم تھے کہ امام ابو حنیفہ کی تبعیت سے الگ ہو کر مستقل اجتہاد کا دعویٰ کرتے تو اُن کا جُدا طریقہ قائم ہو جاتا اور امام مالک وامام شافعی کی طرح ان کے بھی ہزاروں لاکھوں مقلد بن جاتے"۔

کسی کی عظمت کا اندازہ کرنا ہو تو اس کے اساتذہ اور اس کے حلقۂ درس سے فیضیاب ہونیوالوں کی حالت سے معلوم کیا جاسکتا ہے چنانچہ امام محمدؒ کے اساتذہ میں بڑے بڑے اصحاب علم وفضل کے نام پائے جاتے ہیں اور کسب فیض کرنیوالوں میں بھی ایسے لوگ نظر آتے ہیں جن کے علم وفضل سے دنیا انگشت بدنداں تھی۔

ہارون الرشید نے ان کے علم وفضل کی بنا پر قضا کی خدمت ان کے سپرد کی جب امام محمدؒ کا انتقال ۱۸۹ھ ہجری میں بمقام ری ہوا تو ہارون الرشید بھی ساتھ تھا۔ اتفاق یہ کہ کسائی نحوی

کا بھی وہیں انتقال ہوا تھا۔ اس لئے ہارون الرشید نے کہا کہ "آج ہم فقہ و نحو دونوں کو دفن کر آئے"۔

امام محمدؒ کو جو شہرت فقہ کے میدان میں حاصل ہوئی وہ کبھی دوسرے فن میں نہیں ہو سکی، چنانچہ ان کی تحقیقات اور تصنیفات عموماً فقہ ہی کے متعلق پائی جاتی ہیں۔ لیکن تفسیر و حدیث اور ادب میں بھی اجتہاد کا درجہ رکھتے تھے۔ امام شافعی نے فرمایا کہ قرآن مجید کا عالم میں نے امام محمدؒ سے بڑھ کر نہیں دیکھا۔ نیز فقہ کے جن مسائل کو نحو کے جزئیات کی بنا پر حل کیا اس سے نحو میں انکی عظمت اور مہارت کا اندازہ ہوتا ہے۔

فقہ میں ان کی تصنیفات جن پر فقہ حنفی کا دار و مدار ہے مندرجہ ذیل ہیں۔ مبسوط۔ جامع صغیر۔ جامع کبیر۔ زیادات۔ فن سیر کے متعلق پہلے سیر صغیر لکھی جس کا ایک نسخہ امام اوزاعی کی نظر سے گزرا تو انہوں نے کہا کہ عراق والوں کو فن سیر سے کیا نسبت؟ جب امام محمدؒ کو یہ معلوم ہوا تو سیر کبیر لکھنا شروع کی جو ساٹھ جلدوں میں آئی تو اس کو ایک خچر پر لاد کر ہارون الرشید کے دربار میں بھجوا دیا۔

حدیث میں ان کی مشہور کتاب مؤطا ہے جس سے حدیث میں بھی ان کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے مؤطا در اصل امام مالک کی لکھی ہوئی ہے جس کے کم و بیش پندرہ نسخے دیار عرب میں پائے جاتے ہیں یعنی امام مالک کے پندرہ شاگردوں کے نام سے یہ نسخے مشہور ہیں۔ ان میں یحیٰی اندلسی اور امام محمد کے مؤطا کو زیادہ شہرت حاصل ہوئی۔ جب مطلقاً مؤطا بولتے ہیں تو اس سے یحیٰی اندلسی کا نسخہ سمجھا جاتا ہے۔ مولانا عبدالحی صاحبؒ مرحوم نے امام محمد صاحب کی مؤطا کو بعض وجوہ کی بنا پر ترجیح دی ہے اور یحیٰی اندلسی کے نسخہ پر اس کی برتری ثابت کی ہے۔

اور کتاب الآثار جس کا ترجمہ ہدیہ ناظرین ہے۔ در اصل ان احادیث کا مجموعہ ہے جو امام ابو حنیفہؒ نے چالیس ہزار احادیث میں سے منتخب کئے تھے، اس مجموعے کو ان سے ان کے مختلف شاگردوں نے سنا جس طرح موطا کو امام مالکؒ سے ان کے مختلف شاگردوں نے سنا اور اس کے مختلف نسخے ہیں اسی طرح اس کتاب کے بھی مختلف نسخے ہیں۔ زیر نظر نسخہ امام محمدؒ سے مروی ہے، اس کی اہمیت اور قدر و قیمت اس کے مقدمہ سے ظاہر ہوگی۔ ترجمہ با محاورہ اور سلیس ہے فقہی اصطلاحات کی تشریح اور فقہائے احناف کے مسلک کی وضاحت کی گئی ہے اور وجوہ ترجیح بیان کئے گئے ہیں۔ قارئین کے لئے یہ کتاب انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ کتاب الآثار

(از مولانا محمد عبد الرشید نعمانی)

کسی کتاب کی اہمیت اور عظمت شان کا اندازہ لگانے کے لئے حسب ذیل امور پر نظر ڈالنا ضروری ہے۔

(۱) مصنف کا فضل و کمال۔

(۲) صحت کا التزام۔

(۳) حسن ترتیب اور موضوع سے متعلق تمام اہم مباحث کا استیعاب۔

(۴) قبولیت عام اور شہرت۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ ان تمام اوصاف کے لحاظ سے "کتاب الآثار" فقہ یعنی علم سنن واحکام کی جملہ تصانیف سے فائق ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

مصنف کا فضل و کمال اس سلسلہ میں سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ کتاب الآثار کے سوا آج ہمارے پاس سنن کی کوئی کتاب ایسی موجود نہیں کہ جس کے مصنف کو تابعیت کا شرف حاصل ہو اور یہ وہ فضیلت ہے جس میں امام ابو حنیفہؒ اس عہد کے تمام نامور ائمہ میں ممتاز ہیں، چنانچہ علامہ ابن حجر کی شارح مشکوٰۃ حافظ ابن حجر عسقلانی کے فتاویٰ سے ناقل ہیں۔

انہ ادرك جماعة من الصحابة كانوا بالكوفة بعد مولده بها سنة ثمانين فهو من طبقة التابعين ولم يثبت ذلك لاحد من ائمة الامصار المعاصرين له كالاوزاعي بالشام والحمادين بالبصرة والثوري بالكوفة ومالك بالمدينة المشرفة والليث بن سعد بمصر (الخيرات الحسان فصل

امام ابو حنیفہ نے صحابہ کی ایک جماعت کو پایا جو کوفہ میں تھے جبکہ وہ ۸۰ھ میں وہاں پیدا ہوئے لہٰذا وہ تابعین کے طبقہ میں ہیں اور یہ بات ان کے معاصر ائمہ امصار میں سے کسی کی نسبت جیسے کہ اوزاعی کی نسبت جو شام میں تھے اور حماد بن سلمہ اور حماد بن زید کی نسبت جو بصرہ میں تھے اور سفیان ثوری کی نسبت جو کوفہ میں تھے اور مالک کی نسبت جو مدینہ شریف میں تھے اور لیث بن سعد کی نسبت

سادس۔ از علامہ ابن حجر مکی) جو معترض تھے ثابت نہیں ہوئی۔

امام ممدوح کی جلالت قدر کے لئے اس سے زیادہ کیا درکار ہے کہ وہ امت میں امام اعظم کے لقب سے مشہور ہیں اور ان کے اجتہادی مسائل پر اسلامی دنیا کی دو تہائی آبادی بارہ سو برس سے برابر عمل کرتی چلی آرہی ہے، تمام اکابر ائمہ آپ کے فضل وکمال کے معترف ہیں، ابن مبارک کا بیان ہے کہ میں امام مالکؒ کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک بزرگ آئے اور جب وہ اٹھ کر چلے گئے تو امام موصوف نے فرمایا جانتے ہو یہ کون تھے حاضرین نے عرض کیا نہیں (اور میں ان کو پہچان چکا تھا) فرمانے لگے:۔

هذا ابو حنيفة النعمان لو قال هذه الاسطوانة من ذهب لخرجت كما قال لقد وفق له الفقه حتى ما عليه فيه كثير مؤنة[1]

یہ ابوحنیفہ نعمان ہیں جو اگر یہ کہدیں کہ یہ ستون سونے کا ہے تو ویسا ہی نکل آئے۔ ان کو فقہ میں ایسی توفیق دی گئی ہے کہ اس فن میں انہیں ذرا مشقت نہیں ہوئی۔

امام شافعی فرماتے ہیں الناس عيال على ابی حنيفة فی الفقه[2] (لوگ فقہ میں ابوحنیفہؒ کے محتاج ہیں) ابو بکر مروزی کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ فرماتے سنا کہ

لم يصح عندنا ان ابا حنيفة قال القرآن مخلوق۔

ہمارے نزدیک یہ بات ثابت نہیں کہ ابوحنیفہ نے قرآن کو مخلوق کہا ہے۔

میں نے عرض کیا کہ "الحمد للہ" اے ابو عبداللہ (یہ امام احمد کی کنیت ہے) ان کا تو علم میں بڑا مقام ہے" فرمانے لگے۔

سبحان الله هو من العلم والورع وايثار الدار الآخرة بمحل لا يدركه احد[3]

سبحان اللہ وہ تو علم، ورع، زہد اور عالم آخرت کو اختیار کرنے میں اس مقام پر ہیں کہ جہاں کسی کی رسائی نہیں۔

امام سفیان بن عیینہ شہادت دیتے ہیں کہ ما مقلت عيني مثل ابی حنيفة[4] (میری آنکھ نے ابوحنیفہ کی مثل نہیں دیکھا) وہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ العلماء ابن عباس فی زمانه والشعبی فی زمانه وابو حنيفة فی زمانه[5] (علماء تو یہ تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے زمانہ میں، شعبی اپنے زمانہ میں اور ابوحنیفہ اپنے زمانہ میں) عبدالرحمن بن مہدی جو فن رجال کے مشہور امام ہیں فرماتے ہیں۔

كنت نقالا للحديث فرأيت سفيان الثوری امير المومنين فی العلماء وسفيان بن عيينة

میں حدیث کا بڑا ناقل تھا سو میں نے دیکھا کہ سفیان ثوری تو علماء میں امیر المومنین ہیں اور سفیان بن عیینہ

---

[1] مناقب ابی حنیفہؒ از محدث صیمری اس کتاب کا قلمی نسخہ کتبخانہ مجلس علمی کراچیؒ میں موجود ہے [2] مناقب ابی حنیفہؒ از حافظ ذہبی صفحہ ۱۹ طبع مصر۔ [3] مناقب ابی حنیفہؒ از ذہبی صفحہ ۲۷۔ [4] ایضاً صفحہ ۱۱ [5] مناقب صیمری

امیر العلماء وشعبۃ عیار الحدیث وعبد اللہ بن المبارک صراف الحدیث ویحیی بن سعید قاضی العلماء وابو حنیفۃ قاضی قضاۃ العلماء ومن قال لک سوی ہذا فارمہ فی کناسۃ بنی سلیم[1]۔

امیر العلماء اور شعبہ حدیث کی کسوٹی ہیں اور عبد اللہ بن مبارک اس کے صراف اور یحییٰ بن سعید قاضی العلماء ہیں اور ابو حنیفہ قاضی قضاۃ العلماء اور جو شخص تمہیں اس کے سوا کچھ اور بتائے تو اس کی بات کو بنی سلیم کے کوڑے پر پھینک دو۔

شیخ الاسلام یزید بن ہارون کا قول ہے کہ

کان ابو حنیفۃ تقیا نقیا زاہدا عالما صدوق اللسان احفظ اہل زمانہ سمعت کل من ادرکتہ من اہل زمانہ انہ ما رأی افقہ منہ[2]۔

ابو حنیفہ متقی، پاکیزہ صفات، زاہد، عالم، زبان کے سچے اور اپنے اہل زمانہ میں سب سے بڑے حافظ حدیث تھے میں نے ان کے معاصرین میں سے جتنے لوگوں کو پایا سب کو یہی کہتے سنا کہ ان سے زیادہ فقیہ نہیں دیکھا گیا۔

یہ بھی انہی کا بیان ہے کہ لم ار اعقل ولا افضل ولا اورع من ابی حنیفۃ[3] (میں نے ابو حنیفہ سے زیادہ عاقل ان سے افضل اور ان سے زیادہ پاکباز نہیں دیکھا) امام الجرح والتعدیل یحییٰ بن سعید القطان فرماتے ہیں کہ

انہ واللہ لاعلم ہذہ الامۃ بما جاءہ عن اللہ ورسولہ۔

واللہ ابو حنیفہ اس امت میں خدا اور اس کے رسول سے جو کچھ وارد ہوا ہے اس کے سب سے بڑے عالم ہیں۔

سید الحفاظ یحییٰ بن معین سے ایک بار ان کے شاگرد احمد بن محمد البغدادی نے ابو حنیفہ کے متعلق ان کی رائے دریافت کی۔ فرمانے لگے عدل ثقۃ ما ظنک بمن عدلہ ابن المبارک ووکیع[4] سراپا عدالت ہیں ثقہ ہیں ایسے شخص کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جس کی ابن مبارک اور وکیع نے توثیق کی ہے۔

امام عبد اللہ بن المبارک کہا کرتے تھے لولا ان اللہ تدارکنی بابی حنیفۃ وسفیان لکنت بدعیا[5] اگر اللہ تعالیٰ نے ابو حنیفہ اور سفیان ثوری کے ذریعہ میرا تدارک نہ کیا ہوتا تو میں بدعتی ہوتا۔

شیخ الاسلام ابو عبد الرحمن مقری، امام ابو حنیفہ سے حدیث روایت کرتے تو ان الفاظ میں کیا کرتے حدثنا ابو حنیفۃ شاہ مرداں[6]۔ ائمہ اعلام کی ان شہادتوں سے جو صحیح ترین ماخذ سے منقول ہیں آپ ابو حنیفہ کی جلالت علمی کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ امت محمدیہ میں ان کا مقام کیا ہے، امام اہل بلخ خلف ابن[7]

---

[1] "مناقب الامام الاعظم" از صدر الائمہ کی جلد ۲ صفحہ ۳۶ طبع دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن [2] مناقب صیمری۔
[3] مناقب ذہبی صفحہ ۲۷۔ [4] "مقدمہ کتاب التعلیم" از مسعود بن شیبہ سندی بحوالہ تاریخ امام طحاوی، اس کتاب کا قلمی نسخہ "مجلس علمی کراچی" کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ [5] "مناقب الامام الاعظم" از علامہ کردری ج ۱ صفحہ ۱۹۱ طبع دائرۃ المعارف [6] "مناقب ابی حنیفہ" از حافظ ذہبی صفحہ ۱۰۔ [7] "مناقب الامام الاعظم" از صدر الائمہ ج ۲ صفحہ ۲۲

ایوب نے بالکل صحیح کہا ہے کہ

صار العلم من اللہ تعالیٰ الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثم صار الی اصحابہ ثم صار الی التابعین ثم صار الی ابی حنیفۃ واصحابہ فمن شاء فلیرض ومن شاء فلیسخط

اللہ تعالیٰ سے علم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا آپ کے بعد آپ کے صحابہ کو۔ صحابہ کے بعد تابعین کو، پھر تابعین سے امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کو ملا۔ اس پر چاہے کوئی خوش ہو یا ناراض۔

صحت کا التزام پہلے اس پر غور کیجئے کہ حدیث میں امام ابو حنیفہ کا کیا پایہ ہے۔ شمس الائمہ سرخسی فرماتے ہیں کان اعلم اهل عصرہ بالحدیث وہ اپنے معاصرین میں حدیث کے سب سے بڑے عالم تھے۔ شیخ الاسلام یزید بن ہارون المتوفی ۲۰۶ھ (جن کے بارے میں علی بن المدینی کہا کرتے کہ میں نے ان سے بڑھ کر حافظ حدیث نہیں دیکھا) اور سید الحفاظ یحییٰ بن سعید القطان المتوفی ۱۹۸ھ (جن کے بارے میں ابن المدینی کا قول ہے کہ ان سے بڑھ کر رجال کا عالم میری نظر سے نہیں گزرا) کی تصریحات اس سلسلہ میں ابھی آپ کی نظر سے گزریں، پھر اس امر کو نظر میں رکھیے کہ امام ابو حنیفہ کی نظر انتخاب نے چالیس ہزار احادیث کے مجموعہ سے جن کر اس کتاب کو مرتب کیا ہے چنانچہ صدر الائمہ موفق بن احمد مکی امام الائمہ بکر بن محمد زرنجری المتوفی ۵۱۲ھ کے حوالے سے جو بڑے پایہ کے محدث گزرے ہیں ناقل ہیں۔

وانتخب ابو حنیفۃ رحمۃ اللہ الآثار من اربعین الف حدیث۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے کتاب الآثار کا انتخاب چالیس ہزار احادیث سے کیا ہے۔

حافظ ابو نعیم اصفہانی نے مسند ابی حنیفہ میں بہ سند متصل یحییٰ بن نصر بن حاجب کی زبانی نقل کیا ہے کہ

دخلت علی ابی حنیفۃ فی بیت مملوء کتبا فقلت ما هذہ قال هذہ احادیث کلها وما حدثت بہ الا الیسیر الذی ینتفع بہ

میں ابو حنیفہ کے یہاں ایسے مکان میں داخل ہوا کہ جو کتابوں سے بھرا ہوا تھا میں نے دریافت کیا کہ یہ کیا کتابیں ہیں فرمایا یہ سب حدیثیں ہیں اور میں نے ان میں سے صرف تھوڑی سی حدیثیں بیان کی ہیں جن سے انتفاع ہو۔

۱؎ "تاریخ بغداد" از حافظ خطیب بغدادی ترجمہ امام ابو حنیفہ۔ ۲؎ "اصول الفقہ" از امام سرخسی جلد ۱ صفحہ ۳۵۰ طبع مصر ۱۳۷۲ھ۔ ۳؎ یہ چالیس ہزار متون احادیث کی تعداد نہیں اسانید کی ہے اور اس تعداد میں صحابہ کرام کے اقوال اور تابعین کے فتاویٰ بھی داخل ہیں کیونکہ سلف کی اصطلاح میں ان سب کے لئے حدیث اور اثر کا لفظ استعمال ہوتا تھا امام ابو حنیفہ کے زمانہ میں احادیث کے طرق و اسانید کی تعداد چالیس پچاس ہزار سے متجاوز نہ تھی بعد کو بخاری و مسلم کے عہد میں یہ تعداد لاکھوں تک جا پہنچی کیونکہ جب ایک شیخ نے کسی حدیث کو مثلاً دس شاگردوں سے بیان کیا تو اب محدثین کی اصطلاح کے مطابق اس حدیث کی دس اسنادیں اور دس طریقے ہو گئے۔ چنانچہ اگر آپ کتاب الآثار اور موطا کی احادیث کی تخریج بقیہ کتب احادیث سے کرنے بیٹھیں تو ایک ایک روایت کے دسیوں بیسیوں بلکہ سینکڑوں طریقے اور اسنادیں مل جائیں گی۔ ۴؎ مناقب الامام الاعظم جلد ۱ صفحہ نمبر ۹۵۔ ۵؎ "عقود الجواہر المنیفہ" جلد ۱ صفحہ نمبر ۲ طبع مصر۔

پھر یہ دیکھئے کہ بڑے بڑے محدثین نے امام ابوحنیفہ کی اس احتیاط کا کن لفظوں میں اعتراف کیا ہے حافظ ابو محمد عبداللہ حارثی بسند متصل وکیع سے جو حدیث کے بہت بڑے امام ہیں نقل کرتے ہیں کہ

اخبرنا القاسم بن عباد سمعت یوسف سمعت وکیعا یقول لقد وجد الورع عن ابی حنیفة فی الحدیث ما لم یوجد عن غیرہ[1]

جیسی احتیاط امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ سے حدیث میں پائی گئی کسی دوسرے سے نہیں پائی گئی۔

اسی طرح علی بن جعد جوہری سے جو حدیث کے بہت بڑے حافظ اور امام بخاری و ابوداؤد کے شیخ ہیں نقل کیا ہے کہ

قال القاسم بن عباد فی حدیثہ قال لی ابن الجعد ابوحنیفة اذا جاء بالحدیث جاء به مثل الدر[2]

امام ابوحنیفہ (رحمہ اللہ علیہ) جب حدیث بیان کرتے ہیں تو موتی کی طرح آبدار ہوتی ہے

اور امام یحییٰ بن معین جن پر فن جرح و تعدیل کا دارومدار ہے فرماتے ہیں۔

کان ابو حنیفة ثقة لا یحدث بالحدیث الا بما یحفظه ولا یحدث بما لا یحفظ[3]

ابوحنیفہ ثقہ ہیں جو حدیث ان کو یاد ہوتی ہے وہی بیان کرتے ہیں اور جو حفظ نہیں ہوتی اس کو بیان نہیں کرتے۔

امام عبداللہ بن مبارک جن کی جلالت شان پر سارے محدثین کا اتفاق ہے انہوں نے امام ابوحنیفہ کی مدح میں جو اشعار کہے ہیں ان میں "کتاب الآثار" کا ذکر اس طرح کیا ہے ؎

روی آثارہ فاجاب فیها کطیران الصقور من المنیفة

(انہوں نے آثار کو روایت کیا تو اس سرعت سے رواں ہوئے جیسے بلندی سے شکاری پرندے اڑتے ہوں)

فلم یك بالعراق له نظیر ولا بالمشرقین ولا بکوفة[4]

(سو نہ تو عراق میں ان کی نظیر تھی۔ نہ مشرق و مغرب میں اور نہ کوفہ میں)

اسی طرح امام اہل سمرقند ابومقاتل سمرقندی اپنی ایک نظم میں جو انہوں نے امام ممدوح کی منقبت میں کہی ہے فرماتے ہیں ؎

روی الآثار عن نبل ثقات غزار العلم مشیخة حصیفة[5]

[1] مناقب صدر الائمہ جلد ۱ صفحہ ۱۹۰۔ [2] جامع مسانید الامام الاعظم از محدث خوارزمی جلد ۲ صفحہ ۳۰۸ طبع دائرۃ المعارف۔
[3] تاریخ بغداد۔ تہذیب التہذیب از حافظ ابن حجر اور طبقات الحفاظ امام سیوطی میں امام ابوحنیفہ کا ترجمہ دیکھو سیوطی کی طبقات الحفاظ کا قلمی نسخہ مدرسہ نظامیہ حیدرآباد دکن کے کتب خانہ میں ہماری نظر سے گزرا ہے۔
[4] مناقب صدر الائمہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۰۔ [5] مناقب الامام الاعظم از صدر الائمہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۱۔

(انہوں نے الآثار کو ان ہی ثقات سے روایت کیا ہے جو بڑے وسیع العلم اور پکے مشائخ تھے)۔
اب خود سوچ لیجئے کہ کتاب الآثار کی روایات صحت کے کس اعلیٰ معیار پر ہیں۔

حسن ترتیب واستیعاب مباحث تاریخ ورجال کی کتابوں میں علم حدیث کے متعلق صحابہ و تابعین کے بہت سے نوشتوں اور صحیفوں[1] کا ذکر ملتا ہے جو اس کثرت سے ہے کہ محدث ابونعیم اصفہانی کی روایت کے مطابق امام ابوحنیفہ کا مکان ان سے بھرا ہوا تھا اور اگرچہ اس میں شک نہیں کہ کوفہ میں علم حدیث کا جس قدر تحریری سرمایہ تھا وہ سب امام ممدوح نے اپنے پاس جمع کرلیا تھا۔ تاہم نہیں کہا جاسکتا کہ دوسرے بلادِ اسلامیہ میں اور کس قدر ذخیرہ موجود ہوگا۔ لیکن اس کثرت کے باوجود ابھی تک حدیث نبوی کے جتنے صحیفے اور مجموعے لکھے گئے تھے ان کی ترتیب فنی نہ تھی بلکہ ان کے جامعین نے کیف ما اتفق جس قدر حدیثیں ان کو یاد تھیں انہیں قلمبند کرلیا تھا تمام امت میں امام ابوحنیفہ کو اس بارے میں شرف اولیت حاصل ہے کہ انہوں نے علم شریعت کو باقاعدہ ابواب پر مرتب فرمایا اور اس خوبی و خوش اسلوبی سے مرتب فرمایا کہ آج تک سنن و احکام کی تمام کتابیں انہی کی فقہی ترتیب کے مطابق مرتب و مدون ہوتی چلی آرہی ہیں۔ سب سے پہلے امام مالکؒ نے موطا کی ترتیب میں امام ابوحنیفہ کا تتبع کیا اور بعد کو تمام ائمہ نے اسی طریقہ کو اختیار کرلیا۔ حسن قبول اسی کا نام ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔

این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

علامہ سیوطی تحریر فرماتے ہیں:۔

من مناقب ابی حنیفة التی انفرد بها انه اول من دون علم الشریعة ورتبه ابوابا ثم تبعه مالك بن انس فی ترتیب الموطا ولم یسبق ابا حنیفة احد۔	امام ابوحنیفہ کے ان خصوصی مناقب میں سے جن میں وہ منفرد ہیں ایک یہ بھی ہے کہ آپ ہی پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے علم شریعت کو مدون کیا اور اسکی ابواب پر ترتیب کی پھر امام مالک بن انس نے موطا کی ترتیب میں انہی کی پیروی کی اور اس امر میں امام ابوحنیفہ پر کسی کو اولیت حاصل نہیں ہے۔

(تبییض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ صفحہ ۳۶[2])

امام ابوبکر عتیق بن داؤد یمانی رحمہ اللہ نے جن کا شمار متقدمین فقہا میں ہے اس سلسلہ میں اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ

---

[1] ان صحیفوں میں سے مشہور تابعی ہمام بن منبہ کا صحیفہ جو ۵۸ھ سے پہلے کی تالیف ہے اُردو ترجمہ کے ساتھ گزشتہ سال ہی حیدرآباد دکن سے شائع ہوا ہے۔
[2] طبع دائرۃ المعارف۔

فاذا کان اللہ تعالیٰ قد ضمن لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم حفظ الشریعۃ وکان ابوحنیفۃ اول من دونہا فیبعد ان یکون اللہ تعالیٰ قد ضمنہا ثم یکون اول من دونہا علی خطأ[1]۔

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کی شریعت کے متعلق حفاظت کا ذمہ لیا ہے اور امام ابوحنیفہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس کو مدون فرمایا تو اب بعید ہے کہ اللہ تعالیٰ تو اس کی حفاظت کی ضمانت لے اور پھر اس کا پہلا مدون ہی غلط تدوین کر دے۔

قبولیت عام اور شہرت

قبول عام اور شہرت دوام کا یہ حال ہے کہ امت مرحومہ کا سواد اعظم جس کی تعداد کا اندازہ دو ثلث اہل اسلام کیا جاتا ہے فقہ میں جس مذہب کا پیرو ہے وہ مذہب حنفی ہے اور اس مذہب کے مسائل فقہ کی بنا اسی "کتاب الآثار" کی احادیث در دایات پر ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے "قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین" میں "کتاب الآثار" کو حنفیوں کی امہات کتب میں شمار کیا ہے اور تصریح کی ہے کہ

"مسند ابی حنیفہ و آثار محمد بنائے فقہ حنفیہ است" (فقہ حنفی کی بنا "مسند ابی حنیفہ" اور "آثار محمد" پر ہے)۔

امام ابوحنیفہ کی تصانیف سے امام مالک کے استفادہ کا ذکر کتب تاریخ میں بصراحت مذکور ہے قاضی ابو العباس محمد بن عبد اللہ بن ابی العوام اپنی کتاب "اخبار ابی حنیفہ" میں بسند ناقل ہیں۔

حدثنی یوسف بن احمد المکی ثنا محمد بن حازم الفقیہ ثنا محمد بن علی الصائغ بمکۃ ثنا ابراھیم بن محمد عن الشافعی عن عبد العزیز الدراوردی قال کان مالک بن انس ینظر فی کتب ابی حنیفۃ وینتفع بہا[2]۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ عبد العزیز دراوردی کا بیان ہے کہ امام مالک بن انس، امام ابوحنیفہ کی تصانیف کا مطالعہ کرتے اور ان سے نفع اندوز ہوتے تھے۔

خود امام شافعی نے تصریح کی ہے کہ

من لم ینظر فی کتب ابی حنیفۃ لم یتبحر فی الفقۃ[3]۔

جو شخص امام ابوحنیفہ کی تصانیف کو نہیں دیکھے گا فقہ میں متبحر نہیں ہوگا۔

ابو سلم مستملی نے ایک بار شیخ الاسلام یزید بن ہارون سے بغداد میں سوال کیا کہ

یا ابا خالد ما تقول فی ابی حنیفۃ والنظر فی کتبہ۔

اے ابو خالد ابوحنیفہ اور ان کی تصانیف کے مطالعہ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں۔

---

[1] مناقب الامام الاعظم از صدر الائمہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۴۔ [2] کتاب مذکور صفحہ ۸ طبع مجتبائی دہلی [3] ایضاً صفحہ ۱۱۔
[4] "تعلیقات الانتقاء فی فضائل الثلاثۃ الفقہاء" از محدث کوثری صفحہ ۱۳ طبع مصر [5] "مناقب ابی حنیفہ" از صیمری۔

شیخ الاسلام نے جواب دیا۔
انظروا فیھا ان کنتم تریدون ان تتفقھوا[1] اگر تم فقیہہ بننا چاہتے ہو تو ان کا مطالعہ کیا کرو۔
ایک اور موقع پر جب یزید بن ہارون حدیث کا درس دے رہے تھے طلبا کو خطاب کر کے فرمانے لگے۔

همتکم السماع والجمع لو کان همتکم العلم لطلبتم تفسیر الحدیث ومعانیه ونظرتم فی کتب ابی حنیفة واقواله فیفسر لکم الحدیث[2]۔ تمہارا مقصد تو بس حدیث کا سننا اور جمع کر لینا ہے اگر علم تم لوگوں کا مقصد ہوتا تو حدیث کی تفسیر اور اس کے معانی کی تلاش رکھتے اور ابوحنیفہ کی تصانیف اور ان کے اقوال میں غور کرتے تب حدیث کی تشریح تم پر کھلتی۔

اور حافظ عبداللہ بن داؤد خریبی فرماتے ہیں۔

من اراد ان یخرج من ذل العمی والجهل ویجد لذة الفقه فلینظر فی کتب ابی حنیفة[3]۔ جو شخص چاہتا ہے کہ نابینائی اور جہالت کی ذلت سے نکلے اور فقہ کی لذت سے آشنا ہو اس کو چاہئے کہ ابوحنیفہ کی کتابیں دیکھے۔

حافظ ابو یعلیٰ خلیلی نے "کتاب الارشاد" میں امام مزنی کے ترجمہ میں جو امام شافعی کے اجل تلامذہ میں سے شمار کئے جاتے ہیں لکھا ہے کہ امام طحاوی "مزنی" کے بھانجے تھے ایک بار محمد بن احمد شروطی نے ان سے دریافت کیا کہ

لم خالفت خالك واخترت مذهب ابی حنیفة۔ آپ نے اپنے ماموں کے خلاف ابوحنیفہ کا مذہب کیوں اختیار کر لیا۔

امام طحاوی نے فرمایا۔

لانی کنت اری خالی یدیم النظر فی کتب ابی حنیفة فلذلك انتقلت الیه (تاریخ ابن خلکان، ترجمہ امام طحاوی) اس لئے کہ میں اپنے ماموں کو دیکھا کرتا تھا کہ وہ ہمیشہ ابوحنیفہ کی کتابوں کا مطالعہ کرتے تھے لہٰذا میں نے بھی انہیں کے مذہب کو اختیار کر لیا۔

یہ تھیں ائمہ فقہ و حدیث کی تصریحات اور یہ تھا ان کا طرز عمل امام ابوحنیفہ کی تصانیف کے بارے میں اب ذرا اس پر بھی نظر ڈالئے کہ کتاب الآثار کی تصنیف نے اس فن کی تدوین پر کیا اثر ڈالا روایات کی تبویب اور حسن ترتیب کے سلسلہ میں امام ابوحنیفہ نے جو طریقہ اختیار کیا تھا بعد کے تمام مولفین نے اسی کو قائم رکھا "موطا" کی ترتیب اسی کو سامنے رکھ کر کی گئی۔ اسی طرح روایات کے انتخاب اور ان کی صحت کے بارے میں امام ابو

[1] "تاریخ بغداد" از خطیب۔
[2] مناقب صیمری۔
[3] "مناقب صدر الائمہ" جلد ۲ صفحہ ۳۷۔

حنیفہ نے جو معیار قائم کیا تھا بعد کے ارباب صحاح نے باوجود اختلاف ذوق کے اس کا پورا پورا خیال رکھا۔ روایت سے احتجاج کے باب میں امام ابوحنیفہ نے اپنا طرز عمل یہ بتلایا ہے۔

انی اٰخذ بکتاب اللہ اذا وجدتہ فمالم اجدہ فیہ اخذت بسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والاٰثار الصحاح عنہ التی فشت فی ایدی الثقات[1]۔

میں مسئلہ کو جب "کتاب اللہ" میں پاتا ہوں تو وہاں سے لیتا ہوں اور جو وہاں نہ ملے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت اور آپ کی ان صحیح احادیث سے لیتا ہوں کہ جو ثقات کے ہاتھوں شائع ہو چکی ہیں۔

امام ابوسفیان ثوری نے آپ کے اس طرز عمل کی شہادت ان الفاظ میں دی ہے۔

یاخذ بما صح عندہ من الاحادیث التی کان یحملھا الثقات وبالاٰخر من فعل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم[2]۔

جو حدیثیں ان کے نزدیک صحیح ہوتی ہیں اور جن کو ثقات روایت کرتے چلے آتے ہیں اور جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آخری فعل ہوتا ہے۔ اسی سے لیتے ہیں۔

"کتاب الآثار" میں امام ابوحنیفہ نے ان ہی "آثار صحاح" کو جن کی اشاعت ثقات کے ہاتھوں عمل میں آئی ہے جمع کر دیا ہے، امام ممدوح نے اس کتاب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری افعال و ہدایات کو غبار اول اور آثار صحابہ و تابعین کو غبار ثانی قرار دیا ہے غور کیجئے بعینہ یہی طرز امام صاحب کے تتبع میں امام مالک نے "موطا" میں اختیار فرمایا ہے جو بقول شاہ عبد العزیز محدث دہلوی "اصل و ام صحیحین است" اس اعتبار سے "کتاب الآثار" صحیحین کی "ام الام" ہوئی۔ شاہ صاحب موصوف نے "عجالہ نافعہ" میں یہ بھی لکھا ہے کہ

صحیح بخاری و صحیح مسلم ہر چند در بسط و کثرت احادیث دہ چند "موطا" باشند لیکن طریق روایت احادیث و تمیز رجال وراہ اعتبار و استنباط از "موطا" آموختہ اند[3]۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہر چند کہ بسط و کثرت احادیث کے اعتبار سے موطا سے دس گنی ہیں۔ لیکن روایت احادیث کا طریقہ رجال کی تمیز اور اعتبار و استنباط کا ڈھنگ موطا ہی سے سیکھا ہے۔

ادھر فقہا محدثین کا یہ عالم ہے کہ انہوں نے ترتیب مضامین تو درکنار اپنی تصنیفات کے نام تک تجویز کرنے میں اس کی ہم آہنگی کی، چنانچہ امام طحاوی نے اپنی کتاب کا نام "تصحیح الآثار" اور امام طحاوی رح نے "معانی الآثار" اور "مشکل الآثار" اور امام طبری نے "تہذیب الآثار" رکھا۔

---

[1] مناقب صیمری [2] الانتقاء فی فضائل الائمۃ الثلاثۃ الفقہاء از حافظ ابن عبد البر صفحہ ۱۴۲ طبع مصر [3] عجالہ نافعہ صفحہ ۵ طبع مجتبائی دہلی۔

بہر حال یہ ایک حقیقت ہے "کتاب الآثار" سے پہلے حدیث کی کوئی کتاب ابواب پر مرتب نہ تھی۔ "کتاب الآثار" تصنیف ہوئی تو حدیث کی تبویب کا رواج ہوا اور چونکہ اس میں تبویب کے ساتھ ساتھ صحیح روایات کے درج کرنے کا التزام تھا اس لئے بعد کو ابواب پر تصنیف کے لئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ جہاں تک ہو سکے صحیح تر روایات درج کتاب کی جائیں۔ چنانچہ حافظ سیوطیؒ "تدریب الراوی" میں لکھتے ہیں۔

ان المصنف علی الابواب انما یورد اصح ما فیہ لیصلح للاحتجاج[1]

ابواب پر تصنیف کرنے والا اس مضمون کی صحیح تر روایت کو لاتا ہے جو استدلال کے لائق ہو۔

اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حسن ترتیب، جودت تالیف، صحت روایات اور ان کے انتخاب کے بارے میں "کتاب الآثار" نے بعد کی تصنیفات پر کتنا عمدہ اثر ڈالا ہے۔

کتاب الآثار کے نسخے

موطا، صحیح بخاری، سنن نسائی، سنن ابی داودؒ اور دیگر کتب حدیث کی طرح "کتاب الآثار" کے بھی متعدد نسخے ہیں جن میں روایات کی تعداد کے لحاظ سے بھی فرق ہے اور ابواب کی تقدیم و تاخیر کے اعتبار سے بھی چنانچہ بعض نسخوں میں بہت سی روایات ایسی ملتی ہیں۔ جو دوسرے نسخوں میں نہیں پائی جاتیں۔ اسی طرح کسی نسخے میں کوئی روایت کہیں مذکور ہے اور کسی میں کہیں، اس قسم کا اختلاف کتب مذکورہ میں بھی پایا جاتا ہے اور ایسا ہونا لازمی تھا۔ کیونکہ امام ابوحنیفہ کے تمام شاگردوں نے "کتاب الآثار" کو ایک ہی وقت میں امام موصوف سے حاصل نہیں کیا تھا۔ بلکہ مختلف شاگردوں نے مختلف اوقات میں اس کا سماع کیا تھا۔ اس زمانہ میں دستور تھا کہ استاد اپنے حفظ سے احادیث کا املا کراتا اور شاگرد اس کو لکھ لیا کرتے۔ اس اختلاف اشخاص اور اختلاف اوقات کی بنا پر ناگزیر تھا کہ روایات کی تعداد اور ابواب کی تقدیم و تاخیر میں کسی قدر اختلاف ضرور ہو۔ علاوہ ازیں نظر ثانی کے وقت اکثر اس میں اضافہ ہوتا رہتا تھا چنانچہ امام عبداللہ بن مبارک جو امام ابوحنیفہ کے مشہور شاگرد ہیں فرماتے ہیں۔

کتبت کتب ابی حنیفۃ غیر مرۃ کان

میں نے امام ابوحنیفہ کی تصانیف کو کئی بار نقل

---

[1] تدریب الراوی صفحہ ۵۶۔ طبع مصر۔

يقع فيها زيادات فاكتبها [1]

کیا کیونکہ ان میں اضافے ہوتے رہتے اور مجھے انہیں لکھنا پڑتا

محدثین نے "کتاب الآثار" کے جن نسخوں کا خاص طور پر ذکر کیا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ کتاب الآثار بروایت امام زفر بن الہذیل المتوفی ۱۵۸ھ

ان کے نسخہ کا ذکر حافظ امیر بن ماکولا المتوفی ۴۷۵ھ نے اپنی مشہور کتاب "الاکمال فی رفع الارتیاب عن المؤتلف والمختلف من الاسماء والکنیٰ والانساب" [2] کے باب الجصینی والحصینی میں کیا ہے۔ چنانچہ محدث احمد بن بکر جصینی کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ

احمد بن بکر بن سیف ابوبکر الجصینی ثقة یمیل میل اهل النظر روی عن ابی وهب عن زفر بن الهذیل عن ابی حنیفة "کتاب الآثار"

احمد بن بکر بن سیف ابوبکر جصینی ثقہ ہیں اہل نظر یعنی فقہاء حنفیہ کی طرف میلان رکھتے ہیں اور امام ابو حنیفہ سے "کتاب الآثار" کو بواسطہ امام زفر بن الہذیل ان کے شاگرد ابو وہب سے روایت کرتے ہیں۔

امام زفر کے اس نسخہ کا ذکر حافظ ابو سعد سمعانی شافعی نے "کتاب الانساب" [3] میں اور حافظ عبد القادر قرشی حنفی نے "الجواہر المضیہ فی طبقات الحنفیہ" [4] میں بھی کیا ہے۔

واضح رہے کہ امام زفر سے "کتاب الآثار" کی روایت ان کے تین شاگردوں نے کی ہے۔ ایک یہی ابو وہب محمد بن مزاحم مروزی۔ دوسرے شداد بن حکیم بلخی جن کے نسخے سے "جامع مسانید الامام الاعظم للخوارزمی" میں "مسند حافظ ابن خسرو بلخی" وغیرہ کے حوالے بکثرت روائتیں منقول ہیں اور تیسرے حکم بن ایوب، پہلے دو نسخوں کا ذکر محدث حاکم نیشاپوری نے بھی اپنی مشہور کتاب "معرفۃ علوم الحدیث" میں بایں الفاظ کیا ہے۔

نسخة لزفر بن الهذیل الجعفی تفرد بها عنه شداد بن حکیم البلخی و نسخة ایضاً لزفر بن الهذیل الجعفی تفرد بها ابو وهب محمد بن مزاحم المروزی عنه [5]

زفر بن ہذیل جعفی کا ایک نسخہ ہے جس کو ان سے صرف شداد بن حکیم بلخی روایت کرتے ہیں اور زفر ہی کا ایک اور نسخہ ہے جس کو ان سے صرف ابو وہب محمد بن مزاحم مروزی روایت کرتے ہیں۔

امام زفر کے تیسرے نسخہ کا ذکر حافظ ابو الشیخ بن حیان نے اپنی کتاب "طبقات المحدثین باصبہان والواردین علیہا" میں احمد بن رستہ کے ترجمہ میں کیا ہے چنانچہ ان کی عبارت درج ذیل ہے۔

---

[1] مناقب صدر الائمہ جلد ۲ صفحہ ۹۶ [2] اس کتاب کے قلمی نسخے کتب خانہ ریاست ٹونک اور کتبخانہ حیدرآباد دکن میں ہماری نظر سے گزرے ہیں۔ [3] ملاحظہ ہو کتاب الانساب نسبت الجصینی یہ کتاب لیڈن (ہالینڈ یورپ) میں چھپی ہے۔ [4] الجواہر المضیہ میں احمد بن بکر کا تذکرہ دیکھو [5] معرفۃ علوم الحدیث صفحہ ۱۶۴ طبع دار الکتب المصریہ ۱۹۳۷ء

احمد بن رستہ بن بنت محمد بن المغیرہ کان عندہ السنن عن محمد عن الحکم بن ایوب عن زفر عن ابی حنیفۃ [1]	احمد بن رستہ جو محمد بن المغیرہ کے نواسے ہیں ان کے پاس "سنن" تھی جس کو وہ اپنے نانا محمد سے وہ حکم بن ایوب سے وہ زفر سے اور وہ اسکو امام ابو حنیفہ سے روایت کرتے تھے ۔

حافظ ابو الشیخ نے یہاں "کتاب الآثار" کو "السنن" کے نام سے ذکر کیا ہے اور چونکہ وہ اس کتاب میں ہر باد ی کے ترجمہ میں اس کی روایت سے ایک دو حدیثیں بھی ذکر کرتے ہیں اس لئے اپنے معمول کے مطابق اس نسخہ سے بھی دو حدیثیں درج کتاب کی ہیں، اسی طرح حافظ ابو نعیم اصفہانی نے بھی "تاریخ اصبہان" میں اس نسخہ کی روایتیں نقل کی ہیں۔ امام طبرانی کی "المعجم الصغیر" میں بھی اس نسخہ کی ایک روایت موجود ہے ۔

۲۔ کتاب الآثار بروایت امام ابو یوسف المتوفی ۱۸۲ھ اس نسخہ کا ذکر حافظ عبد القادر قرشی نے "الجواہر المضیہ فی طبقات الحنفیۃ" میں کیا ہے چنانچہ امام یوسف بن ابی یوسف کے ترجمہ میں رقمطراز ہیں ۔

روی کتاب الآثار عن ابیہ عن ابی حنیفۃ وھو مجلد ضخم ۔	یہ اپنے والد کی سند سے امام ابو حنیفہ سے کتاب الآثار کی روایت کرتے ہیں جو ایک ضخیم جلد میں ہے۔

اللہ تعالٰی جزائے خیر دے مولانا ابو الوفا الافغانی صدر مجلس احیاء المعارف النعمانیہ حیدر آباد دکن کو کہ انھوں نے بڑی تلاش اور کوشش سے اس نسخہ کو فراہم کرکے تصحیح و تحشیہ کے اہتمام کے ساتھ نہایت عمدہ کاغذ پر ۱۳۵۵ھ میں مصر میں سے طبع کراکر شائع کیا ۔

امام ابو یوسف سے بھی "کتاب الآثار" کے اس نسخہ کو دو شخص روایت کرتے ہیں ایک یہی ان کے صاحبزادے امام یوسف مذکور اور دوسرے عمرو بن ابی عمرو، محدث خوارزمی نے عمرو کی روایت کو "جامع المسانید" میں نسخہ ابی یوسف سے موسوم کیا ہے اور اس کتاب کے باب ثانی میں اس نسخہ کی اسناد بھی امام ابو یوسف تک نقل کردی ہے۔

۳۔ کتاب الآثار بروایت امام محمد بن حسن شیبانی المتوفی ۱۸۹ھ ان کا نسخہ "کتاب الآثار" کے تمام نسخوں میں متداول ترین اور مشہور ترین اور مقبول ترین ہے اور اسی کے بارے میں حافظ ابن حجر عسقلانی نے "تعجیل المنفعۃ بزوائد رجال الائمۃ

---

[1] اس کتاب کا قلمی نسخہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں ہماری نظر سے گزرا ہے ۔
[2] یہ کتاب اب یورپ میں طبع ہو چکی ہے ۔ میں نے اس کا قلمی نسخہ کتب خانہ آصفیہ میں دیکھا ہے ۔
[3] ملاحظہ ہو صفحہ ۲ طبع انصاری دہلی ۔

الاربعہؒ کے مقدمہ میں یہ لکھا ہے کہ

والموجود من حدیث ابی حنیفۃ مفردًا انما ھو کتاب الآثار التی رواھا محمد بن الحسن عنہ

حدیث میں امام ابوحنیفہ کی مستقل کتاب موجود ہے وہ "کتاب الآثار" ہے جس کو امام محمد بن حسن نے ان سے روایت کیا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس نسخے میں جن راویوں سے حدیثیں لی ہیں ان کے حالات میں دو اہم کتابیں لکھیں ہیں پہلی تصنیف جو مستقل طور پر رجال "کتاب الآثار" سے متعلق ہے اس کا نام "الایثار بمعرفۃ رواۃ الآثار" ہے۔ اس کتاب کا قلمی نسخہ میرے پاس بھی موجود ہے، دوسری کتاب "یہی تعجیل المنفعۃ" ہے جس میں حافظ صاحب موصوف نے صرف ان رواۃ حدیث کا تذکرہ لکھا ہے کہ جن سے ائمہ اربعہ امام اعظم، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل نے اپنی اپنی تصانیف میں حدیثیں نقل کی ہیں مگر صحاح ستہ میں ان کے سلسلہ سے کوئی حدیث مروی نہیں ہے چنانچہ اسی ذیل میں انہوں نے "تعجیل المنفعۃ" میں "کتاب الآثار" امام محمد کے زوائد رجال کو بھی جمع کر دیا ہے۔
محدث سخاوی نے "الاعلان[1] بالتوبیخ فی من ذم التاریخ" میں لکھا ہے کہ حافظ زین الدین قاسم بن قطلوبغا المتوفی ۸۷۹ھ نے بھی "رجال کتاب الآثار" امام محمد پر ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے ملا کاتب چلپی نے "کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون" میں "کتاب الآثار امام محمد" پر امام طحاوی کی شرح کا بھی ذکر کیا ہے اور شمس الائمہ سرخسی نے بھی "مبسوط" میں "کتاب الآثار" کے متعلق خود امام محمد کی شرح کا حوالہ دیا ہے[2]۔ اور علامہ تقی الدین احمد بن علی مقریزی نے "العقود فی تاریخ العہود" میں حافظ قاسم بن قطلوبغا کی تصنیفات میں ان کی ایک کتاب "التعلیق علی کتاب الآثار" کا بھی ذکر کیا ہے جو رجال "کتاب الآثار" کے علاوہ ہے۔ اسی طرح علامہ مرادی نے بھی "سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر" میں "شیخ ابوالفضل نورالدین علی بن مراد موصلی عمری شافعی المتوفی ۱۱۴۷ھ کے ترجمہ میں ان کی "شرح کتاب الآثار" امام محمد کا ذکر کیا ہے، خود ہم نے اس کے رجال پر مستقل کتاب لکھی ہے اور اس نسخہ کی احادیث کو مسانید صحابہ پر مرتب کیا ہے۔ حال میں مولانا مفتی مہدی حسن شاہجہانپوری نے بھی اس پر دو ضخیم جلدوں میں ایک مبسوط و محققانہ شرح لکھی ہے جس کے بارے میں مولانا ابوالوفا افغانی نے شرحا حسنًا لم یر مثلہ (ایسی عمدہ شرح کہ جس کی نظیر دیکھنے میں نہیں آئی) کے الفاظ استعمال

---

[1] کتاب مذکور صفحہ ۱۱ طبع دمشق ۱۳۴۹ھ [2] ملاحظہ ہو مبسوط سرخسی جلد ۱ صفحہ ۳ طبع مصر ۱۳۲۴ھ اس کی اصل عبارت یہ ہے نقد ذکر محمد رحمہ اللہ تعالی فی شرح الآثار لہ اخ [3] "الضوء اللامع فی اعیان القرن التاسع" للسخاوی میں حافظ قاسم کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔ [4] مقدمہ کتاب الآثار امام ابویوسف از مولانا افغانی دامت برکاتہم۔

کئے ہیں۔
امام محمد سے بھی اس نسخہ کو ان کے متعدد شاگردوں نے روایت کیا ہے۔ مطبوعہ نسخہ امام ابوحفص کبیراور امام ابوسلیمان جوزجانی کا روایت کردہ ہے۔ ان دونوں بزرگوں کے علاوہ امام محمد کے ایک اور شاگرد عمرو بن ابی عمرو بھی ان سے اس کتاب کی روایت کرتے ہیں اور محدث خوارزمی نے جامع المسانید میں اسی کو نسخہ امام محمد سے موسوم کیا ہے غالباً اس نسخہ میں فتاوے تابعین کو ذکر نہیں کیا گیا بلکہ صرف احادیث ہی درج ہیں اور شاید اسی بنا پر اس کو "مسند ابی حنیفہ" کہا جاتا ہے۔
امام ابوحفص کبیر اور امام ابوسلیمان جوزجانی چونکہ فقہ حنفی کے ارکان نقل ہیں۔ اس لئے کتاب الآثار کے تمام نسخوں میں ان ہی حضرات کی روایت کو زیادہ فروغ ہوا۔ کاتب الحروف بھی "کتاب الآثار" امام محمد کو امام ابوحفص کبیر ہی کے طریق سے روایت کرتا ہے جس کی سند درج ذیل ہے۔

اجازنی الشیخ الفقیہ العالم المحدث مولانا ابوالوفا الافغانی ادامہ الله بالعز والکرامۃ قال اجازنی الشیخ عبد القادر بن الشیخ محمد الحوازی الزبیری المدنی مدیر مکتبہ شیخ الاسلام عارف حکمت بمدینۃ النبی صلی الله علیہ وسلم فی شہر الله المحرم ۱۳۳۳ عن الشیخ علی ظاہر الوتری عن الشیخ عبد الغنی الدھلوی عن الشیخ محمد عابد السندی عن عمہ الشیخ محمد حسین بن محمد مراد الانصاری قال اجازنی الشیخ عبد الخالق علی المزجاجی قال قرأت علی الشیخ محمد بن علاء الدین المزجاجی عن الشیخ احمد بن محمد النخلی عن الشیخ محمد بن علاء الدین البابلی عن ابی النجا سالم بن محمد السنھوری عن النجم محمد بن احمد بن علی الغیطی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری عن الحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی انا بہا ابو عبد الله الجریری محمد بن علی بن صلاح انا القوام امیر کاتب بن امیر عمر بن غازی الاتقانی انا البرھان احمد بن اسعد بن محمد البخاری والحسام حسین بن علی السغناقی قالا انا فخر الحرمین حافظ الدین محمد بن محمد بن نصر البخاری انا الامام محمد بن عبد الستار الکردری انا عمر بن عبد الکریم الورسکی انا عبد الرحمٰن بن محمد الکرمانی انا ابو بکر بن الحسین الاساس بندی انا ابو عبد الله الزوزنی انا ابو زید

السدبوسی انا ابو جعفر الاستروشنی و ابو علی الحسین بن خضر النسفی انا ابو بکر محمد بن الفضل انا ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب الحارثی انا ابو عبد اللہ محمد بن ابی حفص الکبیر انا ابی انا الامام محمد بن الحسن الشیبانی ۔

۴ ۔ کتاب الآثار بروایت امام حسن بن زیاد لؤلؤی

المتوفی ۲۰۴ھ اس نسخہ کا ذکر حافظ ابن حجر عسقلانی نے "لسان المیزان" میں کیا ہے ۔ چنانچہ محدث محمد بن ابراہیم حبیش بغوی کے تذکرہ میں لکھتے ہیں ۔

محمد بن ابراہیم بن حبیش البغوی روی عن محمد شجاع الثلجی عن الحسن بن زیاد عن ابی حنیفۃ "کتاب الآثار"	محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی ۔ محمد بن شجاع ثلجی سے وہ امام حسن بن زیاد سے اور وہ امام ابو حنیفہ سے "کتاب الآثار" کو روایت کرتے ہیں ۔

حافظ ابن القیم کی "اعلام الموقعین" کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ نسخہ ان کے بھی پیش نظر تھا ۔ چنانچہ اُنہوں نے اس نسخہ سے حسب ذیل حدیث نقل کی ہے ۔

لہ واضح رہے کہ "لسان المیزان" کے مطبوعہ نسخہ میں یہ عبارت اس طرح مذکور ہے ۔

"محمد بن ابراہیم بن حسن البغوی روی عن محمد بن نجیح البلخی عن الحسن بن زیاد عن محمد بن الحسن عن ابی حنیفۃ کتاب الآثار"

لیکن طباعت کے اندر اسماء میں سخت تصحیف ہوگئی ہے حبیش البغوی کی بجائے حسن البغوی غلط چھپ گیا ۔ اسی طرح شجاع الثلجی کی جگہ نجیح البلخی محض غلط ہے اور عن الحسن بن زیاد عن ابی حنیفہ کے درمیان "عن محمد بن الحسن" کا اضافہ اگر اصل منقول عنہ میں بھی موجود ہے تو یقیناً غلط ہے ۔ بہرحال مطبع کے مصححین نے یہاں تصحیح کا اہتمام بالکل نہیں کیا ۔ قلمی نوشتوں کے پڑھنے میں اسماء کی غلطی تو بالکل معمولی بات ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی کے متعلق تو مشہور ہے کہ وہ نہایت بدخط تھے خود ہم نے حافظ صاحب کے قلم کا لکھا ہوا "اتحاف المہرہ" کا نسخہ دیکھا ہے فی الواقع ان کے نوشتہ کا صحیح پڑھ لینا ہر شخص کا کام نہیں ہے ۔ محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی اور امام محمد بن شجاع ثلجی دونوں بڑے مشہور و معروف محدث گزرے ہیں حافظ خطیب بغدادی نے ان ہر دو حضرات کا مفصل تذکرہ تاریخ بغداد میں لکھا ہے اور چونکہ یہ دونوں حنفی ہیں اس لئے وہ اپنی عادت کے مطابق ان دونوں کے خلاف تعصب کا اظہار کئے بغیر رہ نہ سکے ۔

قال الحسن بن زیاد اللؤلؤی ثنا ابو حنیفة قال کنا عند محارب بن دثار وکان متکئا فاستوی جالسا ثم قال سمعت ابن عمر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیاتین علی الناس یوم تشیب فیہ الولدان وتضع الحوامل ما فی بطونہا۔ الحدیث

محدث علی بن عبد المحسن دوالیبی حنبلی نے اپنے "ثبت" میں نسخہ سے "ثنائیہ" حدیثیں نقل کی ہیں ۔جن کو محدث ناقد شیخ محمد زاہد کوثری حنفی نے اپنی مشہور تصنیف "الامتاع بسیرة الامامین الحسن بن زیاد وصاحبہ محمد بن شجاع" میں بہ تمام وکمال نقل کر دیا ہے ۔

محدث خوارزمی نے "جامع مسانید" میں اس نسخہ کو "مسند ابی حنیفہ للحسن بن زیاد" سے موسوم کیا ہے اور کتاب مذکور کے باب ثانی میں اس نسخہ کی اسناد بھی امام لؤلؤی تک نقل کر دی ہے خوارزمی کی دیگر محدثین سے بھی اس کو "مسند ابی حنیفہ" ہی کے نام سے روایت کرتے ہیں، خود حافظ ابن حجر عسقلانی کی مرویات میں بھی یہ نسخہ موجود تھا۔ اس نسخہ کی اسانید و اجازات کو محدث علی بن عبد المحسن الدوالیبی الحنبلی نے اپنے "ثبت" میں اور حافظ ابن طولون حنفی نے "الفہرست الاوسط" میں اور حافظ محمد بن یوسف دمشقی شافعی مصنف "سیرۃ شامیہ" نے "عقود الجمان" میں اور محدث ایوب خلوتی حنفی نے اپنے "ثبت" میں اور خاتمۃ الحفاظ ملا محمد عابد سندھی نے "حصر الشارد فی اسانید الشیخ محمد عابد" میں تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے اور علامہ محدث محمد زاہد کوثری نے ان سب کو "الامتاع" میں نقل کر دیا ہے ۔ جو ۱۳۶۸ھ میں مصر سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے ۔

ان حضرات کے علاوہ خود حضرت امام کے صاحبزادے الامام بن الامام حماد بن ابی حنیفہ المتوفی ۱۷۰ھ اور مشہور محدث محمد بن خالد الوہبی المتوفی قبل ۱۹۰ھ کی روایت سے بھی "کتاب الآثار" کے نسخے مروی ہیں چنانچہ "جامع مسانید" میں محدث خوارزمی نے ان دونوں نسخوں سے حدیثوں کی روایت کی ہے ۔ اور کتاب مذکور کے باب ثانی میں اپنی اسناد بھی ان دونوں حضرات تک نقل کر دی ہے خوارزمی نے ان دونوں نسخوں کا ذکر بھی "مسند ابی حنیفہ" ہی کے نام سے کیا ہے ۔

یہ ملحوظ خاطر رہے کہ چونکہ محدث خوارزمی نے ان نسخوں کو "مسند" کہا ہے اس لئے بعد کے اکثر مصنفین بھی ان کو "مسند" ہی کے نام سے ذکر کرنے لگے ۔ متقدمین

۱؎ "اعلام الموقعین" جلد ۱ صفحہ ۳۳ طبع اشرف المطابع دہلی ۱۳۱۳ھ ۔

کا دستور ہے کہ وہ ایک کتاب کو متعدد ناموں سے ذکر کر دیا کرتے ہیں مثلاً دارمی کی تصنیف کو "مسند دارمی" بھی کہتے ہیں اور "سنن دارمی" بھی یا ترمذی کی کتاب کو سنن بھی کہتے ہیں اور جامع بھی اسی طرح "کتاب الآثار" کے ان نسخوں کو کبھی علماء نے "مسند" کے نام سے ذکر کیا ہے اور کبھی "سنن" کے نام سے اور کبھی "کتاب الآثار" کے نام سے اور کبھی صرف نسخہ ہی لکھ دیا ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہ کے مجموعہ حدیث کا اصل نام جس کو خود امام ممدوح نے مرتب فرمایا تھا "کتاب الآثار" ہی ہے۔ ملک العلماء امام علاء الدین کاشانی نے بھی "بدائع الصنائع" میں اس کا ذکر "آثار ابی حنیفہ" ہی کے نام سے کیا ہے[۱]۔

شیخ محمد سعید سنبل نے لکھا ہے۔ کہ چونکہ "کتاب الآثار" امام محمد میں تابعین سے زیادہ روایتیں منقول ہیں۔ اس بنا پر خود انہوں نے اس کا نام "الآثار" رکھا ہے[۲] لیکن شیخ صاحب کو شاید یہ معلوم نہیں کہ تابعی کے قول کو "اثر" سے تعبیر کرنا متاخرین کی اصطلاح ہے متقدمین کے یہاں اس کا اطلاق موقوف مرفوع سب پر ہوتا تھا۔ خود امام محمد نے بھی "کتاب الآثار" اور "موطا" میں اس لفظ کو اس کے عام معنی ہی میں استعمال کیا ہے۔ ہاں اس کتاب کے جن نسخوں کو علما نے "مسند" سے موسوم کیا ہے وہ اسی بنا پر کیا ہے کہ ان نسخوں میں مرفوع حدیثیں زیادہ ہیں۔ اور چونکہ "کتاب الآثار" کا موضوع احادیث احکام یعنی سنن ہیں اس بنا پر بعض محدثین نے اس نام سے بھی اس کا ذکر کر دیا ہے۔

مذکورہ بالا چھ حضرات کے علاوہ جن کے ذریعہ سے "کتاب الآثار" کا سلسلہ امت میں باقی رہا کتب تاریخ میں اور جن محدثین کے متعلق یہ پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے امام ابوحنیفہ سے اس کتاب کا سماع کیا ہے وہ یہ ہیں۔

۱۔ امام عبد اللہ بن المبارک جن کی تصریح سابق میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ "میں امام ابوحنیفہ کی کتابوں کو کئی دفعہ لکھا ہے" اور محدث خطیب بغدادی نے "تاریخ بغداد" میں حمیدی شیخ بخاری کی زبانی نقل کیا ہے کہ

سمعت عبد اللہ بن المبارک یقول کتبت عن ابی حنیفۃ اربعمائۃ حدیث۔	میں نے عبد اللہ بن مبارک کو یہ کہتے سنا کہ امام ابوحنیفہ سے میں نے چار سو حدیثیں لکھی ہیں۔

[۱] بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع جلد ا صفحہ ۳۲۰ طبع مصر۔

[۲] اوائل شیخ محمد سعید سنبل صفحہ ۳ طبع احمدی دہلی۔

۲ - امام حفص بن غیاث ان سے حافظ حارثی نے بسند نقل کیا ہے کہ

سمعت من ابی حنیفۃ کتبہٗ وآثارہٗ[1] - میں نے امام ابوحنیفہ سے ان کی کتابوں کو اور ان کے آثار کو سُنا ہے -

۳ - شیخ الاسلام عبداللہ بن یزید مقری ان کے بارے میں علامہ کردری لکھتے ہیں -

سمع من الامام تسعمائۃ حدیث[2] - انہوں نے امام حنیفہ سے نو سو حدیثیں سُنی ہیں -

۴ - امام وکیع بن الجراح - ان کے متعلق حافظ ابن عبدالبر جامع بیان العلم میں سید الحفاظ یحیٰی بن معین سے ناقل ہیں کہ

ما رایت احداً اقدمہ علی وکیع وکان یفتی برای ابی حنیفۃ وکان یحفظ حدیثہ کلہ وکان قد سمع من ابی حنیفۃ حدیثا کثیرا[3] - میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا کہ جسے وکیع پر مقدم کروں اور وہ ابوحنیفہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے اور انکی حدیثیں ساری انہیں حفظ تھیں اور انہوں نے امام ابوحنیفہ سے بہت حدیثیں سُنی تھیں -

۵ - حماد بن زید، یہی حافظ ابن عبدالبر الانتقاء فی فضائل الائمۃ الثلثۃ الفقہاء میں رقمطراز ہیں -

وروی حماد بن زید عن ابی حنیفۃ احادیث کثیرۃ[4] - حماد بن زید نے امام ابوحنیفہ سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں -

۶ - خالد الواسطی، ان کے بارے میں بھی ابن عبدالبر نے الانتقاء میں یہی تصریح کی ہے - وروی عنہ خالد الواسطی احادیث کثیرۃ[5] واضح رہے کہ حافظ ابن عبدالبر کے نزدیک احادیث کثیرہ کی تعداد کم از کم اتنی ہے جتنی کہ موطا کی روایات ہیں - کیونکہ انہوں نے امام محمد کے تذکرہ میں بھی یہی الفاظ لکھے ہیں کتب عن مالک کثیرا من حدیثہ[6] حالانکہ امام محمد نے امام مالک سے پوری موطا کا

---

[1] ملاحظہ ہو مناقب الامام الاعظم از صدر الائمہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۳ - [2] مناقب الامام اعظم از امام کردری ج ۲ صفحہ ۲۲۲ - [3] جامع بیان العلم جلد ۲ صفحہ ۱۴۹ طبع مصر [4] الانتقاء صفحہ ۱۳۰ طبع مصر [5] ایضاً صفحہ ۱۳۶

[6] یعنی انہوں نے امام مالک سے ان کی بہت سی حدیثیں لکھی ہیں (الانتقاء صفحہ ۱۴۲)

سماع کیا ہے)۔

۷۔ اسد بن عمرو، محدث صیمری نے ابونعیم فضل بن دلین سے بسند ان کے متعلق تصریح نقل کی ہے کہ

اول من کتب کتب ابی حنیفة اسد بن عمرو[1]

اسد بن عمرو پہلے شخص ہیں جنہوں نے امام ابوحنیفہ کی کتابوں کو لکھا ہے۔

یہ وہ تیرہ ارکان نقل ہیں کہ جن سے ہر ایک علم فقہ و حدیث کا آفتاب و ماہتاب ہے۔ یاد رہے بجز موطا امام مالک کے اور کسی کتاب کے راوی اس قدر جلالت علمی کے حامل نہیں ہیں یہ بھی خیال رہے کہ یہ صرف ان لوگوں کا ذکر ہے جنہوں نے امام ابوحنیفہ سے اس کتاب کو سُنا ہے ورنہ امام ممدوح سے روایت حدایث کا سلسلہ تو اتنا وسیع ہے کہ بقول حافظ ذہبی

روی عنہ من المحدثین والفقہاء عدة لا یحصون[2]۔

ان سے محدثین اور فقہاء کی اتنی بڑی تعداد نے حدیثیں روایت کی ہیں کہ جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔

واللہ اعلم و علمہ اتم

[1] "الجواہر المضیة" ترجمہ اسد بن عمرو۔
[2] مناقب ابی حنیفہ از حافظ ذہبی صفحہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ⁽¹⁾ الْوُضُوْءِ

۱۔ وضو کا بیان

۱۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَثْنٰى وَتَمَضْمَضَ مَثْنٰى وَاسْتَنْشَقَ مَثْنٰى وَغَسَلَ وَجْهَهُ مَثْنٰى وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ مَثْنٰى مُقْبِلاً وَمُدْبِرًا وَمَسَحَ رَاْسَهُ مَثْنٰى وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَثْنٰى وَقَالَ حَمَّادٌ اَلْوَاحِدَةُ تُجْزِئُ اِذَا اُسْبِغَتْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ۔

محمد بن حسن۔ ابو حنیفہ۔ ابراہیم۔ اسود بن یزید حضرت عمر بن خطاب کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے وضو کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دو دو بار دھویا اور دو بار کلی کی اور دو بار ناک میں پانی ڈالا اور دو بار اپنے چہرے کو دھویا اور دو بار اپنے کہنیوں سمیت ہاتھ آگے اور پیچھے سے دھوئے۔ اور دو بار سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں دو بار دھوئے۔ حماد نے کہا کہ ایک بار دھونا کافی ہے۔ بشرطیکہ پورے طور پر دھوتے جائیں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

(ف) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو میں تمام اعضاء کو دو دو بار دھونا بھی درست ہے اور ایک ایک بار دھونا بھی درست ہے۔ بشرطیکہ کوئی جگہ خشک نہ رہے امام طحاوی نے کہا کہ فرض وضو میں اعضا کا ایک ایک بار دھونا ہے اور تین تین بار دھونا افضل ہے فرض نہیں اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سر کا مسح دو بار کرنا بھی درست ہے۔

۲۔ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اغْسِلْ مُقَدَّمَ اُذُنَيْكَ مَعَ الْوَجْهِ وَامْسَحْ مُؤَخَّرَ اُذُنَيْكَ مَعَ الرَّاْسِ

قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يُعْجِبُنَا اَنْ نَمْسَحَ مُقَدَّمَهُمَا وَمُؤَخَّرَهُمَا مَعَ الرَّاْسِ وَبِهٖ نَاْخُذُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ اپنے دونوں کان کے اگلے حصے کو منہ کے ساتھ دھو اور کان کے پچھلے حصے کا سر کے ساتھ مسح کرو۔

امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ نے کہا کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں کان سر میں سے ہے۔ امام محمد نے کہا کہ مجھے اچھا لگتا ہے کہ دونوں کانوں کے اگلے اور پچھلے حصے کا سر کے ساتھ مسح کریں۔ اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

(ف) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کانوں کی اگلی طرف منہ کے ساتھ نہ دھوئے بلکہ انکی اگلی اور پچھلی دونوں طرف کا سر کے ساتھ مسح کرے اور ثابت ہوا کہ ابراہیم کا قول ضعیف ہے۔ امام طحاوی نے کہا۔ کہ ایک قوم کا یہ مذہب ہے کہ کانوں کے اگلی طرف کا حکم منہ کا ہے۔ اور اس کو منہ کے ساتھ دھو یا جائے اور ان کی پچھلی طرف کا حکم سر کا ہے۔ کہ اس کو سر کے ساتھ مسح کیا جائے اور مخالفت کی اُن کی اس میں اور لوگوں نے اور کہا کہ کان سر میں سے ہیں ان کے اگلی طرف اور پچھلی طرف کا سر کے ساتھ مسح کیا جائے اور دلیل ان کی وہ حدیث ہے جو حضرت عثمان سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے وضو کیا۔ تو آپ نے سر کا اور اپنے دونوں کانوں کا اندر سے اور باہر سے مسح کیا اور کہا کہ میں نے حضرت کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا اور یہی قول ہے ایک جماعت اصحاب کا۔

۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْوُضُوْءُ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ وَالتَّكْبِيْرُ تَحْرِيْمُهَا وَالتَّسْلِيْمُ تَحْلِيْلُهَا وَلَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَعَهَا غَيْرُهَا وَفِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَسَلِّمْ يَعْنِيْ تَشَهَّدْ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ابو سفیان۔ ابو نضرہ۔ ابو سعید خدری۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ وضو نماز کی کنجی ہے اور تکبیر اس کا حرام کرنا ہے اور سلام پھیرنا اس کا حلال کرنا ہے۔ اور نماز سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ اور ملائے بغیر کافی نہیں ہوتی۔ اور ہر دو رکعتوں میں سلام کر یعنی تشہد پڑھ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَاِنْ قَرَءَ بِاُمِّ الْكِتٰبِ وَحْدَهَا فَقَدْ اَسَآءَ وَتُجْزِئُهٗ

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ اگر صرف سورہ فاتحہ پڑھا تو اس نے بُرا کیا لیکن نماز ہو جائے گی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنِ الْقِرَآءَةِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اِمَامُكَ اِنْ شِئْتَ فَاَقِلَّ مِنْهُ وَاِنْ شِئْتَ فَاَكْثِرْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

امام محمد نے کہا کہ یہی خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے کسی نے نماز میں قرآن پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ وہ تیرا امام ہے اگر تو چاہے تو اس میں سے کم پڑھ اور اگر تو چاہے تو زیادہ پڑھ امام ابو حنیفہؓ کا بھی قول ہے۔

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ ایک قوم کا یہ مذہب ہے۔ کہ ظہر اور عصر کی نماز میں قرآن نہ پڑھے لیکن اکثر حدیثوں میں ظہر اور عصر کی نماز میں قرآن پڑھنا ثابت ہو چکا ہے اس لئے دیگر لوگوں کے قول کا کچھ اعتبار نہیں۔ اور عقلی دلیل اُس پر یہ ہے۔ کہ نماز میں قیام کرنا فرض ہے۔ اور اسی طرح رکوع اور سجود بھی فرض ہے۔ اور نماز اُن کو متضمن ہے اگر ان میں سے

کوئی چیز چھوڑ دے۔ تو نماز درست نہیں ہوتی اور یہ سب نمازوں میں برابر ہے۔ اور پہلا قعدہ بالاتفاق سنت ہے کسی کو اس میں اختلاف نہیں اور وہ سب نمازوں میں برابر ہے اور دوسرے قعدے میں اختلاف ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ وہ فرض ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سنت ہے ہر گروہ کے نزدیک وہ سب نمازوں میں برابر ہے۔ تو ان چیزوں میں سے جو چیز کہ فرض ہے وہ سب نمازوں میں فرض ہوگی۔ اور رات کی نمازمیں پکار کر قرآن پڑھنا فرض نہیں۔ بلکہ سنت ہے بعضی نمازوں میں ثابت ہے اور بعضی میں نہیں اور جو چیز کہ فرض ہے اور نماز اس کو متضمن ہے۔ کہ اس کے بغیر درست نہیں جب بعض نمازوں میں فرض ہوئی تو اسی طرح سب نمازوں میں فرض ہوگی۔ اور جب کہ مغرب اور عشا اور فجر کی نماز میں قرآن پڑھنا سب کے نزدیک فرض ہے۔ کہ بغیر اس کے نماز درست نہیں تو اسی طرح ظہر اور عصر کی نماز میں بھی فرض ہوگا پس یہ دلیل قاطع ہے اس شخص کے خلاف جو ظہر اور عصر کی نماز میں قرآن کو فرض نہیں کہتا۔ اور ان کے سوا اور نمازوں میں فرض کہتا ہے۔

بَابُ (۲) مَا يُجْزِئُ فِي الْوُضُوْءِ مِنْ سُؤْرِ الْفَرَسِ وَالْبَغْلِ وَالْحِمَا وَالسِّنَّوْرِ۔

۲۔ گھوڑے خچر گدھے اور بلی کے جھوٹے سے وضو کے درست ہونے کا بیان

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي السِّنَّوْرِ يَشْرَبُ مِنَ الْاِنَاءِ قَالَ هِيَ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ لَا بَاْسَ بِشُرْبِ فَضْلِهَا فَسَئَلْتَهُ مَا يَتَطَهَّرُ بِفَضْلِهَا لِلصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَرْخَصَ الْمَاءَ وَلَمْ يَامُرْ وَلَمْ يَنْهَهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ غَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ وَاِنْ تَوَضَّاَ مِنْهُ اَجْزَاءَهُ وَاِنْ شَرِبَهُ وَلَا بَاْسَ بِهٖ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ نَاْخُذُ۔

۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ

محمد بن حسن۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے بلی کے متعلق جو کسی برتن سے پانی پی لے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ یہ گھروالوں میں سے ہے اس لئے اس کا جھوٹا پینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حماد کا بیان ہے کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا کیا نماز کے لئے اس کے جھوٹے سے وضو کیا جا سکتا ہے سو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پانی کی اجازت دی ہے نہ اس کے متعلق حکم دیا اور نہ اس سے منع کیا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ امام ابوحنیفہ نے کہا کہ اس کے سوا اور پانی مجھ کو پسند ہے۔ اور اگر اس سے وضو کرلے تو جائز ہے۔ اور اگر پی لے تو کوئی حرج نہیں۔

امام محمد نے کہا کہ ہم امام ابوحنیفہ کے قول پر عمل کرتے ہیں۔

ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں

من حمّاد عن ابراهیم قال لا خیر في سؤر البغل والحمار ولا یتوضّأ احدٌ بسؤر البغل والحمار ویتوضّأ من سؤر الفرس والبرذون والشاة والبعیر۔

انہوں نے کہا کہ خچر اور گدھے کے جوٹھے میں کوئی بھلائی نہیں۔ اور کوئی شخص گدھے اور خچر کے جوٹھے سے وضو نہ کرے اور گھوڑے اور ترکی گھوڑے اور بکری اور اونٹ کے جوٹھے سے وضو کرے۔

قال محمّدٌ وهو قول ابی حنیفة وبه نأخذ۔

امام محمد نے کہا کہ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے اور اسی پر ہم عمل کرتے ہیں۔

باب (۳) المسح علی الخفّین

۳ موزوں پر مسح کرنے کا بیان

۶۔ محمّدٌ قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدّثنا ابو بکر بن عبد الله بن ابی جهم عن عبد الله بن عمر قال قدمتُ العراق لغزوة جلولاء فرأیتُ سعد بن ابی وقاص یمسح علی الخفّین نقلتُ ما هذا یا سعد قال اذا لقیتَ امیر المؤمنین عمر فسئله قال فلقیتُ عمر فأخبرته بما صنع سعدٌ قال عمر صدق سعدٌ رأینا رسول الله صلّی الله علیه وسلّم یصنعه فصنعناه

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابو بکر بن عبداللہ بن ابی جہم۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہیں جلولاء جنگ کے لئے عراق پہونچا تو سعدؓ بن وقاص کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا میں نے کہا اے سعدؓ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ جب امیر المومنین حضرت عمرؓ سے تم ملو تو ان سے اس کے متعلق پوچھنا۔ ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ میں حضرت عمرؓ سے ملے اور ان سے وہ بیان کیا جو سعدؓ نے کیا تھا۔ تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ سعدؓ سچے ہیں ہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کرتے ہوئے دیکھا تو ہم لوگوں نے بھی یہ کیا۔

قال محمّدٌ وهو قول ابی حنیفة وبه نأخذ۔

امام محمدؒ نے کہا کہ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو میں موزوں پر مسح کرنا درست ہے یعنی جبکہ ان کو پورا وضو کر کے پہنا ہو۔

۷۔ محمّدٌ قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدّثنا حمّادٌ عن ابراهیم عن حنظلة بن نباتة الجعفي ان عمر بن الخطّاب قال المسح علی الخفّین للمقیم یومًا ولیلةً وللمسافر ثلثة ایّام ولیالیهنّ اذا لبسهما وهو طاهرٌ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ حنظلہ بن نباتہ جعفی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے کہا کہ مقیم کے لئے موزوں پر مسح کی مدت ایک دن اور ایک رات ہے اور مسافر کے لئے تین دن اور تین رات ہے جبکہ تم نے ان کو پاکی کی حالت میں پہنا ہو (یعنی وضو کر کے پہنا ہو)۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَبِهِ نَأْخُذُ۔

امام محمد نے کہا کہ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ سَعْدٌ أَمْسَحُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا يُعْجِبُنِي فَأَتَيَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَصَّا عَلَيْهِ قِصَّةً فَقَالَ عُمَرُ عَمُّكَ أَفْقَهُ مِنْكَ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ اور سعدؓ بن وقاص کے درمیان موزوں پر مسح کے متعلق اختلاف ہوا سعدؓ نے کہا کہ میں تو مسح کرونگا۔ اور عبداللہؓ نے کہا کہ مجھے پسند نہیں۔ پھر دونوں حضرت عمر بن خطاب کے پاس آئے اور ان دونوں نے واقعہ بیان کیا تو حضرت عمرؓ نے (ابن عمرؓ سے) کہا کہ تمہارا چچا تم سے زیادہ سمجھدار ہے۔

۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ رَجَعَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُوْمِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَرَفَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ ضِيْقِ كُمَّيْهَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ مِنْ إِدَاوَةٍ مَعِي فَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَلَمْ يَنْزِعْهُمَا ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلَّى۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ شعبی۔ ابراہیم بن ابی موسیٰ اشعری۔ مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (مغیرہ بن شعبہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چلے اور اپنی ضرورت سے فارغ ہوئے پھر آپ لوٹ کر نکلے اس وقت آپ رومی جبہ پہنے ہوئے تھے جس کی آستینیں تنگ تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگ آستین سے اپنا ہاتھ اوپر کیا۔ مغیرہ کا بیان ہے کہ میں ایک برتن سے جو میرے پاس تھا آپ پر پانی ڈالنے لگا۔ تو آپ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا اور موزوں پر بغیر ان کو اتارے ہوئے مسح کیا پھر آپ آگے بڑھے اور نماز پڑھی۔

۱۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَمَّنْ رَأَى جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَوْمًا تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَسَأَلَهُ السَّائِلُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ وَإِنَّمَا صَحِبْتُهُ بَعْدَ مَا نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم ایک شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے جریر بن عبداللہ کو ایک دن وضو کرتے اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ تو ان سے ایک سائل نے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے دیکھا ہے اور میں سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعد آپ کی صحبت میں رہا ہوں۔

(ف) بعض لوگ کہتے تھے کہ سورت مائدہ کی آیت فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ مسح موزوں کی ناسخ ہے تو جریر نے کہا کہ میں نے سورۂ مائدہ کے اُترنے کے بعد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے یعنی یہ آیت موزے کے مسح کی ناسخ نہیں بلکہ موزوں پر مسح کرنے کا حکم باقی ہے۔ اور موزوں پر مسح کرنا ہمیشہ درست ہے۔

١١ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ ضِرَارٍ صَحِبَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فِيْ سَفَرٍ فَاَتَتْ عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهَا لَا يَنْزِعُ خُفَّيْهِ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ محمد بن عمرو بن حارث سے روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن حارث بن ابی ضرار ایک سفر میں ابن مسعودؓ کے ساتھ تھے تین دن رات ان پر گزرے اس حال میں کہ انہوں نے موزے نہیں اتارے۔

(ف) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے مسح کرنا موزوں پر مسافر کو تین دن رات تک اور امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ موزوں کے مسح کی کوئی مدت مقرر نہیں۔ جتنے دن تک مسح کرے درست ہے۔ خواہ تین دن ہوں یا زیادہ اور خواہ سفر میں ہو یا حضر میں ہو اور دیگر علماء کہتے ہیں کہ مسح کرنے کی مدت مقرر ہے مقیم کو ایک دن رات سے زیادہ مسح کرنا درست نہیں اور مسافر کو تین دن رات سے زیادہ مسح کرنا درست نہیں اور حدیثیں اس میں متواتر آچکی ہیں اور یہی مذہب امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف اور محمدؒ کا ہے۔

١٢ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْجُرْمُوْقَيْنِ۔

محمد ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جرموق پر مسح کرتے تھے (جرموق اس کو کہتے ہیں جو موزے پر پہنے جاتے ہیں)۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ۔

امام محمد نے کہا کہ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

١٣ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا كُنْتَ عَلٰى مَسْحٍ وَاَنْتَ عَلٰى وُضُوْءٍ فَنَزَعْتَ خُفَّيْكَ فَاغْسِلْ قَدَمَيْكَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب بحالت وضو مسح کئے ہوئے ہو اور اپنے موزے اتار دو تو اپنے دونوں پاؤں دھو ڈالو۔

وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ۔

اور امام محمدؒ نے کہا کہ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو کرنیکا بیان

١٤ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عمرو بن مرہ۔ سعید بن جبیر۔ عبداللہ

قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍؓ أَنَّهُ قَالَ لَوْ أُتِيْتُ بِجَفْنَةٍ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ فَأَكَلْتُ مِنْهَا حَتّٰى أَشْبَعَ وَبِعُسٍّ مِنْ لَبَنِ إِبِلٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى أَتَضَلَّعَ وَأَنَا عَلٰى وُضُوْءٍ لَا أُبَالِي أَنْ لَا أَمَسَّ مَاءً أَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَأْخُذُ لَا وُضُوْءَ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَإِنَّمَا الْوُضُوْءُ مِمَّا خَرَجَ وَلَيْسَ مِمَّا دَخَلَ۔

۱۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَاذَانَ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّؓ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي فَأَتَيْتُهٗ بِلَحْمٍ قَدْ شُوِيَ فَطَعِمَ مِنْهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يُحْدِثْ وُضُوْءً۔

۱۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ بْنُ مُسَاوِرٍ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ إِذْ سَأَلَ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ أَتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى عَمَّتِهٖ صَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَتَقَدَّمَتْ لَهٗ مِنْ كَتِفٍ بَارِدٍ فَأَكَلَ مِنْهَا وَلَمْ يُحْدِثْ وُضُوْءً۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ۔

بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اگر میرے پاس روٹی اور گوشت کا ایک بڑا پیالہ لایا جائے اور میں اس سے پیٹ بھر کر کھاؤں اور اونٹ کے دودھ کا پیالہ لایا جائے اور اس سے اتنا پیوں کہ ہماری کوکھیں نکل آئیں۔ اور میں باوضو ہوں تو میں پانی نہ چھونے کی کوئی پرواہ نہیں کرتا کیا میں پاک چیزوں سے وضو کروں۔

امام محمد نے کہا کہ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو لازم نہیں۔ وضو تو صرف اسی چیز سے واجب ہوتا ہے جو بدن سے نکلے، اس سے نہیں جو اندر داخل ہو۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عبدالرحمٰن بن زاذان۔ ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میرے گھر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے آپ کے سامنے بھونا ہوا گوشت لایا آپ نے اس سے کھایا۔ پھر آپ نے پانی منگا اور اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور کلی کی پھر نماز پڑھی اور نیا وضو نہ کیا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ شیبہ بن مساور سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں عدی بن ارطاۃ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے حسن بصری سے پوچھا کیا میں آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو کروں انہوں نے کہا ہاں۔ بکر بن عبداللہ مزنی نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پھوپھی صفیہ بنت عبدالمطلب کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کے لئے ایک سرد موندھے سے کاٹا۔ اور آپ نے اس سے کھایا اور تازہ وضو نہیں کیا۔

امام محمد نے کہا کہ ہم بکر بن عبداللہ کے قول پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ مَاجِدِ الْحَنَفِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ نَعُوْدُ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِذْ اَقْبَلُوْا بِجَفْنَةٍ ثَقِيْلَةٍ مِنْ مَآءٍ مِنْ بَابِ الْفِيْلِ نَحْوَنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ تُرَادُوْنَ بِهٰذِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَجَلْ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَادُبَةٌ كَانَتْ فِي الْحَيِّ نُؤْتِيْتُ فَطَعِمَ مِنْهَا وَشَرِبَ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهَا وَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ بِبَلَلِ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ۔

محمد ابوحنیفہ۔ یحییٰ بن عبداللہ۔ ابو ماجد حنفی۔ ابن مسعود اُسے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ایک بارہم ابن مسعودؓ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے کہ اچانک کچھ لوگ ایک بڑا پیالہ اور پانی کا لئےباب الفیل کی طرف سے ہم لوگوں کی طرف لے کر آئے تو ابن مسعودؓ نے کہا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ تمہارے واسطے لائے ہیں۔ اس جماعت میں سے ایک شخص نے کہا ہاں لے ابو عبدالرحمٰن محلے میں ایک دعوت تھی۔ چنانچہ وہ پیالہ رکھا گیا تو انہوں نے اس میں سے کھایا اور پانی پیا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی بہایا اور ان دونوں کو دھویا۔ اور اپنے ہاتھوں کی تری سے اپنے منہ اور ہاتھ کو مل لیا۔ پھر کہا کہ یہ اس شخص کا وضو ہے جس کا وضو نہ ٹوٹا ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا بَاْسَ بِالْوُضُوْءِ فِي الْمَسْجِدِ اِذَا كَانَ مِنْ غَيْرِ قَذْرٍ۔

امام محمد نے کہا کہ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اور مسجد میں وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ کوئی گندگی نہ ہو۔

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ آگ کی پکی چیز سے وضو کرنا واجب ہے اور بعض علما کہتے ہیں کہ آگ کی پکی چیز کے کھانے سے وضو واجب نہیں دلیل ان کی ابن عباسؓ وغیرہ کی حدیث ہے کہ حضرت نے بکری کا گوشت کھایا پھر نماز پڑھی۔ اور وضو نہ کیا پھر بہت سی حدیثیں نقل کرنے کے بعد کہا کہ ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو کرنا منسوخ ہے پھر کہا کہ بعضے لوگ اونٹ اور بکری کے گوشت میں فرق کرتے ہیں کہ بکری کا گوشت کھانے سے وضو واجب نہیں اور اونٹ کے گوشت سے وضو واجب ہے۔ اور دوسرے علما کہتے ہیں کہ کسی چیز کے گوشت سے وضو واجب نہیں خواہ اونٹ کا ہو یا بکری وغیرہ کا اور مراد وضو سے ہاتھ دھونے ہیں اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ بیع کے جائز ہونے اور دودھ پینے نیز گوشت کے پاک ہونے میں اونٹ اور بکری دونوں برابر ہیں۔ ان کے احکام میں سے کسی چیز میں فرق نہیں۔ اس لئے قیاس مقتضی ہے کہ کھانے میں دونوں کا گوشت برابر ہو۔ پس جس طرح بکری کے گوشت سے وضو واجب نہیں اسی طرح اونٹ کے گوشت سے بھی وضو واجب نہ ہوگا۔ امام ابوحنیفہ اور ابویوسف اور محمدؒ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۵ مَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ مِنَ الْقُبْلَةِ وَالْقَلْسِ

(۵) بوسہ اور قے سے وضو ٹوٹنے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَلَسْتَ مِلْءَ فِيْكَ فَاَعِدْ وُضُوْءَكَ وَاِذَا كَانَ اَقَلَّ مِنْ مِلْءِ فِيْكَ فَلَا تُعِدْ وُضُوْءَكَ ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب تو منہ بھر کر قے کرے تو دوبارہ وضو کر، اور اگر منہ بھرنے سے کم ہو تو تم دوبارہ وضو نہ کر۔

امام محمدؒ نے کہا کہ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

۱۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ فَتُقَبِّلُهٗ خَالَتُهٗ اَوْ عَمَّتُهٗ اَوْ اِمْرَاَةٌ مِمَّنْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا قَالَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ اِذَا قَبَّلَ مَنْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا وَلٰكِنْ اِذَا قَبَّلَ مَنْ يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُهَا وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْحَدَثِ ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اِبْرَاهِيْمَ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلَا نَاْمُرُ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوْءًا عَلٰى حَالٍ اِلَّا اَنْ يُمْذِيَ فَيَجِبُ عَلَيْهِ لِلْمَذْيِ الْوُضُوْءُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی شخص سفر سے آئے اور اس کی خالہ یا پھوپھی یا ایسی عورت جس سے نکاح حرام ہے اس کا بوسہ لے تو اس کے متعلق انہوں نے کہا کہ اس پر وضو واجب نہیں ہے جبکہ ایسی عورت بوسہ لے جس سے نکاح حرام ہے۔ لیکن اگر ایسی عورت بوسہ لے جس سے نکاح حلال ہے تو اس پر وضو واجب ہے اور یہ بمنزلہ وضو ٹوٹنے کے ہے۔

امام محمد نے کہا کہ یہ ابراہیم کا قول ہے اور ہم اس پر عمل نہیں کرتے ہیں۔ اور بوسہ کی صورت میں کسی حال میں بھی وضو کا حکم نہیں دیتے مگر یہ کہ مذی آجائے تو اس پر مذی کی وجہ سے وضو واجب ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۶ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

۶۔ ذکر کو ہاتھ لگانے سے وضو کرنے کا بیان

۲۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ذکر کو

فِي مَسِّ الذَّكَرِ أَنَّهُ قَالَ مَا أُبَالِي أَمَسِسْتُهُ أَمْ طَرَفَ أَنْفِي.

ہاتھ لگانے کے متعلق کہا کہ میں اس کو ہاتھ لگاؤں یا اپنی ناک کے کنارے کو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَبِهِ نَأْخُذُ

امام محمدؒ نے کہا کہ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

۲۱- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ سُئِلَ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ إِنْ كَانَ نَجِسًا فَاقْطَعْهُ يَعْنِي أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابن مسعودؓ سے کسی نے ذکر کو ہاتھ لگانے سے وضو کرنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اگر وہ ناپاک ہے تو اس کو کاٹ دے اس سے ان کا مقصد یہ تھا کہ اس میں کچھ حرج نہیں۔

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ بعضے علما کہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی اپنے ذکر کو ہاتھ لگائے تو اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اور بعض علما کہتے ہیں کہ ذکر کے ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اور پھر کہا کہ وضو واجب کرنے کی حدیث ضعیف اور مضطرب ہے اور وضو نہ کرنے کی حدیث صحیح ہے۔ اس لئے اس پر عمل کرنا اولیٰ ہے۔ اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے۔ کہ سب کا اتفاق ہے اس پر کہ اگر کوئی اپنی ہتھیلی کی پیٹھ سے یا بازو سے اپنے ذکر کو چھوئے تو اس پر وضو واجب نہیں اس لئے قیاس کا تقاضا ہے کہ ہاتھ کے اندر کی طرف کے ساتھ چھونے سے بھی وضو واجب نہ ہو اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمدؒ کا یہی قول ہے۔

۲۲- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ مَرَّ بِرَجُلٍ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ فَقَالَ مَا تَصْنَعُ وَيْحَكَ إِنَّ هَذَا لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكَ.

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص ایک شخص کے پاس گزرے جو اپنے ذکر کو دھو رہا تھا تو انہوں نے کہا کہ تیری خرابی ہو۔ تو یہ کیا کر رہا ہے۔ یہ تجھ پر فرض نہیں کیا گیا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَغَسْلُهُ أَحَبُّ إِلَيْنَا إِذَا بَالَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ.

امام محمدؒ نے کہا کہ جب پیشاب کرے تو اس کا دھونا مجھ کو پسند ہے۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ الْمَاءُ وَالْأَرْضُ وَالْجُنُبُ وَغَيْرُ ذَلِكَ

زمین پانی اور جُنبی وغیرہ کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی

۲۳- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنِ ابْنِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ابراہیم بن ابی الہیثم۔ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ چار چیزوں

عباسؓ قَالَ اَرْبَعَةٌ لَا يُنَجِّسُهَا شَيْءٌ اَلْجَسَدُ وَالثَّوْبُ وَالْمَاءُ وَالْاَرْضُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَتَفْسِيْرُ ذَالِكَ عِنْدَنَا اَنَّ ذَالِكَ اِذَا اَصَابَهُ الْقَذَرُ غُسِلَ وَذَهَبَ ذَالِكَ عَنْهُ فَلَمْ يَحْمِلْ قَذَرًا وَاِنَّمَا مَعْنَاهُ فِي الْمَاءِ اِذَا كَانَ كَثِيْرًا وَجَارِيًا اَنَّهُ لَا يَحْمِلُ خَبَثًا۔

کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ بدن۔ کپڑا۔ پانی اور زمین۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہمارے نزدیک اس کی تفسیر یہ ہے کہ اگر نجاست لگ جائے اور وہ اس کو دھو ڈالے اور نجاست دور ہو جائے تو وہ گندگی نہیں اٹھاتا ہے اور پانی کے متعلق میں اس کے معنی یہ ہیں کہ جب کثیر اور جاری ہو تو وہ نجاست نہیں اٹھاتا ہے۔

۲۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ رَاْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَتَغْسِلُهُ عَائِشَةُ وَهِيَ حَائِضٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِهٖ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آپ اعتکاف میں ہوتے اپنا سر مسجد سے نکالتے اور حضرت عائشہؓ آپ کا سر دھوتیں حالانکہ وہ حیض کی حالت میں ہوتیں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

(ف) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض والی عورت کا بدن پاک ہے حیض سے اس کا بدن ناپاک نہیں ہوتا۔

۲۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَمْشِيْ اِذْ عَرَضَ لَهٗ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ رض فَاَهْوٰى اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَخَّرَ حُذَيْفَةُ يَدَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا لَكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ جُنُبٌ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيْسَ بِنَجِسٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِمُصَافَحَةِ الْجُنُبِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک بار چلے جا رہے تھے۔ اچانک حذیفہ بن یمانؓ آپ کے سامنے آ گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن پر جھکا کیا۔ حذیفہ نے اپنا ہاتھ آپ سے دور کیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ کو کیا ہوا ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جنابت کی حالت میں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ مومن نجس نہیں ہوتا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر ہم عمل کرتے ہیں۔ اور جنبی کے ساتھ مصافحہ کرنے میں ہم کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

بَابُ (۸) الْوُضُوْءِ لِمَنْ بِهٖ قُرُوْحٌ اَوْجُدَرِيٌّ وَجِرَاحٌ

۲۶ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْمَرِيْضِ لَا يَسْتَطِيْعُ الْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ اَوِ الْحَائِضِ قَالَ يَتَيَمَّمُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح۔

۲۷ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ الْمَرِيْضَ الْمُقِيْمَ فِيْ اَهْلِهٖ الَّذِيْ لَا يَسْتَطِيْعُ مِنَ الْجُدَرِيِّ وَالْجِرَاحَةِ الَّتِيْ يُتَّقٰى عَلَيْهَا الْمَاءُ اَنَّهٗ بِمَنْزِلَةِ الْمُسَافِرِ الَّذِيْ لَا يَجِدُ الْمَاءَ يُجْزِئُهُ التَّيَمُّمُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ۔

۲۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ يَمْسَحُ عَلَى الْجَبَائِرِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَاِنْ كَانَ يُخَافُ عَلَيْهِ مِنْ مَسْحِهٖ عَلَى الْجَبَائِرِ تَرَكَ ذٰلِكَ اَيْضًا وَاَجْزَاَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

۸۔ زخم یا چیچک کے مریض کے وضو کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس مریض کے متعلق جو جنابت یا حیض کا غسل نہ کر سکے کہا کہ تیمم کرے۔

امام محمد رح نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مریض جو اپنے گھر میں مقیم ہو اور چیچک اور زخم کے سبب سے جس میں پانی سے بچا جاتا ہے وضو نہ کر سکتا ہو تو وہ بمنزلہ مسافر کے ہے جس کو پانی نہ ملے اور اس کے لئے تیمم جائز ہے۔

امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔ اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شخص جو جنابت کا غسل کرے۔ (اور کھپانچ باندھے ہوتے ہو تو) اس کے متعلق انہوں نے کہا کہ کھپانچ پر مسح کرے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور اگر کھپانچ پر مسح کرنے سے بھی ضرر کا خوف ہو تو اس کو بھی چھوڑ دے اور اس کے لئے کافی ہے۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۹) التَّيَمُّمِ

۲۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ

۹۔ تیمم کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت

قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي التَّيَمُّمِ قَالَ تَضَعُ رَاحَتَيْكَ فِي الصَّعِيْدِ فَتَمْسَحُ وَجْهَكَ ثُمَّ تَضَعُهُمَا ثَانِيَةً فَتَنْفُضُهُمَا فَتَمْسَحُ بِيَدَيْكَ وَذِرَاعَيْكَ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ

کرتے ہیں کہ تیمم کے متعلق انہوں نے کہا کہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو مٹی پر مار اور چہرے پر مل۔ پھر دوسری بار ان کو مٹی پر مار اور ان کو جھاڑ کر اپنے ہاتھ اور بازو کو کہنیوں تک مل۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَنَرٰی مَعَ ذٰلِكَ اَنْ يَنْفُضَ يَدَيْهِ فِي كُلِّ مَرَّةٍ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَمْسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ ـ

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہم خیال کرتے ہیں کہ اپنے منہ اور بازوؤں پر ملنے سے پہلے ہر بار اپنے ہاتھوں کو جھاڑے۔ امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

(ف) اس قول سے معلوم ہوا کہ جب پانی نہ ملے تو تیمم کرنا درست ہے۔

۳۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا تَيَمَّمَ الرَّجُلُ فَهُوَ عَلٰى تَيَمُّمِهٖ مَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ اَوْ يُحْدِثْ ـ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب کوئی شخص تیمم کرے تو وہ اپنے تیمم پر ہے جب تک کہ وہ پانی نہ پائے یا اس کا وضو نہ ٹوٹے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رح

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) اس قول سے معلوم ہوا کہ ایک تیمم سے جس قدر نمازیں پڑھے درست ہیں اور تیمم باقی رہتا ہے جب تک کہ پانی پائے یا بے وضو ہو جائے یا اور کسی چیز سے تیمم ٹوٹ جائے۔

۳۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَّهُ اَحَبُّ اِلَيَّ اِذَا تَيَمَّمَ اَنْ يَبْلُغَ الْمِرْفَقَيْنِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مجھ کو یہ زیادہ پسند ہے کہ جب تیمم کرے تو دونوں بازو کہنیوں تک ملے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا يُجْزِئُهُ التَّيَمُّمُ حَتّٰى يَتَيَمَّمَ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اور تیمم اس کو کافی نہ ہوگا جب تک کہ وہ دونوں کہنیوں تک تیمم نہ کرے۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ بعضے علما کہتے ہیں کہ تیمم ایک ضرب منہ کا ہے اور ایک ضرب دونوں بازوؤں کا مونڈھوں تک اور بعض کہتے ہیں کہ تیمم میں اپنے دونو بازو کہنیوں تک ملے اور بعض کہتے ہیں کہ اپنے دونوں ہاتھ پہنچے تک ملے پھر کہا کہ صحیح قول یہ ہے تیمم میں اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک ملے اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ ہم نے دیکھا کہ تیمم میں مٹی سے منہ کا مسح کیا جاتا ہے جیسے کہ پانی سے دھویا جاتا ہے اور سر اور دونوں پاؤں کا مسح نہیں کیا جاتا اور جس چیز کے بعض سے مسح ساقط ہے اس کے کل سے بھی ساقط ہے اور جس میں تیمم واجب ہے وہ وضو کے برابر ہوگا۔ اس واسطے

کہ تیمم بدل ہے وضو کا ۔ تو ثابت ہوا کہ تیمم میں دونوں ہاتھ کہنیوں تک ملے جائیں اور امام ابو حنیفہ رح کا اور ابو یوسف اور محمد کا یہی قول ہے ۔

بَابُ اَبْوَالِ الْبَهَائِمِ وَغَيْرِهَا

۱۰۔ چارپایوں وغیرہ کے پیشاب کا بیان

۴۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لَا بَاْسَ بِبَوْلِ كُلِّ ذَاتِ كَرِشٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَكَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ يَكْرَهُهٗ وَكَانَ يَقُوْلُ اِذَا وَقَعَ فِيْ وَضُوْءٍ اَفْسَدَ الْوَضُوْءَ وَاِنْ اَصَابَ الثَّوْبَ مِنْهُ شَيْءٌ كَثِيْرٌ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا اَرٰى بِهٖ بَاْسًا لَا يُفْسِدُ مَاءً وَلَا ثَوْبًا ۔

محمد ۔ ابو حنیفہ ۔ بصرہ کے ایک شخص نے حسن بصری سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ ہر اوجھڑی والے جانور کے پیشاب سے کوئی حرج نہیں جو جگالی کرے ۔

امام محمد رح نے کہا کہ امام ابو حنیفہ اس کو مکروہ سمجھتے تھے ۔ اور کہتے تھے کہ اگر پانی میں پڑجائے تو پانی کو ناپاک کر دیتا ہے ۔ اور اگر کپڑے میں اس کی کثیر مقدار لگ جائے، پھر اس میں نماز پڑھ لے تو نماز دوبارہ پڑھے ۔ امام محمد نے کہا کہ میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا وہ تو پانی کو اور نہ کپڑے کو ناپاک کرتا ہے ۔

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے ۔ کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے ۔ اس کا پیشاب بھی پاک ہے یہ قول امام محمد کا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اونٹوں کا پیشاب ناپاک ہے اور کہتے ہیں کہ عرینیین کی حدیث ضرورت پر محمول ہے اس سے ان کے پیشاب کی طہارت نہیں ثابت ہوتی اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ آدمی کا گوشت بالاتفاق پاک ہے اور اس کا پیشاب ناپاک ہے ۔ پس اُن کا پیشاب اُن کے خون کا حکم رکھتا ہے ۔ اُن کے گوشت کا حکم نہیں رکھتا ۔ اس لئے قیاس کا تقاضا ہے کہ اونٹوں کا پیشاب بھی ناپاک ہو اور اُن کے پیشاب کا حکم اُن کے خون کی طرح ہو ۔ پس ثابت ہوا کہ اونٹوں کا پیشاب ناپاک ہے ۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا کہ سب جانوروں کا پیشاب ناپاک ہے ۔ خواہ اُن کا گوشت کھایا جاتا ہو یا نہ کھایا جاتا ہو ۔

۴۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُصِيْبُ ثَوْبَهٗ بَوْلُ الصَّبِيِّ قَالَ اِذَا لَمْ يَكُنْ اَكَلَ وَشَرِبَ اَجْزَاكَ اَنْ تَصُبَّ الْمَآءَ صَبًّا ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَعْجَبُ اِلَيْنَا اَنْ تَغْسِلَهٗ

محمد ۔ ابو حنیفہ ۔ حماد ۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں جس شخص کے کپڑے میں بچے کا پیشاب لگ جائے اس کے متعلق انہوں نے کہا کہ اگر اس نے کھایا پیا نہ ہو تو تمہارے لئے اس پر پانی بہانا کافی ہے ۔

امام محمد رح نے کہا کہ میں اس کو پسند کرتا ہوں تو اُس

فَلَا دَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ - کو دھو ڈالے - اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے -

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ شیر خوار لڑکے کا پیشاب جو کھانا نہ کھاتا ہو پاک ہے اور لڑکی کا پیشاب ناپاک ہے یعنی خواہ کھانا کھاتی ہو یا نہ کھاتی ہو اور دیگر علماء کہتے ہیں۔ کہ دونوں کا پیشاب ناپاک ہے اور کہتے ہیں کہ حدیث میں پانی چھڑکنے سے پانی بہانا مراد ہے جیسے اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے پھر بہت سی حدیثوں کے بیان کرنے کے بعد کہا کہ ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ شیر خوار لڑکے کے پیشاب کا حکم یہ ہے کہ اس کو دھویا جائے لیکن اس میں صرف پانی بہا دینا بھی کافی ہے بخلاف لڑکی کے کہ اس میں دھونا متعین ہے اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ کھانا کھانے کے بعد لڑکے اور لڑکی دونوں کے پیشاب کا ایک حکم ہے بس قیاس چاہتا ہے کہ کھانا کھانے سے پہلے بھی دونوں کا پیشاب ناپاک ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف اور محمد رح کا -

۳۴- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَبُولُ قَائِمًا وَمَعَهُ دَرَاهِمُ فِيهَا كِتَابٌ يَعْنِي الْقُرْآنَ فَكَرِهَهُ وَقَالَ تَكُونُ فِي هِمْيَانٍ أَوْ مَصْرُورَةٍ أَحْسَنُ -

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص کھڑا ہو کر پیشاب کرے اور اس کے پاس درہم (سکے) ہوں جن میں کتاب یعنی قرآن کی آیت کھدی ہوئی ہو - تو اس کو انہوں نے مکروہ سمجھا اور کہا کہ درہموں کا ہمیانی اور تھیلی میں ہونا اچھا ہے -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ نَكْرَهُ أَنْ يُبَاشِرَهَا بِيَدِهِ وَفِيهَا الْقُرْآنُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ -

امام محمد رح نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور ہم مکروہ سمجھتے ہیں کہ ان (درہموں) کو اپنے ہاتھ سے چھوئے جبکہ ان میں قرآن کی آیت کھدی ہوئی ہو۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے -

۳۵- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَبُولُ قَائِمًا قَالَ انْتَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ فَفَحَّجَ ثُمَّ بَالَ قَائِمًا فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّ فَحْجَهُ شُغْلًا مِنَ الْبَوْلِ -

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ اس شخص کے متعلق جو کھڑا ہو کر پیشاب کرے انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک کے گھورے کے پاس پہنچے اور آپ کے ساتھ اصحاب تھے آپ نے اپنے پاؤں کشادہ کئے پھر کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ آپ کے بعض صحابی نے کہا کہ یہاں تک کہ ہم نے آپ کے پاؤں میں پیشاب کے خوف کی وجہ سے کشادگی دیکھی -

بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ
۱۱- استنجا کا بیان

۳۶- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مشرکین مسلمانوں سے ملے تو ان لوگوں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا نَرَى اَنَّ صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ كَيْفَ تَأْتُوْنَ الْخَلَاءَ اسْتِهْزَاءً بِهِمْ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ نَعَمْ فَسَأَلُوْا هُمْ فَقَالُوْا اُمِرْنَا اَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِفُرُوْجِنَا وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِاَيْمَانِنَا وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِعَظْمٍ وَلَا بِرَجِيْعٍ وَاَنْ نَسْتَنْجِيَ بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ۔	استہزاءً کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارا دوست تمہیں سکھاتا ہے کہ پاخانہ کس طرح جاؤ۔ مسلمانوں نے کہا کہ ہاں۔ مشرکوں نے ان سے پوچھا تو مسلمانوں نے کہا کہ ہم لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ہم لوگ اپنی شرمگاہوں کو قبلہ کی طرف نہ کریں۔ اور نہ اپنے داہنے ہاتھ سے استنجا کریں۔ اور نہ ہڈی سے اور نہ گوبر سے استنجا کریں۔ اور یہ کہ تین پتھروں سے استنجا کریں۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَالْغُسْلُ بِالْمَاءِ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ اَحَبُّ اِلَيْنَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔	امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور استنجا بھی پانی سے دھونا ہمارے نزدیک زیادہ بہتر ہے امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

(فائدہ) امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ تین سے کم ڈھیلوں کے ساتھ استنجا کرنا درست نہیں اور دلیل ان کی یہ حدیث ہے جو کہ سلیمان سے روایت ہے کہ منع کیا ہم کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس سے کہ تین ڈھیلوں سے کم پر اکتفا کریں اور بعض علماء کہتے ہیں کہ کوئی عدد معین واجب نہیں۔ بلکہ واجب وہ چیز ہے جس سے گندگی دُور ہو اور محل پاک ہو جائے خواہ تین ڈھیلے ہوں یا اس سے کم و بیش اور طاق ہوں یا جفت اور کہتے ہیں کہ تین ڈھیلوں کے ساتھ استنجا کرنے کا حکم استحباب پر محمول ہے۔ حضرت ابو ہریرہ کی حدیث کی بنا پر کہ جو کوئی ڈھیلے لے تو چاہیئے کہ طاق لے جس نے یہ کیا اس نے اچھا کیا ورنہ کچھ حرج نہیں اور ابن مسعودؓ کی حدیث کی بنا پر کہ میں حضرتؐ کے پاس دو پتھر اور لیدلایا تو آپ نے پتھر لئے اور لید پھینک دی پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین اور طاق ڈھیلوں کے ساتھ استنجا کرنے کا حکم استحبابی ہے فرضی نہیں اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب پانی سے استنجا کیا جائے اور پاخانے اور پیشاب کا رنگ اور بو باقی نہ رہے تو استنجے کی جگہ پاک ہو جاتی ہے اور اگر اس کا رنگ اور بو دُور نہ ہو تو پھر دھونے کی حاجت پڑتی ہے یہاں تک کہ اس کا رنگ اور بو دُور ہو خواہ دوسری بار ہو یا تیسری یا چوتھی بار میں ہو یعنی پانی کے ساتھ استنجا کرنے میں کوئی حد معین واجب نہیں کہ مثلاً دو بار ہو یا تین بار بلکہ اس میں واجب یہ ہے کہ اس سے پاکی حاصل ہو اور پاخانے اور پیشاب کا نشان باقی نہ رہے۔ اس لئے قیاس یہ چاہتا ہے کہ ڈھیلوں میں بھی کوئی حد معین واجب نہ ہو کہ اس سے کم و بیش کفایت نہ کرے اور امام ابو حنیفہؒ اور ابو یوسف اور محمدؒ کا یہی قول ہے۔

---

[1] یعنی کافروں نے بطور تمسخر و استہزا مسلمانوں سے دریافت کیا تھا۔ کہ کیا تمہارا رسولؐ تم کو پاخانے و پیشاب کرنے کا بھی طریقہ سکھاتا ہے مسلمانوں نے اس کے جواب میں کہا کہ ہاں اور یہ حدیث بیان کی۔

بَابُ (۱۲) مَسْحِ الْوَجْهِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ بِالْمِنْدِيْلِ وَقَصِّ الشَّارِبِ

۱۲- وضوء کے بعد رومال سے منہ پوچھنے اور لبیں کاٹنے کا بیان

۳۷- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ بِالثَّوْبِ قَالَ لَا بَأْسَ ثُمَّ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ غْتَسَلَ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ اَيَقُوْمُ حَتّٰى يَجِفَّ ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ۔

محمد- ابوحنیفہ- حماد- ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص وضو کرے اور اپنا منہ کپڑے سے پوچھے تو کوئی حرج نہیں۔ پھر کہا کہ اگر کوئی شخص جاڑے کی رات میں غسل کرے تو کیا اس وقت تک ٹھہرا رہے گا جب تک کہ عضو خشک نہ ہو جائے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۳۸- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَقُصُّ اَظْفَارَهٗ وَيَاْخُذُ مِنْ شَعْرِهٖ قَالَ يُمِرُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَسَمِعْتُ اَبَا حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ رُبَّمَا قَصَصْتُ اَظْفَارِيْ وَاَخَذْتُ مِنْ شَعْرِيْ فَلَمْ اُمِسَّهُ الْمَاءَ حَتّٰى اُصَلِّيَ ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ ۔

محمد- ابوحنیفہ- حماد- ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص اپنے ناخن اور بال کاٹے تو اس پر پھر پانی بہا دے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ میں نے امام ابوحنیفہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اکثر اپنے ناخن اور بال کاٹے تو میں نے اس پر پانی نہیں ڈالا یہاں تک کہ میں نے نماز پڑھ لی۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور حسن بصری کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۳) الْمِسْوَاكِ

۱۳- مسواک کرنے کا بیان

۳۹- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ عَنْ تَمَّامٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَا لِيْ اَرَاكُمْ تَدْخُلُوْنَ عَلَيَّ قُلْحًا اِسْتَاكُوْا وَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ

محمد- ابوحنیفہ- ابوعلی- تمام- جعفر بن ابی طالب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کیا بات ہے کہ میں تم لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ میرے پاس اس حال میں آتے ہو کہ تمہارے دانت زرد ہیں۔ مسواک کرو۔ اگر میں اپنی امت پر شاق نہ جانتا

عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ اَنْ یَّسْتَاکُوْا عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ

تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَالسِّوَاکُ عِنْدَنَا مِنَ السُّنَّۃِ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّتْرَکَ

امام محمد نے کہا کہ مسواک ہمارے نزدیک سنت ہے اس کا چھوڑنا مناسب نہیں۔

۴۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ یَسْتَاکُ الْمُحْرِمُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا محرم مرد ہوں یا عورت مسواک کریں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۴) وُضُوْءِ الْمَرْاَۃِ وَمَسْحِ الْخِمَارِ

۱۴۔ عورت کے وضو کرنے اور دوپٹہ پر مسح کرنے کا بیان

۴۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ تَمْسَحُ الْمَرْاَۃُ عَلٰی رَاْسِھَا عَلَی الشَّعْرِ وَلَا یُجْزِئُھَا اَنْ تَمْسَحَ عَلٰی خِمَارِھَا

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ عورت اپنے سر کے بالوں پر مسح کرے اور دوپٹے پر مسح کرنا اس کے لئے کافی نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۴۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ لَا یُجْزِئُ الْمَرْاَۃَ اَنْ تَمْسَحَ صُدْغَیْھَا حَتّٰی تَمْسَحَ رَاْسَھَا کَمَا یَمْسَحُ الرَّجُلُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ عورت کے لئے کافی نہیں کہ اپنی کنپٹیوں کا مسح کرے جب تک کہ سر کا مسح نہ کرے جس طرح مرد کرتے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَمَّا نَحْنُ فَنَقُوْلُ اِذَا مَسَحَتْ مَوْضِعَ الشَّعْرِ فَمَسَحَتْ مِنْ ذٰلِکَ بِقَدْرِ ثَلٰثِ اَصَابِعَ اَجْزَاَھَا وَاَحَبُّ اِلَیْنَا اَنْ تَمْسَحَ کَمَا یَمْسَحُ الرَّجُلُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

امام محمد نے کہا کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ جب عورت تین انگلیوں کے برابر بالوں کی جگہ پر مسح کرے تو اس کو کافی ہے۔ اور ہمیں پسند ہے کہ عورت اسی طرح مسح کرے جس طرح مرد کرتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۵) الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۱۵۔ غسل جنابت کا بیان

۴۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب دو ختنے کی جگہ مل جائیں تو غسل واجب ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رحمہ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) یعنے جب مرد کا ذکر عورت کے فرج میں غائب ہو تو نہانا واجب ہو جاتا ہے مرد پر بھی اور عورت پر بھی خواہ منی نکلے یا نہ نکلے اور جمہور علماء کا اور اصحاب اور تابعین اور ان کے بعد والوں کا یہی مذہب ہے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر منی نہ نکلے تو غسل واجب نہیں ہوتا۔ اگرچہ مرد کا ذکر عورت کے فرج میں داخل ہو۔ امام طحاوی نے کہا کہ یہ حکم منسوخ ہے اور غسل ہر حال میں واجب ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو اور اس پر اب اجماع ہو چکا ہے۔

۴۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيُّ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصِيْبُ مِنْ اَهْلِهٖ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَنَامُ وَلَا يُصِيْبُ مَاءً فَاِنِ انْتَبَهَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ عَادَ وَاغْتَسَلَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابو اسحاق سبیعی۔ اسود بن یزید۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بیوی سے ابتدائی رات میں صحبت کرتے پھر سو جاتے اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتے اگر آخری رات میں جاگتے تو دوبارہ صحبت کرتے اور غسل کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا بَاْسَ اِذَا اَصَابَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ اَنْ يَّنَامَ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ اَوْ يَتَوَضَّاَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرے اور وہ غسل یا وضو کرنے سے پہلے سو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

(ف) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنبی کو جنابت کی حالت میں سونا درست ہے اگرچہ نہ غسل کیا ہو نہ وضو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نہانے میں دیر کرنی درست ہے۔

۴۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ اَلْوَطْءُ يُوْجِبُ الصَّدَاقَ وَيَهْدِمُ الطَّلَاقَ وَيُوْجِبُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عون بن عبداللہ۔ شعبی۔ حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے کہا کہ جب صحبت کرنا مہر کو واجب کرتا ہے، اور طلاق کو ڈھا دیتا ہے اور عدت کو

الْعِدَّةَ وَلَا یُوجِبُ صَاعًا مِنْ مَاءٍ - | واجب کرتا ہے تو ایک صاع پانی کو کیوں نہ واجب کرے -
قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ اَنْزَلَ اَوْلَمْ يُنْزِلْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح | امام محمد نے کہا کہ جب دو ختنے کی جگہ مل جائے تو غسل واجب ہے خواہ انزال ہو یا نہیں امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے -

بَابُ (۱۶) غُسْلِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ

۱۶ - ایک ہی برتن سے مرد و عورت کے غسل جنابت کا بیان

۴۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ رض اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَبَعْضُ اَزْوَاجِهٖ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ يَتَنَازَعَانِ الْغُسْلَ جَمِيْعًا -

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم - ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بعض بیوی ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے - اس حال میں کہ دونوں غسل میں تنازع کرتے تھے یعنی یکے بعد دیگرے اس برتن سے پانی لیتے تھے -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بَاْسًا بِغُسْلِ الْمَرْاَةِ مَعَ الرَّجُلِ بَدَاَتْ قَبْلَهٗ اَوْ بَدَاَ قَبْلَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ -

امام محمد رح نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں - عورت کو مرد کے ساتھ غسل کرنے میں ہم کوئی حرج نہیں سمجھتے خواہ عورت مرد سے پہلے یا مرد عورت سے پہلے ابتدا کرے امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے -

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ مرد کو عورت کے بچے پانی سے وضو کرنا اور عورت کو مرد کے بچے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے اور دوسرے علماء کہتے ہیں کہ اس میں کچھ ڈر نہیں اور دلیل ان کی عائشہؓ اور ام سلمہؓ وغیرہ کی حدیث ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کی ایک بیوی ایک برتن سے نہاتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ مجھ سے پہلے پانی اُٹھاتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ ہم ایک دوسرے سے آگے پیچھے پانی اُٹھاتے تھے پس اس سے معلوم ہوا کہ مرد اور عورت کو ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا درست ہے پھر کہا کہ اس پر عقلی دلیل یہ ہے کہ اس پر سب کا اتفاق ہے - کہ جب مرد اور عورت دونوں اکٹھے ایک برتن سے پانی اُٹھائیں تو اس سے پانی ناپاک نہیں ہوتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ نجاست کے پڑنے سے پانی ہر حال میں ناپاک ہو جاتا ہے خواہ وضو سے پہلے نجاست پڑے یا اس کے ساتھ پڑے اور جبکہ مرد اور عورت کا ایک برتن سے اکٹھے وضو کرنا پانی کو ناپاک نہیں کرتا تو قیاس چاہتا ہے کہ ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا بھی درست ہو اور امام ابوحنیفہ رح

کا اور ابو یوسف رح اور محمد رح کا یہی قول ہے۔

بَابُ غُسْلِ الْمُسْتَحَاضَةِ وَالْحَائِضِ

۱۷۔ حیض اور استحاضہ والی عورت کے غسل کا بیان

۴۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَتْرُكُ الظُّهْرَ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ الْوَقْتِ اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ الظُّهْرَ ثُمَّ صَلَّتِ الْعَصْرَ ثُمَّ تَمْكُثُ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ وَقْتُ الْمَغْرِبِ تَرَكَتِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ اٰخِرُ وَقْتِهَا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ حَتّٰى تَفْرُغَ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے استحاضہ والی عورت کے متعلق کہا کہ وہ ظہر کی نماز چھوڑ دے یہاں تک کہ جب آخری وقت ہو جائے تو غسل کرے اور ظہر کی نماز پڑھے۔ پھر عصر کی نماز پڑھ لے۔ پھر ٹھیرے یہاں تک کہ جب مغرب کا وقت آ جائے تو نماز نہ پڑھے۔ جب آخری وقت ہو جائے تو غسل کرے اور مغرب اور عشا کی نماز پڑھے۔ یہاں تک کہ فارغ ہو جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَاْخُذُ بِالْحَدِيْثِ الْاٰخَرِ اَنَّهَا تَتَوَضَّاُ لِكُلِّ وَقْتِ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّيْ فِيْ وَقْتِ الْاٰخَرِ وَلَيْسَ عَلَيْهَا عِنْدَنَا اِلَّا غُسْلٌ وَاحِدٌ حَتّٰى تَمْضِيَ اَيَّامُ اَقْرَائِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ ہم دوسری حدیث پر عمل کرتے ہیں وہ ہر نماز کے وقت وضو کرے گی اور آخر وقت میں نماز پڑھے گی۔ اور ہمارے نزدیک اس پر صرف ایک غسل واجب ہے یہاں تک کہ اس کے حیض کے ایام گزر جائیں۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۴۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ قَاضِي الْيَمَامَةِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ تَغْتَسِلُ غُسْلًا اِذَا مَضَتْ اَيَّامُ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّيْ۔

محمد۔ ایوب بن عتبہ (قاضی یمامہ) یحییٰ بن ابی کثیر ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت کرتے ہیں کہ ام حبیبہ بنت ابن سفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استحاضہ والی عورت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب اس کے حیض کے ایام گزر جائیں تو غسل کرے پھر ہر نماز کے لئے وضو کرے اور نماز پڑھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ نَاْخُذُ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما رکا یہ مذہب ہے کہ استحاضہ والی حیض کے دن نماز چھوڑ دے۔ پھر ہر نماز کے لئے تازہ غسل کرے اُن کی دلیل ام حبیبہؓ کی حدیث ہے اور بعض کہتے ہیں کہ

ظہر اور عصر کی نماز کے لئے تازہ غسل کرے اور مغرب اور عشاء کی نماز کے لئے ایک غسل کرے اور ظہر اور مغرب کی نماز آخر وقت میں پڑھے اور عصر اور عشاء کی نماز اول وقت میں پڑھے اور بعض کہتے ہیں کہ استحاضہ والی حیض کے دن نماز چھوڑ دے پھر نہائے اور ہر نماز کے لئے نیا وضو کرے ان کی دلیل فاطمہ بنت ابی حبش کی حدیث ہے پھر کہا کہ ہر نماز کے لئے غسل کرنا یا ایک غسل سے دو نمازیں جمع کرنا یہ دونوں حکم منسوخ ہیں ان پر عمل کرنا درست نہیں اور صحیح یہ ہے کہ جب حیض کے دن گذر جائیں تو غسل کرے پھر ہر نماز کے لئے نیا وضو کیا کرے اور جب تک نماز کا وقت باقی رہے وضو باقی رہتا ہے اور امام ابوحنیفہ رح اور ابو یوسف رح اور محمد رح کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْحَائِضِ فِي صَلٰوتِهَا

۱۸۔ نماز کے وقت حیض آنے کا بیان

۴۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ فِيْ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَلَيْسَ عَلَيْهَا اَنْ تَقْضِيَ تِلْكَ الصَّلٰوةَ فَاِذَا طَهُرَتْ فِيْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَلْتُصَلِّ ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب کسی عورت کو نماز کے وقت حیض آئے تو اس نماز کی قضا اس پر واجب نہیں ہے اور اگر نماز کے وقت پاک ہوئی تو نماز پڑھے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۵۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اَجْنَبَتِ الْمَرْاَةُ ثُمَّ حَاضَتْ فَلَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ قَالَ مَا بِهَا مِنَ الْحَيْضِ اَشَدُّ مِمَّا بِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا غُسْلَ عَلَيْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا فَتَغْتَسِلُ غُسْلًا وَاحِدًا لَهُمَا جَمِيْعًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب کوئی عورت جنبی ہو جائے پھر اس کو حیض آئے تو اس پر جنابت کا غسل واجب نہیں اس لئے کہ حیض کی جنابت اس سے زیادہ سخت ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ اس پر غسل واجب نہیں یہاں تک کہ حیض سے پاک ہو جائے اور ان دونوں کے لئے ایک ہی غسل کرے۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۵۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَهُرَتِ الْمَرْاَةُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب کوئی عورت کسی نماز کے

فِي وَقْتِ صَلٰوةٍ فَلَمْ تَغْتَسِلْ حَتّٰى يَذْهَبَ الْوَقْتُ بَعْدَ اَنْ تَكُوْنَ مَشْغُوْلَةً فِيْ غُسْلِهَا فَلَيْسَ عَلَيْهَا قَضَاءٌ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا انْقَطَعَ الدَّمُ فِيْ وَقْتٍ لَا تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ تَغْتَسِلَ فِيْهِ حَتّٰى يَمْضِيَ الْوَقْتُ فَلَيْسَ عَلَيْهَا اِعَادَةُ تِلْكَ الصَّلٰوةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ

وقت میں پاک ہوئی اور اس نے غسل نہیں کیا یہاں تک وقت گزر جائے اور وہ اپنے غسل میں مشغول ہو۔ تو اس پر قضا واجب نہیں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ کہ جب خون ایسے وقت میں بند ہو کہ نماز کا وقت گزرنے سے پہلے وہ غسل پر قادر نہ ہو تو اس پر اس نماز کا اعادہ واجب نہیں۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ زیادہ جانتا ہے۔

بَابُ النُّفَسَاءِ وَالْحُبْلٰى تَرَى الدَّمَ

۱۹۔ نفاس والی اور حاملہ خون دیکھنے پر کیا کرے

۵۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ النُّفَسَاءُ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا وَقْتٌ فَقَدَّرَتْ اَيَّامَ نِسَائِهَا
قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّهَا نُفَسَاءُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَاِنِ ازْدَادَتْ عَلٰى ذٰلِكَ اغْتَسَلَتْ وَتَوَضَّأَتْ لِكُلِّ وَقْتِ صَلٰوةٍ وَصَلَّتْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب نفاس والی عورت کا کوئی وقت معین نہ ہو تو وہ اپنے قبیلے کی عورتوں کے دنوں کا اندازہ کرے (یعنی اتنے دن نفاس شمار کرے)

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ چالیس دن تک نفاس والی ہے۔ اگر اس سے زائد ہو تو وہ غسل کرے اور ہر نماز کے وقت کے لئے وضو کرے اور نماز پڑھے امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

۵۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا رَاَتِ الْحُبْلٰى الدَّمَ فَلَيْسَتْ بِحَائِضٍ فَلْتُصَلِّ وَلْتَصُمْ وَلْيَاْتِهَا زَوْجُهَا وَتَصْنَعُ مَا تَصْنَعُ الطَّاهِرَةُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب حاملہ خون دیکھے تو وہ حیض نہیں ہے۔ اس کو چاہئے کہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور اس سے اس کا شوہر صحبت کرے اور جو پاک عورت کرتی ہے وہ بھی کرے۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۵۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْحُبْلٰى تُصَلِّيْ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حاملہ عورت برابر نماز پڑھے گی

اَيُّمَا امَاةٍ تَضَعُ وَاِنْ رَأَتِ الدَّمَ لِاَنَّ الْحَبَلَ لَا يَكُوْنُ حَيْضًا وَاِنْ اَوْصَتْ وَهِيَ تَطْلُقُ ثُمَّ مَاتَتْ فَوَصِيَّتُهَا مِنَ الثُّلُثِ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

جب تک کہ وہ بچہ نہ جنے اگرچہ وہ خون دیکھے اس لئے کہ بحالت حمل حیض نہیں ہوتا۔ اور اگر دردِ زہ کی حالت میں اس نے وصیت کی پھر وہ مرگئی تو اس کی وصیت تہائی میں جاری ہوگی۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اس سب پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

بَابُ (۲۰) الْمَرْاَةِ تَرٰى فِي الْمَنَامِ مَا يَرَى الرَّجُلُ

۲۰۔ مرد کی طرح عورت کے خواب دیکھنے کا بیان

۵۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ بِنْتَ مِلْحَانَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ عَنِ الْمَرْاَةِ تَرٰى فِي الْمَنَامِ مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَتِ الْمَرْاَةُ ذٰلِكَ مَا يَرَى الرَّجُلُ فَلْتَغْتَسِلْ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ سے روایت کرتے ہیں کہ ام سلیم بنت ملحان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عورت کے متعلق پوچھنے کو آئیں جو خواب میں مرد کی طرح دیکھے (یعنی احتلام کے متعلق پوچھنے کو آئیں) تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی عورت خواب میں وہ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو اس کو چاہئے کہ غسل کرے۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

بَابُ (۲۱) الْاَذَانِ

۲۱۔ اذان کا بیان

۵۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا بَاْسَ بِاَنْ يُّؤَذِّنَ الْمُؤَذِّنُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا وَنَكْرَهُ اَنْ يُّؤَذِّنَ جُنُبًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ موذن بے وضو ہونے کی حالت میں اذان دے تو کوئی حرج نہیں۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ اور جنبی کے اذان دینے کو مکروہ سمجھتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

۵۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے موذن کے اذان کی حالت میں گفتگو

فِي الْمُؤَذِّنِ يَتَكَلَّمُ فِي أَذَانِهِ قَالَ لَا آمُرُهُ وَلَا أَنْهَاهُ

کرنے کے متعلق کہا کہ میں اس کو نہ تو حکم دیتا ہوں اور نہ اس کو منع کرتا ہوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَمَّا نَحْنُ نَرَى أَنْ لَا يَفْعَلَ وَإِنْ فَعَلَ لَمْ يَنْقُضْ ذٰلِكَ أَذَانَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ لیکن ہم لوگ مناسب نہیں سمجھتے ہیں کہ ایسا کرے اور اگر ایسا کیا تو اس سے اذان نہیں ٹوٹتی۔ امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

۵۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ التَّثْوِيْبِ قَالَ هُوَ مِمَّا أَحْدَثَهُ النَّاسُ وَهُوَ حَسَنٌ مِمَّا أَحْدَثُوْا وَذَكَرُوْا أَنَّ تَثْوِيْبَهُمْ كَانَ حِيْنَ يَفْرُغُ الْمُؤَذِّنُ مِنْ أَذَانِهِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں حماد نے ابراہیم سے تثویب کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یہ ان چیزوں میں سے ہے جو لوگوں نے نئی بات ایجاد کر رکھی ہیں۔ لیکن یہ ان کی نئی باتوں سے اچھی ہے اچھی بدعت ہے اور انہوں نے بیان کیا کہ ان کی تثویب یہ تھی کہ جب مؤذن اذان سے فارغ ہوجاتا تو الصلوٰۃ خیر من النوم۔ کہتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا ہم اس پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

(ف) تثویب کے معنی ہیں نماز کے واسطے پکارنا یعنی اذان کے بعد دُوسری بار لوگوں کو نماز کے لئے پکارنا درست ہے اور جب پکارے تو اس طور سے کہے الصلوٰۃ جامعۃ یا کہے الصلوٰۃ خیرٌ من النوم۔

۵۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ آخِرُ أَذَانِ بِلَالٍ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضرت بلال کی اذان کے آخر میں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رح

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

۶۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْأَذَانُ وَالْإِقَامَةُ مَثْنٰى مَثْنٰى

ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اذان اور اقامت کے کلمات دو دو بار ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رح

امام محمد نے کہا کہ ہم اس کو لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

۶۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ

محمد۔ ابوحنیفہ طلحہ بن مطرف۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب مؤذن قد قامت الصلوٰۃ کہے تو لوگوں کے لئے مناسب

قَامَتِ الصَّلٰوۃُ فَاِنَّہٗ یَنْبَغِیْ لِلْقَوْمِ اَنْ یَقُوْمُوْا
یَصُفُّوْا فَاِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کَبَّرَ الْاِمَامُ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ
اِنْ کَفَّ الْاِمَامُ حَتّٰی یَفْرُغَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ
اِقَامَۃٍ ثُمَّ کَبَّرَ فَلَا بَاْسَ بِہٖ اَیْضًا
کُلُّ ذٰلِکَ حَسَنٌ ۔

ہے کہ کھڑے ہو جائیں۔ اور صفیں باندھ لیں اور جب
موذن قد قامت الصلوٰۃ کہے تو امام تکبیر کہے۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام
ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اگر امام رُکا رہا یہاں تک کہ موذن
اقامت سے فارغ ہو گیا پھر امام نے تکبیر تحریمہ کہا تو
اس میں بھی کوئی حرج نہیں یہ سب صورتیں بہتر ہیں۔

۶۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ لَیْسَ
عَلَی النِّسَآءِ اَذَانٌ وَّلَا اِقَامَۃٌ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ
اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت
کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ عورتوں پر اذان اور
نہ اقامت واجب ہے۔
امام محمد رح نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام
ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۲۲) مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوۃِ

۲۲۔ نماز کے اوقات کا بیان

۶۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُہٗ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوۃِ
فَاَمَرَہٗ اَنْ یَحْضُرَ الصَّلٰوتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا
اَنْ یُبَکِّرَ بِالصَّلٰوتِ ثُمَّ اَمَرَہٗ فِی الْیَوْمِ
الثَّانِیْ فَاَخَّرَ الصَّلٰوتِ کُلَّھَا ثُمَّ قَالَ
اَیْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوتِ مَا بَیْنَ
ھٰذَیْنِ وَقْتٌ ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَالْمَغْرِبَ وَ
غَیْرَھَا عِنْدَنَا فِیْ ھٰذَا سَوَآءٌ اِلَّا
اِنَّا نَکْرَہُ تَاْخِیْرَھَا اِذَا غَابَتِ
الشَّمْسُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ سے روایت کرتے
کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
نماز کا وقت پوچھنے کے لئے آیا تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ آپ کے ساتھ نمازوں
میں شریک ہو۔ پھر حضرت بلال رض کو تمام نمازیں اوّل
وقت میں پڑھنے کا حکم دیا۔ پھر دوسرے دن تمام نمازیں
اخیر وقت میں پڑھیں۔ پھر فرمایا کہ نماز کے اوقات کے
متعلق سوال کرنے والا کہاں ہے؟ ان دونوں کے
درمیان نماز کا وقت ہے۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اور مغرب
وغیرہ ہمارے نزدیک، اس میں برابر ہے۔ مگر یہ کہ اس کی
تاخیر کو ہم مکروہ سمجھتے ہیں جبکہ آفتاب غروب ہو جائے
امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۶۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ حضرت عمر رض بن خطاب
سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے کہا کہ ظہر کی نماز

أَنَّهُ قَالَ أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ
قَالَ مُحَمَّدٌ يُؤَخَّرُ الظُّهْرُ فِي الصَّيْفِ حَتّٰى تُبْرَدَ بِهَا وَتُصَلِّيْ فِي الشِّتَاءِ حِيْنَ زَوَالِ الشَّمْسِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

کو دوزخ کے جوش سے ٹھنڈا کر کے پڑھو۔
امام محمد نے کہا کہ گرمی کے دنوں میں ظہر کو ٹھنڈا ہونے تک موخر کیا جائے اور جاڑے میں اس وقت پڑھا جائے جب آفتاب ڈھل جائے۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۶۵- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَظَرَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ إِلَى الشَّمْسِ حِيْنَ غَرَبَتْ فَقَالَ هٰذَا حِيْنَ دَلَكَتْ ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ابن مسعودؓ نے آفتاب کی طرف دیکھا جب ڈوب گیا تو انہوں نے کہا کہ دلوک شمس کا یہی وقت ہے۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ اول وقت مغرب کا وہ ہے جب کہ آفتاب غروب ہو اور اس کے اخیر وقت میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ جب سُرخی دُور ہو جائے تو مغرب کا وقت نکل جاتا ہے یہ قول امام محمد کا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ سفیدی ڈوبنے تک باقی رہتا ہے۔ یہ قول امام ابوحنیفہؒ کا ہے اور صحیح قول یہ ہے کہ اسکا وقت سفیدی ڈوبنے تک باقی رہتا ہے۔

بَابُ (۲۳) الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْعِيْدَيْنِ

۲۳- جمعہ اور عیدین کے دن غسل کرنے کا بیان

۶۶- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ إِنِ اغْتَسَلْتَ فَهُوَ حَسَنٌ وَإِنْ تَرَكْتَهُ فَحَسَنٌ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جمعہ کے دن غسل کرنے کے متعلق کہا کہ اگر تو غسل کرے تو بہتر ہے اور اگر نہ کرے تو بھی بہتر ہے۔

۶۷- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيْدَيْنِ وَلَا يَغْتَسِلُ
قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا اغْتَسَلْتَ فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيْدَيْنِ فَهُوَ أَفْضَلُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ فَلَا بَأْسَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ابراہیم کو عیدین کی نماز کے لئے جاتے ہوئے دیکھا اور انہوں نے غسل نہیں کیا۔
امام محمد نے کہا کہ اگر تم جمعہ اور عیدین میں غسل کرو تو بہتر ہے اور اگر تم اس کو چھوڑ دو تو کوئی حرج نہیں۔

۶۸- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَدْ كُنَّا نَأْتِيْ فِي الْعِيْدَيْنِ وَمَا نَغْتَسِلُ وَقَالَ إِنِ اغْتَسَلْتَ فَحَسَنٌ ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم لوگ عیدین کی نماز میں آتے تھے اور غسل نہیں کرتے تھے۔ اور انہوں نے کہا کہ اگر تو غسل کر لے تو بہتر ہے۔

۶۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فِيْهَا وَنِعْمَتْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ -

محمد - ابوحنیفہ - ابان - ابونضرہ - جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا تو اس نے اچھا کیا - اور جس نے اس دن غسل نہیں کیا تو اس نے بھی اچھا کیا -

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم ان سب پر عمل کرتے ہیں اور اور امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے -

بَابُ (۲۴) اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَرَفْعِ الْاَيْدِیْ وَالسُّجُوْدِ عَلَی الْعِمَامَةِ

۲۴ - نماز شروع کرنے ہاتھ اٹھانے اور پگڑی پر سجدہ کرنے کا بیان

۷۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اَتَوْا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَمْ يَاتُوْهُ اِلَّا لِيَسْاَلُوْهُ عَنْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ قَالَ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَافْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَهُمْ خَلْفَهٗ ثُمَّ جَهَرَ فَقَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَلٰكِنَّا لَا نَرٰی اَنْ يَّجْهَرَ بِذٰلِكَ الْاِمَامُ وَلَا مَنْ خَلْفَهٗ وَاِنَّمَا جَهَرَ بِذٰلِكَ عُمَرُ لِيُعَلِّمَهُمْ مَا سَاَلُوْهُ عَنْهُ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَرْفَعْ يَدَيْكَ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ صَلٰوتِكَ بَعْدَ الْمَرَّةِ الْاُوْلٰی قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ بصرے کے کچھ لوگ حضرت عمر بن خطاب کے پاس آئے وہ لوگ صرف اس لئے آئے تھے کہ ان سے نماز کے شروع کرنے کے متعلق پوچھیں - حضرت عمرؓ بن خطاب کھڑے ہوئے اور نماز شروع کی، لوگ آپ کے پیچھے تھے - پھر بلند آواز سے انہوں نے سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک کہا -

امام محمدؒ نے کہا کہ نماز کے شروع کرنے میں ہم اسی پر عمل کرتے ہیں لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ امام اور مقتدی بہ آواز بلند نہ پڑھے حضرت عمرؓ نے تو صرف اس سبب سے بہ آواز بلند کہا تھا کہ ان لوگوں کو سکھائیں جنہوں نے کہا کہ اپنا ہاتھ صرف پہلی بار اٹھا اس کے بعد نماز میں کسی وقت نہ اٹھا

امام محمد نے کہا ہم اس پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے -

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ رکوع میں جانے اور اس سے سر اُٹھانے اور پہلے التحیات سے کھڑے ہونے کے وقت رفع یدین کرنا یعنے مونڈھوں تک ہاتھ اُٹھانے واجب ہیں اُن کی دلیل ابن عمرؓ وغیرہ کی حدیث ہے اور بعضے علماء کہتے ہیں کہ پہلی تکبیر کے سوا اور کسی جگہ ہاتھ نہ اُٹھائے ان کی دلیل عبداللہ بن مسعود کی حدیث ہے کہ حضرت پہلی تکبیر میں ہاتھ اُٹھاتے تھے اور اسی طرح حضرت علیؓ وغیرہ سے بھی منقول ہے۔ بس اس پر عمل کرنا اولیٰ ہے۔ اور عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ پہلی تکبیر کے سوا کسی جگہ ہاتھ نہ اُٹھاتے تھے اور یہ ہمارے نزدیک محال ہے کہ عمرؓ نے حضرتؐ کو رکوع کے وقت رفع یدین کرتے نہ دیکھا ہو اور جوان سے کچھ کم درجے کے اصحاب ہیں انہوں نے حضرت کو رفعیدین کرتے دیکھا ہو اور عمرؓ کا انکار نہ کیا پس یہی دلیل حق ہے اور صحیح ہے جس کے خلاف کرنا مناسب نہیں اور ابن عمر سے اپنی روایت کے خلاف ثابت ہو چکا ہے۔ جیسے کہ مجاہد سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر کے پیچھے نماز پڑھی وہ پہلی تکبیر کے سوا اور کسی جگہ ہاتھ نہ اُٹھاتے تھے۔ بس معلوم ہوا کہ رفعیدین منسوخ ہے۔ ورنہ ابن عمرؓ اس کے خلاف نہ کرتے اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ اس پر سب کا اجماع ہے کہ نمازی پہلی تکبیر کے ساتھ ہاتھ اُٹھائے اور سجدوں کے درمیان کی تکبیر کے ساتھ نہ اُٹھائے اور تکبیر تحریمہ فرض ہے بغیر اس کے نماز درست نہیں اور سجدوں کی تکبیر سنت ہے۔ اس کے ترک سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ رکوع وغیرہ کی تکبیر بھی سنت ہے پس اس میں بھی رفع یدین نہ کی جائے گی اور یہی قول ہے امام ابو یوسف اور ابو حنیفہ اور محمد کا۔

۷۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ مَنْ لَمْ یُكَبِّرْ حِیْنَ یَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ فَلَیْسَ فِیْ صَلٰوةٍ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں اُنہوں نے کہا کہ جس نے نماز شروع کرتے وقت تکبیر نہیں کہی تو وہ نماز میں نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ حِیْنَ كَبَّرَ تَكْبِیْرَةَ الرُّكُوْعِ كَبَّرَهَا مُنْتَصِبًا یُرِیْدُ بِهَا اللّٰهَ الدُّخُوْلَ فِی الصَّلٰوةِ فَیُجْزِئُهٗ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں مگر یہ کہ رکوع کرنے کے وقت رکوع کی تکبیر ٹھیک سیدھے ہونے کی حالت میں کہی ہو۔ اور اس سے نماز میں داخل ہونے کا ارادہ ہو۔ تو یہ اسکے لئے کافی ہے۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۷۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ اَنَّهٗ صَلّٰی خَلْفَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَكَانَ یُكَبِّرُ كُلَّمَا سَجَدَ وَكُلَّمَا رَفَعَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ عثمان بن عبداللہ بن موہب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ کے پیچھے نماز پڑھی۔ اور وہ جب بھی سجدہ کرتے اور جب بھی سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) اوّل زمانے میں اس مسئلے میں اختلاف تھا بعض کہتے تھے کہ نماز میں تکبیر تحریمہ کے سوا اور کوئی تکبیر نہ کہے لیکن اب سب کا اجماع ہو چکا ہے اس پر کہ ہر نیچے جانے اور سر اٹھانے کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔

۷۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا بَأْسَ بِالسُّجُوْدِ عَلَى الْعِمَامَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِهٖ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ پگڑی پر سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۲۵) الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ

۲۵۔ نماز میں بلند آواز سے قرأت کا بیان

۷۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ صَلّٰى فِيْ جَانِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَحَرَصَ عَلٰى اَنْ يَّسْمَعَ صَوْتَهٗ فَلَمْ يَسْمَعْ غَيْرَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا يُرَدِّدُهَا مِرَارًا فَظَنَّ الرَّجُلُ اَنَّهٗ يَقْرَأُ طٰهٰ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا فِيْ صَلٰوةِ النَّهَارِ فَلَا نَرٰى بَاْسًا اَنْ يَّقِفَ الرَّجُلُ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ مِثْلَ هٰذَا يَدْعُوْ بِهٖ فِي التَّطَوُّعِ فَاَمَّا فِي الْمَكْتُوْبَةِ فَلَا

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے عبداللہ بن مسعودؓ کے پہلو میں نماز پڑھی تھی اور ان کی آواز سننے کا بہت شائق تھا۔ اس نے ان کو صرف "رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا" پڑھتے ہوئے سنا جس کو وہ بار بار پڑھتے تھے۔ اس سے اس نے گمان کیا کہ وہ سورہ طٰہٰ پڑھ رہے تھے۔

امام محمد نے کہا کہ یہ دن کی نماز کا حکم ہے ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ آدمی قرآن کی کسی آیت پر اس طرح ٹھہر کر نفل نماز میں اپنے لئے دعا مانگے۔ لیکن فرض نماز میں جائز نہیں۔

بَابُ (۲۶) التَّشَهُّدِ

۲۶۔ تشہد کا بیان

۷۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِلَالٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ وَالتَّكْبِيْرَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ بلال۔ وہب بن کیسان۔ جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز میں تشہد اور تکبیر اس طرح سکھلاتے تھے جس طرح

فی الصلوٰۃ کما یعلمنا السورۃ من القرآن
ہمیں قرآن کی سورت سکھلاتے تھے ۔

۷۶۔ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم کنت اقول بسم اللہ قال قل التحیات للہ
محمد ۔ ابو حنیفہ ۔ حماد ۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں حماد نے کہا کہ میں بسم اللہ کہتا تھا ۔ تو ابراہیم نے کہا کہ التحیات للہ کہہ ۔

قال محمد وبہ ناخذ لا نری ان یزاد فی التشہد ولا ینقص منہ حرف وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ التحیات میں نہ کوئی حرف زیادہ کرے اور نہ کم کرے ۔ امام ابو حنیفہ کا بھی قول ہے ۔

۷۷۔ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال کانوا یتشہدون على عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولون فی تشہدہم السلام علی اللہ فانصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فاقبل علیہم بوجہہ فقال لہم لا تقولوا السلام على اللہ ان اللہ ھو السلام ولکن قولوا السلام علینا وعلى عباد اللہ الصالحین ۔
محمد ۔ ابو حنیفہ ۔ حماد ۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں التحیات پڑھتے تھے ، تو التحیات میں السلام علی اللہ کہتے تھے ۔ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے اور ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ السلام علی اللہ نہ کہا کرو اللہ تو خود سلام ہے بلکہ اس طرح کہا کرو السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین ۔

قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ۔
امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں ۔ امام ابو حنیفہ کا بھی قول ہے ۔

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ نماز میں حضرت عمرؓ کا التحیات پڑھے کہ اس میں التحیات للہ کے بعد الزکیات للہ کا لفظ زیادہ ہے ۔ اور بعض علماء کہتے ہیں کہ ابن مسعود کا التحیات پڑھے یعنی جو کہ اب لوگوں میں مشہور اور مروج ہے پھر کہا کہ اس پر عمل کرنا اولیٰ ہے کہ اس پر سب کا اجماع ہے ۔ بخلاف اور التحیات کے کہ اس پر اجماع نہیں اور نیز اس میں زیادہ تشدید ہے ۔ کہ اس کے غیر میں اس قدر تشدید نہیں اور نیز ابن مسعود کی حدیث بالاتفاق صحیح ہے اور امام ابو حنیفہ کا اور ابو یوسف اور محمدؒ کا بھی قول ہے ۔

باب (۲۷) الجہر ببسم اللہ الرحمٰن الرحیم
۲۷۔ بسم اللہ زور سے پڑھنے کا بیان

۷۸۔ محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا ابو سفیان عن عبد اللہ بن
محمد ۔ ابو حنیفہ ۔ ابو سفیان ۔ عبد اللہ بن یزید ۔ اپنے والد یزید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ

يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ فَجَهَرَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ أَعَنْ مَنْ كَلِمَاتُكَ هٰذِهِ فَإِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَخَلْفَ عُمَرَ وَخَلْفَ عُثْمَانَ وَلَمْ أَسْمَعْهَا مِنْهُمْ۔

ایک امام کے پیچھے نماز پڑھی اس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم زور سے کہا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس سے کہا کہ تیرے یہ کلمات کس سے منقول ہیں۔ میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے پیچھے نماز پڑھی ان کو زور سے پڑھتے ہوئے نہیں سُنا۔

۷۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي الرَّجُلِ يَجْهَرُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ أَنَّهَا أَعْرَابِيَّةٌ وَكَانَ لَا يَجْهَرُ بِهَا هُوَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ابن مسعودؓ نے ایک شخص کے متعلق جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم زور سے پڑھتا تھا کہا کہ وہ اعرابی ہے۔ اور ابن مسعودؓ اور ان کے ساتھیوں میں سے کوئی شخص بسم اللہ کو زور سے نہیں پڑھتا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ بسم اللہ سورۃ الحمد کی جزء ہے اور سورۃ الحمد کے ساتھ جہریہ نماز میں پکار کر اور سریہ میں آہستہ پڑھی جائے اور بعضے کہتے ہیں کہ سب نمازوں میں آہستہ کہی جائے اور بعض کہتے ہیں کہ بالکل نہ کہی جائے نہ پکار کر اور نہ آہستہ پھر بسم اللہ آہستہ پڑھنے کی بہت سی حدیثیں بیان کیں پھر کہا۔ کہ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ قرآن کی جزو نہیں اس واسطے کہ اگر قرآن کی جزو ہوتی تو جس جگہ قرآن پکار کر پڑھا جاتا ہے وہاں بسم اللہ بھی پکار کر پڑھی جاتی جیسے کہ سورۃ نمل میں پکار کر پڑھی جاتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ بسم اللہ آہستہ پڑھی جائے اور امام ابو حنیفہ ابو یوسف اور محمدؒ کا یہی قول ہے۔

۸۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَرْبَعٌ يُخَافِتُ بِهِنَّ الْإِمَامُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَالتَّعَوُّذُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَآمِينَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ چار چیزیں ہیں کہ امام ان کو آہستہ پڑھے۔ سبحانک اللہم و بحمدک۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرحیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اور آمین۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۲۸) الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَتَلْقِيْنِهِ

۲۸۔ امام کے پیچھے قرأت اور اُس کی تلقین کا بیان

۸۱ ـ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا قَرَأَ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ قَطُّ فِيْمَا يُجْهَرُ فِيْهِ وَلَا فِيْمَا لَا يُجْهَرُ فِيْهِ وَلَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ اُمَّ الْقُرْاٰنِ وَلَا غَيْرَهَا خَلْفَ الْاِمَامِ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ علقمہ بن قیس نے امام کے پیچھے کبھی بھی نہ تو جہری نماز میں اور نہ سری نماز میں اور نہ آخری دو رکعتوں میں نہ سورہ فاتحہ اور نہ اس کے علاوہ کچھ پڑھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاْخُذُ وَلَا نَرَى الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ يُجْهَرُ فِيْهِ اَوْ لَا يُجْهَرُ فِيْهِ۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام کے پیچھے کسی نماز میں خواہ وہ جہری ہو یا سری ہو قرأت مناسب نہیں سمجھتے۔

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ حدیثیں اس باب میں مختلف آئی ہیں اور قیاس کا تقاضا ہے : کہ مقتدی امام کے پیچھے کچھ نہ پڑھے اس لئے کہ ضرورت کے وقت امام کے پیچھے قرآن پڑھنا ساقط ہو جاتا ہے جیسے کہ کوئی امام کو رکوع میں پائے کہ اس حال میں اس سے امام کے پیچھے قرأت ساقط ہو جاتی ہے اور وہ رکعت صحیح ہو جاتی ہے اور جو چیز فرض ہو وہ کسی وقت ساقط نہیں ہوتی نہ ضرورت کے وقت نہ غیر ضرورت کے وقت اس سے ثابت ہوا کہ امام کے پیچھے قرآن پڑھنا فرض نہیں ورنہ ضرورت کے وقت ساقط نہ ہوتا اور امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا یہی قول ہے۔

۸۲ ـ مُحَمَّدٌ قَالَ اَ[illegible] اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا تَزِدْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ عَلٰى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ آخری دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ پر کوئی زیادتی نہ کر۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد [illegible] ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۸۳ ـ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْحَسَنِ مُوْسَى بْنُ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرٍ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابوالحسن موسیٰ بن ابی عائشہ۔ عبداللہ بن شداد بن ہاد۔ جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ

عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ خَلْفَهٗ يَقْرَءُ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَنْهَاهُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَتَنْهَانِيْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَازَعَا حَتّٰى ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ اِمَامٍ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ ایک شخص آپ کے پیچھے قرأت کر رہا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی اس کو نماز میں قرأت سے منع کرنے لگے تو اس نے کہا کیا تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قرأت سے منع کرتا ہے۔ وہ دونوں جھگڑنے لگے۔ یہاںتک کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

٨٤۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اقْرَاْ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَلَا تَقْرَاْ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّقْرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ سعید بن جبیرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے قرأت کر۔ اس کے سوا میں قرأت نہ کر۔

امام محمد نے کہا کہ امام کے پیچھے کسی نماز میں قرأت کرنا مناسب نہیں ہے۔

٨٥۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْاِمَامِ يَغْلَطُ بِالْاٰيَةِ قَالَ يَقْرَاُ بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ بَعْدَهَا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَرَاَ سُوْرَةً غَيْرَهَا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلْيَرْكَعْ اِذَا كَانَ قَدْ قَرَاَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ اَوْ نَحْوَهَا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَاَفْتَحْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُسِيْءٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ امام آیت میں غلطی کرے تو اس کے بعد کی آیت پڑھے اور اگر ایسا نہ کرے تو اس کے علاوہ کوئی دوسری سورہ پڑھے۔ اور اگر یہ بھی نہ کرے تو اس کو چاہیئے کہ رکوع کرے جبکہ تین آیتیں یا انہی کے برابر پڑھ چکا ہو مگر یہ بھی نہ کرے تو مقتدی اس کو بتلادے اور وہ گنہگار ہوتا ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (٢٩) اِقَامَةِ الصُّفُوْفِ وَفَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ

٨٦۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَوُّوْا مَنَاكِبَكُمْ تَرَاصُّوْا وَلَا تَخَلَّلَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَاَوْلَادِ الْحَذَفِ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مُقِيْمِي الصُّفُوْفِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُتْرَكَ الصَّفُّ وَفِيْهِ الْخَلَلُ حَتّٰى يُسَوُّوْا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

٨٧۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ اَلَهٗ فَضْلٌ عَلَى الصَّفِّ الثَّانِيْ قَالَ اِنَّمَا كَانَ يُقَالُ لَا تَقُمْ فِي الصَّفِّ يَعْنِي الثَّانِيْ حَتّٰى يَتَكَامَلَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اِذَا تَكَامَلَ الْاَوَّلُ اَنْ يُزَاحَمَ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ يُؤْذِيْ وَالْقِيَامُ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ خَيْرٌ مِّنَ الْاَوَّلِ۔

٢٩۔ صفوں کے برابر کرنے اور پہلی صف کی فضیلت کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے کہ اپنے مونڈھوں کو برابر کرو۔ اور آپس میں مل کر کھڑے ہوا کرو کہ صفوں کے درمیان کوئی جگہ خالی نہ رہے۔ ورنہ شیطان بکری کے بچے کی طرح تمہارے درمیان گھس جائے گا۔ اللہ اور اسکے فرشتے صفوں کے برابر کرنے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ کہ صف کو اس حال میں چھوڑا جائے کہ اس میں کوئی جگہ خالی ہو یہانتک کہ صفوں کو برابر کرلیں۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے پہلی صف کے متعلق پوچھا کہ کیا اس کو دوسری صف پر فضیلت ہے تو انہوں نے کہا کہ کہا جاتا تھا کہ دوسری صف میں اس وقت تک نہ کھڑے ہو جب تک کہ پہلی صف پوری نہ ہولے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ جب پہلی صف پوری ہوجائے تو اس پر ہجوم کرنا مناسب نہیں اس لئے کہ یہ تکلیف دیتا ہے اور دوسری صف میں کھڑا ہونا پہلی صف سے بہتر ہے۔

بَابُ (٣٠) الرَّجُلِ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَوْ يَؤُمُّ الرَّجُلَيْنِ

٨٨۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَؤُمُّهُمْ اَقْرَؤُهُمْ

٣٠۔ اس شخص کا بیان جو دو یا زیادہ آدمیوں کی امامت کرے

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ قرآن کا سب سے زیادہ

بِكِتَابِ اللهِ فَإِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَإِنَّمَا قِيْلَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ لِأَنَّ النَّاسَ كَانُوْا فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ أَقْرَؤُهُمْ لِلْقُرْآنِ أَفْقَهُهُمْ فِي الدِّيْنِ فَإِذَا كَانُوْا فِي هٰذَا الزَّمَانِ أَقْرَؤُهُمْ لِلْقُرْآنِ أَفْقَهُهُمْ فِي الدِّيْنِ فَإِذَا كَانُوْا فِي هٰذَا الزَّمَانِ عَلٰى ذٰلِكَ فَلْيَؤُمَّهُمْ أَقْرَؤُهُمْ فَإِنْ كَانَ غَيْرُهُ أَفْقَهَ مِنْهُ وَأَعْلَمَ بِسُنَّةِ الصَّلٰوةِ وَهُوَ يَقْرَأُ نَحْوًا مِنْ قِرَاءَتِهِ فَأَفْقَهُهُمَا وَأَعْلَمُهُمَا بِسُنَّةِ الصَّلٰوةِ أَوْلَاهُمَا بِالْإِمَامَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

۸۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَؤُمَّهُمُ الْأَعْرَابِيُّ وَالْعَبْدُ وَوَلَدُ الزِّنَا إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ إِذَا كَانَ فَقِيْهًا عَالِمًا بِأَمْرِ الصَّلٰوةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

۹۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَؤُمُّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ قَالَ يَقُوْمُ الْإِمَامُ فِي جَانِبِ الْأَيْسَرِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ يَكُوْنُ الْمَأْمُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْإِمَامِ۔

۹۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ

پڑھنے والا قوم کی امامت کرے۔ اگر وہ لوگ قرأت میں مساوی ہوں تو وہ امامت کرے جس نے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو ان میں سب سے زیادہ عمر والا امامت کرے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور یہ جو کہا گیا کہ اس زمانہ میں جو قرآن کا سب سے بڑا قاری ہو وہ امامت کرے تو اس لئے کہا گیا کہ اس زمانہ میں جو قرآن کا بڑا قاری ہوتا وہ سب سے بڑا فقیہ ہوتا تھا۔ پس اگر اس زمانہ میں ایسی صورت پیدا ہو تو وہی امامت کرے جو قرآن کا بڑا قاری ہو۔ اور اگر کوئی شخص اس سے زیادہ فقیہ اور نماز کی سنت کا زیادہ جاننے والا ہو اور اس کی قرأت کے مثل قرأت کرتا ہو تو وہی امامت کا مستحق ہے جو زیادہ فقیہ اور نماز کی سنت کا جاننے والا ہو۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اعرابی، غلام اور ولدالزنا امامت کرے تو کوئی حرج نہیں جبکہ وہ قرآن پڑھا ہو۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ فقیہ اور نماز کے طریقوں کا جاننے والا ہو۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ دو آدمیوں میں سے ایک دوسرے کی امامت کرے تو امام بائیں طرف کھڑا ہو۔

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے کہ مقتدی امام کے دائیں طرف کھڑا ہو۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا زَادَ عَلَى الْوَاحِدِ فِي الصَّلٰوةِ فَهِيَ جَمَاعَةٌ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

۹۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ وَالْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَا كُنَّا عِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ يُصَلِّيْ فَقُمْنَا خَلْفَهٗ فَاَقَامَ اَحَدَنَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرَ عَنْ يَسَارِهٖ ثُمَّ قَامَ بَيْنَنَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ هٰكَذَا اِصْنَعُوْا اِذَا كُنْتُمْ ثَلٰثَةً وَكَانَ اِذَا رَكَعَ طَبَّقَ وَصَلّٰى بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ قَالَ يُجْزِئُ اِقَامَةُ النَّاسِ حَوْلَنَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاخُذُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِي الثَّلَاثَةِ وَلٰكِنَّا نَقُوْلُ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً تَقَدَّمَ مِنْهُمْ اِمَامُهُمْ وَصَلَّى الْبَاقِيَانِ خَلْفَهٗ وَلَسْنَا نَاخُذُ اَيْضًا بِقَوْلِهٖ فِي التَّطْبِيْقِ بَيْنَ يَدَيْهِ اِذَا رَكَعَ ثُمَّ يَجْعَلُهُمَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَلٰكِنَّا نَرٰى اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَيُفَرِّجُ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ تَحْتَ الرُّكْبَتَيْنِ وَاَمَّا بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ فَذٰلِكَ يُجْزِئُ وَالْاَذَانُ وَالْاِقَامَةُ اَفْضَلُ وَاِنْ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَلَمْ يُؤَذِّنْ فَذٰلِكَ اَفْضَلُ مِنَ التَّرْكِ لِلْاِقَامَةِ لِاَنَّ الْقَوْمَ صَلَّوْا جَمَاعَةً وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب نماز میں ایک سے زائد آدمی ہوں تو وہ جماعت ہے۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ علقمہ بن قیس و اسود بن یزید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم دونوں ابن مسعودؓ کے پاس تھے۔ جب نماز کا وقت آیا تو وہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ ہم دونوں ان کے پیچھے کھڑے ہوئے تو انہوں نے ہم میں سے ایک کو اپنے دائیں جانب اور دوسرے کو اپنے بائیں جانب کھڑا کیا۔ پھر وہ خود دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے۔ جب فارغ ہوئے تو کہا کہ جب تم تین آدمی ہو تو اسی طرح کرو۔ اور جب رکوع کرتے تو تطبیق کرتے اور بغیر اذان و اقامت کے انہوں نے نماز پڑھی اور کہا کہ ہمارے ارد گرد کے لوگوں کی تکبیر کافی ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم ابن مسعودؓ کے قول پر عمل نہیں کرتے ہیں بلکہ ہم کہتے ہیں کہ جب تین آدمی ہوں تو امام آگے بڑھ جائے اور باقی دو آدمی اس کے پیچھے نماز پڑھیں۔ اور ہم دونوں ہاتھوں کی تطبیق کے متعلق بھی ان کے اس قول پر عمل نہیں کرتے کہ جب رکوع کرے تو دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھے۔ بلکہ ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ مرد اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھے۔ اور اپنی انگلیوں کو گھٹنوں کے نیچے پھیلا دے۔ اور بغیر اذان و اقامت کے پڑھنا تو یہ جائز ہے۔ لیکن اذان و اقامت کہہ لینا افضل ہے۔ اور اگر نماز کی اقامت کہے اور اذان نہ دے تو یہ اقامت کو چھوڑ دینے سے زیادہ بہتر ہے۔ اس لئے کہ لوگوں نے تو جماعت سے نماز پڑھلی ہوگی۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۹۳ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَعَلَهُمَا خَلْفَهُ وَصَلَّى بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا وَكَانَ يَجْعَلُ كَفَّيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ صَنِيْعُ عُمَرَ اَحَبُّ اِلَيَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْ صَنِيْعِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ -

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے ان دونوں کو پیچھے کیا. اوران کے آگے بڑھ کر نماز پڑھی. اور اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھتے تھے - ابراہیم نے کہا کہ حضرت عمرؓ کا فعل مجھ کو زیادہ محبوب ہے -

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں اور یہ ابن مسعودؓ کے فعل سے زیادہ مجھ کو محبوب ہے. امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے -

بَابُ (۳۱) مَنْ صَلَّى الْفَرِيْضَةَ

۳۱ - اس شخص کا بیان جو فرض پڑھ چکا ہو

۹۴ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ اَبِي الْهَيْثَمِ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلَّيَا الظُّهْرَ فِيْ مَنَازِلِهِمَا وَهُمَا يَرَيَانِ اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ فَجَاءَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَعَدَا وَلَمْ يَدْخُلَا فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُمَا فَاَقْبَلَا وَمَفَاصِلُهُمَا تَرْعَدُ مَخَافَةَ اَنْ يَكُوْنَ حَدَثَ فِيْهِمَا شَيْءٌ فَقَالَ لَهُمَا مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ظَنَنَّا اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ فَصَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا ثُمَّ جِئْنَا فَوَجَدْنَاكَ فِي الصَّلٰوةِ فَظَنَنَّا اَنَّهُ لَا يَصْلُحُ اَنْ نُصَلِّيَ اَيْضًا فَقَالَ اِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَادْخُلُوْا فِي الصَّلٰوةِ وَاجْعَلُوا الْاُوْلٰى فَرِيْضَةً وَهٰذِهٖ نَافِلَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

محمد - ابو حنیفہ - ہیثم بن ابی ہیثم نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک سند پہنچاتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابیوں نے ظہر کی نماز اپنی اپنی جگہ پر پڑھ لی - اور وہ دونوں خیال کرتے تھے کہ نماز ہو چکی ہوگی - وہ دونوں آئے تو اس وقت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے. وہ دونوں بیٹھ گئے اور نماز میں داخل نہ ہوئے - جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو ان دونوں کو بلایا - وہ دونوں آئے تو ان کے جوڑ کانپ رہے تھے اس خوف سے کہ ان دونوں کے حق میں کوئی نئی بات پیدا ہوئی ہو - آپ نے ان دونوں سے فرمایا کہ تمہیں کس چیز نے اس بات سے روکا کہ نماز پڑھو. ان دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے گمان کیا تھا کہ آپ نماز پڑھ چکے ہونگے اسلئے ہم لوگوں نے اپنی اپنی جگہوں میں نماز پڑھ لی - پھر ہم لوگ آئے تو آپ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا ہم لوگوں نے خیال کیا کہ اب یہ بہتر نہیں کہ پھر نماز پڑھ لیں - آپ نے فرمایا کہ جب ایسی صورت ہو تو نماز میں داخل ہو جاؤ - پہلی نماز کو فرض سمجھو اور یہ (دوسری) نماز نفل ہوگی - امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں امام ابو حنیفہ

أَبِي حَنِيْفَةَ وَلَا يُعَادُ الْفَجْرُ وَالْعَصْرُ وَالْمَغْرِبُ

کا بھی قول ہے۔ اور فجر اور عصر اور مغرب کی نماز دوبارہ نہ پڑھی جائے۔

(ف) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی فرض نماز پڑھ چکا ہو اور پھر دوسری جگہ فرض کی جماعت پائے تو اس کے ساتھ مل جائے تو وہ نماز اس کے لئے نفل ہو جائیگی۔

۹۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا صَلَّيْتَ الْفَجْرَ وَالْمَغْرِبَ ثُمَّ أَدْرَكْتَهُمَا فَلَا تَعُدْ لَهُمَا غَيْرَ مَا صَلَّيْتَهُمَا۔

محمد۔ مالک بن انس۔ نافع۔ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب تو فجر اور مغرب کی نماز پڑھ لے۔ پھر وہ دونوں نمازیں تجھے ملیں تو تو ان نمازوں کو دوبارہ نہ پڑھ اس کے سوا جو تو پڑھ چکا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ أَمَّا الْفَجْرُ وَالْعَصْرُ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَهُمَا نَافِلَةً لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَمَّا الْمَغْرِبُ فَهِيَ وِتْرٌ فَيُكْرَهُ أَنْ تُصَلِّيَ التَّطَوُّعَ وِتْرًا فَإِذَا دَخَلَ مَعَهُمْ رَجُلٌ تَطَوُّعًا فَسَلَّمَ الْإِمَامُ فَلْيَقُمْ فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا رَكْعَةً رَابِعَةً وَيَتَشَهَّدُ وَيُسَلِّمُ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

امام محمد نے کہا کہ فجر اور عصر کے بعد نفل پڑھنا مناسب نہیں اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے۔ اور نہ فجر کے بعد کوئی نماز ہے یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہو جائے۔ اور مغرب کی نماز طاق ہے اور مکروہ ہے کہ نفل نماز طاق پڑھی جائے۔ اور جب ان کے ساتھ کوئی آدمی نفل کی نیت سے داخل ہو۔ اور امام سلام پھیرے تو اس کو کھڑا ہو کر اس میں ایک چوتھی رکعت اور زیادہ پڑھنا چاہئے اور تشہد پڑھے اور سلام پھیرے۔ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔

(ف) امام طحاوی نے کہا۔ کہ بعض علماء کہتے ہیں۔ کہ سب نمازوں کا امام کے ساتھ پڑھنا درست ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ فجر اور عصر اور مغرب کا دوہرانا مکروہ ہے اور دوبارہ پڑھنے کی حدیث منسوخ ہے۔

بَابُ (۳۲) الصَّلٰوةِ تَطَوُّعًا

۳۲۔ نفل نماز کا بیان

۹۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ سُفْيَانَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ مُحْتَبٍ تَطَوُّعًا

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابوسفیان۔ حسن بصری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز پڑھتے تھے اس حال میں کہ احتبا سے بیٹھے ہوتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ لَا نَرٰى بَاْسًا بِذٰلِكَ فَاِذَا بَلَغَ السُّجُوْدَ حَلَّ حَبْوَتَهٗ وَسَجَدَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور اس میں کچھ مضائقہ نہیں سمجھتے۔ جب سجدہ میں جائے تو احتباء کھول دے اور سجدہ کرے۔ امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

(ف) احتباء اس کو کہتے ہیں کہ چوتڑوں پر بیٹھے اس طرح سے کہ دونوں گھٹنے کھڑے ہوں۔ اور قدموں کا اندر کا حصہ زمین پر رکھا ہو اور ہاتھ پنڈلیوں پر ہوں۔

۹۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِلٰى صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ تَطَوُّعًا وَثَلٰثَ رَكَعَاتِ الْوِتْرِ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابوجعفر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا اور فجر کی نماز کے درمیان تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے آٹھ رکعتیں نفل تین رکعتیں وتر اور دو رکعتیں فجر کی ہوتی تھیں۔

۹۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ اَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ فَاِذَا كَانَتِ الْفَرِيْضَةُ اَوِ الْوِتْرُ نَزَلَ فَصَلّٰى۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حصین بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن عمر نفل نماز اپنی سواری پر پڑھتے تھے جس طرف بھی اس کا رخ ہوتا۔ جب فرض یا وتر نماز ہوتی تو اتر جاتے اور نماز پڑھتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۹۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ فِيْ صَلٰوةِ الْقَوْمِ وَلَيْسَ يَنْوِيْهَا قَالَ هِيَ تَطَوُّعٌ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی قوم کی نماز میں داخل ہو اور اس کی نیت جماعت کی نہ ہو تو وہ نفل ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَاِنَّمَا يَعْنِيْ بِذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ صَلَّى الصَّلٰوةَ فِيْ مَنْزِلِهٖ ثُمَّ اَتَى الْقَوْمَ فَدَخَلَ مَعَهُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ فَاِنَّ صَلَاتَهٗ مَعَهُمْ تَطَوُّعٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ وہ اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا ہو پھر قوم کے پاس آیا اور ان کے ساتھ ان کی نماز میں داخل ہو گیا تو ان لوگوں کے ساتھ اس کی نماز نفل ہوگی۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۳۳) الصَّلٰوةِ فِي الطَّاقِ

۳۳۔ محراب میں نماز پڑھنے کا بیان

۱۰۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم روایت کرتے

حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ فَيَقُوْمُ عَنْ يَسَارِ الطَّاقِ اَوْ عَنْ يَمِيْنِهٖ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاَمَّا نَحْنُ فَلَا نَرٰى بَاْسًا اَنْ يَّقُوْمَ بِحِيَالِ الطَّاقِ مَالَمْ يَدْخُلْ فِيْهِ اِذَا كَانَ مَقَامُهٗ خَارِجًا مِنْهُ وَسُجُوْدُهٗ فِيْهِ وَ هُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ہیں کہ وہ لوگوں کی امامت کرتے تھے تو محراب کے بائیں یا دائیں کھڑے ہوتے تھے۔
امام محمد نے کہا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے کہ محراب کے برابر میں کھڑا ہو۔ جب تک اس کے اندر داخل نہ ہو بشرطیکہ اسکے کھڑے ہونے کی جگہ اس سے باہر ہو اور اس کا سجدہ اسکے اندر ہو امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۳۴) تَسْلِيْمِ الْاِمَامِ وَجُلُوْسِهٖ

۳۴۔ امام کے سلام پھیرنے اور اس کے بیٹھنے کا بیان

۱۰۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ فَلَا يَتَحَوَّلُ الرَّجُلُ حَتّٰى يَنْفَتِلَ الْاِمَامُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْاِمَامُ لَا يَفْقَهُ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لِاَنَّهٗ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ عَلَيْهِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَاِذَا كَانَ مِمَّنْ لَا يَفْقَهُ اَمْرَ الصَّلٰوةِ فَلَا بَاْسَ بِالْاِنْفِتَالِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمدؒ۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب امام سلام پھیرے تو کوئی آدمی نہ پھیرے جب تک کہ امام نہ پھیرے۔ مگر یہ کہ امام نفقیہ نہ ہو۔
امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ شاید اس پر سہو کے دو سجدے ہوں۔ پس اگر ایسا آدمی ہے کہ نماز کا حکم نہیں جانتا ہے تو اس سے پہلے پھرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۰۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّ اَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ الْحِجَارَةِ الْمُحْمَاتِ حَتّٰى يَنْفَتِلَ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابوالضحیٰ۔ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق جب نماز میں سلام پھیرتے تو گویا وہ گرم پتھر پر ہوتے یہاں تک کہ مقتدیوں کی طرف پھر جاتے۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۰۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت

عن حماد عن ابراهيم انه قال فی الرجل يصلی فی المكان الضيق لا يستطيع ان يجلس علی جانبه الايسر او تكون به علة قال فليجلس علی جانبه الايمن فان كان يستطيع فليجلس علی جانبه الايسر قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنيفة۔

کرتے ہیں اگر کوئی شخص تنگ جگہ میں نماز پڑھ رہا ہو۔ اور بائیں پاؤں پر نہ بیٹھ سکتا ہو یا اس کو کوئی بیماری ہو تو اس کو چاہیئے کہ دائیں پاؤں پر بیٹھے۔ اگر وہ بیٹھنے کی طاقت رکھتا ہو تو بائیں پاؤں پر بیٹھے۔

امام ابو حنیفہ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۰۴۔ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا كان بالرجل علة جلس فی الصلوٰة كيف شاء قال محمد وبه ناخذ اذا كانت العلة تمنعه من جلوس الصلوٰة الذی امر به وهو قول ابی حنيفة

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آدمی کو کوئی بیماری ہو تو نماز میں جس طرح چاہے بیٹھے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جبکہ بیماری اس کو بیٹھنے سے مانع ہو جس کا اس کو حکم دیا گیا ہے اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۰۵۔ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال السلام يقطع ما بين الصلوٰتين۔ قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنيفة رضی الله تعالیٰ عنه

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ سلام دو نمازوں کے درمیان جدائی کر دیتا ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

باب (۳۵) فضل الجماعة وركعتی الفجر

۳۵۔ جماعت کی فضیلت اور فجر کی دو رکعتوں کا بیان

۱۰۶۔ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اربع قبل الظهر واربع بعد الجمعة لا يفصل بينهن بتسليم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنيفة۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ چار رکعتیں ظہر سے پہلے ہیں اور چار جمعہ کے بعد ہیں ان کے درمیان سلام سے فصل نہ کرے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۰۷۔ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ سعید بن جبیر سے

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ صَلوٰةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلٰى صَلوٰةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ خَمْسًا وَعِشْرِينَ صَلوٰةً

روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ آدمی کی نماز جماعت میں تنہا آدمی کی نماز سے پچیس درجے زیادہ ثواب ہے۔

۱۰۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبُ بْنُ زِيَادٍ اَوْ مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ اَلشَّكُّ مِنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاِنَّ هُنَّ يَعْدِلْنَ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

محمد - ابوحنیفہ - محارب بن زیاد یا محارب بن دثار (شک راوی) عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جو شخص نماز عشاء کے بعد مسجد سے نکلنے کے قبل چار رکعتیں پڑھے تو وہ شب قدر میں چار رکعتیں پڑھنے کے برابر ہے۔

۱۰۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ حُمْرَانَ قَالَ مَا اَلْقَى ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ اِلَّا وَحُمْرَانُ مِنْ اَقْرَبِ النَّاسِ مِنْهُ مَجْلِسًا قَالَ فَقَالَ لَهٗ ذَاتَ يَوْمٍ يَا حُمْرَانُ اِنِّيْ لَا اَرَاكَ مَا لَزِمْتَنَا اِلَّا لِتَطْلُبَ خَيْرًا قَالَ اَجَلْ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ انْظُرْ ثَلٰثًا اَمَّا اثْنَتَانِ فَاَنْهَاكَ عَنْهُمَا وَاَمَّا وَاحِدَةٌ فَاٰمُرُكَ بِهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَا تَمُوْتَنَّ وَعَلَيْكَ دَيْنٌ اِلَّا دَيْنًا تَدَعُ لَهٗ وَفَاءً وَلَا تَنْتَفِيَنَّ مِنْ وَلَدٍ لَكَ اَبَدًا فَاِنَّهٗ يُسَمِّعُ بِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا سَمَّعْتَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا قِصَاصًا لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا وَانْظُرْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلَا تَدَعْهُمَا فَاِنَّهُمَا مِنَ الرَّغَائِبِ

محمد - ابوحنیفہ - علقمہ بن مرثد - علی - حمران سے روایت کرتے ہیں کہ میں جب بھی ابن عمرؓ سے حدیث بیان کرتے ہوئے ملا - تو حمران ان کے سب سے زیادہ نزدیک بیٹھا ہوتا - ابن عمرؓ نے ایک دن اس سے کہا کہ میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ تو ہمارے ساتھ صرف اس لئے رہا کہ ہم تجھ کو اچھی بات سکھائیں - حمران نے کہا ہاں اے ابوعبدالرحمٰن - ابن عمرؓ نے کہا تین باتوں کا خیال رکھ دو باتوں سے تو میں تجھ کو منع کرتا ہوں - اور ایک بات کا میں حکم دیتا ہوں - حمران نے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن وہ کیا ہیں؟ انہوں نے کہا کہ تو نہ مر اس حال میں کہ تجھ پر قرض ہو مگر یہ کہ اس کے ادا کرنے کے لئے مال چھوڑے - دوسرے یہ کہ اپنے لڑکے سے کبھی انکار نہ کر - اس لئے کہ قیامت کے دن اس بدلے میں تجھ کو مشہور کیا جائیگا - جیسے کہ تو نے دنیا میں اس کو مشہور کیا - تیرا پروردگار کسی پر ظلم نہیں کرتا - اور فجر کی دونوں رکعتوں کی حفاظت کر ان کو نہ چھوڑ اس لئے کہ ان دونوں میں بڑا ثواب ہے۔

۱۱۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ

محمد - ابوحنیفہ معن بن عبدالرحمٰن - قاسم بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ وَقِّرُوا الصَّلٰوۃَ یَعْنِی السُّکُوْنَ فِیْھَا

نماز کی تعظیم کرو۔ یعنی سکون سے ادا کرو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رحمہ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۳۶) مَنْ صَلّٰی وَبَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْاِمَامِ حَائِطٌ اَوْ طَرِیْقٌ

۳۶۔ اس شخص کا بیان جو نماز پڑھے اور اس کے اور امام کے درمیان دیوار یا راستہ حائل ہو

۱۱۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْمُؤَذِّنِیْنَ یُؤَذِّنُوْنَ فَوْقَ الْمَسْجِدِ قَالَ یُجْزِئُھُمْ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے مؤذنوں کے متعلق پوچھا جو مسجد کے اوپر اذان دیتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ ان کو کافی ہے۔ یعنی درست ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاخُذُ لَنَا لَمْ یَکُوْنُوْا قُدَّامَ الْاِمَامِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۱۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْاِمَامِ حَائِطٌ قَالَ حَسَنٌ مَالَمْ یَکُنْ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْاِمَامِ طَرِیْقٌ اَوْ نِسَاءٌ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جس آدمی اور اس کے امام کے درمیان دیوار حائل ہو۔ ابراہیم نے کہا کہ بہتر ہے جب تک کہ اس کے اور امام کے درمیان راستہ یا عورتیں نہ ہوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رحمہ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۳۷) مَسْحِ التُّرَابِ عَنِ الْوَجْہِ قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلٰوۃِ

۳۷۔ فراغت نماز سے پہلے منہ سے مٹی پونچھنے کا بیان

۱۱۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ رَاَیْتُ اِبْرَاھِیْمَ یُصَلِّیْ فِی الْمَکَانِ فِیْہِ الرَّمَلُ وَالتُّرَابُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابراہیم کو ایک جگہ نماز پڑھتے دیکھا جس میں بالو اور مٹی بہت زیادہ تھی۔

اَلْكَثِيْرُ فَيَمْسَحُ عَنْ وَجْهِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ

وہ نماز سے فارغ ہونے سے قبل اپنا منہ پونچھتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا نَرٰى بَاْسًا وَنَمْسَحُهٗ ذٰلِكَ قَبْلَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ لِاَنَّ تَرْكَهٗ يُؤْذِي الْمُصَلِّيْ وَرُبَمَا يَشْغَلُهٗ عَنْ صَلَاتِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ اور اس کو تشہد اور سلام پھیرنے سے پہلے پونچھ لے۔ اس لئے کہ اس کا چھوڑنا نمازی کو تکلیف دیتا ہے اور اکثر نماز سے باز رکھتا ہے امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۳۸) الصَّلٰوةِ قَاعِدًا وَالتَّعَمُّدِ عَلٰى شَيْءٍ اَوْ يُصَلِّيْ اِلٰى سُتْرَةٍ

۳۸۔ بیٹھ کر یا ٹیک کر اور سترہ کی طرف نماز پڑھنے کا بیان

۱۱۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰى مِثْلِ نِصْفِ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَائِمًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ سعید بن جبیر۔ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز کا آدھا ہے۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۱۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يَجْزِئُ الرَّجُلَ اَنْ يَّعْرِضَ بَيْنَ يَدَيْهِ سَوْطًا وَلَا قَصَبَةً حَتّٰى يَنْصِبَهٗ نَصْبًا

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ کسی شخص کے لئے کافی نہیں کہ اپنے آگے کوڑا یا کھپانچ رکھے یہاں تک کہ اس کو سیدھا کھڑا کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلنَّصْبُ اَحَبُّ اِلَيْنَا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ اَجْزَاَتْهُ صَلٰوتُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ کھڑا کر کے رکھنا مجھے زیادہ پسند ہے لیکن اگر اس نے ایسا نہ کیا تو اس کی نماز جائز ہو جائیگی۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۱۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا سَجَدَ فَاَطَالَ اِعْتَمَدَ بِمِرْفَقَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرؓ جب طویل سجدہ کرتے تو اپنی کہنیوں سے رانوں پر تکیہ کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا

امام محمد کہا کہ ہم اس میں کوئی مضائقہ نہیں

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

سمجھتے۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۱۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَمِدُ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى فِي الصَّلٰوةِ يَتَوَاضَعُ لِلّٰهِ تَعَالٰى۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالٰے کے سامنے اظہار عجز کے لئے نماز میں اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر تکیہ کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَضَعُ بَطْنَ كَفِّهِ الْأَيْمَنِ عَلٰى رُسْغِهِ الْأَيْسَرِ تَحْتَ السُّرَّةِ فَيَكُوْنُ الرُّسْغُ فِي وَسْطِ الْكَفِّ۔

امام محمد نے کہا کہ دایاں ہاتھ کا اندرونی حصہ بائیں ہاتھ کے پہونچے پر ناف کے نیچے رکھے۔ اس لئے پہونچا ہتھیلی کے بیچ میں ہوگا۔

۱۱۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ صَبِيْحٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهٗ كَانَ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى تَحْتَ السُّرَّةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ۔

محمد۔ ربیع بن صبیح۔ ابومعشر۔ ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھتے تھے۔ امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) اس قول سے معلوم ہوا کہ جب کوئی نماز میں داخل ہو تو اپنے ہاتھ باندھ لے۔ اور اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے اور یہی مذہب ہے سب علماء کا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز میں اپنے ہاتھ ناف سے نیچے باندھے۔ امام ابوحنیفہ رح اور محمد رح کا یہی مذہب ہے۔

بَابُ (۳۹) الْوِتْرِ وَمَا يُقْرَأُ فِيْهَا

۳۹۔ وتر اور اس چیز کا بیان جو اسمیں پڑھی جائے

۱۱۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ الْيَامِيُّ عَنْ ذَرٍّ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّهٗ قَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مِنْهُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَهِيَ هٰكَذَا فِي قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ قَالَ مُحَمَّدٌ إِنْ قَرَأْتَ بِهٰذَا فَهُوَ حَسَنٌ وَمَا قَرَأْتَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِي الْوِتْرِ مَعَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهُوَ أَيْضًا حَسَنٌ إِذَا قَرَأْتَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ زبید یامی۔ ذر ہمدانی سے روایت کرتے ہیں کہ وتر کی تین رکعتوں میں پہلی میں سبح اسم ربک الاعلٰے پڑھے، دوسری میں قل یا ایہا الکفرون اور یہ ابن مسعودؓ کی قرأت میں اسی طرح ہے اور تیسری میں قل ہو اللہ احد پڑھے۔

امام محمد نے کہا کہ لوگو تم اس کو پڑھو تو بہتر ہے۔ اور اگر قرآن کی کوئی آیت سورہ فاتحہ کے ساتھ پڑھو تو یہ بھی بہتر ہے۔ اگر سورہ فاتحہ

مَعَ نَاتِحَةِ الْكِتٰبِ بِثَلٰثِ اٰيَاتٍ فَصَاعِدًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

کے ساتھ تین آیتیں یا زیادہ پڑھ لے۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۲۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ مَا اُحِبُّ اَنِّيْ تَرَكْتُ الْوِتْرَ بِثَلٰثٍ وَاَنَّ لِيْ حُمْرَ النَّعَمِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ حضرت عمر بن خطاب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں وتر کی تین رکعتوں کو چھوڑ نا سرخ اونٹوں کے عوض بھی پسند نہیں کرتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ الْوِتْرُ ثَلٰثٌ لَا يُفْصَلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ وتر کی تین رکعتیں ہیں ان کے درمیان سلام سے فصل نہ کیا جائے امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ علماء کے اس میں تین قول ہیں بعض کہتے ہیں کہ وتر ایک رکعت ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وتر تین رکعت ہیں ایک سلام سے اور بعضے کہتے ہیں کہ تین رکعت ہیں دو سلام سے پھر کہا کہ صحیح یہ قول ہے کہ وتر میں تین رکعت ہیں ایک سلام سے۔ اور ایک رکعت وتر پڑھنی درست نہیں۔

۱۲۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ وَلَمْ يُوْتِرْ فَلَا وِتْرَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب کوئی شخص صبح کرے اور وتر نہ پڑھی ہو تو پھر وتر نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا يُوْتِرُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اِلَّا فِيْ سَاعَةٍ تُكْرَهُ فِيْهَا الصَّلٰوةُ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ اَوْ يَنْتَصِفُ النَّهَارُ حَتّٰى تَزُوْلَ اَوْ عِنْدَ اٰخِرِ اِرْ الشَّمْسِ حَتّٰى تَغِيْبَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل نہیں کرتے ہیں۔ وتر ہر حال میں بجز اوقات مکروہہ کے پڑھنا درست ہے یعنی جس وقت آفتاب طلوع ہو یا دوپہر کے وقت آفتاب کے ڈھلنے کے وقت تک۔ یا آفتاب کے سُرخ ہونے کے وقت یہانتک کہ غروب ہو جائے۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابٌ (۴۰) مَنْ سَمِعَ الْاِقَامَةَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ

۴۰۔ مسجد میں اقامت سننے والے کا بیان

۱۲۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَيُقِيْمُ الْمُؤَذِّنُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص مسجد میں فرض نماز پڑھے۔ پھر موذن اقامت کہے۔ اس وقت

وَهُوَ فِي الرَّكْعَةِ قَالَ يَتِمُّ إِلَيْهَا رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ يَدْخُلُ فِي صَلٰوةِ الْقَوْمِ بِتَكْبِيرٍ فَإِذَا صَلَّى الْإِمَامُ رَكْعَتَيْنِ وَجَلَسَ فَتَشَهَّدَ سَلَّمَ الرَّجُلُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ فِي نَفْسِهِ ثُمَّ يَقُومُ فَيُكَبِّرُ وَيُصَلِّي مَعَ الْإِمَامِ مَا بَقِيَ مِنْ صَلٰوتِهِ تَطَوُّعًا لَا يَدْخُلُ فِي صَلٰوةِ الْقَوْمِ إِلَّا فِي شَفْعٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَقَالَ عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ يُضِيفُ إِلَيْهَا رَكْعَةً أُخْرَى وَيَنْصَرِفُ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ

قَالَ مُحَمَّدٌ قَوْلُ الشَّعْبِيِّ أَحَبُّ إِلَيْنَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

وہ پہلی رکعت میں ہو تو دوسری رکعت پوری کرے پھر جماعت کی نماز میں تکبیر کہہ کر داخل ہوجائے۔ اور جب امام نے دو رکعت نماز پڑھ لی ہو اور بیٹھ کر تشہد پڑھ چکا ہو تو وہ آدمی اپنے دائیں بائیں اپنے جی میں سلام پھیرے۔ پھر کھڑا ہو اور تکبیر کہے اور امام کے ساتھ باقی نفل نماز پڑھے۔ اور وہ جماعت میں صرف اپنی نماز کی دو رکعتوں میں داخل ہوتا ہے۔ اور عامر شعبی نے کہا کہ اس کے ساتھ ایک اور رکعت ملائے۔ اور سلام پھیرے۔ پھر جماعت میں داخل ہوجائے۔

امام محمد نے کہا کہ شعبی کا قول ہمیں زیادہ پسند ہے۔ اور امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۴۱) مَنْ سُبِقَ بِشَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ

۴۱۔ مسبوق کی نماز کا بیان

۱۲۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ فِي الْمَسْجِدِ وَالْقَوْمُ رُكُوعٌ فَلْيَرْكَعْ مِنْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنْ يَمْشِي عَلَى هِينَتِهِ حَتّٰى يُدْرِكَ الصَّفَّ فَيُصَلِّي مَا أَدْرَكَ وَيَقْضِي مَا فَاتَهُ

محمدؒ۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب مسجد میں داخل ہو اس حال میں کہ اس وقت لوگ رکوع میں ہوں تو اس کو چاہیئے کہ رکوع کرے بغیر اس کے کہ جلدی کرے۔ یعنی اگرچہ صف میں نہ پہنچے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ وہ آرام سے چلے یہاں تک کہ جماعت کو پائے۔ چنانچہ جو مل جائے وہ امام کے ساتھ پڑھے۔ اور جو چھوٹ گیا اس کو پورا کرے۔

۱۲۴۔ مُحَمَّدٌ عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰى حَتّٰى دَخَلَ الصَّفَّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ

محمدؒ۔ مبارک بن فضالہ۔ حسن بصری۔ ابوبکرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے صف کے پیچھے رکوع کیا۔ پھر چلے یہاں تک کہ صف میں پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تیرے شوق کو اور زیادہ کرے

زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ

یہ کام پھر نہ کرنا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاخُذُ نَرٰى ذٰالِكَ مُجْزِئًا وَّلَا يُعْجِبُنَا اَنْ تَفْعَلَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ ہم اس کو جائز سمجھتے ہیں۔ لیکن ایسا کرنے کو ہم پسند نہیں کرتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنی درست نہیں اگر پڑھے تو نماز نہیں ہوتی اور ان کی دلیل یہ حدیث ہے کہ جو صف کے پیچھے نماز پڑھے ان کی نماز نہیں ہوتی۔ لیکن احتمال ہے کہ یہ حدیث نفی کمال پر محمول ہو کہ حضرت ؐ نے ابو بکرہ کو نماز دوہرانے کا حکم نہ دیا اگر اکیلے کی نماز صف کے پیچھے درست نہ ہوتی تو ابو بکرہ نماز میں داخل نہ ہوتے پس معلوم ہوا کہ صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنی درست ہے اور یہی مروی ہے اکثر اصحاب سے کہ انہوں نے صف میں پہونچنے سے پہلے رکوع کیا۔ پھر اسی طور پر چل کر نماز میں داخل ہوئے اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے۔ کہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی آدمی امام کے پیچھے صف میں نماز پڑھتا ہو اور اس کی اگلی صف میں ایک آدمی کی جگہ خالی ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ اپنی صف سے چل کر اس جگہ میں کھڑا ہو جائے اور جب اس کا دو صفوں کے درمیان غیر صف میں ہونا نماز کو باطل نہیں کرتا۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ صف کے پیچھے نماز اکیلے پڑھنا بھی درست ہے۔

۱۲۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَاْتِي الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ قَدْ جَلَسَ فِيْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ قَالَ يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةً يَدْخُلُ مَعَهُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ ثُمَّ يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةً يَجْلِسُ مَعَهُمْ فَيَتَشَهَّدُ فَاِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص جمعہ کے دن مسجد آئے۔ اور امام اپنی اخیر نماز میں بیٹھا ہو۔ تو وہ تکبیر کہہ کر ان کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے پھر تکبیر کہہ کر ان کے ساتھ بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے۔ جب امام سلام پھیرے تو وہ کھڑا ہو جائے اور دو رکعتیں پڑھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلَسْنَا نَاخُذُ بِهٰذَا مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً اَضَافَ اِلَيْهَا اُخْرٰى وَاِنْ اَدْرَكَهُمْ جُلُوْسًا صَلّٰى اَرْبَعًا وَبِذٰلِكَ جَاءَتِ الْاٰثَارُ مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ۔

امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔ اور ہم اس پر عمل نہیں کرتے ہیں جس نے جمعہ کی ایک رکعت پائی تو اس کے ساتھ دوسری رکعت ملائے اور اگر امام کو بیٹھا ہوا پائے تو چار رکعتیں پڑھے۔ اور اس کے متعلق متعدد اصحاب سے روایتیں منقول ہیں۔

۱۲۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَالْحَسَنِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

محمد۔ سعید بن ابی عروبہ۔ قتادہ۔ انس بن مالک وحسن و سعید بن مسیب و خلاص بن عمرو سے روایت کرتے کرتے ہیں ان لوگوں نے کہا کہ جس نے جمعہ کی ایک

وَخَلَاسِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُمْ قَالُوا مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً أَضَافَ إِلَيْهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يُدْرِكْهُمْ جُلُوسًا صَلَّى أَرْبَعًا وَكَذَالِكَ بَلَغَنَا أَيْضًا عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ وَالْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَزُفَرَ بْنِ الْهُذَيْلِ وَبِهٖ نَأْخُذُ۔

رکعت پائی تو اس کے ساتھ دوسری رکعت ملائے اور جس نے لوگوں کو تشہد کے لئے بیٹھا ہوا پایا تو وہ چار رکعتیں پڑھے اور اسی طرح ہمیں علقمہ بن قیس اور اسود بن یزید کے متعلق خبر ملی ہے۔ اور سفیان ثوری اور زفر بن ہذیل کا یہی قول ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

۱۲۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ مَسْرُوْقًا وَجُنْدَبًا دَخَلَا فِيْ صَلَاةِ الْإِمَامِ فِي الْمَغْرِبِ فَأَدْرَكَا مَعَهُ رَكْعَةً وَقَدْ سَبَقَهُمَا بِرَكْعَتَيْنِ فَصَلَّيَا مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ قَامَا يَقْضِيَانِ فَأَمَّا مَسْرُوْقٌ فَجَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى الَّتِيْ قَضٰى فَأَمَّا جُنْدَبٌ فَقَامَ فِي الْأُوْلٰى وَجَلَسَ فِي الثَّانِيَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَا أَقْبَلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ ثُمَّ إِنَّهُمَا تَسَاوَقَا إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَصَّا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَدْ أَحْسَنَ وَأَنْ أُصَلِّيَ كَمَا صَلّٰى مَسْرُوْقٌ أَحَبُّ إِلَيَّ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ مسروق اور جندب مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ داخل ہوئے۔ ان دونوں نے امام کے ساتھ ایک رکعت پائی۔ اور دو رکعت پڑھی جا چکی تھی۔ تو ان دونوں نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی۔ پھر دونوں باقی نماز پوری کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ مسروق تو پہلی رکعت میں بیٹھ گئے جو قضا ہوگئی تھی۔ لیکن جندب پہلی رکعت میں کھڑے ہوگئے۔ اور دوسری میں بیٹھ گئے جب دونوں نماز پڑھ چکے تو دونوں ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوئے۔ پھر دونوں عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گئے اور ان سے یہ واقعہ بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ تم دونوں نے اچھا کیا۔ لیکن جس طرح مسروق نے پڑھا وہ مجھے زیادہ پسند ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ نَأْخُذُ يَجْلِسُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا اللَّتَيْنِ فَاتَتَاهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

امام محمد نے کہا کہ ہم ابن مسعودؓ کے قول پر عمل کرتے ہیں کہ وہ ان دونوں رکعتوں میں بیٹھے گا جو چھوٹ گئی ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مغرب کی نماز میں آخری رکعت میں امام کے ساتھ ملے اور پہلی دو رکعتیں چھوٹ جائیں تو امام کے سلام کے بعد کھڑا ہو جائے اور ایک رکعت پڑھ کر التحیات کے لئے بیٹھے پھر کھڑا ہو جائے اور دوسری رکعت پڑھ کر پھر التحیات کے

لئے بیٹھے اور سلام پھیرے یعنی دونوں رکعتوں کے ساتھ دو التحیات پڑھے۔

۱۲۸- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ رَجُلٍ سَبَقَهُ الْاِمَامُ بِشَیْءٍ مِنْ صَلَاتِهٖ اَیَتَشَهَّدُ کُلَّمَا جَلَسَ الْاِمَامُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَیَرُدُّ السَّلَامَ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَالَ اِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ رَدَّ السَّلَامَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ اگر امام کسی شخص سے پہلے کچھ نماز پڑھ چکا ہو تو کیا وہ بھی تشہد پڑھے جبکہ امام بیٹھے انہوں نے کہا ہاں - حماد نے کہا کہ جب امام سلام پھیرے تو وہ بھی سلام پھیرے انہوں نے کہا کہ جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہو تو سلام پھیرے -

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے -

بَابُ مَنْ صَلّٰی فِیْ بَیْتِهٖ بِغَیْرِ اَذَانٍ

۴۲- اس شخص کا بیان جو اپنے گھر میں بغیر اذان کے نماز پڑھے

۱۲۹- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ اَمَّ اَصْحَابَهٗ فِیْ بَیْتِهٖ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ وَقَالَ اِقَامَةُ الْاِمَامِ تُجْزِئُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا صَلَّی الرَّجُلُ وَحْدَهٗ فَاِذَا صَلَّوْا فِیْ جَمَاعَةٍ فَاَحَبُّ اِلَیْنَا اَنْ یُؤَذِّنَ وَیُقِیْمَ فَاِنْ اَقَامَ وَتَرَكَ الْاَذَانَ فَلَا بَاْسَ -

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم - ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے گھر میں اپنے ساتھیوں کی امامت بغیر اذان و اقامت کے کی - اور کہا امام کا تکبیر کہنا کافی ہے -

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جبکہ آدمی تنہا نماز پڑھے - اگر وہ لوگ جماعت سے نماز پڑھیں تو میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ اذان و اقامت کہے - اور اگر اقامت کہی اور اذان چھوڑ دیا تو کوئی حرج نہیں -

بَابُ مَا یَقْطَعُ الصَّلٰوةَ

۴۳- نماز کو کیا چیز توڑتی ہے

۱۳۰- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا فَسَدَتْ صَلٰوةُ الْاِمَامِ فَسَدَتْ صَلٰوةُ مَنْ خَلْفَهٗ

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدی کی نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ بِاَصْحَابِهٖ جُنُبًا اَوْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ اَوْ فَسَدَتْ صَلٰوتُهٗ بِوَجْهٍ مِنَ الْوُجُوْهِ فَسَدَتْ صَلٰوةُ مَنْ خَلْفَهٗ

١٣١ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ الْمَكِّيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ بِالْقَوْمِ جُنُبًا قَالَ يُعِيْدُ وَيُعِيْدُوْنَ

١٣٢ - مُحَمَّدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ فِيْ رَجُلٍ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ قَالَ يُعِيْدُ وَ يُعِيْدُوْنَ -

١٣٣ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يُعِيْدُوْا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

١٣٤ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَةُ اِلٰى جَانِبِ الرَّجُلِ وَكَانَ فِيْ صَلٰوةٍ وَّاحِدَةٍ فَسَدَتْ صَلَاتُهٗ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

١٣٥ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهِيَ نَائِمَةٌ اِلٰى جَنْبِهٖ عَلَيْهِ ثَوْبٌ جَانِبُهٗ عَلَيْهَا -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا وَكَذٰلِكَ اَيْضًا لَوْ صَلَّتْ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جبکہ کوئی شخص اپنے ساتھیوں کو جنابت یا بے وضو نماز پڑھائے یا کسی وجہ سے اس کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔

محمد ابراہیم بن یزید مکی۔ عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ بن ابی طالب نے کہا کہ جو شخص قوم کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھائے تو وہ امام اور مقتدی دونوں نماز دوبارہ پڑھیں گے۔

محمد۔ عبداللہ بن مبارک۔ یعقوب بن قعقاع۔ عطاء بن ابی رباح سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے ساتھیوں کو بغیر وضو کے نماز پڑھائے تو وہ اور اس کے ساتھی دوبارہ نماز پڑھیں گے۔

محمد۔ عبداللہ بن مبارک۔ عبداللہ بن عون۔ محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے کہا کہ میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ وہ دوبارہ نماز پڑھیں۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب عورت مرد کے پہلو میں نماز پڑھے اور دونوں ایک ہی نماز میں ہوں تو اس مرد کی نماز فاسد ہوجاتی ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور حضرت عائشہؓ کے آپ کے پہلو میں سوئی ہوئی ہوتیں۔ کپڑا کا ایک کنارہ آپ پر ہوتا اور دوسرا کنارہ حضرت عائشہؓ پر ہوتا۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ اسی طرح اگر عورت مرد

الی جانبہٖ فی صلوۃٍ غیر صلوتہٖ انما
تفسد علیہ اذا صلّت الی جانبہٖ
وھما فی صلوۃٍ واحدۃٍ تأتمّ بہٖ
او یأتمّان بغیرھما وھو قول ابی
حنیفۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ

۱۳۶- محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ
عن حماد قال سألت ابراہیم عن
الرجل یصلّی فی جانب المسجد الشرقی
والمرأۃ فی الغربی فکرہ ذالک الّا
ان یکون بینہ وبینہا شیءٌ قدر
مؤخرۃ الرحل

قال محمد وبہٖ نأخذ اذا کان فی
صلوۃٍ واحدۃٍ یصلّیان مع
امامٍ واحدٍ -

۱۳۷- محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ
عن حماد عن ابراہیم عن الاسود بن
یزید انہ سأل عائشۃ ام المؤمنین
عما یقطع الصلوۃ فقالت امّا انکم
یا اھل العراق تزعمون انّ الحمار و
الکلب والمرأۃ والسنّور یقطعون
الصلوۃ فقرنتمونا بھم فادرأ ما استطعت
فانہ لا یقطع صلاتک شیءٌ

قال محمد وبقول عائشۃ نأخذ وھو
قول ابی حنیفۃ

۱۳۸- محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ
عن حماد عن ابراہیم عن عمر بن الخطابؓ
انہ قال اجدب الحدیث
بعد صلوۃ العشاء الّا فی صلوۃٍ او قراءۃ
قرآنٍ -

کے پہلو میں دوسری نماز پڑھے۔ تو مرد کی نماز صرف
اس وقت فاسد ہوتی ہے جبکہ عورت اس کے پہلو میں نماز
پڑھے۔ اور وہ دونوں ایک ہی نماز میں ہوں کہ عورت نے
مرد کی اقتدا کی ہو یا ان دونوں نے کسی دوسرے کی اقتدا
کی ہو۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ سے روایت کرتے ہیں انہوں
نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے اس شخص کا حکم پوچھا جو
مسجد کے شرقی حصہ میں نماز پڑھ رہا ہو اور عورت
مغربی حصہ میں پڑھ رہی ہو۔ تو انہوں نے اس کو مکروہ
سمجھا مگر یہ کہ اس مرد اور عورت کے درمیان کجاوے
کی لکڑی کے برابر کوئی چیز حائل ہو۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں جبکہ
وہ ایک ہی نماز ایک ہی امام کے ساتھ پڑھ
رہے ہوں۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ اسود بن یزید سے
روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہؓ
سے پوچھا کہ کیا چیز نماز کو توڑ ڈالتی ہے؟ تو حضرت عائشہؓ
نے کہا کہ خبردار اے عراق والو تم گمان کرتے ہو کہ
گدھا، کتا اور عورت اور بلی نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ تم
نے ہم عورتوں کو بھی ان جانوروں کے ساتھ ملا دیا۔ اسلئے
جہاں تک تجھ سے ہو سکے تو دفع کر۔ اس لئے کہ تیری نماز کو
کوئی چیز نہیں توڑتی۔

امام محمد نے کہا کہ حضرت عائشہؓ کے قول پر عمل کرتے
ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ حضرت عمرؓ بن
خطاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ
زیادہ تر قحط ڈالنے والا زمین پر عشا کی نماز کے
بعد بات کرنا ہے۔ مگر یہ کہ نماز میں یا قرآن پڑھنے
میں ہو۔

بَابُ الرُّعَافِ فِي الصَّلٰوةِ وَالْحَدَثِ

۱۳۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ صَبِيْحٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰى خَلْفَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَؓ فَاَحْدَثَ الرَّجُلُ فَانْصَرَفَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى تَوَضَّأَ ثُمَّ اَقْبَلَ وَهُوَ يَقُوْلُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ فَاحْتَسَبَ بِمَا مَضٰى وَصَلّٰى مَا بَقِيَ

۱۴۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ يُجْزِئُهٗ وَالْاِسْتِيْنَافُ اَحَبُّ اِلَيَّ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِقَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ نَاْخُذُ ذٰلِكَ يُجْزِئُ فَاِنْ تَكَلَّمَ وَاسْتَقْبَلَ فَهُوَ اَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

۱۴۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَرْعَفُ فِي الصَّلٰوةِ اَوْ يُحْدِثُ قَالَ يَخْرُجُ وَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا اَنْ يَّذْكُرَ اللّٰهَ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِهٖ فَيَقْضِيْ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَيَعْتَدُّ بِمَا صَلّٰى فَاِنْ كَانَ تَكَلَّمَ اِسْتَقْبَلَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا مَرَّ ىَ الْاِسْتِقْبَالُ اَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

۴۴ - نماز میں نکسیر پھوٹنے اور وضو ٹوٹنے کا بیان

محمد - ابوحنیفہ - عبد الملک بن عمیر - معبد بن صبیح - سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے حضرت عثمان بن عفان کے پیچھے نماز پڑھی - ان کا وضو ٹوٹ گیا اور وہ نماز سے پھرے اور کلام نہ کیا یہانتک کہ وضو کیا - پھر نماز کی طرف متوجہ ہوئے - اور وہ یہ آیت تلاوت کر رہے تھے - وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ - انہوں نے اپنی پہلی نماز شمار کی اور جو باقی رہ گئی تھی وہ پڑھی -

محمد - ابوحنیفہ - ابراہیم - سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اس کے لئے یہ کافی ہے لیکن از سرِ نو پڑھنا میرے نزدیک بہتر ہے -

امام محمد نے کہا کہ ہم ابراہیم کے قول پر عمل کرتے ہیں - اس کے لئے یہ کافی ہے پس اگر وہ کلام کرے اور نئے سرے سے سب نماز پڑھے - تو افضل ہے - امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے -

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جس شخص کو نماز میں نکسیر پھوٹے یا وضو ٹوٹ جائے تو وہ نکل جائے اور گفتگو نہ کرے - مگر یہ کہ اللہ کا ذکر کرے پھر وضو کرے پھر اپنی جگہ پر لوٹ جائے اور باقی نماز پوری کرے - اور جو نماز پڑھ چکا ہے اس کو نماز شمار کرے - اگر گفتگو کی ہو تو از سرِ نو سب نماز پڑھے -

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں - کہ کلام اور از سرِ نو نماز پڑھنا افضل ہے - امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے -

بَابُ (۴۵) مَا يُعَادُ مِنَ الصَّلٰوةِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهَا

۱۴۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَنَهَانِيْ عَنْهَا وَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ لَمْ يُصَلُّوْهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ فَلَا صَلٰوةَ عَلٰى جِنَازَةٍ وَّلَا غَيْرِهَا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

۱۴۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذَا كَانَ الدَّمُ قَدْرَ الدِّرْهَمِ وَالْبَوْلُ وَغَيْرُهٗ فَاَعِدْ صَلَاتَكَ وَاِنْ كَانَ اَقَلَّ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ فَامْضِ عَلٰى صَلَاتِكَ

وَقَالَ مُحَمَّدٌ يُجْزِيْ صَلَاتَهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ ذٰلِكَ اَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ الْكَبِيْرِ الْمِثْقَالِ فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ لَمْ تُجْزِهٖ صَلٰوتُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

۱۴۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْاَقْمَرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ سَادِلٍ ثَوْبَهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَعَطَفَهٗ عَلَيْهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ يُكْرَهُ السَّدْلُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْقَمِيْصِ وَعَلٰى غَيْرِهٖ لِاَنَّهٗ يُشْبِهُ فِعْلَ اَهْلِ الْكِتَابِ وَهُوَ

۵۴۔ مکروہات نماز اور اس کے اعادہ کا بیان

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے مغرب کے قبل نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا۔ تو انہوں نے مجھ کو اس سے منع کیا۔ اور کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ نے یہ نمازیں نہیں پڑھیں۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ جب آفتاب غروب ہو جائے تو نہ جنازے کی نماز اور نہ کوئی اور نماز مغرب سے پہلے درست ہے۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جب خون اور پیشاب وغیرہ ایک درہم کے برابر ہو تو اپنی نماز دہرا کر پڑھ۔ اور اگر ایک درہم کی مقدار سے کم ہو تو اپنی نماز کو جاری رکھ۔

امام محمد نے کہا کہ اس کو اس کی نماز کافی ہے۔ یہاں تک کہ خون وغیرہ بڑے درہم کی مقدار سے زیادہ ہو جب یہ صورت ہو تو اس کی نماز درست نہیں۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ علی بن اقمر۔ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنا کپڑا نماز میں لٹکائے ہوئے تھا۔ تو آپ نے اس کو اس پر موڑ دیا۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ نماز میں قمیص وغیرہ پر کپڑا لٹکانا مکروہ ہے۔ اس لئے کہ یہ اہل کتاب کے فعل کے مشابہ ہے۔ امام ابوحنیفہ کا

قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

١٣٥ - مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا يُصَامُ هٰذَانِ الْيَوْمَانِ الْفِطْرُ وَالْأَضْحٰى وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِيْ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ مِنْهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا مَعَ زَوْجِهَا أَوْ مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ مِنْهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ

١٣٦ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُفَرْقِعَ أَصَابِعَهُ فِي الصَّلٰوةِ أَوْ يُلْقِيَ رِدَاءَهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ أَوْ يَضَعَ يَدَهُ عَلٰى خَاصِرَتِهٖ وَيَدُفِنَ كِبَارَ الْحَصٰى أَوْ يَقْعُدَ عَلٰى عَقِبَيْهِ أَوْ يَعْبَثَ بِلِحْيَتِهٖ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لِأَنَّهُ عَبَثٌ فِي الصَّلٰوةِ يَشْغَلُ عَنْهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

١٣٧ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ يَكْرَهُ السَّدْلَ فِي الصَّلٰوةِ لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ

یہی قول ہے۔

محمد۔ عبد الملک بن عمیر۔ قزعہ۔ ابو سعد خدریؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ آفتاب نہ طلوع ہو جائے۔ اور عصر کی نماز کے بعد آفتاب کے غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں۔ اور عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دنوں میں روزے نہ رکھے جائیں۔ اور صرف تین مسجدوں کی طرف سفر کیا جائے۔ مسجد حرام۔ اور میری مسجد اور مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس۔ اور عورت اُسی مرد کے ساتھ سفر کرے جس سے نکاح حرام ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس سب پر عمل کرتے ہیں اور عورت کے لئے مناسب نہیں کہ اپنے شوہر یا محرم کے علاوہ کسی اور کے ساتھ سفر کرے۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مکروہ سمجھا اس بات کو کہ نماز میں اپنی انگلیوں کو چٹکائے یا اپنی چادر مونڈھوں سے لٹکا دے۔ یا اپنا ہاتھ کمر پر رکھے اور بڑی بڑی کنکریوں کو دفن کرے یا اپنی ایڑیوں پر بیٹھے یا اپنی ڈاڑھی سے کھیلے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ نماز میں عبث فعل ہے اور نماز سے اس کو باز رکھتا ہے۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ نماز میں کپڑا لٹکانا مکروہ ہے یہود سے مشابہت نہ پیدا کرو۔

۱۴۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلّٰى بِاَصْحَابِهِ الْمَغْرِبَ فَلَمْ يَقْرَاْ فِيْ شَيْءٍ مِنْهَا حَتّٰى اِنْصَرَفَ فَقَالَ لَهُ اَصْحَابُهُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَقْرَاَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ اَوَ مَا فَعَلْتُ اِنِّيْ جَهَّزْتُ عِيْرًا لِعَشِيَّةِ اِلَى الشَّامِ فَلَمْ اَزَلْ اُرْحِلُهَا مَنْقَلَةً مَنْقَلَةً حَتّٰى وَرَدَتِ الشَّامَ فَاَعَادَ فَاَعَادَ بِاَصْحَابِهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

محمد، ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے اپنے ساتھیوں کو مغرب کی نماز پڑھائی - اور کسی رکعت میں قرآن نہ پڑھا - یہانتک کہ وہ فارغ ہو گئے تو ان سے ان کے ساتھیوں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین آپ کو قرآن پڑھنے سے کس چیز نے روکا - انہوں نے کہا کہ کیا میں نے قرآن نہیں پڑھا - میں نے شام کے وقت شام کا قافلہ طیار کیا - میں اسی خیال میں غلطاں و پیچاں رہا - یہاں تک کہ میں شام پہنچ گیا - چنانچہ انہوں نے نماز دوبارہ پڑھی اور آپ کے ساتھیوں نے بھی پڑھی -

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں - امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے -

(ف) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی آدمی نماز میں قرآن نہ پڑھے تو نماز دوہرائے اس لئے کہ اس کی نماز نہیں ہوتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی نماز میں فکر کرے تو اس سے نماز باطل نہیں ہوتی اور حضرت عمر نے نماز اسواسطے دوہرائی تھی کہ اس میں قرآن نہیں پڑھا تھا -

۱۴۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ فَازِرَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَضْرِبُ النَّاسَ عَلَى الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى اَنْ يُّصَلِّيَ بَعْدَ الْعَصْرِ تَطَوُّعًا عَلٰى حَالٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد - ابو حنیفہؒ - عبد الملک بن عمیر ابو فازرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب لوگوں کو عصر کے بعد نماز پڑھنے پر مارتے تھے -

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں ہم کسی حال میں بھی مناسب نہیں سمجھتے کہ عصر کے بعد نفل نماز پڑھے - امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے -

۱۵۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا دَخَلْتَ فِيْ صَلٰوةِ الْقَوْمِ وَاَنْتَ لَا تَنْوِيْ صَلٰوتَهُمْ لَا تُجْزِئُكَ وَاِنْ نَوَى الْاِمَامُ صَلٰوةً وَنَوَى الَّذِيْنَ خَلْفَهُ غَيْرَهَا اَجْزَاَتْ لِلْاِمَامِ وَلَمْ تُجْزِهِمْ -

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب تو جماعت کی نماز میں داخل ہو اور تیری نیت ان لوگوں کی نماز کی نہ ہو تو وہ نماز تجھ کو کافی نہیں اور اگر امام نے کسی نماز کی نیت کی ہو اور اس کے مقتدیوں نے کسی اور نماز کی نیت کی ہو تو امام کی نماز درست ہوگی اور مقتدیوں کی نماز درست نہ ہوگی -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۵۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مَا يَسُرُّنِي صَلَاةُ الرَّجُلِ حِيْنَ تَحْمَرُّ الشَّمْسُ بِطُلُوْعٍ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص کی نماز اچھی نہیں لگتی جو روبرو آفتاب کے سُرخ ہونے پر پڑھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ تُكْرَهُ الصَّلٰوةُ تِلْكَ السَّاعَةَ فَأَمَّا غَيْرُهَا مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَاتِ وَالتَّطَوُّعِ فَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ يَفْعَلَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

امام محمد نے کہا کہ نماز ان اوقات میں مکروہ ہے۔ اس کے سوا فرض یا نفل نمازیں اس وقت میں مناسب نہیں ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

۱۵۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا كَانَ الدَّمُ فِيْ جَسَدِكَ أَوْ فِيْ ثَوْبِكَ قَدْرَ الدِّرْهَمِ فَأَعِدْ صَلَاتَكَ وَإِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ فَامْضِ عَلٰى صَلَاتِكَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جب تمہارے جسم پر یا کپڑے پر ایک درہم کے مقدار خون لگا ہو تو اپنی نماز دہرا کر پڑھ۔ اور اگر اس سے کم ہو تو اپنی نماز جاری رکھ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلدَّمُ فِي الثَّوْبِ وَالْجَسَدِ سَوَاءٌ إِذَا كَانَ أَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ الْكَبِيْرِ الْمِثْقَالِ فَأَعِدِ الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

امام محمد نے کہا کہ خون کا کپڑے اور بدن پر ہونا برابر ہے اگر بڑے درہم مثقال سے زیادہ ہو تو دوبارہ نماز پڑھے۔ امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

۱۵۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُوْدِ عَنْ أَبِي رَزِيْنٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ أَنَّهٗ أَخَذَ قَمْلَةً فِي الصَّلٰوةِ فَدَفَنَهَا ثُمَّ قَالَ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا أَحْيَاءً وَّأَمْوَاتًا.

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عاصم بن ابی النجود۔ ابورزین۔ عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نماز میں جوں پکڑی اور اس کو زمین میں دبا دیا۔ پھر کہا کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مردوں کو جمع کرنے والی نہیں بنایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ لَا نَرٰى بِقَتْلِ الْقَمْلَةِ وَدَفْنِهَا فِي الصَّلٰوةِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں نماز کی حالت میں جوں کے مار ڈالنے اور اس کے دفن کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

۱۵۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابراہیم سے اس

عَنِ الرَّجُلِ يَذْبَحُ الشَّاةَ وَهُوَ عَلٰى وُضُوْءٍ فَيُصِيْبُ يَدَهُ الدَّمُ قَالَ يَغْسِلُ مَا أَصَابَهُ وَلَا يُعِيْدُ الْوُضُوْءَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

شخص کے متعلق پوچھا جو وضو کی حالت میں بکری ذبح کرے اور اس کے ہاتھ کو خون لگ جائے۔ انہوں نے کہا جو خون لگ جائے اسکو دھو ڈالے اور دوبارہ وضو کرے۔ امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ فِي الصَّلٰوةِ

۴۶- اس شخص کا بیان جو نماز میں تری پائے

۱۵۵- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ فِيْ طَرَفِ ذَكَرِهٖ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ يَضَعُ كَفَّيْهِ عَلَى الْأَرْضِ وَالْحَصٰى فَيَمْسَحُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ قَالَ حَمَّادٌ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيْمَ فَكَيْفَ تَفْعَلُ أَنْتَ قَالَ إِذَا وَجَدْتُ ذٰلِكَ فَإِنِّيْ أُعِيْدُ الصَّلٰوةَ وَهُوَ أَوْثَقُ فِيْ نَفْسِيْ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ ابو زرعہ۔ عمرو بن جریر بن عبد اللہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شخص جو ذکر کے منہ پر تری پائے اور وہ نماز میں ہو۔ تو اپنے دونوں ہاتھ زمین اور سنگریزوں پر رکھے۔ اور اپنے منہ اور ہاتھ پر ملے۔ پھر نماز پڑھے۔ حماد کا بیان ہے کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا کہ آپ کس طرح کرتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ جب میں تری پاتا ہوں تو نماز دوبارہ پڑھتا ہوں۔ اور یہی میرے نزدیک زیادہ معتبر ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَ أَمَّا نَحْنُ فَنَرٰى أَنْ يَمْضِيَ عَلٰى صَلَاتِهٖ وَلَا يُعِيْدُهُ وَلَا يَضْرِبُ بِيَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ وَلَا يَمْسَحُ بِوَجْهِهٖ وَلَا يَدَيْهِ حَتّٰى يَسْتَيْقِنَ أَنَّ ذٰلِكَ خَرَجَ مِنْهُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ فَإِذَا اسْتَيْقَنَ ذٰلِكَ أَعَادَ الْوُضُوْءَ

امام محمد نے کہا کہ ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی نماز کو جاری رکھے اور وہ نہ تو نماز دہرائے گا اور نہ زمین پر ہاتھ مارے گا اور نہ اپنے منہ اور ہاتھ کا مسح کرے گا جب تک کہ اس کو یقین نہ ہو جائے کہ یہ تری وضو کے بعد نکلی ہے۔ اور جب اس کا یقین ہو جائے تو وضو دہرائے گا۔

۱۵۶- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا وَجَدْتَ شَيْئًا مِنَ الْبَلَّةِ فَانْضَحْهُ وَمَا يَلِيْهِ مِنْ ثَوْبِكَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ سعید بن جبیر۔ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب تو کچھ تری پائے تو اس جگہ اور اس کے آس پاس کے کپڑوں پر پانی چھڑک دے اور کہہ کر یہ پانی

بِالْمَآءِ ثُمَّ قُلْ هُوَ مِنَ الْمَآءِ قَالَ حَمَّادٌ قَالَ لِيْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ انْضَحْهُ بِالْمَآءِ ثُمَّ اِذَا وَجَدْتَهُ فَقُلْ هُوَ مِنَ الْمَآءِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ بِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا كَانَ كَثُرَ ذَالِكَ مِنَ الْاِنْسَانِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

کی تری ہے۔ حماد نے کہا کہ مجھ سے سعید بن جبیر نے کہا کہ اس پر پانی چھڑک دے پھر اگر تو اس کو پائے تو کہہ دے کہ پانی کی تری ہے۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں جب کہ آدمی کو بہت زیادہ مذی آتی ہو۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْقَهْقَهَةِ فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يُكْرَهُ فِيْهَا

۴۷۔ نماز میں قہقہہ کا حکم اور مکروہات کا بیان

۱۵۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا بَاْسَ بِاَنْ يُّغَطِّيَ الرَّجُلُ رَاْسَهٗ فِي الصَّلٰوةِ مَالَمْ يُغَطِّ فَاهُ وَ يَكْرَهُ اَنْ يُّغَطِّيَ فَاهُ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَنَكْرَهُ اَيْضًا اَنْ يُّغَطِّيَ اَنْفَهٗ وَ هُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں اگر مرد اپنے سر کو نماز میں ڈھانکے جب تک کہ اس کا منہ نہ ڈھک جائے اور منہ کے ڈھانکنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور ناک کے ڈھانکنے کو بھی مکروہ سمجھتے ہیں۔ اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۵۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَذْكُرُ وَهُوَ يُصَلِّيْ اَنَّهٗ لَمْ يُصَلِّ الظُّهْرَ قَالَ صَلٰوتُهٗ هٰذِهٖ فَاسِدَةٌ يَبْدَاُ بِالظُّهْرِ ثُمَّ يُصَلِّي الْعَصْرَ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ بِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ اِنْ خَافَ فَوْتَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِنْ بَدَاَ بِالظُّهْرِ مَضٰى عَلَى الْعَصْرِ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جو شخص عصر کی نماز پڑھ رہا ہو۔ اور نماز ہی کی حالت میں اُسے یاد آئے کہ اُس نے ظہر کی نماز نہیں پڑھی۔ تو اس کی یہ نماز فاسد ہے۔ پہلے ظہر کی نماز پڑھ لے۔ پھر عصر کی نماز پڑھے۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں بجز ایک صورت کے وہ یہ کہ اگر ظہر کی نماز شروع کرے تو عصر کے فوت ہو جانے کا خطرہ ہے۔ تو وہ عصر کی نماز پڑھ لے پھر آفتاب غروب ہونے پر ظہر کی نماز پڑھ لے۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۵۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ فِيْ يَوْمِ غَيْمٍ ثُمَّ تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ صَلَاتِهٖ فَاِذَا هُوَ قَدْ كَانَ يُصَلِّيْ اِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ يَتَحَوَّلُ اِلَى الْقِبْلَةِ وَيَحْتَسِبُ بِمَا صَلّٰى وَيُصَلِّيْ مَابَقِيَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص بدلی کے دنوں میں نماز پڑھ رہا ہو پھر آفتاب نکل آئے اور کچھ نماز باقی رہ چکی ہو۔ پھر اس کو معلوم ہوا کہ قبلہ کو چھوڑ کر دُوسری طرف رُخ کئے ہوئے تھا۔ تو قبلہ کی طرف پھر جائے گا اور جو پڑھ چکا ہے اس کو شمار کرے گا اور باقی پڑھ لے گا۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۶۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ فِي الصَّلٰوةِ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ اَعْمٰى مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ يُرِيْدُ الصَّلٰوةَ وَالْقَوْمُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَوَقَعَ فِيْ زُبْيَةٍ فَاسْتَضْحَكَ بَعْضُ الْقَوْمِ حَتّٰى قَهْقَهَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ قَهْقَهَ مِنْكُمْ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوةَ

محمد - ابوحنیفہ - منصور بن زاذان - حسن بصری سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک بار نماز میں تھے۔ ایک اندھا آدمی نماز کے ارادے سے قبلہ کی طرف سے آیا۔ اس وقت لوگ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ وہ ایک گڑھے میں گر پڑا۔ بعض لوگ ہنسنے یہاں تک کہ قہقہہ کیا۔ جب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ تم میں سے جس نے قہقہہ کیا وہ وضو اور نماز کو دہرائے۔

۱۶۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُقَهْقِهُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ يُعِيْدُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوةَ وَيَسْتَغْفِرُ رَبَّهٗ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ الْحَدَثِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص نماز میں قہقہہ کر کے ہنسے وہ وضو اور نماز دہرائے اور اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرے۔ یہ سخت ترحدث ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۴۸) النَّوْمِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَانْتِقَاضِ الْوُضُوْءِ مِنْهُ

۴۸ - نماز سے پہلے سونے اور اس سے وضو کے ٹوٹنے کا بیان

۱۶۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے

عن حماد عن ابراهيم قال توضأ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فخرج الى المسجد فوجد المؤذن قد اذن فوضع جنبه فنام حتى عرف منه النوم وكانت له نومة تعرف كان ينفخ اذا نام ثم قام فصلى بغير وضوء قال ابراهيم ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم ليس كغيره

قال محمد وبقول ابراهيم ناخذ بلغنا ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال ان عينيّ تنامان ولا ينام قلبي فالنبي صلى الله عليه وآله وسلم في هذا ليس كغيره فاما من سواه فمن وضع جنبه فنام فقد وجب عليه الوضوء وهو قول ابي حنيفة رحمة الله عليه۔

۱۶۳۔ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا نمت قاعدا او قائما او راكعا او ساجدا او راكبا فليس عليك وضوء

قال محمد وبه ناخذ فاذا وضع جنبه فنام وجب عليه الوضوء وهو قول ابي حنيفة رحمة الله عليه

۱۶۴۔ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا اسمعيل ابن عبد الملك عن مجاهد قال سألته عن النوم قبل العشاء الآخرة فقال لا ان

ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا۔ پھر مسجد تشریف لے گئے، مؤذن کو اس حال میں پایا کہ اذان دے چکا تھا۔ آپ نے اپنے پہلو رکھے اور سو گئے۔ یہاں تک کہ آپ کا سونا محسوس ہونے لگا۔ اور آپ کا سونا اس طرح پہچانا جاتا کہ جب آپ سوتے تو خراٹے لینے لگتے پھر آپ اُٹھے اور بغیر وضو کے نماز پڑھی۔ ابراہیم نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کی طرح نہ تھے۔

امام محمد نے کہا ہم ابراہیم کے قول پر عمل کرتے ہیں۔ ہم کو یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا ہے۔ اس لئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس معاملہ میں اور لوگوں کی طرح نہیں ہیں لیکن آپ کے علاوہ جو لوگ ہیں ان میں سے کوئی شخص اپنے پہلو کو رکھے اور سو جائے تو اس پر وضو واجب ہے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب تو بیٹھنے کی حالت میں یا کھڑے ہو کر۔ یا رکوع یا سجود یا سواری کی حالت میں سو جائے تو تجھ پر وضو نہیں ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب کوئی شخص اپنے پہلو کو رکھے اور سو جائے۔ تو اس پر وضو واجب ہے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ اسمٰعیل بن عبدالملک۔ مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان سے عشا کی نماز سے پہلے سونے کے متعلق پوچھا۔ تو انہوں نے کہا کہ تنہا نماز پڑھنا مجھ کو اس سے

أُصَلِّيَهَا وَحْدِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَنَامَ قَبْلَهَا ثُمَّ أُصَلِّيَهَا فِي جَمَاعَةٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَنَحْنُ نَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

۲۷۵- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ عَرَّسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ شَابٌّ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحْرُسُكُمْ فَحَرَسَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ مَعَ الصُّبْحِ غَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَمَا اسْتَيْقَظُوا إِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ وَتَوَضَّأَ أَصْحَابُهُ وَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَذَّنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْفَجْرَ بِأَصْحَابِهٖ وَجَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ كَمَا كَانَ يُصَلِّي بِهَا فِي وَقْتِهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

زیادہ پسند ہے کہ میں اس سے پہلے سوجاؤں پھر میں اس کو جماعت سے پڑھوں۔

امام محمد نے کہا کہ ہم عشا کی نماز سے پہلے سونے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات اترے۔ تو آپ نے فرمایا کہ آج رات کو ہماری نگرانی کون کرتا ہے؟ انصار کے ایک نوجوان شخص نے کہا میں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کی نگرانی کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے نگرانی کی یہانتک کہ جب صبح کا وقت آیا تو آنکھ نے غلبہ کیا یعنی نیند آگئی۔ آفتاب کی گرمی سے لوگ بیدار ہوئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے وضو کیا۔ آپ کے اصحاب نے بھی وضو کیا۔ اور موذن کو حکم دیا تو انہوں نے اذان دی پھر دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی اور آپ نے اپنے صحابہ کو فجر کی نماز پڑھائی۔ اور قرأت میں جہر کیا جس طرح اس کو اپنے وقت میں پڑھتے تھے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۴۹) صَلٰوةِ الْمُغْمٰى عَلَيْهِ

۴۹۔ بیہوش آدمی کی نماز کا بیان

۱۷۶- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ الْمَرِيضِ يُغْمٰى عَلَيْهِ فَيَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ إِذَا كَانَ الْيَوْمُ الْوَاحِدُ فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَقْضِيَهُ وَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم سے اس مریض کے متعلق جس پر بے ہوشی طاری ہو پوچھا کہ کیا وہ نماز چھوڑ دے تو انہوں نے کہا کہ اگر ایک دن ہو تو میں پسند کرتا ہوں کہ اس کی قضا کرے۔ اور اگر اس سے زیادہ

فَاِنَّهٗ فِیْ عُذْرٍ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

ہو تو وہ معذور ہے اگر اللہ نے چاہا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا اُغْمِیَ عَلَیْہِ یَوْمًا وَّ لَیْلَۃً قَضٰی وَاِنْ کَانَ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَلَا قَضَآءَ عَلَیْہِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رحمہ

امام محمد نے کہا کہ جب اس پر ایک دن رات بے ہوشی ہو تو قضا کرے اور اگر اس سے زیادہ ہو تو اس پر قضا نہیں ہے۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۶۷ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِی الْمُغْمٰی عَلَیْہِ یَوْمًا وَّلَیْلَۃً قَالَ یَقْضِیْ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ ابن عمرؓ سے اس شخص کے متعلق جو ایک دن رات بے ہوش رہے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ وہ قضا کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِہٖ نَاْخُذُ حَتّٰی یُغْمٰی عَلَیْہِ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کو اس سے زیادہ بے ہوشی ہو۔ امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

بَابُ السَّھْوِ فِی الصَّلٰوۃِ ۵۰ - نماز میں بھول جانے کا بیان

۱۶۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَشُکُّ فِی السَّجْدَۃِ الْاُوْلٰی اَوِ التَّشَھُّدِ اَوْ نَحْوِ ذٰلِکَ مِنْ صَلٰوتِہٖ مَالَمْ تَکُنْ رَکْعَۃً فَاِنَّہٗ یَقْضِیْ مَا شَکَّ فِیْہِ مِنْ ذٰلِکَ وَیَسْجُدُ لِذٰلِکَ اَیْضًا سَجْدَتَیِ السَّھْوِ فَاِنَّھُمَا یُصْلِحَانِ بِاِذْنِ اللّٰہِ مَا کَانَ قَبْلَھُمَا مِنْ نِسْیَانٍ وَکَانَ یُقَالُ اِنَّھُمَا الْمُرْغِمَتَانِ لِلشَّیْطَانِ وَاِنَّہٗ قَالَ لَاَنْ اَسْجُدَ لِذٰلِکَ سَجْدَتَیِ السَّھْوِ فِیْمَا لَمْ یَجِبْ عَلَیَّ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَدَعَھُمَا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص پہلے سجدے یا تشہد یا اسی طرح دوسری چیز کے متعلق شک میں پڑجائے جب تک کہ وہ رکعت نہ ہو تو وہ اس چیز کی قضا کرے گا جس کے متعلق شک میں ہے۔ اور اس کے لئے دو سجدہ سہو بھی کرے گا۔ اس لئے کہ یہ دونوں (سجدے) اللہ کے حکم سے پہلی بھول چوک کو درست کردیتے ہیں۔ اور کہا جاتا تھا کہ یہ دونوں (سجدے) شیطان کی ناک پر خاک ڈالنے والے ہیں اور انہوں نے کہا کہ اس کے لئے دو سجدے سہو کے کرنے اس چیز میں جو واجب نہیں ہیں مجھے اس سے زیادہ پسند ہیں کہ میں ان کو چھوڑ دوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِہٖ نَاْخُذُ فَاِنْ کَانَ یَبْتَلِیْ بِذٰلِکَ کَثِیْرًا مَضٰی عَلٰی

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس میں بہت زیادہ مبتلا ہو جاتا ہے

اَکْبَرُ رَایِہٖ وَیَسْجُدُ سَجْدَتَیِ السَّھْوِ وَھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

تو اپنی غالب رائے پر عمل کرے۔ اور سہو کے دو سجدے کرے امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۶۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِیْمَنْ نَسِیَ الْفَرِیْضَۃَ فَلَا یَدْرِیْ اَرْبَعًا صَلّٰی اَمْ ثَلٰثًا قَالَ اِنْ کَانَ اَوَّلَ نِسْیَانِہٖ اَعَادَ الصَّلٰوۃَ وَاِنْ کَانَ یَکْثُرُ النِّسْیَانَ یَتَحَرَّی الصَّوَابَ وَاِنْ کَانَ اَکْبَرُ رَایِہٖ اَنَّہٗ اَتَمَّ الصَّلٰوۃَ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّھْوِ وَاِنْ کَانَ اَکْبَرُ رَایِہٖ اَنَّہٗ صَلّٰی ثَلٰثًا اَضَافَ اِلَیْھَا وَاحِدَۃً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّھْوِ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر کوئی آدمی فرض نماز میں بھول جائے اور اس کو معلوم نہ ہو کہ اس نے چار رکعت یا تین رکعت نماز پڑھی ہے۔ اگر اس کا یہ بھولنا پہلی بار ہو تو نماز کو دُہرائے اور اگر کثرت سے بھولتا ہو تو ٹھیک بات کے متعلق فکر کرے۔ اگر اس کی غالب رائے ہو کہ وہ نماز پوری پڑھ چکا ہے تو سہو کے دو سجدے کرے اور اگر غالب رائے ہو کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہے تو انکے ساتھ ایک رکعت اور ملائے۔ پھر سہو کے دو سجدے کرے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ جب کسی کو نماز میں شک ہو جائے اور نہ جانے کہ کتنی پڑھی ہے تو بیٹھے دو سجدے سہو کے کرے پھر سلام پھیرے اس کے سوا اور کوئی چیز اس پر واجب نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ کمتر کو اعتبار کرے اکثر کو چھوڑے مثلاً اگر تین اور چار رکعت میں شک کرے تو تین رکعت کا اعتبار کرے چار کو چھوڑے یہاں تک کہ اس کو یقین حاصل ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ گمان غالب پر عمل کرے پھر سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کرے اور اگر اس کی رائے نہ ہو تو کمتر کا اعتبار کرے اور یہی بات حدیثوں سے معلوم ہوتی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا اور ابو یوسف اور محمد کا اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ سب کا اتفاق ہے اس پر کہ نماز میں داخل ہونے سے پہلے آدمی پر چار رکعتیں فرض تھیں اور جب اس کو اس میں شک ہوا کہ اس نے کچھ نماز پڑھی ہے۔ تو اس میں قیاس کرنا واجب ہوا تاکہ معلوم ہو کہ اس کا حکم کیا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو نماز کے پڑھنے اور نہ پڑھنے میں شک ہو جائے تو اس پر نماز کا پڑھنا واجب ہے۔ یہاں تک کہ اس کو یقین ہو کہ وہ نماز پڑھ چکا ہے تو اس وقت اُس پر نماز پڑھنی واجب نہیں ہوگی۔ اور اس میں گمان غالب پر عمل نہ کرے پس قیاس یہ چاہتا ہے کہ سب نماز میں یہی حکم ہے کہ گمان غالب پر عمل کرے جب تک کہ اسکو یقین معلوم نہ ہو۔

۱۷۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَضْرِبُ الرَّجُلَ اِذَا رَاٰهُ يُتَابِعُ بَيْنَ السُّجُوْدِ فِيْ غَيْرِ سَهْوٍ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت عمر بن خطاب آدمی کو مارتے تھے جب اس کو سہو کے سوا میں پے در پے سجدے کرتے ہوئے دیکھتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَسْجُدَ الرَّجُلُ فِيْ رَكْعَةٍ اَكْثَرَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ اِلَّا اَنْ يَسْهُوَ فَلَا يَدْرِيْ اَسَجَدَ سَجْدَةً وَاحِدَةً اَمْ اِثْنَتَيْنِ فَيَمْضِيْ عَلٰى اَكْبَرِ رَاْيِهٖ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ نہیں مناسب ہے کہ کوئی شخص ایک رکعت میں دو سے زیادہ سجدے کرے مگر یہ کہ سجدہ سہو ہو۔ اور وہ نہیں جانتا ہو کہ اس نے ایک یا دو سجدے کئے ہیں تو وہ اپنی غالب رائے پر عمل کرے۔ یہ سب امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

(ف) دستور ہے کہ نماز میں ہر رکعت کے لئے دو دو سجدے کئے جاتے ہیں۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ کسی رکعت کے لئے دو سے زیادہ سجدے کرنے درست نہیں مگر بھول جائے تو سہو کے دو سجدے زیادہ کرے۔

۱۷۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَا يَدْرِيْ ثَلٰثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَتَحَرَّ فَلْيَنْظُرْ اَفْضَلَ ظَنِّهٖ فَاِنْ كَانَ اَكْبَرُ ظَنِّهٖ اَنَّهَا ثَلٰثٌ قَامَ فَاَضَافَ اِلَيْهَا الرَّابِعَةَ ثُمَّ تَشَهَّدَ فَسَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَاِنْ كَانَ اَفْضَلُ ظَنِّهٖ اَنَّهٗ صَلّٰى اَرْبَعًا تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ شقیق بن سلمہ۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں شک میں پڑ جائے اور نہ جانتا ہو کہ اس نے تین رکعت یا چار رکعت پڑھی ہے۔ تو وہ فکر کرے اور غالب گمان کی طرف دیکھے۔ اگر اس کا گمان غالب یہ ہو کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں۔ تو وہ کھڑا ہو جائے اور اس کے ساتھ چوتھی رکعت ملائے۔ پھر تشہد پڑھے اور سلام پھیرے اور سہو کے دو سجدے کرے۔ اور اگر اس کا گمان غالب یہ ہو کہ اس نے چار رکعتیں پڑھی ہیں تو تشہد پڑھے پھر سلام پھیرے پھر سہو کے دو سجدے کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا اَنَّا نَسْتَحِبُّ لَهٗ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ مَا اَصَابَهٗ اَنْ يُعِيْدَ الصَّلٰوةَ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ مگر یہ کہ اس کے لئے جس کو پہلی بار یہ صورت پیش آئی ہو ہم بہتر سمجھتے ہیں کہ وہ نماز کو دہرا لے۔

۱۷۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّهٗ قَالَ يُعِيْدُهٗ

محمد۔ مالک بن مغول۔ عطاء بن ابی رباح سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ وہ نماز کو دہرائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور

اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ

امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۶۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا اَتَحَالجَكَ اَمْرَانِ نَظُنُّ اَقْرَبَهُمَا اِلَی الْحَقِّ اَوْسَعَهُمَا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب تجھ کو دو امروں میں شک ہو تو میں گمان کرتا ہوں کہ حق کے زیادہ نزدیک وہ ہے کہ اس میں وسعت زیادہ ہو۔

۱۶۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا سَهَی الْاِمَامُ فَسَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ فَاسْجُدْ مَعَهُ وَ اِنْ لَّمْ تَسْجُدْ مَعَهُمَا فَلَیْسَ عَلَیْكَ اَنْ تَسْجُدَ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب امام بھول جائے اور سہو کے دو سجدے کرے تو تو بھی اس کے ساتھ سجدہ کر۔ اور اگر اس نے سجدہ نہیں کیا تو تجھ پر سجدہ واجب نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

۱۶۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ رَجُلٍ سَجَدَ ثَلٰثَ سَجَدَاتٍ نَاسِیًا قَالَ عَلَیْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جس شخص نے بھول کر تین سجدے کئے تو اس پر سہو کے دو سجدے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۶۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاتِكَ فَعَرَضَ لَكَ شَكٌّ فِیْ وُضُوْءٍ اَوْ صَلَاةٍ اَوْ قِرَاءَةٍ فَلَا تَلْتَفِتْ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب تو نماز سے فارغ ہو اور تجھے وضو یا نماز یا قرأت کے متعلق شبہ لاحق ہو تو اس کا خیال مت کر۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۵۱) مَنْ یُّسَلِّمُ عَلٰی قَوْمٍ فِیْ خُطْبَةٍ اَوْ فِی الصَّلٰوةِ

۵۱۔ خطبہ یا نماز کی حالت میں سلام کرنے کا بیان

۱۶۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُرَدُّ السَّلَامُ وَيُشَمَّتُ الْعَاطِسُ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَاخُذُ بِقَوْلِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ۔

۱۷۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ اِنَّ فُلَانًا عَطَسَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَشَمَّتَهُ فُلَانٌ قَالَ مُرْهُ فَلَا يَعُوْدَنَّ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ اَلْخُطْبَةُ بِمَنْزِلَةِ الصَّلٰوةِ لَا يُشَمَّتُ فِيْهَا الْعَاطِسُ وَلَا يُرَدُّ فِيْهَا السَّلَامُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

۱۷۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ عَلٰى صَاحِبِهٖ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ قَالَ اَلَيْسَ يَقُوْلُ اِذَا تَشَهَّدَ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَقَدْ رَدَّ عَلَيْهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَلَا يُعْجِبُنَا اَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلَا يُعْجِبُنَا اَنْ يُّسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

۱۸۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ خَلْفَ الْاِمَامِ قَدْرَ التَّشَهُّدِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ

کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ سلام کا جواب دیا جائے اور چھینک کا جواب دیا جائے جبکہ امام جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہا ہو۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل نہیں کرتے بلکہ سعید بن مسیب کے قول پر عمل کرتے ہیں۔

محمد۔ سفیان بن عیینہ۔ عبد اللہ بن سعید بن ابی ھند سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن مسیب نے کہا کہ امام خطبہ پڑھ رہا تھا تو فلاں آدمی کو چھینک آئی اور فلاں نے اس کا جواب دیا تو انہوں نے کہا کہ اسکو کہہ دو کہ اب ایسا نہ کرے

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں خطبہ بمنزلہ نماز کے ہے۔ اسی لئے چھینکنے والے کی چھینک اور سلام کرنے والے کے سلام کا جواب نہ دیا جائے گا۔ امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس شخص کے متعلق جو اپنے ساتھی کے پاس آئے اور اس کو سلام کرنے اس حال میں کہ وہ نماز پڑھ رہا ہو۔ کہا کہ جب وہ تشہد پڑھتا ہے تو کیا یہ نہیں کہتا ہے کہ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو اس نے گویا اس سلام کا جواب دیدیا۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور ہمیں پسند نہیں کہ نماز کی حالت میں سلام کا جواب دے، اور ہمیں پسند نہیں کہ کوئی شخص اس کو سلام کرے جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس شخص کے متعلق کہا کہ جو امام کے پیچھے بقدر تشہد بیٹھے پھر امام کے سلام

قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ الْاِمَامُ قَالَ لَا يُجْزِئُهٗ وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رِبَاحٍ اِذَا جَلَسَ قَدْرَ التَّشَهُّدِ اَجْزَاهُ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَوْلِيْ قَوْلُ عَطَاءٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ بِقَوْلِ عَطَاءٍ نَاْخُذُ نَحْنُ اَيْضًا

پھیرنے سے پہلے پھر جائے تو اس کی نماز کافی نہیں ہوگی۔ اور عطاء بن ابی رباح نے کہا کہ جب بقدر تشہد بیٹھ چکا تو اس کے لئے کافی ہے۔ امام ابو حنیفہ نے کہا کہ عطاء کا قول میرا قول ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم بھی عطاء ہی کے قول کو لیتے ہیں۔

۱۸۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِي النَّضْرِ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لَا تَجُوْزُ الصَّلٰوةُ اِلَّا بِتَشَهُّدٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ فَاِذَا تَشَهَّدَ فَقَدْ قَضَى الصَّلٰوةَ فَاِنِ انْصَرَفَ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ اَجْزَاتْهُ صَلَاتُهٗ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّتَعَمَّدَ ذٰلِكَ

محمد۔ شعبہ بن حجاج۔ ابو النضر۔ حمید بن عبد الرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمرؓ بن خطاب کو فرماتے ہوئے سنا کہ بغیر تشہد کے نماز درست نہیں ہوتی۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب تشہد پڑھ چکا تو اس نے اپنی نماز پوری کر لی۔ اگر سلام پھیرنے سے پہلے وہ نماز سے پھر گیا تو اس کی نماز کافی ہے لیکن اس کے لئے قصداً ایسا کرنا مناسب نہیں۔

بَابُ (۵۲) تَخْفِيْفِ الصَّلٰوةِ

۵۲۔ نماز ہلکی پڑھنے کا بیان

۱۸۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَّ قَوْمًا فَاَطَالَ بِهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صلعم فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُنَفِّرُوْنَ عَنْ هٰذَا الدِّيْنِ مَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا بُدَّ اَنْ يُّتِمَّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے ایک قوم کو نماز پڑھائی تو طویل نماز پڑھائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اس دین سے نفرت پیدا کرتے ہیں جو شخص کسی قوم کی امامت کرے تو اس کو چاہئے کہ ہلکی نماز پڑھے اس لئے کہ ان میں بیمار، بوڑھے اور حاجتمند ہوتے ہیں۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اور ضروری ہے کہ رکوع و سجود کو پورا کرے۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۸۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ میمون بن یسار۔ حسن بصری

قَالَ حَدَّثَنِیْ مَیْمُوْنُ بْنُ سِیَاہٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ قَالَ سَأَلَہٗ سَائِلٌ أَقْرَأُ خَمْسَ مِائَۃِ آیَۃٍ فِیْ رَکْعَۃٍ قَالَ فَتَعَجَّبَ وَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَنْ یُطِیْقُ ھٰذَا قَالَ الرَّجُلُ أَنَا أُطِیْقُ ھٰذَا قَالَ إِنَّ أَحَبَّ الصَّلٰوۃِ إِلَی اللّٰہِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ طُوْلُ الْقِیَامِ فِیْ صَلٰوۃِ التَّطَوُّعِ أَحَبُّ إِلَیْنَا مِنْ کَثْرَۃِ الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَکُلُّ ذٰلِکَ حَسَنٌ وَھُوَ قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سائل نے حسن بصری سے پوچھا کیا میں ایک رکعت میں پانچ سو آیتیں پڑھوں؟ حسن بصری متعجب ہوئے اور کہا سبحان اللہ کون شخص اس کی طاقت رکھتا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ میں اس کی طاقت رکھتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کو سب سے زیادہ پسند وہ نماز ہے جس میں قیام طویل ہو۔

امام محمد نے کہا کہ نفل نماز میں طویل قیام مجھ کو رکوع وسجود کی کثرت سے زیادہ پسند ہے۔ اور یہ ساری صورتیں بہتر ہیں۔ امام ابوحنیفہ رح کا بھی قول ہے۔

۱۸۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَمَّ أَصْحَابَہٗ الْفَجْرَ فَقَرَأَ بِھِمْ فِی الرَّکْعَۃِ الْأُوْلٰی بِقُلْ یٰٓأَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّانِیَۃِ لِإِیْلَافِ قُرَیْشٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَأْخُذُ وَنَرَاہُ مُجْزِئًا وَلٰکِنَّا نَسْتَحِبُّ لِلْإِمَامِ إِذَا صَلَّی الْفَجْرَ وَھُوَ مُقِیْمٌ أَنْ یُطِیْلَ فِیْھَا الْقِرَاءَۃَ وَأَنْ یَقْرَأَ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ بِسُوْرَۃٍ تَکُوْنُ عِشْرِیْنَ آیَۃً فَصَاعِدًا سِوٰی فَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَیُطِیْلُ الْأُوْلٰی عَلَی الثَّانِیَۃِ وَھُوَ قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے اپنے ساتھیوں کی امامت کی تو پہلی رکعت میں قل یاایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں لِاِیْلَافِ قُرَیْشٍ پڑھی۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور اس کو کافی خیال کرتے ہیں۔ لیکن امام کے لئے جبکہ وہ مقیم ہو اور فجر کی نماز پڑھا رہا ہو ہم بہتر سمجھتے ہیں کہ اس میں قرأت کو طویل کرے۔ اور یہ کہ ہر رکعت میں ایسی صورت پڑھے جس میں سورہ فاتحہ کے علاوہ بیس یا زیادہ آیتیں ہوں۔ اور پہلی رکعت دوسری سے طویل کرے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

بَابُ (۵۳) الصَّلٰوۃِ فِی السَّفَرِ

۵۳۔ سفر کی نماز کا بیان

۱۸۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ موسیٰ بن مسلم۔ مجاہد۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب تو سفر میں

إِذَا كُنْتَ مُسَافِرًا فَوَطَّنْتَ نَفْسَكَ عَلَى إِقَامَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَأَتِمَّ الصَّلٰوةَ وَإِنْ كُنْتَ لَا تَدْرِي فَاقْصِرْ

ہو۔ اور تو نے پندرہ دن ٹھیرنے کی نیت کی ہو تو نماز پوری کر۔ اور اگر تو نہیں جانتا ہو تو قصر کر۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) امام طحاوی نے کہا۔ کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے۔ کہ مسافر کو اختیار ہے خواہ پوری نماز پڑھے یا قصر کرے ہر طرح درست ہے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ سفر میں پوری نماز یعنے چار فرض کا پڑھنا درست نہیں۔ بلکہ واجب ہے کہ دُو رکعت پڑھے پھر بہت سی حدیثیں بیان کرنے کے بعد کہا کہ فرض مسافر کے لئے دُو رکعتیں ہیں اور وہ ان دُو رکعتوں میں مقیم کی طرح ہے۔ چار رکعت پڑھنے میں کہ جس طرح مقیم کو چار رکعت سے زیادہ فرض پڑھنا درست نہیں اسی طرح مسافر کو بھی دُو رکعت سے زیادہ فرض پڑھنا درست نہیں اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے۔ کہ سب کا اتفاق ہے اس پر کہ فرض نماز میں کم و بیش کرنے کا اختیار نہیں۔ اور نفل میں اختیار ہے اور فرض مسافر کے لئے دُو رکعتیں ہیں اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہیں پس جس طرح کہ مقیم کو چار فرض سے زیادہ پڑھنا درست نہیں۔ اسی طرح مسافر کے لئے بھی دو رکعت سے زیادہ فرض پڑھنا درست نہیں پھر کہا کہ ہر سفر میں قصر کرنا درست ہے خواہ سفر طاعت کا ہو یا گناہ کا اس واسطے کہ جو شخص اپنے گھر میں مقیم ہو اس کو لازم ہے کہ ہر حال میں چار فرض پڑھے خواہ بندگی میں ہو یا گناہ میں پس قیاس چاہتا ہے کہ مسافر کے لئے بھی ہر حال میں قصر کرنا درست ہو خواہ سفر بندگی کا ہو یا گناہ کا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا۔

۱۸۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ صَلَّى بِالنَّاسِ بِمَكَّةَ الظُّهْرَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا أَهْلَ مَكَّةَ أَنَا سَفْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ فَلْيُكْمِلْ فَأَكْمَلَ أَهْلُ الْبَلَدِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مکہ میں لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی پھر نماز سے پھرے اور فرمایا کہ اے مکہ والو میں مسافر ہوں۔ جو شخص مکہ کا رہنے والا ہے وہ اپنی نماز پوری کرے چنانچہ مکہ والوں نے اپنی نماز پوری کی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَأْخُذُ إِذَا دَخَلَ الْمُقِيمُ فِي صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ فَقَضَى الْمُسَافِرُ صَلَاتَهُ قَامَ الْمُقِيمُ فَأَتَمَّ صَلَاتَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب مقیم مسافر کی نماز میں داخل ہو اور مسافر اپنی نماز پوری کر چکے۔ تو مقیم کھڑا ہو جائے۔ اور اپنی نماز پوری کرے۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۸۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمُسَافِرُ فِيْ صَلٰوةِ الْمُقِيْمِ اَكْمَلَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا دَخَلَ الْمُسَافِرُ مَعَ الْمُقِيْمِ وَجَبَتْ عَلَيْهِ صَلٰوةُ الْمُقِيْمِ اَرْبَعًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب مسافر مقیم کی نماز میں داخل ہو تو پوری نماز پڑھے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ جب مسافر مقیم کی نماز میں داخل ہو تو اسی پر مقیم کی نماز چار رکعتیں واجب ہوتی ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی قول ہے۔

۱۸۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ حَشْرُكُمْ هٰذَا مِنْ صَلٰوتِكُمْ يَغِيْبُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ فِيْ ضَيْعَتِهٖ فَيَقْصُرُ وَيَقُوْلُ اَنَا مُسَافِرٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا كَانَ عَلٰى مَسِيْرَةٍ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهَا اَتَمَّ الصَّلٰوةَ فَاِذَا كَانَ عَلٰى مَسِيْرَةِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهَا فَصَاعِدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ بِهَا اَهْلٌ وَلَمْ يُوَطِّنْ نَفْسَهٗ عَلٰى اِقَامَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ فَلْيَقْصُرِ الصَّلٰوةَ فَاِذَا وَطَّنَ نَفْسَهٗ عَلٰى اِقَامَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ مَادَامَ فِيْ ضَيْعَتِهٖ فَاِذَا خَرَجَ رَاجِعًا اِلٰى اَهْلِهٖ قَصَرَ الصَّلٰوةَ وَمَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهَا بِالْقَصْرِ بِسَيْرِ الْاِبِلِ وَمَشْيِ الْاَقْدَامِ -

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ تم کو یہ جمع ہونا تمہاری نماز سے فریب میں نہ ڈالے کہ کوئی شخص تم میں سے اپنے زمین میں غائب ہو جائے پھر قصر کرے اور کہے کہ میں مسافر ہوں۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جبکہ تین دن رات سے کم کی مسافت پر ہو تو نماز پوری پڑھے۔ اور جب تین دن رات یا اس سے زیادہ کی مسافت پر ہو۔ اور وہاں اس کے گھر والے نہ ہوں۔ اور اپنے دل میں پندرہ دن ٹھیرنے کی نیت نہ کی ہو تو اس کو قصر کرنا چاہئے۔ اور جب پندرہ دن ٹھیرنے کی نیت کی تو نماز پوری پڑھے جب تک کہ وہ اپنی زمین میں ہو۔ جب وہ لوٹ کر اپنے گھر کو چلے تو قصر کرے۔ اور قصر میں اونٹوں کے چلنے اور پیدل کی رفتار سے اندازہ کیا جائے گا۔

۱۸۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ الْوَالِبِيِّ اَلْوَالِبَةُ بَطْنٌ مِنْ بَنِيْ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اِلٰى كَمْ تُقْصَرُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ اَتَعْرِفُ السُّوَيْدَاءَ قَالَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنِّيْ قَدْ سَمِعْتُ بِهَا قَالَ هِيَ ثَلٰثُ لَيَالٍ قَوَاصِدَ فَاِذَا خَرَجْنَا اِلَيْهَا قَصَرْنَا الصَّلٰوةَ -

محمد۔ سعید بن عبید طائی۔ علی بن ربیعہ والبی (والبیہ بنی اسد بن خزیمہ کا ایک قبیلہ ہے) روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا کہ کتنی مسافت میں قصر کیا جائے۔ انہوں نے کہا۔ کیا تم سویدا کو جانتے ہو۔ میں نے کہا نہیں۔ لیکن میں نے اس کا نام سنا ہے۔ انہوں نے کہا تین رات کی درمیانی راہ ہے۔ جب ہم لوگ اس کی طرف نکلتے ہیں تو قصر کرتے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ بِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

امام محمد نے کہا ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۹۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمُقِیْمُ فِیْ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ فَلْیُصَلِّ مَعَهٗ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ لِیَقُمْ فَلْیُتِمَّ صَلٰوتَهٗ

محمد۔ ابوحنیفہ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب مقیم مسافر کی نماز میں داخل ہو تو اس کے ساتھ دو رکعت پڑھے۔ پھر کھڑا ہو جائے اور اپنی نماز پوری کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ بِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۵۴) الصَّلٰوةِ الْخَوْفِ

۵۴۔ نماز خوف کا بیان

۱۹۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ اِذَا صَلَّى الْاِمَامُ بِاَصْحَابِهٖ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَعَ الْاِمَامِ وَطَائِفَةٌ بِاِزَاءِ الْعَدُوِّ فَیُصَلِّی الْاِمَامُ بِالطَّائِفَةِ الَّذِیْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ تَنْصَرِفُ الطَّائِفَةُ الَّذِیْنَ صَلَّوْا مَعَ الْاِمَامِ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّتَكَلَّمُوْا حَتّٰى یَقُوْمُوْا فِیْ مَقَامِ اَصْحَابِهِمْ وَتَاْتِی الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَیُصَلُّوْنَ مَعَ الْاِمَامِ الرَّكْعَةَ الْاُخْرٰى ثُمَّ یَنْصَرِفُوْنَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّتَكَلَّمُوْا حَتّٰى یَقُوْمُوْا فِیْ مَقَامِ اَصْحَابِهِمْ وَتَاْتِی الطَّائِفَةُ الْاُوْلٰى حَتّٰى یُصَلُّوْا رَكْعَةً وُحْدَانًا ثُمَّ یَنْصَرِفُوْنَ فَیَقُوْمُوْنَ مَقَامَ اَصْحَابِهِمْ وَتَاْتِی الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى حَتّٰى یَقْضُوا الرَّكْعَةَ الَّتِیْ بَقِیَتْ عَلَیْهِمْ وُحْدَانًا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے نماز خوف کے متعلق روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب امام اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائے تو چاہیئے کہ ایک گروہ امام کے ساتھ کھڑا ہو۔ اور ایک گروہ دشمن کے مقابلہ میں کھڑا ہو۔ جو لوگ کہ امام کے ساتھ ہوں امام ان کو ایک رکعت پڑھائے۔ پھر وہ لوگ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ کر چلے جائیں اور کلام نہ کریں۔ یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہوں۔ پھر دوسرا گروہ آئے یعنی جو دشمن کے مقابلہ میں کھڑے تھے اور امام کے ساتھ اخیر رکعت پڑھیں اور پھر جائیں۔ اور کلام نہ کریں۔ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر کھڑے ہوں اور پہلا گروہ آئے اور یہاں تک کہ اکیلے اکیلے ایک رکعت پڑھیں پھر پھر جائیں۔ اور اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہوں اور دوسرا گروہ آئے یہاں تک کہ اپنی باقی ایک رکعت تنہا ادا کریں۔

۱۹۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ ذَالِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَاْخُذُ وَاَمَّا الطَّائِفَةُ الْاُوْلٰى يَقْضُوْنَ رَكْعَتَهُمْ بِغَيْرِ قِرَاءَةٍ لِاَنَّهُمْ اَدْرَكُوْا اَوَّلَ الصَّلٰوةِ مَعَ الْاِمَامِ لِقِرَاءَةِ الْاِمَامِ لَهُمْ قِرَاءَةٌ وَاَمَّا الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَاِنَّهُمْ يَقْضُوْنَ رَكْعَتَهُمْ بِقِرَاءَةٍ لِاَنَّهُمْ فَاتَتْهُمْ مَعَ الْاِمَامِ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حارث بن عبد الرحمٰن۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام محمد نے کہا کہ ہم اس سب پر عمل کرتے ہیں۔ پہلے گروہ کے لوگ اپنی رکعت بغیر قرات کے پوری کرینگے۔ چونکہ ان لوگوں نے نماز کی ابتدا امام کے ساتھ پائی ہے۔ اس لئے امام کی قرات ان لوگوں کی قرات ہوگی۔ اور دوسرے گروہ کے لوگ اپنی رکعت قرات کے ساتھ پوری کرینگے اس لئے کہ وہ رکعت ان کی امام کے ساتھ فوت ہوئی ہے۔ اور یہ سب امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

۱۹۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ فِي الْخَوْفِ وَحْدَهٗ قَالَ يُصَلِّيْ قَائِمًا مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَرَاكِبًا مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيُوْمِ اَيْنَمَا وَجَّهَ لَا يَسْجُدُ عَلٰى شَيْءٍ لِيُوْمِئَ اِيْمَاءً وَ يَجْعَلُ سُجُوْدَهٗ اَخْفَضَ مِنْ رُكُوْعِهٖ وَلَا يَدَعُ الْوُضُوْءَ وَالْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص خوف کی نماز اکیلے پڑھے۔ تو وہ قبلہ رو ہوکر کھڑا ہوکر نماز پڑھے۔ اور اگر یہ نہ ہوسکے تو سوار ہوکر قبلہ رو ہوکر پڑھے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو جس طرف متوجہ ہو اشارہ کرے۔ کسی چیز پر سجدہ نہ کرے اشارے سے نماز پڑھے۔ اور اپنے سجدے کو رکوع سے نیچا کرے اور دونوں رکعتوں میں وضو اور قرات نہ چھوڑے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم ان سبھوں پر عمل کرتے ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ کا بھی قول ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ مَنْ خَافَ النِّفَاقَ

۵۵۔ نفاق سے ڈرنیوالے کی نماز کا بیان

۱۹۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَوَّابُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ اِنِّيْ اَتَخَوَّفُ عَلٰى نَفْسِي النِّفَاقَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْمُوْسٰى اَمَا صَلَّيْتَ نَحْتَيْتُ لَا يَرَاكَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ جواب تیمی۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا کہ میں اپنے اوپر نفاق سے ڈرتا ہوں۔ تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ کیا تونے کبھی ایسی نماز پڑھی ہے کہ خدا کے سوا کوئی تجھے نہ دیکھتا

اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ بَلٰى قَالَ فَاِنَّ الْمُنَافِقَ لَا يُصَلِّيْ حَيْثُ لَا يَرَاهُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ

ہو۔ اس نے کہا ہاں۔ ابوموسیٰ نے کہا کہ منافق اس طرح نماز نہیں پڑھتا کہ اس کو خدا کے سوا کوئی نہ دیکھے۔

بَابُ ۵۶ تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ

۵۶۔ چھینکنے والے کو جواب دینے کا بیان

۱۹۵ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَقُوْلُ يَرْحَمُنَا وَاِيَّاكَ وَلْيَقُلِ الَّذِيْ عَطَسَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا ذٰلِكَ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب کوئی آدمی چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تم یرحمنا وایاک کہو اور جس کو چھینک آئی ہے وہ یغفر اللہ لنا ذلک کہے۔

بَابُ ۵۷ صَلٰوةِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَالْخُطَبِ

۵۷۔ جمعہ کی نماز اور خطبوں کا بیان

۱۹۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا غِيْلَانُ وَاَيُّوْبُ بْنُ عَائِذٍ الطَّائِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَةٌ لَا جُمُعَةَ عَلَيْهِمُ الْمَرْاَةُ وَالْمَمْلُوْكُ وَالْمُسَافِرُ وَالْمَرِيْضُ قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ فَاِنْ فَعَلُوْا اَجْزَاَهُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ غیلان و ایوب بن عائذ طائی۔ محمد بن کعب قرظی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ چار آدمی ہیں کہ ان پر جمعہ فرض نہیں۔ ایک عورت دوسرا غلام تیسرا مسافر۔ چوتھا بیمار۔ امام ابوحنیفہ نے کہا کہ اگر یہ لوگ پڑھ لیں تو درست ہے۔ امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

۱۹۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهُ عَنِ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَمَا تَقْرَاُ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ لَا اَدْرِيْ كَيْفَ هِيَ قَالَ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا فَالْخُطْبَةُ قَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد نے عبداللہ بن مسعود سے جمعہ کے دن خطبہ پڑھنے کا حکم پوچھا کہ کھڑے پڑھے یا بیٹھے ابن مسعود نے کہا کہ تو سورۃ جمعہ نہیں پڑھتا۔ اس نے کہا کیوں نہیں لیکن میں نہیں جانتا کہ یہ حکم اس سے کس طرح ثابت ہوتا ہے ابن مسعود نے کہا۔ کہ جب دیکھتے ہیں تجارت اور کھیل تو اسکی طرف منتشر ہو جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں تو جمعہ کے دن خطبہ کھڑا ہو کر پڑھنا چاہیے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ إِلَّا أَنَّهُمَا خُطْبَتَانِ بَيْنَهُمَا جَلْسَةٌ خَفِيْفَةٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں لیکن وہ دو خطبے ہیں اُن کے درمیان ایک ہلکا جلسہ ہے اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۵۸) صَلوٰةِ الْعِيْدَيْنِ

۵۸۔ عیدین کی نماز کا بیان

۱۹۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الرَّجُلِ يَخْرُجُ إِلَى الْمُصَلّٰى فَيَجِدُ الْإِمَامَ قَدِ انْصَرَفَ أَيُصَلِّيْ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَ وَإِنْ شَاءَ صَلّٰى قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَخْرُجْ إِلَى الْمُصَلّٰى أَيُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِهٖ كَمَا يُصَلِّي الْإِمَامُ قَالَ لَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ إِنَّمَا صَلوٰةُ الْعِيْدِ مَعَ الْإِمَامِ فَإِذَا فَاتَتْكَ مَعَ الْإِمَامِ فَلَا صَلوٰةَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے ایک مرد کا حکم پوچھا جو عیدگاہ کی طرف جائے اور امام کو اس حال میں پائے کہ عید کی نماز پڑھ چکا ہے تو کیا نماز پڑھے۔ اس نے کہا کہ اس پر نماز پڑھنی ضرور نہیں اگر چاہے تو پڑھے میں نے کہا اگر عیدگاہ میں نہ جائے۔ تو کیا وہ اپنے گھر میں نماز پڑھے جیسے امام پڑھتا ہے انہوں نے کہا نہ پڑھے

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ عید کی نماز تو صرف امام کے ساتھ ہے اور جب امام کے ساتھ کی نماز فوت ہو جائے تو پھر نماز نہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۹۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض أَنَّهٗ كَانَ قَاعِدًا فِي الْمَسْجِدِ الْكُوْفَةِ وَمَعَهٗ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَأَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ فَخَرَجَ عَلَيْهِمُ الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِيْ مُعَيْطٍ وَهُوَ أَمِيْرُ الْكُوْفَةِ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ إِنَّ غَدًا عِيْدُكُمْ فَكَيْفَ أَصْنَعُ فَقَالَ أَخْبِرْهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَيْفَ يَصْنَعُ فَأَمَرَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَّلَا إِقَامَةٍ وَأَنْ يُكَبِّرَ فِي الْأُوْلٰى خَمْسًا وَفِي الثَّانِيَةِ أَرْبَعًا وَأَنْ يُوَالِيَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کوفہ کی مسجد میں بیٹھے تھے اور اُن کے ساتھ حذیفہ اور ابو موسیٰ تھے ولید بن عقبہ ان کے پاس آیا اور وہ اُس دن کوفے کا حاکم تھا اُس نے کہا کہ کل تمہاری عید ہے۔ میں کس طرح کروں حذیفہ نے کہا کہ خبر دے اس کو اے ابا عبدالرحمٰن یہ عبداللہ بن مسعود کی کنیت ہے کس طرح کرے تو حکم کیا اس کو عبداللہ بن مسعود نے یہ کہ نماز پڑھے بغیر اذان اور اقامت کے اور یہ کہ پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں کہے اور دوسری میں چار تکبیریں کہے اور یہ کہ دونوں قرأتیں پے در پے پڑھے یعنی قرأتیں

بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ وَاَنْ يَّخْطُبَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ بِهٖ نَاْخُذُ وَلَا بَاْسَ اَنْ يَّخْطُبَهَا قَائِمًا وَّاِنْ لَّمْ يَكُنْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

۲۰۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ فِي الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَقِفُ الْاِمَامُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَيَدْعُوْ وَيُصَلِّيْ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

تکبیروں کے درمیان پڑھے اور یہ کہ نماز کے بعد اپنی سواری پر خطبہ پڑھے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ سواری پر نہ ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالٰے عنہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ عیدین کی نماز خطبے سے پہلے تھی۔ پھر امام نماز کے بعد اپنی سواری پر کھڑا ہوتا ہے اور دعا مانگتا اور بغیر اذان واقامت کے نماز پڑھتا تھا۔

بَابُ (۵۹) خُرُوْجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيْدَيْنِ وَرُؤْيَةِ الْهِلَالِ

۲۰۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رض قَالَتْ كَانَ يُرَخَّصُ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوْجِ فِي الْعِيْدَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يُعْجِبُنَا خُرُوْجُهُنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِلَّا الْعَجُوْزَ الْكَبِيْرَةَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

۲۰۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ قَوْمٍ شَهِدُوْا اَنَّهُمْ رَاَوْا هِلَالَ شَوَّالٍ فَقَالَ حَمَّادٌ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنْ جَاءُوْا صَدْرَ النَّهَارِ فَلْيُفْطِرُوْا وَلْيَخْرُجُوْا وَاِنْ جَاءُوْا اٰخِرَ النَّهَارِ فَلَا يَخْرُجُوْا وَلَا يُفْطِرُوْا حَتَّى الْغَدِ

۵۹۔ عورتوں کا عیدین کی نماز میں باہر نکلنا اور چاند دیکھنا

محمد۔ ابو حنیفہ۔ عبد الکریم بن ابی المخارق۔ ام عطیہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ عید الفطر اور عید الاضحٰی میں عورتوں کو باہر نکلنے کی اجازت دی جاتی تھی۔

امام محمد نے کہا کہ ہمیں ان کا نکلنا پسند نہیں۔ مگر یہ کہ وہ بہت بڈھی ہوں۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد ابراہیم سے ان لوگوں کے متعلق روایت کرتے ہیں جنہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے شوال کا چاند دیکھا ہے۔ حماد نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اگر دن کے ابتدا میں آئیں تو چاہیئے کہ روزہ کھول ڈالیں اور عید کی نماز کے لئے نکلیں۔ اور اگر دن کے آخر میں آئیں تو نہ نماز کے لئے نکلیں اور نہ دوسرے دن تک روزہ کھولیں

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ فِیْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ یُفْطِرُوْنَ اِذَا جَاءُوْا مِنَ الْعَشِیِّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں مگر ایک حکم میں کہ روزہ کھول لیں گے جبکہ دن کے آخیر حصہ میں آکر گواہی دیں۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابٌ مَنْ یَطْعَمُ قَبْلَ اَنْ یَخْرُجَ اِلَى الْمُصَلّٰى

۶۰۔ عید گاہ جانے سے پہلے کھانے کا بیان

۲۰۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ كَانَ یُعْجِبُهٗ اَنْ یَطْعَمَ شَیْئًا قَبْلَ اَنْ یَاْتِیَ الْمُصَلّٰى یَوْمَ الْفِطْرِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم یہ پسند کرتے تھے کہ کوئی چیز عید گاہ میں آنے سے پہلے عید فطر کے دن کھالیں۔

۲۰۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ كَانَ یَطْعَمُ یَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ یَّخْرُجَ وَلَا یَطْعَمُ یَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى یَرْجِعَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم عید فطر کے دن عید گاہ جانے سے پہلے کھانا کھالیتے تھے اور عید قربانی کے دن کچھ نہ کھاتے تھے یہاں تک کہ عید گاہ سے واپس ہوتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رحمہ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ التَّكْبِیْرِ فِیْ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ

۶۱۔ تشریق کے دنوں میں تکبیر کہنے کا بیان

۲۰۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهٗ كَانَ یُكَبِّرُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنْ یَوْمِ عَرَفَةَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ اٰخِرِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ وہ یوم عرفہ کے فجر کی نماز سے تشریق کے آخری دن کی عصر تک تکبیر کہتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَلَمْ یَكُنْ اَبُوْ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں لیکن امام ابو

حَنِيْفَةَ يَاخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَاخُذُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ يُكَبِّرُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقْطَعُ

حنیفہ اس کو نہیں لیتے تھے وہ ابن مسعودؓ کے قول کو لیتے تھے اور یوم عرفہ کی فجر سے یوم نحر کی عصر تک تکبیر کہتے تھے پھر چھوڑ دیتے تھے۔

بَابُ (۶۲) السُّجُوْدِ فِي صٓ

۶۲۔ سورہ صٓ میں سجدہ کا بیان

۲۰۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَسْجُدُ فِي صٓ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَسْجُدُ فِيْهَا ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلٰكِنَّا نَرَى السُّجُوْدَ فِيْهَا وَنَاخُذُ بِالْحَدِيْثِ الَّذِيْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ سورہ ص میں سجدہ نہیں کرتے تھے۔ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ وہ بھی اس میں سجدہ نہیں کرتے تھے۔

امام محمد نے کہا لیکن ہم اس میں سجدہ ضروری خیال کرتے ہیں اور ہم اس حدیث کو لیتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے۔

۲۰۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ سَجْدَةِ صٓ سَجَدَهَا دَاوٗدُ تَوْبَةً وَنَحْنُ نَسْجُدُهَا شُكْرًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَؒ

محمد۔ عمر بن ذر ہمدانی۔ اپنے والد سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباسؓ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے سورہ ص کے سجدہ کے متعلق فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے توبہ کے طور پر سجدہ کیا تھا۔ اور ہم اس میں شکر کے طور پر سجدہ کرتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۶۳) الْقُنُوْتِ فِي الصَّلٰوةِ

۶۳۔ نماز میں قنوت پڑھنے کا بیان

۲۰۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقْنُتُ السَّنَةَ كُلَّهَا فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابن مسعودؓ وتر میں رکوع سے پہلے ہمیشہ قنوت پڑھا کرتے تھے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۲۰۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ الْقُنُوْتَ فِي الْوِتْرِ وَاجِبٌ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ قَبْلَ الرُّكُوْعِ فَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَقْنُتَ فَكَبِّرْ وَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَرْكَعَ فَكَبِّرْ اَيْضًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى قَبْلَ الْقُنُوْتِ كَمَا يَرْفَعُ اِلَيْهِ فِيْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَضَعُهُمَا وَيَدْعُوْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رحمہ

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ قنوت وتر میں رمضان اور غیر رمضان میں رکوع سے پہلے واجب ہے - جب تو قنوت پڑھنے کا ارادہ کرے تو تکبیر کہہ - اور جب تو رکوع کا ارادہ کرے تو بھی تکبیر کہہ -

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور قنوت سے پہلے پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے جس طرح نماز کے شروع میں اٹھاتا ہے - پھران کو باندھے اور دعا مانگے، امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے -

۲۱۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ لَمْ يَقْنُتْ هُوَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا يَعْنِيْ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ نہ تو ابن مسعودؓ نے اور نہ ان کے ساتھیوں میں سے کسی نے مرتے دم تک نماز فجر میں قنوت پڑھی -

۲۱۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ بَهْرَامَ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اَحَقُّ مَا بَلَغَنَا عَنْ اِمَامِكُمْ اَنَّهٗ يَقُوْمُ فِي الصَّلٰوةِ وَلَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَلَا يَرْكَعُ قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَؓ الْقُنُوْتَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ

محمد - ابوحنیفہ - صلت بن بہرام - ابوالشعثاء - ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ سب سے زیادہ حق وہ چیز ہے جو ہم تک تمہارے امام سے پہنچی ہے کہ وہ نماز میں کھڑے ہوتے تھے اور نہ قرآن پڑھتے تھے اور نہ رکوع کرتے تھے

امام محمد نے کہا کہ اس سے ابن عمرؓ کی مراد نماز فجر کی قنوت تھی -

۲۱۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يُرَ قَانِتًا فِي الْفَجْرِ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا اِلَّا شَهْرًا وَّاحِدًا قَنَتَ يَدْعُوْا عَلٰى حَيٍّ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ لَمْ يُرَ قَانِتًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ لَمْ يُرَ قَانِتًا بَعْدَهٗ حَتّٰى

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا گیا یہاں تک کہ آپ نے دُنیا کو چھوڑا - صرف ایک مہینہ آپ نے قنوت پڑھی - جس میں مشرکین کے ایک گروہ پر آپ نے بددعا کی - اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد آپ کو قنوت پڑھتے ہوئے دیکھا گیا - اسی طرح حضرت ابوبکرؓ کو قنوت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا گیا

فَارَقَ الدُّنْيَا

یہانتک کہ دنیا چھوڑی۔

۲۱۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ اَنَّهٗ صَحِبَهٗ سَنَتَيْنِ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ فَلَمْ يَرَهٗ قَانِتًا فِي الْفَجْرِ حَتّٰى فَارَقَهٗ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَاِنَّ اَهْلَ الْكُوْفَةِ اِنَّمَا اَخَذُوْا الْقُنُوْتَ عَنْ عَلِيٍّ قَنَتَ يَدْعُوْا عَلٰى مُعٰوِيَةَ حِيْنَ حَارَبَهٗ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّامِ فَاِنَّمَا اَخَذُوْا الْقُنُوْتَ عَنْ مُعٰوِيَةَ قَنَتَ يَدْعُوْا عَلٰى عَلِيٍّ حِيْنَ حَارَبَهٗ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رحمہ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ اسود بن یزید۔ حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت کرتے ہیں کہ اسود بن یزید دو سال تک سفر اور حضر میں حضرت عمرؓ کے ساتھ رہے۔ لیکن ان کو فجر میں دعا ئے قنوت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہانتک کہ ان سے جدا ہوئے۔ ابراہیم نے کہا کہ کوفہ والوں نے قنوت حضرت علیؓ سے لی ہے۔ انہوں نے معاویہؓ پر بددعا کرنے کے لئے قنوت پڑھی جبکہ معاویہؓ ان سے لڑے اور شام والوں نے معاویہؓ سے قنوت سیکھی ہے انہوں نے حضرت علیؓ پر بددعا کرتے ہوئے قنوت پڑھی جب کہ ان سے جنگ کی۔

امام محمد نے کہا کہ ہم ابراہیم کے قول کو لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۶۴) الْمَرْاَةِ تَؤُمُّ النِّسَآءَ وَكَيْفَ تَجْلِسُ فِي الصَّلٰوةِ

۶۴۔ عورت کی امامت اور اس کے بیٹھنے کا طریقہ

۲۱۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا كَانَتْ تَؤُمُّ النِّسَآءَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَتَقُوْمُ وَسَطًا

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يُعْجِبُنَا اَنْ تَؤُمَّ الْمَرْاَةُ فَاِنْ فَعَلَتْ قَامَتْ فِيْ وَسَطِ الصَّفِّ مَعَ النِّسَآءِ كَمَا فَعَلَتْ عَائِشَةُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ حضرت عائشہ ام المومنین سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رمضان کے مہینے میں عورتوں کی امامت کرتی تھیں اور بیچ میں کھڑی ہوتی تھیں۔

امام محمد نے کہا کہ ہمیں پسند نہیں کہ عورت امامت کرے۔ اگر ایسا کرے تو صف کے بیچ میں عورتوں کے ساتھ کھڑی ہو۔ جیسا کہ حضرت عائشہؓ نے کیا۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۲۱۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْمَرْاَةِ تَجْلِسُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ تَجْلِسُ كَيْفَ شَآءَتْ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے نماز میں عورت کے بیٹھنے کے متعلق روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جس طرح چاہے بیٹھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَحَبُّ اِلَيْنَا اَنْ تَجْمَعَ رِجْلَيْهَا فِیْ جَانِبٍ وَلَا تَنْتَصِبُ اِنْتِصَابَ الرَّجُلِ

امام محمد نے کہا کہ ہمارے نزدیک بہتر یہ ہے کہ عورت اپنے دونوں پاؤں کو ایک طرف جمع کرے اور مرد کی طرح اپنا پاؤں کھڑا نہ کرے۔

بَابُ (۶۵) صَلٰوةِ الْاَمَةِ

۶۵۔ لونڈی کی نماز کا بیان

۲۱۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِی الْاَمَةِ قَالَ تُصَلِّیْ بِغَيْرِ قِنَاعٍ وَلَا خِمَارٍ وَاِنْ بَلَغَتْ مِائَةَ سَنَةٍ وَاِنْ وَلَدَتْ مِنْ سَيِّدِهَا

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے لونڈی کے متعلق روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ بغیر اوڑھنی اور دوپٹہ کے پڑھے۔ اگرچہ سو سال کی ہوجائے اور اگرچہ اپنے مالک سے بچہ جنے۔

۲۱۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَضْرِبُ الْاِمَاءَ اَنْ يَتَقَنَّعْنَ يَقُوْلُ لَا تَشَبَّهْنَ بِالْحَرَائِرِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بن خطاب لونڈیوں کو پردہ کرنے پر مارتے تھے اور کہتے تھے کہ آزاد عورتوں سے مشابہت نہ کرو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰی عَلَی الْاَمَةِ قِنَاعًا فِیْ صَلٰوةٍ وَلَا غَيْرِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رح

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ ہم لونڈی پر نہ تو نماز میں اور نہ غیر نماز میں پردہ واجب سمجھتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۲۱۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِی الْمَرْاَةِ تَكُوْنُ فِیْ صَلٰوةٍ فَتَنُوْبُهَا الْحَاجَةُ جَوَابُهَا اَنْ تُصَفِّقَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو عورت نماز میں ہو اور اس کو کوئی ضرورت ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ تالی بجائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَتَرْكُ ذٰلِكَ مِنْهَا اَحَبُّ اِلَيْنَا

امام محمد نے کہا کہ اس کا ترک کرنا ہمارے نزدیک زیادہ بہتر ہے۔

بَابُ (۶۶) الصَّلٰوةِ فِی الْكُسُوْفِ

۶۶۔ گہن کی نماز کا بیان

۲۱۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ كَانَ الدُّعَاءُ حَتّٰى انْجَلَتْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا نَرٰى اِلَّا رَكْعَةً وَاحِدَةً فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَسَجْدَتَيْنِ كَصَلٰوةِ النَّاسِ فِيْ غَيْرِ ذٰلِكَ وَنَرٰى اَنْ يُّصَلُّوْا جَمَاعَةً فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَلَا يُصَلِّيْ جَمَاعَةً اِلَّا الْاِمَامُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ بِهِمُ الْجُمُعَةَ فَاَمَّا اَنْ يُّصَلِّيَ النَّاسُ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ جَمَاعَةً فَلَا وَاَمَّا الْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ فَلَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهَا وَبَلَغَنَا اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ بِالْكُوْفَةِ وَاَحَبُّ اِلَيْنَا اَنْ لَّا يَجْهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ وَاَمَّا كُسُوْفُ الْقَمَرِ فَاِنَّمَا يُصَلِّي النَّاسُ وُحْدَانًا وَلَا يُصَلُّوْنَ جَمَاعَةً لَا الْاِمَامُ وَلَا غَيْرُهٗ وَكَذٰلِكَ الْاَفْزَاعُ كُلُّهَا وَاِذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ سَاعَةٍ لَا يُصَلّٰى فِيْهَا عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَنِصْفُ النَّهَارِ اَوْ بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَا صَلٰوةَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ وَلٰكِنَّ الدُّعَاءَ حَتّٰى تَنْجَلِيَ اَوْ تَحِلَّ الصَّلٰوةُ فَيُصَلِّيْ وَقَدْ بَقِيَ مِنَ الْكُسُوْفِ شَيْءٌ

جس دن کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم کا انتقال ہوا۔ تو لوگوں نے کہا کہ ابراہیم کے انتقال کے سبب سے سورج کو گہن لگا ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ملی تو آپ نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا۔ اور فرمایا کہ آفتاب و ماہتاب اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان کو کسی کی موت کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر دعا کی یہانتک کہ آفتاب روشن ہوگیا۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں اور ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے۔ لوگوں کی اس کے سوا دوسری نماز کی طرح ضروری خیال کرتے ہیں۔ اور ہم خیال کرتے ہیں کہ سورج گہن میں جماعت سے نماز پڑھیں۔ اور نماز وہی امام پڑھائے جو جمعہ کی نماز پڑھاتا ہے۔ اور اپنی اپنی مسجدوں میں جماعت سے نہ پڑھیں۔ اور زور سے قرأت کرنے کے متعلق ہمیں خبر نہیں پہنچی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زور سے اس میں قرأت کی ہے اور ہمیں خبر پہنچی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب نے کوفہ میں زور سے قرأت کی تھی اور ہمارے نزدیک بہتر یہی ہے کہ اس میں زور سے قرأت نہ کرے۔ اور چاند گہن کی صورت میں لوگ تنہا نماز پڑھیں جماعت سے نہ پڑھیں۔ امام اور غیر امام سب کا یہی حکم ہے۔ اور تمام خوفناک امور کا یہی حکم ہے۔ اور جب سورج کو گہن ایسے وقت میں لگا جس میں نماز نہیں پڑھی جاتی۔ طلوع آفتاب کے وقت اور دوپہر کے وقت یا عصر کے بعد تو اس وقت میں نماز نہ پڑھے لیکن دعا کرے یہانتک کہ آفتاب روشن ہو جائے۔ یا نماز جائز ہو جائے تو نماز پڑھے جبکہ کچھ گہن باقی ہو۔

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ گہن کی نماز دو رکعت چار رکوع کے ساتھ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ دو رکعت آٹھ رکوع کے ساتھ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ دو رکعتوں میں چھ رکوع کرے اور بعض کہتے ہیں کہ اس میں رکوع سجود کی کوئی حد مقرر نہیں بلکہ ہمیشہ رکوع سجود کئے جائے یہاں تک کہ سورج روشن ہو جائے اور بعض کہتے ہیں کہ گہن کی نماز دو رکعت ہے دیگر نفلوں کی طرح کہ ہر رکعت میں ایک رکوع کرے اور دو سجدے ان کی دلیل یہ حدیث ہے جو ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت کے زمانے میں سورج کو گہن لگا تو آپ لوگوں کے ساتھ نماز کو کھڑے ہوئے پھر رکوع کیا اور دو سجدے کئے اور نماز کو طویل کیا یہاں تک کہ سورج روشن ہوا پھر کہا کہ صحیح قول یہی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا۔

بَابُ (۶۷) الْجَنَائِزِ وَغُسْلِ الْمَيِّتِ

۶۷۔ جنازوں اور مُردوں کے نہلانے کا بیان

۲۲۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُغْسَلُ الْمَيِّتُ وِتْرًا ثِنْتَيْنِ بِمَاءٍ وَّاحِدَةً بِالسِّدْرِ وَهِيَ الْوُسْطٰى وَيُجْمَرُ وِتْرًا وَّلَا يَكُوْنُ اٰخِرُ زَادِهٖ اِلَى الْقَبْرِ نَارًا يُتْبَعُ بِهَا وَيَكُوْنُ كَفَنُهٗ وِتْرًا

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میت کو طاق نہلایا جائے۔ دو بار پانی سے ایک بار بیر کے پتوں کے پانی سے اور اس کے نزدیک تین بار خوشبو جلائی جائے اور اخیر توشہ اس کا قبر کی طرف آگ نہ ہو کہ اس کے ساتھ بھیجی جائے۔ اور اس کا کفن طاق ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ اِنْ شِئْتَ جَعَلْتَ كَفَنَهٗ وِتْرًا وَّاِنْ شِئْتَ شَفْعًا بَلَغَنَا عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ اَنَّهٗ قَالَ اغْسِلُوْا ثَوْبَيَّ هٰذَيْنِ وَكَفِّنُوْنِيْ فِيْهِمَا فَهٰذَا شَفْعٌ وَّهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں۔ مگر ایک حکم میں کہ اگر تم چاہو تو اس کو کفن طاق دو۔ اور چاہو تو جفت دو۔ ہمیں حضرت ابو بکرؓ سے روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میرے ان دونوں کپڑوں کو دھو ڈالو اور ان ہی دونوں میں مجھ کو دفنا دو۔ پس یہ جفت کپڑے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۲۲۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَهٗ عَنِ الْمِسْكِ يُجْعَلُ فِيْ حَنُوْطِ الْمَيِّتِ قَالَ اَوَلَيْسَ مِنْ اَطْيَبِ طِيْبِكُمْ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ عاصم بن سلیمان۔ ابن سیرین۔ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے مشک کا حکم پوچھا جو میت کی خوشبو میں ڈالی جائے تو انہوں نے کہا کہ کیا یہ تمہاری سب سے عمدہ خوشبو نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

۲۲۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُجْعَلَ فِيْ حُنُوْطِ الْمَيِّتِ زَعْفَرَانٌ اَوْ وَرْسٌ قَالَ وَاجْعَلْ فِيْهِ مِنَ الطِّيْبِ مَا اَحْبَبْتَ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ میت کی خوشبو میں زعفران یا درس ڈالے جایئں انہوں نے کہا کہ جو خوشبو تمہیں پسند ہو وہ اس میں ڈال۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

۲۲۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحْ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضْ رَاَتْ مَيِّتًا يُسَرَّحُ رَاْسُهٗ فَقَالَتْ عَلَامَ تَنْصُوْنَ مَيِّتَكُمْ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى اَنْ يُسَرَّحَ رَاْسُ الْمَيِّتِ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا يُقَلَّمُ اَظْفَارُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضہ۔ نے ایک مردے کو دیکھا جس کے سر میں کنگھی کی جارہی تھی تو انہوں نے کہا کہ کیوں اپنے مردے کو آراستہ کرتے ہو۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں ہم مناسب نہیں سمجھتے کہ مردے کے سر میں کنگھی کی جائے۔ اور نہ اس کے بال کترے جائیں اور نہ اس کے ناخن کاٹے جائیں۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۲۲۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحْ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ حُلَّةٍ يَمَانِيَّةٍ وَّقَمِيْصٍ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ نَرٰى كَفَنَ الرَّجُلِ ثَلٰثَةَ اَثْوَابٍ وَالثَّوْبَانِ يُجْزِيَانِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

محمد۔ ابو حنیفہ رح۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یمنی حلہ اور قمیص کفن میں دیا گیا۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ مرد کا کفن تین کپڑے ہیں اور دو کپڑے بھی کافی ہیں۔ امام ابو حنیفہ رضہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۶۸) غُسْلِ الْمَرْاَةِ وَكَفَنِهَا

۶۸۔ عورت کے نہلانے اور کفنانے کا بیان

۲۲۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْمَرْاَةِ تَمُوْتُ مَعَ الرِّجَالِ قَالَ يُغَسِّلُهَا زَوْجُهَا وَكَذٰلِكَ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مَعَ النِّسَآءِ غَسَّلَتْهُ اِمْرَاَتُهٗ قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ لَا يَجُوْزُ اَنْ يُّغَسِّلَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے اس عورت کے متعلق روایت کرتے ہیں جو مردوں کے ساتھ مرجائے یعنی کوئی عورت وہاں نہ ہو انہوں نے کہا کہ اس کا شوہر اس کو نہلائے گا اسی طرح جب کوئی مرد عورتوں کے ساتھ مرجائے اور وہاں کوئی مرد نہ ہو تو اس کو اس کی بیوی نہلائے گی۔ امام ابو حنیفہ نے کہا کہ اپنی بیوی کو نہلانا کسی شخص کے لئے جائز نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ اَبِی حَنِیْفَةَ نَاْخُذُ اَنَّ الرَّجُلَ لَا عِدَّۃَ عَلَیْہِ وَکَیْفَ یُغْسِلُ امْرَاَتَہٗ وَھُوَ یَحِلُّ لَہٗ اَنْ یَتَزَوَّجَ اُخْتَھَا وَیَتَزَوَّجَ اِبْنَتَھَا اِنْ لَمْ یَکُنْ دَخَلَ بِاُمِّھَا بَلَغَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ قَالَ نَحْنُ کُنَّا اَحَقَّ بِھَا اِذَا کَانَتْ حَیَّۃً فَاَمَّا اِذَا مَاتَتْ فَاَنْتُمْ اَحَقُّ بِھَا

امام محمد نے کہا کہ ہم امام ابوحنیفہ کے قول پر عمل کرتے ہیں کہ مرد پر عدت نہیں۔ اور کیونکر وہ اپنی بیوی کو نہلا ئے گا حالانکہ اس کے لئے جائز ہے کہ اس کی بہن سے نکاح کرے اور اس کی بیٹی سے نکاح کرے جبکہ اس کی ماں سے صحبت نہ کی ہو۔ ہم کو حضرت عمر بن خطاب سے یہ خبر پہنچی کہ انہوں نے کہا کہ جب وہ زندہ تھی تو ہم اس کے زیادہ حقدار تھے اور جب وہ مرگئی تو تم اس کے زیادہ حقدار ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں۔

۲۲۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِیْ کَفْنِ الْمَرْاَۃِ اِنْ شِئْتَ ثَلٰثَۃَ اَثْوَابٍ وَاِنْ شِئْتَ اَرْبَعًا وَاِنْ شِئْتَ شَفْعًا وَاِنْ شِئْتَ وِتْرًا

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے عورت کے کفن کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو تین کپڑوں اور چاہو تو چار کپڑوں میں اور چاہو تو جفت کپڑوں میں اور چاہو تو طاق کپڑوں میں کفناؤ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۶۹) الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَیِّتِ

۶۹۔ میّت کو نہلا کر غسل کرنے کا بیان

۲۲۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْاِغْتِسَالِ مِنْ غُسْلِ الْمَیِّتِ، قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ اِنْ کَانَ صَاحِبُکُمْ نَجِسًا فَاغْتَسِلُوْا مِنْہُ وَالْوُضُوْءُ یُجْزِیُٔ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے میت کو نہلا کر غسل کرنے کے متعلق روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے تھے کہ اگر تمہارا ساتھی ناپاک ہے تو تم اس کے نہانے سے نہاؤ۔ اور وضو بھی کافی ہوتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِنْ شَآءَ اَیْضًا لَمْ یَتَوَضَّاْ فَاِنْ کَانَ اَصَابَہٗ شَیْءٌ مِّنَ الْمَآءِ الَّذِیْ غُسِلَ بِہِ الْمَیِّتُ غَسَلَہٗ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح

امام محمد نے کہا کہ اگر چاہے تو وضو بھی نہ کرے۔ اگر اس کو کوئی چیز اس پانی سے پہنچے جس سے مردے کو نہلایا ہے تو اس کو دھوڈالے۔ اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۲۲۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ كَانَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا نَرَاهُ اَمْرَ بِذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهٗ رَآهُ وَاجِبًا

ہیں کہ حضرت علیؓ بن ابی طالب میت کو نہلانے سے غسل کا حکم دیتے تھے۔

امام محمد نے کہا کہ حضرت علیؓ کے حکم دینے سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اس کو واجب سمجھتے تھے۔

۲۲۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ تَحْضُرُهُ الْجَنَازَةُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ يَتَيَمَّمُ بِالصَّعِيْدِ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا تَفْعَلُ ذٰلِكَ الْمَرْاَةُ اِذَا كَانَتْ حَائِضَةً

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے اس مرد کے متعلق روایت کرتے ہیں جس کے پاس جنازہ حاضر ہو اور وہ بے وضو ہو۔ انہوں نے کہا کہ وہ پاک مٹی سے تیمم کرے پھر نماز پڑھے۔ اور عورت جبکہ حالت حیض میں ہو ایسا نہ کرے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ حَمْلِ الْجَنَائِزِ

۷۰۔ جنازہ کے اُٹھانے کا بیان

۲۳۰۔ مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ مِنَ السُّنَّةِ حَمْلَ الْجَنَازَةِ بِجَوَانِبِ السَّرِيْرِ الْاَرْبَعَةِ فَمَا زِدْتَ عَلٰى ذٰلِكَ فَهُوَ نَافِلَةٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ يَبْدَاُ الرَّجُلُ فَيَضَعُ بِيَمِيْنِ الْمَيِّتِ الْمُقَدَّمَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَمِيْنَ الْمَيِّتِ الْمُؤَخَّرَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَعُوْدُ اِلَى الْمُقَدَّمِ الْاَيْسَرِ فَيَضَعُهٗ عَلٰى يَسَارِهٖ ثُمَّ يَاْتِي الْمُؤَخَّرَ الْاَيْسَرَ فَيَضَعُهٗ عَلٰى يَسَارِهٖ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ منصور بن معتمر۔ سالم بن ابی الجعد۔ عبید بن نسطاس۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جنازے کا چارپائی کے چاروں طرف سے اٹھانا سنت ہے۔ اور اگر تو اس پر زیادتی کرے تو یہ زیادتی ثواب کا باعث ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں پہلے آدمی میت کے اگلے داہنی طرف اپنے دائیں مونڈھے پر رکھے۔ پھر میت کی اگلی بائیں طرف پھرے۔ اور اس کو اپنے بائیں مونڈھے پر رکھے پھر اس کی پچھلی بائیں طرف آئے اور اس کو اپنے بائیں مونڈھے پر رکھے۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۷۱۔ نمازِ جنازہ کا بیان

۲۳۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہؒ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا قِرَاءَةَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَلَا رُكُوْعَ وَلَا سُجُوْدَ وَلٰكِنْ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ اِذَا فَرَغَ مِنَ التَّكْبِيْرِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جنازے کی نماز میں قرأت اور رکوع و سجود نہیں۔ لیکن اپنے دائیں بائیں سلام پھیرے جب کہ تکبیر سے فارغ ہو۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۲۳۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ وَلٰكِنْ تَبْدَاُ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَتُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَدْعُو اللّٰهَ لِنَفْسِكَ وَلِلْمَيِّتِ بِمَا اَحْبَبْتَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ الْاُوْلٰى الثَّنَاءُ عَلَى اللّٰهِ وَالثَّانِيَةُ صَلٰوةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالثَّالِثَةُ دُعَاءٌ لِلْمَيِّتِ وَالرَّابِعَةُ سَلَامٌ تَسْلِيْمٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جنازے کی نماز میں کوئی چیز مقرر نہیں۔ لیکن اللہ کی حمد سے ابتدا کرو اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو اور اللہ سے اپنی ذات کے لئے اور میت کے لئے دُعا کرو جو تم چاہو۔

امام محمد نے کہا کہ ہم سے سفیان ثوری نے بواسطہ ابو ہاشم ابراہیم نخعی کا قول نقل کیا کہ پہلی تکبیر میں خدا کی تعریف کرے۔ اور دُوسری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ اور تیسری میں میّت کے لئے دعا کرے اور چوتھی میں سلام پھیرے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

۲۳۳ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ قَالَ يُصَلِّيْ عَلَيْهَا اَئِمَّةُ الْمَسَاجِدِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ تَرْضَوْنَ بِهِمْ فِيْ صَلٰوتِكُمُ الْمَكْتُوْبَاتِ وَلَا تَرْضَوْنَ بِهِمْ عَلَى الْمَوْتٰى

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ يَنْبَغِيْ لِلْوَلِيِّ اَنْ يُقَدِّمَ اِمَامَ الْمَسْجِدِ وَلَا يُجْبَرُ عَلٰى ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے جنازے کی نماز کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ مسجدوں کے امام نماز پڑھائیں۔ اور ابراہیم نے کہا کہ تم اپنی فرض نمازوں میں ان کی امامت کو پسند کرتے ہو اور مردوں پر نماز میں ان کی امامت کو پسند نہیں کرتے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں ولی کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ مسجد کے امام کو آگے بڑھائے اور ولی کو اس پر مجبور نہ کیا جائے۔

رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۲۳۴۔ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا یُصَلُّوْنَ عَلَی الْجَنَائِزِ خَمْسًا وَّسِتًّا وَاَرْبَعًا حَتّٰی قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ کَبَّرُوْا بَعْدَ ذٰلِکَ فِیْ وَلَایَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ حَتّٰی قُبِضَ اَبُوْ بَکْرٍ ثُمَّ وَلِیَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَفَعَلُوْا ذٰلِکَ فِیْ وَلَایَتِہٖ فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِکَ عُمَرُ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّکُمْ مَعْشَرَ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَتٰی مَا تَخْتَلِفُوْنَ یَخْتَلِفُ مَنْ بَعْدِکُمْ وَالنَّاسُ حَدِیْثٌ عَھْدٍ بِالْجَاھِلِیَّۃِ فَاجْمَعُوْا عَلٰی شَیْءٍ یَجْتَمِعُ بِہٖ عَلَیْہِ مَنْ بَعْدَکُمْ فَاجْمَعَ رَاْیُ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ یَنْظُرُوْا اٰخِرَ جَنَازَۃٍ کَبَّرَ عَلَیْھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قُبِضَ فَیَاْخُذُوْنَ بِہٖ فَیَرْفُضُوْنَ بِہٖ مَا سِوٰی ذٰلِکَ فَنَظَرُوْا فَوَجَدُوْا اٰخِرَ جَنَازَۃٍ کَبَّرَ عَلَیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَّبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ جنازے کی نماز میں پانچ، چھ اور چار تکبیریں کہا کرتے تھے یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی پھر حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں اسی طرح تکبیریں کہتے رہے یہانتک کہ حضرت ابوبکرؓ کا انتقال ہوگیا۔ پھر حضرت عمر بن خطاب خلیفہ ہوئے تو لوگوں نے ان کی خلافت کے زمانے میں بھی ایسا ہی کیا۔ جب حضرت عمرؓ بن خطاب نے یہ دیکھا تو کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی جماعت جب تم اختلاف کروگے تو تم سے پچھلے لوگ بھی اختلاف کرینگے، اور لوگوں کا زمانہ جاہلیت سے قریب ہے۔ اس لئے تم لوگ ایک چیز پر اجماع کرلو۔ تاکہ تمہارے بعد والے لوگ اس پر متفق ہوجائیں۔ چنانچہ صحابہ کی رائے اس پر ٹھیری کہ اخیر نماز جنازہ کو دیکھیں۔ جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اخیر عمر میں پڑھا ہو۔ آپ نے اس پر جتنی تکبیریں کہی ہوں اس پر عمل کریں۔ اور جو اس کے علاوہ ہو اس کو چھوڑدیں انہوں نے دیکھا او معلوم کیا کہ آخری جنازے پر آپ نے چار تکبیریں کہی ہیں۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۲۳۵۔ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا الْھَیْثَمُ عَنْ اَبِیْ یَحْیٰی عُمَیْرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّہٗ صَلّٰی عَلٰی یَزِیْدَ بْنِ الْمُکَفَّفِ فَکَبَّرَ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ وَھُوَ اٰخِرُ شَیْءٍ اَلْکَبَرَۃُ عَلَی الْجَنَائِزِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ہیثم۔ ابویحیٰ عمیر بن سعید نخعی۔ حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے یزید بن کمفف کا جنازہ پڑھا تو چار تکبیریں کہیں اور وہ اخیر عمل ہے کہ انہوں نے جنازے پر تکبیر کہی۔

۲۳۶۔ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ سعید بن مرزبان۔ عبداللہ

قَالَ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو رَبَاحُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَنَّہٗ كَبَّرَ عَلَی ابْنَةٍ لَهٗ اَرْبَعًا

بن ابی اوفی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیٹی کے جنازے پر چار تکبیریں کہیں۔

بَابُ اِدْخَالِ الْمَيِّتِ الْقَبْرَ ۲۷۔ مُردے کو قبر میں داخل کرنے کا بیان

۲۳۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْمَيِّتِ يُدْخَلُ الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ قَالَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ مِنْ حَيْثُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَحَدَّثَنِيْ مَنْ رَاٰى اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ يُدْخِلُوْنَ مَوْتَاهُمْ فِي الزَّمَنِ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَاَنَّ السَّلَّ شَيْءٌ صَنَعَهٗ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ ذٰلِكَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا کہ مردے کو کس طرف سے قبر میں داخل کیا جائے اس پر انہوں نے کہا قبلے کی طرف سے جس جگہ سے اس پر نماز پڑھی جائے ابراہیم نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے جس نے کہ اہل مدینہ کو دیکھا۔ کہ پہلے زمانے میں اپنے مردے قبلے کی طرف سے قبر میں داخل کرتے تھے اور سل ایک چیز ہے کہ اہل مدینہ اسکو بعد اس کے کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يُدْخَلُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ لَا يُسَلُّ سَلًّا مِنْ قِبَلِ الرِّجْلَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا۔ کہ مردہ قبلے کی طرف سے قبر میں داخل کیا جائے اور اس کو پاؤں کی طرف سے نہ کھینچ۔

(ف) سل کے معنی ہیں میت کو سر کی طرف سے نکال کر قبر میں داخل کرنا اور صورت اس کی یہ ہے کہ جنازہ قبر کے پاؤں کی طرف رکھا جائے پھر سر کی طرف سے میّت کو نکال کر قبر میں رکھا جائے یہ حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہے۔

۲۳۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُدْخِلُ الْقَبْرَ اِنْ شَاءَ شَفْعًا وَاِنْ شَاءَ وِتْرًا كُلُّ ذٰلِكَ حَسَنٌ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہا ابراہیم نے کہا کہ قبر میں اگر چاہے جفت اور اگر چاہے طاق داخل ہوں یعنے تدفینِ اتارنے کے لئے خواہ جفت آدمی ہوں یا طاق دونوں طرح درست اور بہتر ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

بَابُ ۷۳ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

۲۳۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْجَنَائِزِ اِذَا اجْتَمَعَتْ قَالَ تُصَفُّ صَفًّا بَعْضُهَا اَمَامَ بَعْضٍ وَتُصَفُّهَا جَمِيْعًا يَقُوْمُ الْاِمَامُ وَسْطَهَا فَاِذَا كَانُوْا رِجَالًا وَنِسَاءً جَعَلَ الرِّجَالَ هُمْ يَلُوْنَ الْاِمَامَ وَالنِّسَاءَ اَمَامَ ذٰلِكَ يَلِيْنَ الْقِبْلَةَ كَمَا اَنَّ الرِّجَالَ يَلُوْنَ الْاِمَامَ اِذَا كَانُوْا فِي الصَّلٰوةِ وَالنِّسَاءُ مِنْ وَرَائِهِمْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

۲۴۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ صَلّٰى ابْنُ عُمَرَ عَلٰى اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ عُمَرَ ابْنِهَا فَجَعَلَ اُمَّ كُلْثُوْمٍ يَلِيْنَ الْقِبْلَةَ وَجَعَلَ زَيْدًا مِمَّا يَلِي الْاِمَامَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

۲۴۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى ابْنُ مَوْهَبٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يُصَلِّيْ عَلٰى جَنَائِزِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَيَجْعَلُ الرِّجَالَ يَلُوْنَهٗ وَالنِّسَاءَ يَلِيْنَ الْقِبْلَةَ ۔

۲۴۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرٍو

۷۳ - مردوں اور عورتوں کے جنازے کا بیان

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جب کئی جنازے جمع ہو جائیں تو ان سب کے صف باندھے کہ بعض بعض کے آگے ہو اور امام ان کے درمیان کھڑا ہو اگر مرد اور عورتیں ملے ہوں تو مردوں کے جنازے امام کے نزدیک کئے جائیں۔ اور عورتوں کے جنازے اس سے آگے قبلے کی طرف کئے جائیں جیسے کہ مرد امام کے نزدیک ہوتے ہیں جبکہ نماز میں ہوں اور عورتیں ان سے پیچھے ہوتی ہیں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد ابو حنیفہ - سلیمان الشیبانی - عامر شعبی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ابن عمر نے ام کلثوم حضرت علی کی بیٹی اور ام کلثوم کے بیٹے دونو کا اکٹھا جنازہ پڑھا تو ام کلثوم کا جنازہ قبلے کی طرف رکھا اور زید کا جنازہ امام کے نزدیک رکھا۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

محمد - ابو حنیفہ - عیسی بن عبداللہ بن موہب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ کو مردوں اور عورتوں کا جنازہ پڑھتے دیکھا تو مردوں کے جنازے اپنے نزدیک کئے اور عورتوں کے جنازے قبلے کی طرف کئے۔

محمد - ابو حنیفہ - ہیثم - سعید بن عمرو - ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر نے ایک عورت

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى امْرَأَةٍ وَلَدَتْ مِنَ الزِّنَا مَاتَتْ هِيَ وَابْنُهَا فَصَلَّى عَلَيْهِمَا ابْنُ عُمَرَ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا يُتْرَكُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ لَا يُصَلَّى عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

کا جنازہ پڑھا جس نے زنا کا بچہ جنا تھا وہ مرگئی۔ اور اس کا بچہ بھی مرگیا تو ابن عمر نے اُس کا جنازہ پڑھا۔
امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اہل قبلہ میں سے کوئی آدمی بے جنازہ نہ چھوڑا جائے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۴۷) الْمَشْيِ مَعَ الْجَنَازَةِ

۴۷۔ جنازے کے ساتھ چلنے کا بیان

۲۴۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ يَتَقَدَّمُ الْجَنَازَةَ وَيَتَبَاعَدُ مِنْهَا حَتَّى يَتَوَارَى عَنْهَا۔
قَالَ مُحَمَّدٌ لَا نَرَى بِتَقَدُّمِ الْجَنَازَةِ بَأْسًا إِذَا كَانَ قَرِيْبًا مِنْهَا وَالْمَشْيُ خَلْفَهَا أَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ابراہیم کو دیکھا کہ جنازے کے آگے بغیر نظر سے اوجھل ہوئے چلتے تھے۔
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جنازے کے آگے چلنے میں کچھ حرج نہیں جب کہ اس سے نزدیک ہو۔ اور اس کے پیچھے چلنا افضل ہے اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۲۴۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُكْرَهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ الرَّاكِبُ أَمَامَ الْجَنَازَةِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ مکروہ ہے یہ کہ سوار جنازے کے آگے چلے۔
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۲۴۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ امْشِ حَيْثُ شِئْتَ إِنَّمَا يُكْرَهُ أَنْ يَنْطَلِقَ الْقَوْمُ فَيَجْلِسُوْنَ عِنْدَ الْقَبْرِ وَيَتْرُكُوْنَ الْجَنَازَةَ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے جنازے کے آگے چلنے کا حکم پوچھا تو انہوں نے کہا کہ تو چل جس جگہ چاہے بجز اس کے کہ لوگ جاکر قبر کے پاس بیٹھ جائیں اور جنازہ کو چھوڑ دیں۔
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۲۴۶ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ کُنْتُ اُجَالِسُ اَصْحَابَ عَبْدِاللّٰهِ وَعَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدَ وَغَیْرَهُمَا فَتَمُرُّ عَلَیْهِمُ الْجَنَازَةُ وَهُمْ مُحْتَبُوْنَ فَمَا یَحِلُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ حَبْوَتَهٗ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰی اَنْ یُّقَامَ لِلْجَنَازَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے کہ ابراہیم نے کہا - کہ میں عبد اللہ بن مسعود کے ساتھیوں علقمہ اور اسود وغیرہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا اور ان کے پاس سے جنازے گزرتے تھے اور یہ لوگ احتبا کی شکل سے بیٹھے ہوتے تھے تو ان میں سے کوئی اپنا احتبار نہ کھولتا تھا یعنے بدستور بیٹھے رہتے تھے کھڑے نہ ہوتے تھے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جنازے کے واسطے کھڑا نہ ہو۔ اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔

۲۴۷ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِیْمَ مَتٰی یَجْلِسُ الْقَوْمُ قَالَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ عَنْ مَنَاکِبِ الرِّجَالِ وَقَالَ اَرَاَیْتَ لَوْ اِنْتَهَوْا اِلَی الْقَبْرِ وَلَمْ یُضْرَبْ فِیْهِ بِفَاسٍ اَکُنْتَ قَائِمًا حَتّٰی یُحْفَرَ الْقَبْرُ

قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ عَلَی الْاَرْضِ فَلَا بَاْسَ بِالْقُعُوْدِ وَیُکْرَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

محمد - ابو حنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا کہ لوگ کس وقت بیٹھیں انہوں نے کہا - جب کہ جنازہ لوگوں کے مونڈھوں سے نیچے رکھا جائے اور کہا کہ بھلا بتلاؤ کہ اگر قبر کے پاس پہنچیں اور اس میں کدال نہ ماری گئی ہو تو کیا کھڑا رہے یہاں تک کہ قبر کھودی جائے یعنی جب میت زمین پر رکھی جائے تو پھر بیٹھنا جائز ہے۔

امام محمد نے کہا کہ جب میت کو زمین پر رکھا جائے تو پھر بیٹھنے میں کچھ حرج نہیں اور اس سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۲۴۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ الْحَارِثَ ابْنَ اَبِیْ رَبِیْعَةَ مَاتَتْ اُمُّهٗ نَصْرَانِیَّةً فَتَبِعَ جَنَازَتَهَا فِیْ رَهْطٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَا نَرٰی بِاِتِّبَاعِهَا بَاْسًا اِلَّا اَنَّهٗ یَتَنَحّٰی نَاحِیَةً عَنِ الْجَنَازَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

محمد ابو حنیفہ - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حارث بن ربیعہ کی ماں مرگئی جو کہ نصرانیہ تھی تو حضرت کے کچھ اصحاب اس کے جنازے کے ساتھ گئے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس کے جنازے کے ساتھ جانے میں کچھ مضائقہ نہیں سمجھتے مگر یہ کہ جنازے سے ایک طرف کنارے رہے اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۷۵) تَسْنِيْمِ الْقُبُوْرِ وَ تَجْصِيْصِهَا

۲۴۹- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ رَاٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَبْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَ قَبْرَ عُمَرَ مُسَنَّمَةً نَاشِزَةً مِّنَ الْاَرْضِ عَلَيْهَا فِلَقٌ مِّنْ مَّدَرٍ اَبْيَضَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ يُسَنَّمُ الْقَبْرُ تَسْنِيْمًا وَلَا يُرَبَّعُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

۲۵۰- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ يُقَالُ اِرْفَعُوا الْقَبْرَ حَتّٰى يُعْرَفَ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَلَا يُوْطَاُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا نَرٰى اَنْ يُّزَادَ عَلٰى مَا خَرَجَ مِنْهُ وَنَكْرَهُ اَنْ يُّجَصَّصَ اَوْ يُطَيَّنَ اَوْ يُجْعَلَ عِنْدَهٗ مَسْجِدًا اَوْ عَلَمًا اَوْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ وَيُكْرَهُ الْاٰجُرُّ اَنْ يُّبْنٰى بِهٖ اَوْ يُدْخَلَ الْقَبْرَ وَلَا نَرٰى بِرَشِّ الْمَاءِ عَلَيْهِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

۲۵۱- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَّنَا يَرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ تَرْبِيْعِ الْقُبُوْرِ وَ تَجْصِيْصِهَا

۷۵- قبروں کا اونٹ کی کوہان کی طرح بنانا اور ان کا گچ بنانا

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ابراہیم نے کہا کہ خبر دی مجھ کو جس نے حضرت کی قبر اور ابو بکر اور عمر کی قبر اونٹ کی کوہان کی طرح زمین سے اٹھی ہوئی دیکھی اس پر سفید مٹی کے ٹکڑے تھے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قبر اونٹ کوہان کی طرح بنائی جائے اور چوکھنٹی نہ کی جائے۔

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت ہے کہ کہا جاتا تھا کہ قبر اونچی کرو یہاں تک کہ پہچانی جائے کہ وہ قبر ہے۔ پس وہ روندی نہ جائے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور نہیں دیکھتے ہم یہ کہ زیادہ کیا جائے اس چیز پر جو کہ اس سے نکلے یعنی جو مٹی قبر سے نکلی اس کے سوا اور مٹی نہ اس میں ڈالی جائے اور مکروہ رکھتے ہیں ہم یہ کہ گچ کی جائے یا مٹی سے لیپی جائے یا اس کے پاس مسجد بنائی جائے یا نشان بنایا جائے یا اس پر لکھا جائے اور مکروہ ہے پکی اینٹ کہ اس سے قبر بنائی جائے یا قبر میں داخل کی جائے اور ہمارے نزدیک قبر پر پانی چھڑکنے میں کچھ گناہ نہیں۔ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

محمد - ابوحنیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارے ایک استاد نے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک رفع کرتے ہوئے بیان کیا کہ آپ نے چوکھنٹی کرنے سے قبر کے اور اس کے گچ کرنے سے منع فرمایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رحمہ اللہ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

۲۵۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ لَاَنْ اَطَأَ عَلٰی جَمْرَةٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَطَأَ عَلٰی قَبْرٍ مُتَعَمِّدًا۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ نَکْرَهُ الْوَطْأَ عَلَی الْقَبْرِ مُتَعَمِّدًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ابن مسعود کہتے تھے کہ البتہ چنگاری پر کھڑا ہونا میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ میں جان بوجھ کر قبر کو روندوں۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو لیتے ہیں۔ کہ جان بوجھ کر قبروں کو روندنا مکروہ ہے۔ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۷۶ مَنْ اَوْلٰی بِالصَّلٰوةِ عَلَی الْجَنَازَةِ

۷۶۔ جنازے کی نماز پڑھانے کا مستحق کون ہے

۲۵۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ وَعَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّعْبِیِّ اَنَّهُمَا قَالَا الزَّوْجُ اَحَقُّ بِالصَّلٰوةِ عَلَی الْمَیِّتِ مِنَ الْاَبِ قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ اَخْبَرَنِیْ رَجُلٌ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ الْاَبُ اَحَقُّ بِالصَّلٰوةِ عَلَی الْمَیِّتِ مِنَ الزَّوْجِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَبِهٖ کَانَ یَاخُذُ اَبُوْ حَنِیْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم وعون بن عبداللہ شعبی سے روایت کرتے ہیں ان دونوں نے کہا کہ خاوند جنازے کی نماز کا زیادہ حق دار ہے باپ سے اور حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ باپ زیادہ حق دار ہے نماز جنازہ کا خاوند سے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور اسی کو امام ابوحنیفہ لیتے تھے۔

بَابُ ۷۷ اِسْتِهْلَالِ الصَّبِیِّ وَالصَّلٰوةِ عَلَیْهِ

۷۷۔ آواز کے ساتھ بچے کا رونا اور اس پر نماز پڑھنا

۲۵۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا بچے کے حق میں

فی السقط اذا استهل صلی علیه وورث واذا لم یستهل لم یصل علیه ولم یورث۔

قال محمد وبه نأخذ والاستهلال ان یقع حیًّا وهو قول ابی حنیفة

۲۵۵۔ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الصبی یقع میتًا وقد کمل خلقه لا یحجب ولا یرث ولا یصلی علیه

قال محمد وبه نأخذ ولکنه یغسل ویکفن ویدفن وهو قول ابی حنیفة رح

کہا کہ جب کچا بچہ آواز کرے تو اس کا جنازہ پڑھا جائے اور وارث کیا جائے اور جب آواز نہ کرے تو نہ اس کا جنازہ پڑھا جائے اور نہ وارث کیا جائے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور استہلال کے معنی یہ ہیں کہ زندہ پیدا ہو امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہے کہ جو بچہ مرا ہوا پیدا ہوا اور اس کا بدن پورا ہو چکا ہو تو نہ محروم کرتا ہے اور نہ وارث ہوتا ہے اور نہ اس کا جنازہ پڑھا جائے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ لیکن وہ غسل دیا جائے اور کفنایا جائے اور دفنایا جائے۔ اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

باب (۷۸) غسل الشهید

۷۸۔ شہید کے نہلانے کا بیان

۲۵۶۔ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یستشهد فیموت مکانه الذی قتل فیه قال ینزع عنه خفاه وقلنسوته ویکفن فی ثیابه التی کانت علیه

قال محمد وبه نأخذ وینزع عنه ایضًا کل جلد وسلاح ویزیدون وینقصون ما احبوا من الاکفان ولا یغسل ولکن یصلی علیه وهو قول ابی حنیفة رح

۲۵۷۔ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یقتل فی المعرکة وقال لا یغسل والذی یضرب فیحمل الی اهله قال یغسل۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد شہید ہو اور جس جگہ قتل ہو اسی جگہ مر جائے۔ تو اس کے موزے اور ٹوپی اتار لیئے جائیں اور جو کپڑے پہنے ہوں انہیں میں دفن کیا جائے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اس سے ہر چمڑا اور ہتھیار اتار لیا جائے اور جو کپڑا چاہیں اس کے کفن میں زیادہ کریں اور غسل نہ دیا جائے لیکن اس پر نماز پڑھی جائے۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر کوئی مرد کافروں کی لڑائی کی لڑائی میں قتل کیا جائے تو اس کو غسل نہ دیا جائے اور جو کوئی مارا جائے اور گھر کی طرف اٹھا کر لایا جائے تو اس کو غسل دیا جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلِهٰذَا حُمِلَ
اَيْضًا عَلٰى اَيْدِي الرِّجَالِ حَيًّا فَمَاتَ
غُسِلَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اسی طرح
جب آدمیوں کے ہاتھوں سے زندہ اٹھایا جائے تو
اسکو بھی غسل ہی دیا جائے۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

٢٥٨ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا سَالِمُ الْاَفْطَسُ قَالَ مَا مِنْ نَّبِيٍّ
اِلَّا هَرَبَ مِنْ قَوْمِهٖ اِلَى الْكَعْبَةِ يَعْبُدُ رَبَّهَا
وَاِنَّ حَوْلَهَا لَقُبُوْرَ ثَلٰثِ مِائَةِ نَبِيٍّ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ سالم الطس سے روایت ہے
کہ کوئی نبی نہیں مگر یہ کہ اپنی قوم سے کعبے کی طرف
اس کے رب کی عبادت کرنے کو بھاگے اور کعبے
کے گرد تین سو نبیوں کی قبریں ہیں۔

٢٥٩ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ قَبْرُ
هُوْدٍ وَصَالِحٍ وَشُعَيْبٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

محمد۔ ابوحنیفہ عطاء بن سائب سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت ہود اور صالح اور شعیب کی قبریں
مسجد حرام یعنے کعبے کی مسجد میں ہیں۔

٢٦٠ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَنَاءُ اُمَّتِيْ بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُوْنِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ الطَّعْنُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا الطَّاعُوْنُ قَالَ وَخْزُ
اَعْدَائِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَفِيْ كُلٍّ شُهَدَاءُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ زیاد بن علاقہ۔ عبداللہ بن حارث
ابوموسی اشعری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا فنا طعن
اور طاعون کے سبب سے ہوگا کسی نے عرض کی
کہ یا حضرت طعن کو تو ہم جانتے ہیں اور طاعون کیا
چیز ہے فرمایا تمہارے دشمن جن کی چھیڑ ہے اور ہر
ایک میں فوت شدہ شہید ہے۔

بَابُ (٧٩) زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

٧٩۔ قبروں کی زیارت کا بیان

٢٦١ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ
بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ
عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَلَا تَقُوْلُوْا
هُجْرًا فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ
اُمِّهٖ وَعَنْ لَحْمِ الْاَضَاحِيْ اَنْ تُمْسِكُوْهُ
فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فَاَمْسِكُوْهُ مَا بَدَا لَكُمْ
وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ لِيَتَّسِعَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ علقمہ بن مرثد ابن بریدہ اسلمی اپنے
والد سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے
ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں قبروں کی زیارت
سے منع کیا تھا تو اب ان کی زیارت کیا کرو اور
ان کو بالکل چھوڑ نہ دو۔ اس لئے کہ محمد (صلی اللہ علیہ
وسلم) کو اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی اجازت دی
گئی۔ اور ہم نے تم کو تین دن سے زیادہ قربانی
کا گوشت رکھنے سے منع کیا تھا اب اس کو رکھ
رکھو جب تک چاہو۔ اور جمع کر رکھو۔ ہم نے

نُوسِعَكُمْ عَلٰى فَقِيْرِكُمْ وَعَنِ النَّبِيْذِ فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ فَانْتَبِذُوْا فِي كُلِّ ظَرْفٍ فَإِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُ وَلَا تَشْرَبُوا الْمُسْكِرَ

تم کو اس لئے منع کیا تھا کہ تمہارا مالدار محتاج پر فراخی کرے۔ اور ہم نے تم کو کدو کے تونبے میں اور سبز برتن میں اور رال والے برتن میں چھوہارے بھگونے سے منع کیا تھا۔ اب برتن میں نبیذ بناؤ۔ اس لئے کہ برتن نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ حرام کرتا ہے اور نہ نشے والی چیز پیو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِزِيَارَةِ الْقُبُوْرِ لِلدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ وَلِذِكْرِ الْآخِرَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

امام محمد نے کہا کہ ہم ان سبھوں پر عمل کرتے ہیں کہ میت کے حق میں دعا اور آخرت کی یاد کے لئے قبروں کی زیارت میں کوئی حرج نہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

(ف) ابتداء اسلام میں لوگ بت پرستی چھوڑ کر مسلمان ہوئے تھے اس لئے حضرت ﷺ نے زیارت قبور سے منع کیا تھا کہ مبادا شرک میں پھر گرفتار ہو جائیں جب لوگوں کے دل میں اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دی اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنوں کا استعمال بھی منع کر دیا تاکہ شراب یاد نہ پڑے اور جب اس کی عادت چھوٹ گئی تو ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دے دی۔

بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ — ۸۰۔ قرآن پڑھنے کا بیان

۲۴۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ بِالثَّلٰثِ الْآيَاتِ اللَّاتِيْ فِيْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ فَقَدْ أَكْثَرَ وَأَطَابَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ یحییٰ بن عمرو بن سلمہ۔ اپنے والد سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ جو ہر رات کو سورۃ بقرہ کی اخیر کی تین آیتیں پڑھے (یعنی آمن الرسول سے آخر تک) تو اس نے اکثر قرآن پڑھا اور اچھا کام کیا۔

۲۴۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَا تَهُذُّوا الْقُرْآنَ كَهَذِّ الشِّعْرِ وَلَا تَنْثُرُوْهُ كَنَثْرِ الدَّقَلِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ قرآن کو جلدی نہ پڑھو جلدی شعر پڑھنے کی طرح اور نہ بکھیرو اس کو ردی کھجوروں کی طرح۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ يَنْبَغِيْ لِلْقَارِئِ أَنْ يَفْهَمَ مَا يَقْرَأُ وَهُوَ قَوْلُ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قاری کو اس طرح پڑھنا مناسب ہے کہ سمجھ میں آسکے اور امام

أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

٢٦٤ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ أَمَا أَنَّ بِكُلِّ حَرْفٍ يُتْلُوهُ قَالَ عَشَرَ حَسَنَاتٍ أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ الٓمّٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ أَلِفٌ وَلَامٌ وَمِيْمٌ ثَلٰثُوْنَ حَسَنَةً

٢٦٥ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا يَتَحَوَّلُ الرَّجُلُ مِنْ قِرَاءَةٍ إِلَى قِرَاءَةٍ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ يَعْنِي حَرْفَ عَبْدِ اللهِ وَحَرْفَ زَيْدٍ وَغَيْرِهِ

٢٦٦ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ يُقْرِئُ رَجُلًا أَعْجَمِيًّا أَنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّومِ طَعَامُ الْأَثِيْمِ فَلَمَّا أَنْ أَعْيَاهُ قَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ أَمَا تُحْسِنُ أَنْ تَقُولَ طَعَامُ الْفَاجِرِ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ إِنَّ الْخَطَاءَ فِي كِتَابِ اللهِ لَيْسَ أَنْ تَقُولَ بَعْضَهُ فِي بَعْضٍ يَقُولُ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَالْغَفُورُ الْحَكِيمُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَالْعَزِيزُ الرَّحِيمُ كَذٰلِكَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَلٰكِنِ الْخَطَأَ أَنْ تَقْرَأَ آيَةَ الْعَذَابِ آيَةَ الرَّحْمَةِ وَآيَةَ الرَّحْمَةِ الْعَذَابَ وَأَنْ تَزِيدَ فِي كِتَابِ اللهِ مَا لَيْسَ فِيهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

٢٦٧ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ حَسِّنُوا أَصْوَاتَكُمْ بِالْقُرْآنِ

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

محمد - ابو حنیفہ - عاصم بن ابی النجود - ابوالاحوص - عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ خبردار ہو کر جو کوئی قرآن پڑھے اس کو ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں خبردار ہو میں نہیں کہتا کہ الٓمّٓ ایک حرف ہے لیکن الف اور لام اور میم تیس نیکیاں ہیں۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مرد ایک قرأت سے دوسری قرأۃ کی طرف نہ پھرے امام ابو حنیفہ نے کہا کہ اس سے مراد عبداللہ اور زید وغیرہ کی قرأت ہے۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابن مسعود ایک مرد عجمی کو پڑھاتے تھے اَنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ سو جب وہ اس سے تھک گیا۔ تو عبداللہ نے اس سے کہا کہ کیا تو اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ طعام الفاجر کہے عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ خطا قرآن میں یہ نہیں ہے کہ تو بعض کو بعض میں پڑھے یعنے کہے الغفور الرحیم الغفور الحکیم العزیز الحکیم والعزیز الرحیم۔ خدا تبارک و تعالےٰ اسی طرح ہے ولیکن خطا یہ ہے کہ تو عذاب کی آیت کے بدلے رحمت کی آیت پڑھے اور رحمت کی آیت کے بدلے عذاب کی آیت پڑھے اور یہ کہ زیادہ کرے تو قرآن میں وہ چیز کہ قرآن میں نہیں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ فرماتے تھے۔ کہ خوش آوازی سے قرآن شریف پڑھو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُذُ وَالْقِرَاءَةُ عِنْدَنَا كَمَا رُوِيَ عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ إِنَّ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ قِرَاءَةً الَّذِي إِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَاُ حَسِبْتَهُ يَخْشَى اللّٰهَ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور قرأت ہمارے نزدیک یہ ہے۔ جیسے کہ طاؤس نے روایت کی انہوں نے کہا کہ سب لوگوں میں بہت خوش آواز قرارت میں وہ شخص ہے۔ کہ جس کو تو پڑھتا ہوا سنے تو تو گمان کرے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

۲۹۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ كَانَ يُقَالُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَمْ يَاْذَنْ بِشَيْءٍ اِذْنَهُ لِلصَّوْتِ الْحَسَنِ بِالْقُرْاٰنِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ کہا جاتا تھا کہ خدا نے کسی چیز کی اجازت نہیں دی جیسے کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنے کی اجازت دی۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ وَالْجُنُبِ

۸۱۔ حمام میں اور جنابت کی حالت میں قرآن پڑھنے کا بیان

۲۹۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ اَحَدُهُمْ جُزْءًا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُذُ لَا نَرٰى بِهٖ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کے اصحاب میں سے کوئی قرآن کا ایک جزو پڑھتا تھا۔ اور اس حال میں کہ وہ بے وضو ہوتا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے اور امام ابوحنیفہؒ کا بھی قول ہے

۳۰۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ اَحْسِبُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَرَادَ اَنْ يَبْعَثَنَا فِيْ حَاجَةٍ لَهُ فَقَالَ لَنَا اِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِيْنِكُمَا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ الْخَلَاءَ وَخَرَجَ فَاَخَذَ مِنَ الْمَاءِ شَيْئًا فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ ثُمَّ رَجَعَ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ

محمد۔ شعبہ بن حجاج۔ عمرو بن مرہ جملی۔ عبداللہ بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور بنی اسد کے ایک شخص حضرت علی کے پاس گئے حضرت علی نے چاہا کہ ہم کو اپنے کسی کام میں بھیجیں تو فرمایا کہ تم دونوں پہلوان ہو اس لئے اس کام کے ساتھ ممارست کرو میں نے تم کو اس کے لئے بلایا اور اس پر عمل کرو۔۔۔ ۔۔۔ پھر پاخانے میں داخل ہوئے۔ اور نکلے اور کچھ پانی لے کر اپنے منہ اور دونوں ہاتھ پر ملا پھر قرآن پڑھتے

فَكَأَنَّا أَنْكَرْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَلَا يَحْجُزُهٗ عَنْ ذٰلِكَ وَرُبَّمَا قَالَ لَا يَحْجُبُهٗ عَنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ

ہوئے پھرے ہے ہم نے اس کو بُرا سمجھا تو کہا کہ حضرت قرآن پڑھتے تھے۔ اور آپ کو جنابت کے سوا کوئی چیز اس سے نہ روکتی تھی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ لَا نَرٰى بَأْسًا بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ جُنُبًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ کہ ہر حال میں قرآن پڑھنا درست ہے سوائے اس کے اس کو نہانے کی حاجت ہو۔ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

۲۷۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ قَالَ لَيْسَ لِذٰلِكَ بُنِيَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے حمام میں قرآن پڑھنے کا حکم پوچھا انہوں نے کہا کہ حمام اسواسطے نہیں بنایا گیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَإِنْ شِئْتَ فَاقْرَأْ بَلَغَنَا عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ أَنَّهٗ قَرَأَ فِي الْحَمَّامِ

امام محمدؒ نے کہا کہ اگر تو چاہے تو پڑھ کہ ہم کو ضحاک سے روایت پہنچی کہ انہوں نے حمام میں قرآن پڑھا۔

۲۷۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ لَا يَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ إِلَّا الْاٰيَةَ وَنَحْوَهَا الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ وَالَّذِيْ يُجَامِعُ أَهْلَهٗ وَفِي الْحَمَّامِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ چار آدمی قرآن نہ پڑھیں مگر ایک آیت یا اس کے مانند جنبی اور حیض والی اور جو اپنی بیوی سے صحبت کرے اور جو حمام میں ہو۔

۲۷۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ اذْكُرِ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ فِي الْحَمَّامِ وَغَيْرِهٖ إِذَا عَطَسْتَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو حمام وغیرہ میں چھینکے تو ہر حال میں اللہ کا ذکر کر یعنی الحمد للہ کہہ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے

۲۷۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَحْمَدُ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ حَالٍ كُنْتُ فِيْ خَلَاءٍ أَوْ غَيْرِهٖ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ میں ہر حال میں خدا کی حمد کہتا ہوں۔ خواہ پاخانے میں ہوں یا اس کے غیر میں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

امام محمد نے کہا کہ ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۸۲) الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ وَالْاِفْطَارِ

۲۷۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ سَوَادَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجْتُ اُرِیْدُ مَکَّۃَ فَلَقِیْتُ رُفْقَتَیْنِ فِیْ اِحْدٰھُمَا حُذَیْفَۃُ رض وَفِی الْاُخْرٰی اَبُوْمُوْسٰی الْاَشْعَرِیُّ رض قَالَ فَکُنْتُ فِیْ اَصْحَابِ حُذَیْفَۃَ رض قَالَ فَصَامَ حُذَیْفَۃُ وَاَصْحَابُہٗ وَاَبُوْمُوْسٰی وَاَصْحَابُہٗ فَکَانَ حُذَیْفَۃُ یُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَیُؤَخِّرُ السَّحُوْرَ وَکَانَ اَبُوْمُوْسٰی یُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَیُعَجِّلُ السَّحُوْرَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ حُذَیْفَۃَ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

۲۷۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَفْطَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاَصْحَابُہٗ فِیْ یَوْمٍ غَیْمٍ فَظَنُّوْا اَنَّ الشَّمْسَ قَدْ غَابَتْ قَالَ فَطَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ عُمَرُ مَا تَعَرَّضْنَا لِجَنَفٍ نُتِمُّ ھٰذَا الْیَوْمَ ثُمَّ نَقْضِیْ یَوْمًا مَکَانَہٗ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ اَیُّمَا رَجُلٍ اَفْطَرَ فِیْ غَیْمٍ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ اَوْ حَائِضٌ اَفْطَرَتْ ثُمَّ طَھُرَتْ فِیْ بَعْضِ النَّھَارِ اَوْ قَدِمَ الْمُسَافِرُ فِیْ بَعْضِ النَّھَارِ اِلٰی مِصْرِہٖ اَتَمَّ مَا بَقِیَ

۸۲۔ سفر میں روزہ اور افطار کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ابراہیم بن مسلم۔ بنی سوارۃ بن عامر کے ایک مرد سے روایت کرتے ہیں اس نے کہا کہ میں مکے کے ارادے سے نکلا تو میں دو گروہ سے ملا ایک گروہ میں حذیفہ تھے اور دُوسرے میں ابو موسیٰ اشعری۔ میں حذیفہ کے ساتھیوں میں ملا تو حذیفہ اور ابو موسیٰ اور اُن کے ساتھیوں نے روزہ رکھا۔ حذیفہ تو روزہ کھولنے میں جلدی کرتے تھے اور سحری میں تاخیر کرتے تھے۔ لیکن ابو موسیٰ روزہ کھولنے میں دیر کرتے تھے اور سحری میں جلدی کرتے تھے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم حذیفہ کے قول کو لیتے ہیں اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر اور ان کے ساتھیوں نے ابر کے دن روزہ کھولا انہوں نے گمان کیا کہ سورج ڈوب گیا پھر سورج نکلا تو حضرت عمر نے کہا۔ کہ ہم نے گناہ کا ارادہ نہیں کیا یعنی جان بوجھ کر روزہ نہیں توڑا ہم یہ دن پورا کرتے ہیں پھر اس کی جگہ ایک دن قضا کریں گے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں کہ اگر کوئی مرد ماہ رمضان مبارک میں ابر کے دن روزہ کھولے یعنی کچھ دن باقی ہو یا حیض والی روزہ کھولے پھر دن کے کچھ حصے میں حیض سے پاک ہو جائے یا مسافر بعض دن میں اپنے شہر میں آ جائے تو باقی

مِنْ يَوْمِهٖ فَلَمْ يَاكُلْ وَلَمْ يَشْرِبْ وَقَضٰى يَوْمًا مَكَانَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ

دِن بغیر کھائے پیئے پورا کرے اور اس کی جگہ ایک دن قضا روزہ رکھے اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔

بَابُ ۸۳ قُبْلَةِ الصَّائِمِ وَمُبَاشِرَتِهٖ

۸۳۔ روزہ دار کے بوسہ لینے اور مُباشرت کرنے کا بَیان

۲۷۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے اس حال میں کہ روزہ دار ہوتے۔

۲۷۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ زیاد بن علاقہ۔ عمر بن میمون۔ عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بوسہ لیتے تھے اس حال میں کہ روزے سے ہوتے۔

۲۷۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِىِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم يُصِيْبُ مِنْ وَجْهِهَا وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا اِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ نَفْسَهٗ عَنْ غَيْرِ ذٰلِكَ اَىِ الْاِنْزَالِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ایک شخص۔ عامر شعبی۔ مسروق۔ عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے منہ سے حاصل کرتے تھے اس حال میں کہ روزہ دار ہوتے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس میں کچھ مضائقہ نہیں سمجھتے کہ وہ مرد بوسہ لے جو اپنی خواہشات کے روکنے پر قادر ہو یعنی اگر انزال کا خوف نہ ہو تو روزے کے حال میں عورت کا بوسہ لینا درست ہے امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے

۲۸۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا مَا لَمْ يَخَفْ عَلٰى نَفْسِهٖ غَيْرَ الْمُبَاشَرَةِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدن سے بدن لگاتے تھے یعنی اپنی بیوی کے بدن سے اس حال میں روزہ دار ہوتے

امام محمد نے کہا۔ کہ ہم اس میں کچھ خوف نہیں دیکھتے جبکہ مباشرت کے سوا اپنی جان پر کسی چیز کا خوف نہ کرے۔ اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۸۴) مَا يَنْقُضُ الصَّوْمَ

۲۸۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَتَمَضْمَضُ اَوْ يَسْتَنْشِقُ وَهُوَ صَائِمٌ فَيَسْبِقُهُ الْمَاءُ فَيَدْخُلُ حَلْقَهُ قَالَ يُتِمُّ صَوْمَهُ ثُمَّ يَقْضِيْ يَوْمًا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا كَانَ ذَاكِرًا لِصَوْمِهٖ وَاِذَا كَانَ نَاسِيًا لِصَوْمِهٖ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

۲۸۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِي الْقَيْءِ لَا قَضَاءَ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ تَعَمَّدَهُ فَيُتِمُّ صَوْمَهُ ثُمَّ يَقْضِيْهِ بَعْدُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

۲۸۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُصِيْبُ اَهْلَهُ وَهُوَ صَائِمٌ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ يُتِمُّ صَوْمَهُ وَيَقْضِيْ مَا اَفْطَرَ وَيَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ خَيْرٍ وَلَوْ عَلِمَ بِهِ الْاِمَامُ تَعَزَّرَهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَنَرٰى مَعَ ذٰلِكَ اَنَّ عَلَيْهِ الْكَفَّارَةَ عِتْقُ رَقَبَةٍ

۸۴۔ روزہ کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے اس آدمی کے متعلق کہا کہ جو کلی کرے اور ناک میں پانی لے اس حال میں کہ روزے دار ہو۔ اور پانی اس پر غالب آ گئے اور اس کے حلق میں داخل ہو تو وہ اپنا روزہ تمام کرے پھر اس کی جگہ ایک دن قضا روزہ رکھے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں جبکہ اس کو اپنا روزہ یاد ہو اور جبکہ اس کو اپنا روزہ یاد نہ ہو تو اس پر قضا نہیں اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ قے کرنے میں روزے کی قضا نہیں۔ مگر یہ کہ جان بوجھ کر قے کی ہو تو اپنا روزہ تمام کرے پھر بعد اس کے اس کی قضا کرے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو مرد رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کرے اس حال میں کہ روزے دار ہو تو وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جو توڑا ہو وہ قضا کرے اور اللہ کی قربت چاہے جس قدر ممکن ہو۔ یعنی جہاں تک ممکن ہو اس کا کفارہ ادا کرے۔ تاکہ وہ گناہ اس کا معاف ہو اور اگر حاکم کو یہ حال معلوم ہو تو اس کو تعزیر کرے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قضا کرے اور ساتھ اس کے اس پر کفارہ بھی ہے کہ ایک

فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ اَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

غلام آزاد کرے اور یہ نہ پائے تو روزے رکھے دو مہینے کے پے در پے اگر اس سے یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے ہر مسکین کو آدھا صاع یعنے دو سیر گیہوں دے اور اگر جو یا کھجور ہو تو ہر مسکین کو چار چار سیر دے یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

بَابُ (۸۵) فَضْلِ الصَّوْمِ

۸۵۔ روزے کی فضیلت کا بیان

۲۸۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ يَعْدِلُ بِصَوْمِ سَنَةٍ وَصَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ بِصَوْمِ سَنَتَيْنِ سَنَةٌ قَبْلَهَا وَسَنَةٌ بَعْدَهَا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ عاشورے کے دن روزہ رکھنے کا ثواب ایک برس کے روزے کے برابر ہے اور عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا ثواب دو برس کے روزے کے برابر ہے۔ ایک برس ... پہلے اور ایک برس اس کے بعد۔

۲۸۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْاَقْمَرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَظَلُّ صَائِمًا وَيَبِيْتُ طَاوِيًا قَائِمًا ثُمَّ يَنْصَرِفُ اِلٰى شُرْبَةٍ مِنْ لَبَنٍ قَدْ وُضِعَتْ لَهٗ فَيَشْرَبُهَا فَتَكُوْنُ فِطْرَهٗ وَسَحُوْرَهٗ اِلٰى مِثْلِهَا مِنَ الْقَابِلَةِ قَالَ فَانْصَرَفَ اِلٰى شُرْبَتِهٖ فَوَجَدَ بَعْضَ اَصْحَابِهٖ قَدْ بَلَغَ مَجْهُوْدَهٗ فَشَرِبَهَا فَطُلِبَ لَهٗ فِيْ بُيُوْتِ اَزْوَاجِهٖ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ فَلَمْ يُوْجَدْ فَطَلَبُوْا عِنْدَ اَصْحَابِهٖ فَلَمْ يَجِدُوْا عِنْدَهُمْ شَيْئًا فَقَالَ مَنْ يُطْعِمُنِيْ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ فَلَمْ يَجِدُوْا

محمد۔ ابو حنیفہ۔ علی بن اقمر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دن کو روزہ سے ہوتے اور رات کو خالی پیٹ کھڑے ہو کر عبادت کرتے تھے۔ پھر دودھ پینے کی طرف متوجہ ہوتے جو آپ کے لئے رکھا ہوا ہوتا پھر آپ اس کو پیتے۔ آئندہ رات کے لئے یہی آپ کا افطار اور آپ کی سحری ہوتی۔ ایک بار آپ اپنے دودھ کی طرف پھرے تو آپ نے اپنے بعض اصحاب کو بہت بھوکا پایا۔ انہوں نے اس کو پیا اور آپ کے لئے آپ کی بیویوں کے گھر میں کھانے پینے کی چیز تلاش کی گئی ان کے پاس بھی کوئی چیز نہ ملی تو آپ نے دو بار فرمایا کہ جو شخص مجھ کو کھلائے گا اللہ اس کو کھلائے گا۔ ان لوگوں کو کچھ نہ ملا جو آپ کو کھلاتے۔ پھر یہ لوگ بکری کی طرف متوجہ

شَيْئًا يَطْعِمُوْنَهُ إِيَّاهُ قَالَ فَاَقْبَلُوْا عَلَى الْعَنْزِ فَوَجَدُوْهَا لَا تَحْمِلُ مَا كَانَتْ فَحَلَبُوْا مِنْهَا مِثْلَ شُرْبِهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

ہوئے تو اسکے تھن میں پہلے کے اعتبار سے زیادہ دودھ پایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دودھ پینے کے اندازے سے اس کو دوہا۔

بَابُ ۸۶ زَكٰوةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَالِ الْيَتِيْمِ

۸۶۔ سونے اور چاندی کی زکوٰۃ اور یتیم کے مال کا بیان

۲۸۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ عِشْرِيْنَ مِثْقَالًا مِنَ الذَّهَبِ زَكٰوةٌ فَاِذَا كَانَ الذَّهَبُ عِشْرِيْنَ مِثْقَالًا فَفِيْهَا نِصْفُ مِثْقَالٍ فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ صَدَقَةٌ فَاِذَا بَلَغَتِ الْوَرِقُ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ بیس مثقال سے کم سونے میں زکوٰۃ نہیں جب سونا بیس مثقال ہو تو اس میں آدھا مثقال دینا واجب ہے اور جب زیادہ ہو تو اسی حساب سے اور دو سو درہم سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں جب چاندی دو سو درہم کو پہنچے تو اس میں پانچ درہم دینے واجب ہیں۔ اور جو زیادہ ہو۔ تو اسی حساب سے دینا ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَاْخُذُ بِذٰلِكَ كُلِّهٖ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ فَمَا زَادَ عَلٰى مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَلَيْسَ فِي الزِّيَادَةِ شَيْءٌ حَتّٰى تَبْلُغَ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا فَيَكُوْنَ فِيْهَا دِرْهَمٌ فَمَا زَادَ عَلَى الْعِشْرِيْنَ مِثْقَالًا مِنَ الذَّهَبِ فَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ حَتّٰى يَبْلُغَ اَرْبَعَةَ مَثَاقِيْلَ فَيَكُوْنَ فِيْهَا بِحِسَابِ ذٰلِكَ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ بھی ان سب حکموں کو لیتے ہیں مگر ایک حکم میں کہ جب چاندی دوسو درہم سے زیادہ ہو تو زیادتی میں کچھ زکوٰۃ نہیں۔ یہاں تک کہ چالیس درہم کو پہنچے تو اس میں ایک درہم دینا واجب ہوگا اور اسی طرح اگر سونا بیس مثقال سے زیادہ ہو تو اس میں بھی کچھ زکوٰۃ نہیں یہاں تک کہ چار مثقال کو پہنچے تو اس میں اسی حساب سے زکوٰۃ دے۔

۲۸۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ فِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ زَكٰوةٌ وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ الزَّكٰوةُ حَتّٰى يَجِبَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جب تک کہ نماز نہیں واجب ہوتی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور امام

أَبِي حَنِيفَةَ

ابو حنیفہ کا بھی قول ہے۔

۲۸۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ اَبِي سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيْمِ زَكٰوةٌ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ لیث بن ابی سلیم۔ مجاہد۔ ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۲۸۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا حَضَرَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ هٰذَا شَهْرُ زَكٰوتِكُمْ فَمَنْ حَضَرَ فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيَقْضِهِ ثُمَّ لِيُزَكِّ مَا بَقِيَ

محمد۔ ابو حنیفہؒ۔ ابو بکر۔ حضرت عثمان بن عفان سے روایت کرتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آتا تو کہتے تھے کہ اے لوگو تمہارا یہ مہینہ زکوٰۃ کا ہے۔ جب مہینہ رمضان کا آئے اور کسی پر قرض ہو تو چاہیئے کہ ادا کرے پھر باقی مال کی زکوٰۃ دے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ عَلَيْهِ الزَّكٰوةُ بَعْدَ قَضَاءِ دَيْنِهٖ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ادائے قرض کے بعد اس پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔

۲۹۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ دَيْنٌ عَلَى النَّاسِ فَيَقْضِيْهِ فَزَكَّاهُ لِمَا مَضٰى

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم۔ ابن سیرین۔ علی بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب لوگوں پر قرض ہو۔ تو اس کو ادا کرے پھر باقی مال کی زکوٰۃ دے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيفَةَ رح

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

۲۹۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ اَقْرَضَ رَجُلًا اَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ زَكٰوتُهَا عَلَى الَّذِيْ يَسْتَغِلُّهَا وَيَنْتَفِعُ بِهَا

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو آدمی کسی کو قرض ہزار درہم دے تو زکوٰۃ اس پر ہے جو اس کو اپنے کام میں لائے اور اس سے فائدہ اُٹھائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا زَكٰوتُهَا عَلٰى صَاحِبِهَا اِذَا قَبَضَهَا زَكَّاهَا لِمَا مَضٰى

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اس کو نہیں لیتے اس کی زکوٰۃ اس کے مالک پر ہے۔ جب اس کو لے تو گذرے سالوں کی زکوٰۃ دے۔

بَابُ (۸۷) زَكٰوةِ الْحُلِيِّ

۸۷۔ زیور کی زکوٰۃ کا بیان

۲۹۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ عبداللہ بن مسعودؓ

قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ لَهٗ اِنَّ لِیْ حُلِيًّا فَهَلْ عَلَیَّ فِيْهِ زَكٰوةٌ فَقَالَ لَهَا نَعَمْ قَالَتْ اِنَّ لِیْ اِبْنَیْ اَخٍ يَتَامٰی فِیْ حَجْرِیْ اَفَتُجْزِئُ عَنِّیْ اَنْ اَجْعَلَ ذٰلِكَ فِيْهِمَا۔

سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے ابن مسعودؓ سے کہا کہ میرے پاس کچھ زیور ہے تو کیا مجھ پر اس کی زکوٰۃ واجب ہے ابن مسعودؓ نے کہا کہ ہاں اس نے کہا کہ میرے دو بھتیجے یتیم ہیں کہ میری گود میں ہیں تو کیا مجھے کفایت کرتا ہے یہ کہ میں یہ زکوٰۃ اُن میں خرچ کردوں ابن مسعود نے کہا ہاں کافی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِاَنْ يُّعْطِیَ مِنَ الزَّكٰوةِ ذِی رَحِمٍ اِلَّا وَلَدًا اَوْ وَالِدًا وَوَلَدَ وَلَدٍ وَجَدًّا وَجَدَّةً وَاِنْ كَانُوْا فِیْ عِيَالِهٖ وَالزَّوْجَةُ لَا تُعْطٰی مِنَ الزَّكٰوةِ وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ لَا يُعْطَی الزَّوْجُ مِنَ الزَّكٰوةِ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَا نَرٰی بَاْسًا بِاَنْ تُعْطِیَ الزَّوْجَ مِنَ الزَّكٰوةِ وَلَا نَرٰی فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْحُلِیِّ زَكٰوةً اِلَّا فِی الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَاَمَّا فِی الْجَوْهَرِ وَاللُّؤْلُؤِ فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ لِلتِّجَارَةِ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہر رشتہ دار کو زکوٰۃ دینی درست ہے مگر بیٹے یا باپ یا پوتے اور دادے یا دادی کو درست نہیں ہے۔ اگرچہ اس کے عیال میں ہوں اور اپنی عورت کو بھی زکوٰۃ نہ دی جائے اور امام ابوحنیفہ نے کہا کہ خاوند کو بھی زکوٰۃ دینی درست نہیں لیکن ہمارے نزدیک تو خاوند کو زکوٰۃ دینی درست ہے۔ اور ہمارے نزدیک کسی زیور میں زکوٰۃ نہیں مگر چاندی اور سونے کے زیور میں اور جواہر اور موتی میں زکوٰۃ نہیں مگر یہ کہ سوداگری کے لئے ہوں تو اُن میں بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

۲۹۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ فِی الْجَوْهَرِ وَاللُّؤْلُؤِ زَكٰوةٌ اِذَا لَمْ يَكُنْ لِلتِّجَارَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جواہر اور موتیوں میں زکوٰۃ نہیں ہے جب کہ تجارت کے لئے نہ ہوں۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں۔ اور امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

بَابُ (۸۸) زَكٰوةِ الْفِطْرِ وَالْمَمْلُوْكِيْنَ

۸۸۔ صدقہ فطر اور غلاموں کی زکوٰۃ کا بیان

۲۹۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِیْ صَدَقَةِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ صدقہ فطر واجب ہے ہر شخص

الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ مَمْلُوْكٍ اَوْ حُرٍّ اَوْ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ

پر غلام ہو یا آزاد چھوٹا ہو یا بڑا آدھا صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ بِهٖ نَاْخُذُ فَاِنْ اَدّٰى صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَجْزَاَهٗ اَيْضًا وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ زَبِيْبٍ يُّجْزِئُهٗ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَلَا يُجْزِئُهٗ اِلَّا صَاعٌ مِّنْ زَبِيْبٍ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر ایک صاع جَو دے تو یہ بھی اس کو کافی ہے اور امام ابوحنیفہ نے کہا کہ آدھا صاع خشک انگور بھی اس کو کافی ہے لیکن ہمارے قول میں ایک صاع خشک انگور سے کم کافی نہیں۔

۲۹۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ الْمَكِّيِّ عَنِ الْمُجَاهِدِ قَالَ مَا سِوَى الْبُرِّ صَاعًا

محمد۔ سفیان الثوری۔ عثمان بن اسود مکی۔ مجاہد سے روایت کرتے کہ گیہوں کے سوا جو چیز ہے ایک صاع دے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ بِهٰذَا نَاْخُذُ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔

۲۹۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْمَمْلُوْكِيْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤَدُّوْنَ الضَّرِيْبَةَ زَكٰوةٌ وَّلٰكِنْ اِذَا كَانُوْا لِلتِّجَارَةِ كَانَتِ الزَّكٰوةُ فِي الْقِيْمَةِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ غلاموں میں اور ان میں کہ اپنا خراج ادا کرتے ہیں زکوٰۃ نہیں۔ لیکن اگر تجارت کے لئے ہوں تو اُن کی قیمت میں زکوٰۃ واجب ہوگی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ بِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

(ف) ضریبہ کی صورت یہ ہے کہ مالک اپنے غلام پر خراج مقرر کر دیتا ہے۔ کہ مثلاً ماہوار ہم تجھ سے اتنا روپیہ لے لیا کریں گے اگر تو اس سے زیادہ کمائے۔ تو وہ تیرا ہے اور کم کمائے تو وہ بھی تجھ پر ہے۔

۲۹۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَمْلُوْكُ لِلتِّجَارَةِ فَالصَّدَقَةُ مِنَ الْقِيْمَةِ فِيْ كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر غلام تجارت کے لئے ہوں تو زکوٰۃ ان کی قیمت سے دینی واجب ہے ہر دو سو درہم میں پانچ درہم ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ بِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

بَابُ (۸۹) زَكٰوةِ الدَّوَابِّ الْعَوَامِلِ

۲۹۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ يُطْلَبُ نَسْلُهَا اِنْ شِئْتَ فِي كُلِّ فَرَسٍ دِيْنَارٌ وَاِنْ شِئْتَ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ وَاِنْ شِئْتَ فَالْقِيْمَةُ ثُمَّ كَانَ فِي كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فِي كُلِّ فَرَسٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ يَاْخُذُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَمَّا فِي قَوْلِنَا فَلَيْسَ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ عَفَوْتُ لِاُمَّتِيْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ۔

۲۹۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا هَيْثَمُ بْنُ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم يَقُوْلُ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ فَرَسِهٖ وَلَا فِيْ عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ

۳۰۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْحُمُرِ السَّائِمَةِ زَكٰوةٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

۳۰۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ

۸۹ - کام کرنے والے چارپایوں کی زکوٰۃ کا بیان

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ چرنے والے گھوڑوں میں کہ ان کی نسل مطلوب ہو زکوٰۃ ہے اگر تو چاہے تو ہر گھوڑے میں ایک دینار ہے اور اگر چاہے تو دس درہم ہیں - اور اگر چاہے تو قیمت لگائے - پھر ہر دو سو درہم میں پانچ درہم زکوٰۃ دے ہر گھوڑے میں ہے خواہ نر ہو یا مادہ -

امام محمد نے کہا - کہ ان سبھوں کو امام حنیفہ لیتے لیتے ہیں اور ہمارے قول میں گھوڑوں میں زکوٰۃ نہیں ہم کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت پہنچی کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے معاف کی زکوٰۃ اپنی امت کے گھوڑوں سے اور غلاموں سے اگر تجارت کے لئے نہ ہوں -

محمد ہیثم بن عراک بن مالک - اپنے والد سے وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سے سُنا فرماتے تھے - کہ مرد مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں -

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ چرنے والے گدہوں میں زکوٰۃ نہیں -

امام محمد لے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے -

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ کام کرنے والے بیلوں اور

بِمَا يُعْمَلُ عَلَيْهِ مِنَ الثِّيرَانِ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا يَكُونُ مِنَ الْإِبِلِ الْعَوَامِلِ فِي الْعَمَالاتِ صَدَقَةٌ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

چکی پیسنے والے اور کام کرنے والے اونٹوں پر زکوٰۃ نہیں۔
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۹۰) زَكٰوةِ الزَّرْعِ وَالْعُشْرِ

۹۰۔ کھیتی کی زکوٰۃ اور عشر کا بیان

۳۰۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ فِي كُلِّ شَيْءٍ أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ أَوْ سُقِيَ سَيْحًا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِغَرْبٍ أَوْ دَالِيَةٍ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا يَأْخُذُ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَمَّا فِي قَوْلِنَا فَلَيْسَ فِي الْخُضَرِ صَدَقَةٌ وَالْخُضَرُ الْبُقُولُ وَالرِّطَابُ وَمَا لَمْ يَكُنْ لَهُ ثَمَرَةٌ بَاقِيَةٌ نَحْوَ الْبِطِّيخِ وَالْقِثَّاءِ وَالْخِيَارِ وَمَا كَانَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَأَشْبَاهِ ذٰلِكَ فَلَيْسَ فِيهِ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ وَالْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا وَالصَّاعُ قَفِيزُ الْحَجَّاجِيِّ وَرُبُعُ الْهَاشِمِيِّ وَهُوَ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ ہر اس چیز میں دسواں حصہ ہے جو زمین سے پیدا ہو بشرطیکہ آسمان یا چشمے اور نہر سے سیراب ہو اور اگر چرسہ یا پانی کھینچنے والے جانور نے اس کو سیراب کیا ہو تو بیسواں حصہ ہے
امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ اسی کو لیتے تھے اور ہمارے قول میں سبز ترکاریوں میں زکوٰۃ نہیں اور خضر ترکاریاں اور تر چیزیں اور وہ چیز کہ اس کا پھل خیرہ نہ رہ سکے مانند تربوز اور ککڑی اور کھیرے کے اور جو چیز کہ ہو گیہوں سے اور جَو سے اور کھجور اور انگور خشک سے اور مانند اس کے تو اس میں زکوٰۃ نہیں یہاں تک کہ پانچ وسق کو پہنچے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قفیز حجاجی اور ربع ہاشمی ہے اور وہ آٹھ رطل ہے۔

۳۰۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ مَنْسُوخَةٌ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حماد سے روایت ہے اس آیت کے متعلق کہ اس کا حق اس کے کاٹنے کے دن دو۔ ابراہیم نے کہا کہ یہ آیت منسوخ ہے یعنی کھیتی وغیرہ میووں اور ترکاریوں میں زکوٰۃ واجب نہیں۔

۳۰۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ أَبِي صَخْرَةَ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ابو صخرہ محاربی۔ زیاد بن حدیر سے روایت ہے۔ کہ حضرت عمر نے ان کو عین التمر

قَالَ بَعَثَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضى مُصَدِّقًا إِلَىٰ عَيْنِ التَّمْرِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَّأْخُذَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ أَمْوَالِهِمْ رُبُعَ الْعُشْرِ وَمِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الذِّمَّةِ إِذَا اخْتَلَفُوْا بِهَا لِلتِّجَارَةِ نِصْفَ الْعُشْرِ وَمِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الْحَرْبِ الْعُشْرَ۔

(ایک جگہ کا نام ہے) میں زکوٰۃ تحصیل کرنے کو بھیجا تو اُن کو حکم دیا کہ مسلمانوں کے مال سے چالیسواں حصّہ اور اہل ذمہ کافروں کے مال سے جب کہ اس سے تجارت کرتے ہوں بیسواں حصّہ۔ اور اہل حرب کے مال میں سے دسواں حصّہ لیں۔

۲۵ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ رض قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَبْعَثُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مُصَدِّقًا لِأَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ فَأَرَادَنِيْ أَنْ أَعْمَلَ لَهُ فَقُلْتُ لَا حَتّٰى تَكْتُبَ لِيْ عَهْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض الَّذِيْ كَتَبَ لَكَ فَكَتَبَ لِيْ أَنْ أَخُذَ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ رُبُعَ الْعُشْرِ وَمِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الذِّمَّةِ إِذَا اخْتَلَفُوْا بِهَا لِلتِّجَارَةِ نِصْفَ الْعُشْرِ وَمِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الْحَرْبِ الْعُشْرَ

محمد - ابوحنیفہ - ہیثم - انس بن سیرین - انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں انس رض نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب ان کو اہل بصرہ کی طرف زکوٰۃ تحصیل کرنے کو بھیجتے تھے تو ارادہ کیا حضرت انس نے کہ میں ان کے لئے زکوٰۃ تحصیل کروں میں نے کہا کہ میں نہیں کروں گا یہاں تک کہ تو مجھ کو عہد لکھ دے جو عمر نے تیرے لئے لکھا تھا۔ تو اُنہوں نے میرے لئے عہد لکھا۔ کہ میں مسلمانوں کے مال سے چالیسواں حصّہ لوں اور اہل ذمّہ کے مال سے جبکہ اس سے تجارت کرتے ہوں۔ بیسواں حصّہ لوں۔ اور اہل حرب کے مال میں سے دسواں حصّہ لوں

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَأْخُذُ فَأَمَّا مَا أُخِذَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ زَكٰوةٌ فَيُوْضَعُ فِيْ مَوْضِعِ الزَّكٰوةِ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَمَنْ سَمَّى اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا أُخِذَ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَمِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ وُضِعَ مَوْضِعَ الْخَرَاجِ فِي الْبَيْتِ الْمَالِ فِي الْمُقَاتِلَةِ

امام محمد رح نے کہا کہ انہیں سب حکم کو ہم لیتے ہیں۔ لیکن جو مسلمانوں سے لے وہ زکوٰۃ ہے کہ فقیروں اور مسکینوں کے واسطے اور ان لوگوں کے واسطے جن کا نام اللہ تعالٰی نے قرآن میں لیا زکوٰۃ کے درمیان رکھا جائے اور جو مال کہ اہل ذمہ اور اہل حرب سے لیا جائے تو وہ خراج کی جگہ بیت المال میں مجاہدوں کے لئے رکھا جائے۔

بَابُ (۹۱) كَيْفَ تُعْطَى الزَّكٰوةُ

۹۱ - زکوٰۃ کس طرح دی جائے

۳۰۶ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ

محمد - ابوحنیفہ - عمرو بن جبیر - ابراہیم نخعی

قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَرَادَ أَنْ يُعْطِيَ زَكوٰةَ أَرْبَعِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَذَهَبَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ يَدُلُّهُ فَكَانَ يُعْطِي أَهْلَ الْبَيْتِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَوْ كُنْتُ أَنَا كَانَ أَنْ أُغْنِيَ جَمَاعَةَ أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَحَبَّ إِلَيَّ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ أَعْطِ مِنَ الزَّكوٰةِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمِائَتَيْنِ وَلَا يَبْلُغُ بِهَا مِائَتَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مُغْرَمًا فَيُعْطِي قَدْرَ دَيْنِهِ وَفَضْلَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ إِلَّا قَلِيلٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے چار سو درہم زکوٰۃ دینے کا ارادہ کیا۔ تو ابراہیم کے پاس گیا کہ اس کو بتلائے۔ وہ ہر گھر والوں کو دس درہم دیتا تھا تو ابراہیم نے کہا کہ اگر میں ہوتا تو ہر گھر والوں کو بھوک سے بے پرواہ کرتا میرے نزدیک بہتر تھا یعنے اتنا دیتا کہ بے پرواہ ہو جاتے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ دی جائے زکوٰۃ سے وہ چیز کہ اس کے اور دوسو درہم کے درمیان ہے اور دوسو درہم کو نہ پہنچے مگر یہ کہ قرضدار ہو تو قرض کے موافق دیا جاوے اور اس سے زیادہ سو درم مگر کچھ کم اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

بَابٌ ۹۲ زَكوٰةِ الْإِبِلِ

۹۲-اُونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان

۳۱۷- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ فِي خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ إِلَى تِسْعٍ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى تِسْعَ عَشْرَةَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ إِلَى أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا حِقَّةٌ إِلَى

محمدؒ۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری دینی واجب ہے نو تک اور جب نو سے ایک اونٹ زیادہ ہو تو اُن میں دو بکریاں ہیں چودہؔ تک اور جب پندرہ ہوں تو اُن میں تین بکریاں ہیں۔ انیسؔ تک اور جب بیس ہوں تو اُن میں چار بکریاں ہیں چوبیسؔ تک اور جب پچیس اُونٹ ہوں تو ان میں ایک سال کی اُونٹنی واجب ہے پینتیسؔ تک اور جب ایک زیادہ ہو۔ تو اُن میں تین برس کی اونٹنی ہے سانٹھ تک اور جب ایک زیادہ ہو تو ان میں چار برس کی اونٹنی دینی واجب ہے جو

سِتِّيْنَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيْهَا
جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ
فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا
بِنْتَا لَبُوْنٍ إِلَى تِسْعِيْنَ
فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا
حِقَّتَانِ إِلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ
ثُمَّ تُسْتَقْبَلُ الْفَرِيْضَةُ
فَإِذَا كَثُرَتِ الْإِبِلُ
فَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ قَالَ فِيْ مِائَةٍ وَّخَمْسٍ
وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْإِبِلِ حِقَّتَانِ وَشَاةٌ
وَفِيْ ثَلَاثِيْنَ وَمِائَةٍ حِقَّتَانِ وَشَاتَانِ
وَفِيْ خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَمِائَةٍ حِقَّتَانِ
وَثَلَاثُ شِيَاهٍ وَفِيْ أَرْبَعِيْنَ وَمِائَةٍ
حِقَّتَانِ وَأَرْبَعُ شِيَاهٍ وَفِيْ خَمْسٍ
وَأَرْبَعِيْنَ وَمِائَةٍ حِقَّتَانِ وَابْنَةُ
مَخَاضٍ وَفِيْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةٍ ثَلَاثُ
حِقَاقٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ
ثُمَّ تُسْتَقْبَلُ الْفَرِيْضَةُ أَيْضًا
فَلَمَّا بَلَغَتْ خَمْسِيْنَ أُخْرٰى كَانَتْ
فِيْهَا حِقَّةٌ ثُمَّ تُسْتَقْبَلُ الْفَرِيْضَةُ
وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

پانچویں برس میں لگی ہو پچھتر تک اور جب ایک زیادہ ہو تو اُن میں حقہ دو دو برس کی دینی واجب ہیں۔ اور جب ایک زیادہ ہو۔ تو اُن میں دو اونٹنیاں تین تین برس کی دینی واجب ہیں۔ ایک سو بیس تک پھر از سر نو زکوٰۃ شروع کی جائے یعنی ہر پانچ اونٹوں میں بکری بنت مخاض وغیرہ موافق ترتیب مذکور کے اور جب اونٹ بہت ہوں یعنے ایک سو بیس سے زیادہ تو ہر پچاس اونٹوں میں پورے تین برس کی اونٹنی دینی واجب ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ ایک سو پچیس اونٹوں میں تین تین برس کی دو اونٹنیاں اور ایک بکری دینی واجب ہیں اور ایک سو تیس میں تین برس کی دو اونٹنیاں اور دو بکریاں دینی واجب ہیں۔ اور ایک سو پینتیس میں دو حقے اور تین بکریاں دینی واجب ہیں اور ایک سو چالیس میں دو حقے اور چار بکریاں دینی واجب ہیں اور ایک سو پینتالیس میں دو حقے اور ایک برس کی ایک اونٹنی دینی واجب ہے اور ایک سو پچاس میں تین اونٹنیاں تین برس کی دینی واجب ہیں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ انہی سب حکموں کو ہم لیتے ہیں پھر از سر نو زکوٰۃ شروع کی جاوے۔ جب اور پچاس ہو جائے تو اُن میں ایک اونٹنی تین برس کی دینی واجب ہے پھر از سر نو زکوٰۃ شروع کی جائے اور یہ سب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۹۳ بَابُ زَکٰوۃِ الْغَنَمِ

۲۴۳ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِيْ اَقَلَّ مِنَ الْاَرْبَعِيْنَ مِنَ الْغَنَمِ زَكٰوةٌ فَاِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا شَاةٌ اِلٰى مِائَةٍ وَّعِشْرِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيْهَا شَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً عَلٰى مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلٰثِ مِائَةٍ فَاِذَا كَثُرَتِ الْغَنَمُ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

۲۴۴ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ بَعَثَ سَعْدًا اَوْ سَعِيْدَ بْنَ مَالِكٍ مُصَدِّقًا فَاَتٰى عُمَرَ يَسْتَاْذِنُهُ فِيْ جِهَادٍ فَقَالَ اَوَلَسْتَ فِيْ جِهَادٍ قَالَ وَمِنْ اَيْنَ وَالنَّاسُ يَزْعُمُوْنَ اَنِّيْ اَظْلِمُهُمْ قَالَ فِيْمَا ذَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ تَحْسِبُ عَلَيْنَا السَّخْلَةَ فِي الْعِيْنَةِ قَالَ اَحْسِبْهَا وَاِنْ جَاءَ بِهَا الرَّاعِيْ عَلٰى كَفِّهِ اَوَلَسْتَ تَدَعُ لَهُمُ الْمَاخِضَ وَالرُّبّٰى وَالْاَكِيْلَةَ وَتَيْسَ الْغَنَمِ۔

۹۳ - بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم - عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ چالیس بکریوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں جب چالیس ہوں تو اُن میں ایک بکری دینی واجب ہے۔ ایک سو بیس بکریوں تک اور جب ایک زیادہ ہو۔ تو اُن میں دو بکریاں دینی واجب ہے دو سو تک اور جب دو سو سے ایک زیادہ ہو تو ان میں تین بکریاں ہیں تین سو تک اور جب بکریاں بہت ہوں تو ہر سو میں ایک بکری ہے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

محمد - ابوحنیفہ - عطاء بن سائب - حسن بصری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے سعد یا سعید بن مالک کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا تو وہ حضرت عمر کے پاس جہاد کی اجازت لینے کو آئے عمر نے کہا کہ کیا تو جہاد میں نہیں۔ یعنی زکوٰۃ تحصیل کرنے میں بھی جہاد کا ثواب ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کہاں سے ہوگا حالانکہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ میں اُن پر زیادہ ظلم کرتا ہوں حضرت عمرؓ نے کہا کہ تجھ کو ظالم کیوں کہتے ہیں سعد نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ تو ہم پر بکری کا بچہ بھی گنتا ہے عمر نے کہا کہ میں اسکو گن لوں گا اگرچہ چرواہا اسکو اپنی ہتھیلی پر لائے حضرت عمرؓ نے کہا کہ کیا تو ان کے لئے حاملہ اور بچہ والی اور فربہ اور بکریوں کا نر نہیں چھوڑتا ہے جب عمدہ قسم کے مال ان کو چھوڑ دیئے جاتے ہیں تو ہر قسم کی بکریوں میں حساب کیا جاوے گا۔ اگرچہ نہایت ہی چھوٹا ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَ بِهٰذَا نَاْخُذُ وَالْمَاخِضُ الَّتِیْ فِیْ بَطْنِهَا وَلَدُهَا وَالرُّبِّیُّ الَّتِیْ تُرَبِّیْ وَلَدَهَا وَالْاَکِیْلَةُ الَّتِیْ تُسَمَّنُ لِلْاَکْلِ اِنَّمَا یَنْبَغِیْ لِلْمُصَدِّقِ اَنْ یَاْخُذَ مِنْ اَوْسَطِ الْغَنَمِ وَیَدَعُ الْمُرْتَفِعَ وَالرِّذَالَ وَیَاْخُذُ مِنَ الْاَوْسَاطِ الْبَیْنِ فَصَاعِدًا۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور ماخض وہ بکری ہے جس کے پیٹ میں بچہ ہو یعنی حاملہ ہو۔ اور ربی وہ بکری ہے۔ جو اپنا بچہ پالتی ہو اور اکیلہ وہ بکری ہے جو کھانے کے لئے موٹی کی جائے اور زکوٰۃ لینے والے کے لئے مناسب ہے کہ زکوٰۃ میں درمیانی بکریاں لے اعلےٰ اور ادنےٰ درجے کی چھوڑ دے۔

بَابُ (۹۴) زَکٰوۃِ الْبَقَرِ

۹۴۔ گائے کی زکوٰۃ کا بیان

۳۱۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَیْسَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثِیْنَ مِنَ الْبَقَرِ شَیْءٌ فَاِذَا کَانَتْ ثَلٰثِیْنَ مِنَ الْبَقَرِ فَفِیْهَا تَبِیْعٌ اَوْ تَبِیْعَةٌ اِلٰی اَرْبَعِیْنَ فَاِذَا کَانَتْ اَرْبَعِیْنَ فَفِیْهَا مُسِنَّةٌ ثُمَّ مَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِکَ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ تیس گایوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں جب تیس گائیں ہوں تو ان میں ایک گائے یا بیل ایک سال کا چالیس گایوں تک اور جب گائیں چالیس ہوں تو ان میں ایک گائے ہے دو برس کی پھر جو زیادہ ہو تو اسی حساب سے ان میں زکوٰۃ واجب ہوگی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَ بِهٰذَا کُلِّهٖ کَانَ یَاْخُذُ اَبُوْحَنِیْفَةَ وَاَمَّا فِیْ قَوْلِنَا فَلَیْسَ فِی الزِّیَادَةِ عَلَی الْاَرْبَعِیْنَ شَیْءٌ حَتّٰی تَبْلُغَ الْبَقَرُ سِتِّیْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتِّیْنَ کَانَ فِیْهَا تَبِیْعَانِ اَوْ تَبِیْعَتَانِ وَالتَّبِیْعُ الْجَذَعُ الْحَوْلِیُّ وَالْمُسِنَّةُ الثَّنِیَّةُ فَصَاعِدًا

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ لیتے تھے۔ اور ہمارے قول میں چالیس سے زیادہ میں کچھ نہیں یہاں تک کہ جب گائیں ساٹھ کو پہنچیں تو ان میں دو گائیں ہیں ایک ایک برس کی یا دو بیل ایک ایک برس کے اور تبیع ایک سال کا بچہ ہے اور مسنہ دو سال کا یا زیادہ کا ہے۔

بَابُ (۹۵) الرَّجُلِ یَجْعَلُ مَالَهٗ لِلْمَسَاکِیْنِ

۹۵۔ اگر کوئی مرد اپنا مال مسکینوں کیلئے وقف کر جائے تو اسکا کیا حکم ہے

۳۱۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ مَالَهٗ فِي الْمَسَاكِيْنِ صَدَقَةً فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَا يَسَعُهٗ وَ يَسَعُ عِيَالَهٗ فَلْيُمْسِكْهُ وَ لْيَتَصَدَّقْ بِالْفَضْلِ فَاِذَا اَيْسَرَ تَصَدَّقَ بِمِثْلِ مَا اَمْسَكَ۔

کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنا مال مسکینوں میں وقف کرجائے تو دیکھنا چاہیئے جس قدر اس کو اور اس کی اولاد کو کافی ہو اس قدر روک رکھے اور جو زیادہ ہو اس کو خیرات کرے جب مال دار ہو جائے تو جس قدر روکا تھا اس قدر خیرات کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَ بِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَ اِنَّمَا عَلَيْهِ اَنْ يَتَصَدَّقَ مِنْ مَالِهٖ بِاَمْوَالِ الزَّكٰوةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْمَتَاعِ لِلتِّجَارَةِ وَالْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ السَّائِمَةِ فَاَمَّا الْمَتَاعُ وَالرَّقِيْقُ وَالدُّوْرُ وَغَيْرُ ذٰلِكَ مِمَّا لَيْسَ لِلتِّجَارَةِ فَلَيْسَ عَلَيْهِ اَنْ يَتَصَدَّقَ بِهٖ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَنَاهُ فِيْ يَمِيْنِهٖ۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا اور اس پر لازم ہے کہ اپنے مال میں سے زکوٰۃ کا مال خیرات کرے یعنے سونا اور چاندی اور جو اسباب کہ تجارت کے لئے ہو اور اونٹ اور گائے اور چرنے والی بکریاں۔ لیکن اسباب اور غلام اور گھر وغیرہ جو تجارت کے لئے نہ ہوں تو ان کا خیرات کرنا واجب نہیں مگر یہ کہ اپنی قسم میں اس کو مراد لیا ہو۔

بَابُ (۹۶) الْاِحْرَامِ وَالتَّلْبِيَةِ

۹۶ - احرام اور لبیک کہنے کا بیان

۳۱۳- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمَّا انْبَعَثَ بِهٖ بَعِيْرُهٗ قَالَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ غَفَّارَ الذُّنُوْبِ لَبَّيْكَ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ جب اُن کا اونٹ اُن کو لے کر کھڑا ہوا تو کہا لبیک اللہم لبیک یعنے بار بار حاضر ہوں تیری خدمت میں یا الٰہی حاضر ہوں خدمت میں تیرا کوئی شریک نہیں میں خدمت میں حاضر ہوں حمد اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہیں۔ کوئی شریک تیرا نہیں حاضر ہوں خدمت میں اے سچے خدا حاضر ہوں خدمت میں اے گناہ بخشنے والے حاضر ہوں تیری خدمت میں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِنْ شَاءَ الرَّجُلُ اَحْرَمَ حِيْنَ يَنْبَعِثُ بِهٖ بَعِيْرُهٗ وَاِنْ شَاءَ فِيْ دُبُرِ صَلَاتِهٖ وَ التَّلْبِيَةُ الْمَعْرُوْفَةُ

امام محمد نے کہا کہ اگر چاہے مرد تو احرام باندھے جبکہ اس کا اونٹ اس کو لے کر کھڑا ہو اور اگر چاہے تو اپنی نماز کے بعد احرام باندھے اور مشہور تلبیہ

نُسُكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رح

۳۱۹ ـ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِنْ رَبِيْعَةَ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ اِسْحَاقَ الْقُرَشِيِّ قَالَ اِنَّمَا الْحَاجُّ مَغْفُوْرٌ لَهٗ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهٗ اِلَى انْسِلَاخِ الْمُحَرَّمِ

۳۲۰ ـ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عَائِذٍ الطَّائِيُّ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَاجُّ بَيْتِ اللّٰهِ وَالْمُعْتَمِرُ وَالْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَفْدُ اللّٰهِ دَعَاهُمْ فَلَبَّاهُ وَسَأَلُوْهُ مَا سَأَلُوْهُ

۳۲۱ ـ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ الْهَمْدَانِیُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْنَا فِیْ رَهْطٍ نُرِيْدُ مَكَّةَ حَتّٰی اِذَا كُنَّا بِالرَّبَذَةِ رُفِعَ لَنَا خِبَاءٌ فَاِذَا فِيْهِ اَبُوْذَرٍّ الْغِفَارِیُّ فَاَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَرَفَعَ جَانِبَ الْخِبَاءِ فَرَدَّ السَّلَامَ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَقْبَلَ الْقَوْمُ فَقُلْنَا مِنَ الْفَجِّ الْعَمِيْقِ قَالَ فَاَيْنَ تَؤُمُّوْنَ قَالَ الْبَيْتَ الْعَتِيْقَ قَالَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَا اَشْخَصَكُمْ غَيْرُ الْحَجِّ فَكَرَّرَ ذٰلِكَ عَلَيْنَا مِرَارًا فَحَلَفْنَا لَهٗ فَقَالَ انْطَلِقُوْا نُسُكَكُمْ ثُمَّ اسْتَقْبِلُوا الْعَمَلَ

بہت دور

اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ربیعہ کے ایک شیخ معاویہ بن اسحاق سے روایت کرتے ہیں۔ کہ مغفرت کی جاتی ہے حاجی کی اور اس شخص کی جس کے لئے وہ مغفرت چاہے محرم کے گذرنے تک۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ایوب بن عائذ طائی۔ مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ مجاہد نے کہا کہ کعبے کا حاجی اور عمرہ کرنے والا اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا تینوں اللہ پاک کے مہمان ہیں۔ خدا نے ان کو بلایا تو انہوں نے اس کو قبول کیا اور جو مانگیں۔ تو خدا ان کو دیتا ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ محمد بن مالک ہمدانی۔ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم ایک جماعت میں مکے کے ارادے سے نکلے یہاں تک کہ جب رَبذہ (ایک جگہ کا نام ہے) میں پہنچے تو ہم کو ایک خیمہ نظر آیا۔ اس میں ابوذر غفاری تھے۔ ہم اُن کے پاس آئے اور ہم نے اُن کو سلام کہا تو انہوں نے خیمہ کا ایک کنارہ اُٹھایا اور سلام کا جواب دیا اور کہا کہ تم لوگ کہاں سے آئے ہو ہم نے کہا بہت دور سے کہا کہاں کا ارادہ رکھتے ہو انہوں نے کہا ابوذر نے کہا کہ قسم ہے اس اللہ کی کہ اس کے سوائے کوئی لائق عبادت کے نہیں کہ صرف تم حج ہی کی نیت سے آئے ہو اور کوئی مطلب نہیں اور یہ بات کئی بار ہم سے کہی تو ہم نے اُن کے سامنے قسم کھائی۔ کہ ہم فقط حج ہی کی نیت سے آئے ہیں ابوذر نے کہا۔ کہ اپنے حج کو جاؤ پھر ابتدا سے عمل شروع کرو۔

بَابُ (۹۸) الطَّوَافِ وَالْقِرَاءَةِ فِي الْكَعْبَةِ

۹۸۔ طواف اور کعبہ میں قرآن پڑھنے کا بیان

۳۲۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلعم حجراسود سے حجراسود تک اکڑ کر چلے۔
امام محمدرح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

۳۲۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رِبَاحٍ قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ الرَّمَلَ فِي الْاَشْوَاطِ الثَّلٰثَةِ الْاُوَلِ مِنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ حِيْنَ يَبْتَدِئُ الطَّوَافَ حَتّٰى يَنْتَهِيَ اِلَيْهِ ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ كَامِلَةٍ وَيَمْشِي الْاَرْبَعَةَ الْاَوَاخِرَ مَشْيًا عَلٰى هِيْنَتِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ایک آدمی عطابن ابی رباح سے روایت ہے کہ اکڑ کر جلدی چلے حجر اسود سے حجر اسود تک۔
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ کہ رمل پہلے تین شوط میں ہے حجراسود سے جبکہ طواف شروع کرے یہاں تک حجراسود کے پاس پہنچے تین طواف کامل اور پھر اخیر چار بارہیں اپنی اصلی چال چلے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

(ف) کعبے کے گرد جو ایک بار پھرے حجراسود سے حجراسود تک پھرے تو اس کو شوط کہتے ہیں اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے جب حضرت ایک طواف کرتے تھے تو پہلے تین بارہیں کندھے ہلا کر چلتے تھے جیسے پہلوان چلتے ہیں اور دوڑتے نہ تھے اور پھر چار بار اپنی معمولی چال چلتے یہ رمل کرنا سنت ہے اگرچہ اسکی علت موجود نہیں۔

۳۲۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ اَنَّهٗ سَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَعَ عِكْرَمَةَ فَجَعَلَ حَمَّادٌ يَصْعَدُ الصَّفَا وَلَا يَصْعَدُهٗ عِكْرَمَةُ وَيَصْعَدُ حَمَّادٌ الْمَرْوَةَ وَلَا يَصْعَدُهٗ عِكْرَمَةُ قَالَ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا تَصْعَدُ الصَّفَا

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ سے روایت کرتے ہیں کہ حماد نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی عکرمہ کے ساتھ حماد صفا پر چڑھتے تھے اور عکرمہ نہیں چڑھتے تھے اور حماد مروہ پر چڑھتے تھے اور عکرمہ نہیں چڑھتے تھے میں نے عکرمہ کو کہا کہ کیا تو صفا اور مروہ پر نہیں چڑھتا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ

وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ هٰكَذَا طَوَافُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ حَمَّادٌ فَلَقِيْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ يَسْتَلِمُ الْاَرْكَانَ بِمِحْجَنٍ فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ لَمْ يَصْعَدْ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ نَاخُذُ يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ اَنْ يَصْعَدَ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَيَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ حَيْثُ يَرَاهَا ثُمَّ يَدْعُوْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

۳۲۵ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهٗ قَرَءَ فِي الْكَعْبَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِالْقُرْاٰنِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَرٰى بِهٰذَا بَاْسًا اِذَا فَهِمَ مَا يَقُوْلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طواف اسی طرح تھا حماد نے کہا کہ میں سعید بن جبیر سے ملا اور یہ بات اُن سے کہی۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو اپنی سواری پر طواف کیا تھا اس حال میں کہ آپ بیمار تھے رکنوں کو خمدار لکڑی سے ہاتھ لگاتے تھے۔ آپ نے صفا اور مروہ کا طواف اپنی سواری پر کیا اسی سبب سے ان پر نہ چڑھے تھے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم سعید کے قول کو لیتے ہیں مرد کے لئے مناسب ہے کہ صفا اور مروہ پر چڑھے اور کعبہ کی طرف منہ کرے جس جگہ سے اسکو دیکھے پھر دُعا مانگے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے کعبے میں پہلی رکعت میں قرآن اور دُوسرے میں قل ھو اللہ احد پڑھا۔

امام محمد رح نے کہا کہ ہم اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے جب کہ سمجھے جو کہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

بَابُ (۹۹) مَتٰى يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ وَالشَّرْطِ فِي الْحَجِّ

۹۹۔ لبّیک کہنی کب موقوف کرے اور حج میں شرط کرنے کا بیان

۳۲۶ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَقْطَعُ الْمُحْرِمُ التَّلْبِيَةَ بِالْعُمْرَةِ اِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَيَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ بِالْحَجِّ فِيْ اَوَّلِ حَصَاةٍ يَرْمِيْ بِهَا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَبِهٖ نَاخُذُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر عمرے کا احرام باندھا ہو تو جب حجر اسود کو ہاتھ لگائے اس وقت لبّیک کہنی قطع کردے اگر حج کا احرام باندھا ہو تو جب جمرہ عقبہ کو پہلے کنکری مارے اس وقت لبیک کہنی موقوف کرے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۳۲۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِطُ فِي الْحَجِّ قَالَ لَيْسَ شَرْطُهُ بِشَيْءٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جو شخص حج میں شرط کرے تو اس کی شرط کچھ چیز نہیں۔

امام محمد نے کہا۔ کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۰۰) الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَغَيْرِهَا

۱۰۰۔ حج کے مہینوں اور دیگر ایام میں عمرہ کرنے کا بیان

۳۲۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ إِذَا أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ أَقَامَ حَتَّى يَحُجَّ أَوْ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ ثُمَّ حَجَّ فَلَيْسَ بِمُتَمَتِّعٍ وَإِذَا أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ ثُمَّ حَجَّ فَلَيْسَ بِمُتَمَتِّعٍ وَإِذَا اعْتَمَرَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ أَقَامَ حَتَّى يَحُجَّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی مرد حج کے سوا دوسرے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھے پھر ٹھیرا رہے یہاں تک کہ حج کرے یا اپنے گھر کی طرف جائے پھر حج کرے تو وہ متمتع نہیں اور جب حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھے پھر گھر والوں کیطرف جائے اور پھر جا کر حج کرے تو وہ بھی متمتع نہیں اور جب حج کے مہینوں میں احرام باندھ کر کے میں ٹھہرا رہے یہانتک کہ حج کرے تو متمتع ہے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

۳۲۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ اعْتَمَرَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ حَجَّ مِنْ عَامِهِ ذٰلِكَ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ هَدْيٌ بِمُتْعَتِهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَذٰلِكَ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى ذٰلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رض

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر کوئی مرد مکے کا رہنے والا حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھے پھر اسی سال میں حج کرے تو اس پر تمتع کے بدلے قربانی واجب نہیں۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور یہ اس آیت کی بنا پر ہے۔ کہ یہ قربانی اس کے لئے ہے جس کے گھر والے مسجد حرام میں حاضر نہ ہوں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رض کا۔

(ف) یعنے اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مکے کا رہنے والا تمتع کرے تو اس پر قربانی واجب نہیں اور اگر آفاقی یعنی غیر مکی تمتع کرے تو اس پر قربانی واجب ہے۔

۳۳۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَقْدَمُ مُتَمَتِّعًا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَا يَطُوْفُ حَتّٰى يَدْخُلَ شَوَّالٌ قَالَ هُوَ مُتَمَتِّعٌ لِاَنَّهُ طَافَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ عُمْرَتُهُ فِي الشَّهْرِ الَّذِيْ يَطُوْفُ فِيْهِ وَلَيْسَ فِي الشَّهْرِ الَّذِيْ يُحْرِمُ فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی رمضان مبارک کے مہینے میں تمتع کی نیت سے مکے میں آئے اور نہ طواف کرے یہاں تک کہ شوال کا مہینہ آجائے تو وہ تمتع ہے اس لئے کہ اس نے حج کے مہینوں میں طواف کیا۔
امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ کہ عمرہ اس کا اس مہینے میں واقع ہوا ہے جس میں اس نے طواف کیا اس مہینے میں نہیں جس میں اس نے احرام باندھا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۳۳۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَفُوْتُهُ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ قَالَ عَلَيْهِ الْهَدْيُ لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَوْ اَنْ يَبِيْعَ ثَوْبَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حج کے دنوں میں جس کے تین روزے فوت ہوں۔ اس پر قربانی لازم ہے اگرچہ اپنا کپڑا بیچنا پڑے بیچے۔
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۳۳۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَجُوْزٍ مِنَ الْعَتِيْكِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ لَا بَاْسَ بِالْعُمْرَةِ فِيْ اَيِّ السَّنَةِ شِئْتَ مَا خَلَا خَمْسَةَ اَيَّامٍ يَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَاَيَّامَ التَّشْرِيْقِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِلَّا اِنَّا نَقُوْلُ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَاَمَّا غَدَاةَ عَرَفَةَ فَلَا بَاْسَ بِالْعُمْرَةِ فِيْهَا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ یزید بن عبد الرحمٰن۔ عتیک کی ایک بڑھیا۔ حضرت عائشہؓ ام المومنین سے روایت کرتی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ پانچ دنوں یعنی یوم عرفہ، یوم نحر اور تشریق کے دنوں کے سوا سال کے جس دن میں چاہے عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے لیکن ہم کہتے ہیں کہ عرفہ کے دن دوپہر کے بعد عمرہ کرنا درست نہیں اور دوپہر سے پہلے عمرہ کرنا درست ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ بِعَرَفَةَ وَجَمْعٍ

۲۳۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا صَلَّيْتَ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ رَحْلِكَ فَصَلِّ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الصَّلٰوتَيْنِ لِوَقْتِهَا وَلَا تَرْتَحِلْ مِنْ مَّنْزِلِكَ حَتّٰى تَفْرُغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كَانَ يَاخُذُ اَبُوْحَنِيْفَةَ فَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَاِنَّهٗ يُصَلِّيْهِمَا فِيْ رَحْلِهٖ كَمَا يُصَلِّيْهِمَا مَعَ الْاِمَامِ يَجْمَعُهُمَا جَمِيْعًا بِاَذَانٍ وَاِقَامَتَيْنِ لِاَنَّ الْعَصْرَ اِنَّمَا قُدِّمَتْ لِلْوُقُوْفِ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ وَعَنْ مُجَاهِدٍ

۱۰۱۔ عرفات اور مزدلفہ میں نماز پڑھنے کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب تو عرفہ کے دن اپنی جگہ میں نماز پڑھے تو دونوں نمازوں میں سے ہر نماز اپنے وقت پر پڑھ اور جب تک تو نماز سے فارغ نہ ہوجائے اپنی جگہ سے کوچ نہ کر۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ابو حنیفہ لیتے تھے اور ہمارے قول میں تو اس کو اپنی جگہ میں پڑھے۔ جیسے کہ اس کو امام کے ساتھ پڑھتا ہے اور دونوں نمازوں کو اکٹھے ایک اذان سے۔ اور دو اقامتوں سے پڑھے اس واسطے کہ عصر کی نماز تو وقوف عرفات کے لئے مقدم کی گئی ہے اور اسی طرح روایت پہنچی ہم کو عائشہ سے اور عبد اللہ بن عمر و اور عطاء ابن ابی رباح اور مجاہد سے۔

۲۳۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الصَّلٰوةِ بِجَمْعٍ قَالَ اِذَا صَلَّيْتَهُمَا بِجَمْعٍ صَلَّيْتَهُمَا بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّاِنْ تَطَوَّعَ بَيْنَهُمَا فَاجْعَلْ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ اِقَامَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلَا يُعْجِبُنَا اَنْ يَّتَطَوَّعَ بَيْنَهُمَا۔

محمد۔ ابو حنیفہ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر تو دو نمازوں کو اکٹھی پڑھے تو دونو کو ایک تکبیر سے پڑھ اور اگر تو ان کے درمیان نفل پڑھے تو ہر ایک کے لئے علیحدہ تکبیر کہہ۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور دو نمازوں کے درمیان نفل پڑھنی ہم کو پسند نہیں۔

۲۳۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَّخْرُجُ يَوْمَ عَرَفَةَ مِنْ مَّنْزِلِهٖ وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم عرفہ کے دن اپنی جگہ سے نہ نکلتے تھے اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ جو تعریف

التَّعْرِيْفُ الَّذِيْ يَصْنَعُهُ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ مُحْدَثٌ اِنَّمَا التَّعْرِيْفُ بِعَرَفَاتٍ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ

کہ لوگ عرفہ کے دن کرتے ہیں وہ بدعت ہے تعریف تو صرف عرفات ہی ہے۔
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔

بَابُ (۱۰۲) مَنْ وَاقَعَ اَهْلَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ

۱۰۲۔ بحالت احرام بیوی سے جماع کرنے والے کا حکم

۳۳۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ اِنِّيْ قَبَّلْتُ امْرَاَتِيْ وَاَنَا مُحْرِمٌ فَمَذَيْتُ بِشَهْوَتِيْ فَقَالَ اِنَّكَ شَبِقٌ اَهْرِقْ دَمًا وَتَمَّ حَجُّكَ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَلَا يَفْسُدُ الْحَجُّ حَتّٰى يَلْتَقِيَ الْخِتَانَانِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عبد العزیز بن رفیع۔ مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد ابن عباس کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی عورت کا بوسہ لیا اور میں احرام میں تھا۔ مگر میں نے اپنی شہوت روکی ابن عباس نے کہا کہ تو جماع کی بہت خواہش رکھتا ہے۔ ایک جانور ذبح کر اور تیرا حج تمام ہوا۔
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ کہ حج فاسد نہیں ہوتا جب تک کہ دونوں ختنے آپس میں نہ ملیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسی طرح روایت پہنچی ہم کو عطاء ابن رباح سے۔

۳۳۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رِبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا جَامَعَ بَعْدَ مَا يُفِيْضُ مِنْ عَرَفَاتٍ فَعَلَيْهِ بَدَنَةٌ وَيَقْضِيْ مَا بَقِيَ مِنْ حَجِّهٖ وَتَمَّ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عطاء بن ابی رباح سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ جب کوئی مرد عرفات سے واپس ہونے کے بعد اپنی بی بی سے صحبت کرے تو اس پر اونٹ دینا لازم ہے اور جو حج کے احکام باقی ہوں ادا کرے اور اس کا حج تمام ہوا۔
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۳۳۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا جَامَعَ بَعْدَ مَا يُفِيْضُ مِنْ عَرَفَاتٍ فَعَلَيْهِ دَمٌ وَيَقْضِيْ مَا بَقِيَ مِنْ حَجِّهٖ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر نے کہا کہ جب کوئی مرد عرفات سے پھرنے کے بعد جماع کرے تو اس پر دم آتا ہے یعنی ایک جانور ذبح کرے اور جو باقی حج ہو اس کو ادا کرے اور اس پر حج آئندہ سال واجب ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا الْقَوْلِ وَالْقَوْلُ مَا قَالَ

امام محمد نے کہا۔ کہ اس کو ہم نہیں لیتے اور قول صحیح وہ ہے جو اس میں ابن عباسؓ نے کہا۔

۳۳۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَنْ قَبَّلَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَعَلَيْهِ دَمٌ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو احرام کی حالت میں عورت کا بوسہ لے تو اس پر جانور ذبح کرنا لازم ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ اِذَا قَبَّلَ بِشَهْوَةٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جب کہ شہوت سے بوسہ لے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ (۱۰۳) مَنْ نَحَرَ فَقَدْ حَلَّ

۱۰۳۔ جس نے قربانی ذبح کی تو احرام سے نکلا

۳۴۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ فِي الْمُتَمَتِّعِ اِذَا نَحَرَ الْهَدْيَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَدْ حَلَّ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ متمتع جب یوم نحر میں قربانی ذبح کرلے تو احرام سے حلال ہوا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ خَاصَّةً حَتّٰى يَزُوْرَ الْبَيْتَ فَيَطُوْفَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ وَاَمَّا غَيْرُ النِّسَاءِ وَالطِّيْبِ فَقَدْ حَلَّ ذٰلِكَ لَهٗ اِذَا حَلَقَ رَاْسَهٗ قَبْلَ اَنْ يَطُوْفَ الْبَيْتَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

امام محمدرحؒ نے کہا۔ کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قربانی ذبح کرنے سے آدمی حلال ہوجاتا ہے اور اس کے لئے سب چیزیں حلال ہوجاتی ہیں۔ جب سر منڈالے لیکن اس کے لئے صرف عورتیں حلال نہیں ہوتیں یہاں تک کہ طواف زیارت کرے لیکن عورتوں کے سوائے اور سب چیز اور خوشبو وغیرہ اس کو حلال ہوجاتی ہے۔ جبکہ طواف زیارت سے پہلے اپنا سر منڈالے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

بَابُ (۱۰۴) مَنِ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَالْحَلْقِ

۱۰۴۔ احرام کی حالت میں سنگی لگوانے اور سر منڈانے کا بیان

۳۴۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ اَبُوالسَّوَّارِ عَنْ اَبِيْ حَاضِرٍ اَنَّ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابوالسوار ابی حاضر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے سنگی

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَھُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ

لگوائی اس حال میں کہ آپ احرام میں تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَلٰکِنْ لَا یَنْبَغِیْ لِلْمُحْرِمِ اَنْ یَّحْلِقَ شَعْرًا اِذَا احْتَجَمَ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

امام محمد کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں لیکن محرم کے لئے مناسب نہیں کہ بال منڈائے جبکہ سنگی لگوائے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۳۴۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ مَنْ اَخَذَ الرَّاْسَ مِنَ النِّسَآءِ فَھُوَ اَفْضَلُ وَالْحَلْقُ لِلرِّجَالِ اَفْضَلُ یَعْنِیْ فِی الْاِحْرَامِ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَمَا اُحِبُّ لِلْمَرْاَۃِ اَنْ تَاْخُذَ اَقَلَّ مِنَ الْاَنْمُلَۃِ مِنْ جَوَانِبِ رَاْسِھَا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حالت احرام میں عورتوں میں سے جو بال کتروائے تو افضل ہے۔ اور سر منڈانا مردوں کے لئے افضل ہے اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور میں عورتوں کے واسطے پسند نہیں کرتا کہ اپنے سر کے سب طرف سے ایک انگل سے کم کتروائے۔

بَابُ (۱۰۵) مَنِ احْتَاجَ مِنْ عِلَّۃٍ وَھُوَ مُحْرِمٌ

۱۰۵۔ بہ حالت احرام مرض کی بنا پر ضرورت کا بیان

۳۴۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ فِی الشُّقَاقِ اِذَا اَحْرَمْتَ قَالَ اِدَّھِنْہُ بِالسَّمْنِ وَالْوَدَکِ قَالَ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ بِکُلِّ شَیْءٍ تَاْکُلُہٗ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ پھٹی جگہ میں جب کہ احرام باندھے تو مالش کر اس کو گھی اور چربی سے اور سعید بن جبیر نے کہا کہ ہر کھانے والی چیز کے ساتھ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ سَعِیْدٍ نَاْخُذُ مَالَمْ یَکُنْ فِیْہِ طِیْبٌ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ جب تک کہ اس میں خوشبو نہ ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۳۴۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاھِیْمَ یَغْتَسِلُ الْمُحْرِمُ قَالَ مَا یَصْنَعُ اللّٰہُ بِدَرَنِہٖ شَیْئًا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا کہ محرم کو غسل کرنا درست ہے انہوں نے کہا کہ خدا اس کے میل کو کچھ نہ کرے گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ لَا نَرٰى بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا

۳۴۵- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ ظُفْرِ الْمُحْرِمِ یَنْکَسِرُ قَالَ یَکْسِرُهٗ قَالَ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ یَقْلَعُهٗ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے محرم کے ناخن کے متعلق روایت کرتے ہیں وہ جو ٹوٹ جائے کہا کہ توڑ دے اس کو سعید بن جبیر نے کہا کہ کاٹ ڈالے اسکو

قَالَ مُحَمَّدٌ وَکُلُّ ذَالِكَ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

امام محمدؒ نے کہا کہ یہ سب بہتر ہے۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

۳۴۶- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ یَتَسَاكُ الْمُحْرِمُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ محرم مسواک کرے خواہ عورت ہو یا مرد۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۰۶) الصَّیْدِ فِی الْاِحْرَامِ

۱۰۶- بحالت احرام شکار کرنے کا بیان

۳۴۷- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا اَهْلَلْتَ بِهِمَا جَمِیْعًا اَلْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَاَصَبْتَ صَیْدًا فَاِنَّ عَلَیْكَ جَزَاءَیْنِ فَاِنْ اَهْلَلْتَ بِعُمْرَةٍ کَانَ عَلَیْكَ جَزَاءٌ فَاِنْ اَهْلَلْتَ بِالْحَجِّ کَانَ عَلَیْكَ جَزَاءٌ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو نے حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھا ہو اور پہنچے تو شکار کو تو واجب ہیں تجھ پر دو بدلے اور اگر تو نے عمرے کا صرف احرام باندھا ہو تو واجب ہے تجھ پر ایک بدلہ۔ اور اگر تو نے صرف حج کا احرام باندھا ہو تو بھی تجھ پر ایک بدلہ دینا لازم ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۳۴۸- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْتُ فِیْ رَهْطٍ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ محمد بن منکدر۔ ابوقتادہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں حضرت کے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ نکلا

وَقَالَ هٰذَا وَ نَحْنُهُمَا قَبْلَ اَنْ نَجِيءَ بِهِمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ اِذَا اُدْخِلَ شَيْءٌ مِنَ الصَّيْدِ الْحَرَمَ حَيًّا لَمْ يَحِلَّ ذَبْحُهٗ وَلَا بَيْعُهٗ وَخُلِّيَ سَبِيْلُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

کیوں نہیں کیا۔
امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی شکار زندہ حرم میں داخل کیا جائے۔ تو ذبح کرنا اور نہ بیچنا اس کا جائز ہے اور اس کو چھوڑ دیا جاوے اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے

بَابُ اِذَا مَنْ عَطِبَ هَدْيُهٗ فِي الطَّرِيْقِ

۱۰۷۔ جس کی قربانی راہ میں مرنے کے قریب ہو جائے

۴۴۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ خَالَتِهٖ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ سَاَلْتُهَا عَنِ الْهَدْيِ اِذَا عَطِبَ فِي الطَّرِيْقِ كَيْفَ يَصْنَعُ بِهٖ قَالَتْ اَكْلُهٗ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ تَرْكِهٖ لِلسِّبَاعِ وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَاِنْ كَانَ وَاجِبًا فَاصْنَعْ بِهٖ مَا اَحْبَبْتَ وَعَلَيْكَ مَكَانَهٗ وَاِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَتَصَدَّقْ بِهٖ عَلَى الْفُقَرَاءِ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ فِيْ مَكَانٍ لَا يُوْجَدُ فِيْهِ الْفُقَرَاءُ فَانْحَرْهُ وَاغْمِسْ نَعْلَهٗ فِيْ دَمِهٖ ثُمَّ اضْرِبْ بِهٖ صَفْحَتَهٗ ثُمَّ خَلِّ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّاسِ يَأْكُلُوْنَ فَاِنْ اَكَلْتَ مِنْهُ شَيْئًا فَعَلَيْكَ مَكَانَ مَا اَكَلْتَ وَاِنْ شِئْتَ صَنَعْتَ بِهٖ مَا اَحْبَبْتَ وَعَلَيْكَ مَكَانَهٗ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ منصور بن معتمر۔ ابراہیم نخعی اپنی خالہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے عائشہؓ سے قربانی کا حکم پوچھا۔ جب کہ راہ میں مرنے کے قریب پہنچے تو اس کو کیا کرے عائشہؓ نے کہا کہ اس کا کھانا میرے نزدیک بہتر ہے درندوں کے واسطے اس کے چھوڑنے سے امام ابو حنیفہؒ نے کہا کہ اگر قربانی واجب ہو تو اس کے ساتھ جو چاہے کر اور واجب ہے تجھ پر بدلا اس کا اور اگر قربانی نفل ہو تو اس کو فقیروں پر خیرات کر اور اگر قربانی ایسی جگہ ہلاک ہونے لگے کہ وہاں فقیر موجود نہ ہوں تو اس کو ذبح کر اور اس کا وہ جوتا اس کے خون میں رنگ جو اس کے ہار میں ہے اس کو رنگ کر اس کی گردن پر چھاپا لگا پھر وہی کے اور لوگوں کے درمیان چھوڑ دے کہ اس کو کھائیں یعنے فقیروں کو اس کے کھانے دسے منع نہ کر اور اگر تو اس سے کچھ کھائے تو تجھ پر اس کا بدلہ واجب ہے جو تو نے کھایا اور جو تو چاہے اس کے ساتھ کر تو اور واجب ہے تجھ پر بدلا اس کا۔
امام محمدؒ نے کہا۔ کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔

بَابُ (۱۰۸) مَا يَصْلُحُ لِلْمُحْرِمِ مِنَ اللِّبَاسِ وَالطِّيبِ

۱۰۸ - محرم کے لئے کونسا لباس اور خوشبو جائز ہے

۳۵۵ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنِ الْهِمْيَانِ يَلْبَسُهُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رح

محمد - ابوحنیفہ - خارجہ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن مسیب سے پوچھا کہ محرم کو ہمیانی پہننی درست ہے اُنہوں نے کہا کہ اس میں کچھ حرج نہیں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں - اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا۔

۳۵۶ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ ابْنُ السَّائِبِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ جَمْهَانَ قَالَ بَيْنَمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فِى السَّعْىِ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ بِلَوْنِ الْمَغْرَةِ اِذْ عَرَضَ لَهٗ رَجُلٌ قَالَ اَتَلْبَسُ هٰذَيْنِ الْمَصْبُوْغَيْنِ وَاَنْتَ مُحْرِمٌ قَالَ اِنَّمَا صَبَغْنَا بِمَدَرٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِهٖ بَاْسًا لِاَنَّهٗ لَيْسَ بِطِيْبٍ وَلَا زَعْفَرَانٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

محمد - ابوحنیفہ - عطا بن سائب کثیر بن جمہان سے روایت کرتے ہیں - کہ عبداللہ بن عمر سعی میں تھے اور اُن پر دو کپڑے زرد رنگ کے تھے - کہ اچانک ایک مرد اُن کے سامنے آیا اس نے کہا کہ کیا دونوں رنگے ہوئے کپڑے پہننا ہے اس حال میں کہ محرم ہے - عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ہم نے مٹی سے رنگے ہیں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں - اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اس واسطے کہ نہ وہ خوشبو ہے اور نہ زعفران اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

۳۵۷ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ طِيْبِ الرَّجُلِ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ لَاَنْ اُصْبِحَ اَنْضَخُ قَطِرَانًا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصْبِحَ اَنْضَخُ طِيْبًا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِىْ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَتَطَيَّبَ بِشَىْءٍ مِنَ الطِّيْبِ بَعْدَ الْاِحْرَامِ

محمد - ابوحنیفہ - ابراہیم بن محمد بن منتشر - اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمر سے احرام کی حالت میں خوشبو لگانے کا حکم پوچھا انہوں نے کہا کہ صبح کو گندھک کا اثر باقی رہنا میرے نزدیک بہتر ہے اس سے کہ خوشبو کا اثر باقی رہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ احرام کے بعد محرم کا کوئی خوشبو لگانا مناسب نہیں۔

بَابُ (۱۰۹) مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

۲۵۸- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْفَارَةَ وَالْحَيَّةَ وَالْكَلْبَ الْعَقُوْرَ وَالْحِدَاَةَ وَالْعَقْرَبَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمَا عَدَا عَلَيْكَ مِنَ السِّبَاعِ فَقَتَلْتَهٗ فَلَا شَيْءَ عَلَيْكَ

۲۵۹- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ الْاَفْطَسُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فَبَصُرَ بِحِدَاَةٍ عَلٰى دُبُرِ بَعِيْرِهٖ فَاَخَذَ الْقَوْسَ فَرَمَاهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَمَا عَدَا عَلَيْكَ مِنَ السِّبَاعِ فَقَتَلْتَهٗ فَلَا شَيْءَ عَلَيْكَ

۱۰۹- محرم کے لئے کن جانوروں کا قتل جائز ہے

محمد- ابوحنیفہ- نافع ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے کہا کہ قتل کرے محرم احرام کی حالت میں چوہے اور سانپ اور کاٹنے والے کتے کو اور چیل اور بچھو کو۔

امام محمدرحمہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا کہ احرام میں ان جانوروں کا مارنا درست ہے اور جو درندہ چوپایہ تجھ پر تجاوز کرے اور مار ڈالے تو تجھ پر کچھ کفارہ نہیں۔

محمد- ابوحنیفہ- سالم افطس- سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں ابن عمر کے ساتھ تھا تو انہوں نے اپنے اونٹ کی پیٹھ پر چیل دیکھی تو تیر لے کر اس کو مارا حالانکہ وہ محرم تھے۔

امام محمد نے کہا۔ کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں۔

بَابُ (۱۱۰) تَزْوِيْجِ الْمُحْرِمِ

۲۶۰- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ بِعُسْفَانَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا وَلٰكِنَّهٗ لَا يُقَبِّلُ وَلَا يَلْمِسُ وَلَا يُبَاشِرُ حَتّٰى يَحِلَّ وَهُوَ

۱۱۰- احرام کی حالت میں نکاح کرنے کا بیان

محمد- ابوحنیفہ- ہیثم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے عسفان میں حالانکہ آپ محرم تھے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں ہم اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ لیکن نہ بوسہ لے نہ ہاتھ لگائے اور نہ بدن سے بدن لگائے یہاں تک کہ احرام سے نکلے

قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ(۱۱۱) بَيْعِ بُيُوتِ مَكَّةَ وَأَجْرِهَا

۱۱۱۔ مکے کے گھروں کے بیچنے اور اُن کی اجرت کا بیان

۳۶۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ أَكْلِ عَنْ أُجُوْرِ مَكَّةَ شَيْئًا فَإِنَّمَا يَأْكُلُ نَارًا وَكَانَ أَبُوحَنِيفَةَ يَكْرَهُ أُجُوْرَ بُيُوتِهَا فِي الْمَوْسِمِ وَفِي الرَّجُلِ يَعْتَمِرُ ثُمَّ يَرْجِعُ فَأَمَّا الْمُقِيمُ وَالْمُجَاوِرُ فَلَا يَرَى بِأَخْذِ ذٰلِكَ مِنْهُمْ بَأْسًا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عبداللہ بن ابی زیاد۔ ابن ابی نجیح۔ عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ جو کوئی مکے کے گھروں کی اُجرت کھائے تو آگ کھاتا ہے اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ حج کے دنوں میں مکے کے گھروں کی اُجرت لینی مکروہ ہے اور اسی طرح جو کوئی عمرہ کرکے پھر جائے اس سے بھی اُجرت لینی مکروہ ہے اور جو کوئی وہاں رہتا ہو یا مجاور ہو تو اُن سے اُجرت لینی درست ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔

۳۶۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا وَأَكْلُ ثَمَنِهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي أَنْ تُبَاعَ الْأَرْضُ فَأَمَّا الْبِنَاءُ فَلَا بَأْسَ بِهٖ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عبداللہ بن ابی زیاد۔ ابن ابی نجیح۔ عبداللہ بن عمروؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ خدا نے مکہ حرام کیا اسلئے حرام ہے اس کے گھروں کا بیچنا اور ان کی قیمت کھانا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ مکے کی زمین کا بیچنا مناسب نہیں ہے لیکن اس میں گھر بنانا درست ہے

بَابُ(۱۱۲) الْإِيمَانِ

۱۱۲۔ ایمان کا بیان

۳۶۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي حَبِيبَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عبداللہ بن ابی حبیبہ۔ ابو الدرداء صاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَآءِ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا رَدِيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَبَا الدَّرْدَآءِ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْتُ لَهُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اِصْبَعِ اَبِي الدَّرْدَآءِ السَّبَابَةِ يُوْمِيْ بِهَا اِلٰى اَنْفِهٖ۔

۳۴۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَرَاَيْتَ هٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ يَسْرِقُوْنَ اَغْلَاقَنَا وَيَفْتَحُوْنَ اَبْوَابَنَا اَكُفَّارٌ هُمْ قَالَ لَا قَالَ اَرَاَيْتَ هٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ يَتَاَوَّلُوْنَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَيَشْهَدُوْنَ عَلَيْنَا بِالْكُفْرِ وَيَسْتَحِلُّوْنَ دِمَآءَنَا اَكُفَّارٌ هُمْ قَالَ لَا قَالَ فَكَيْفَ اِذًا قَالَ حَتّٰى يَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ شَرِيْكًا مِّثْنٰى مِّثْنٰى قَالَ طَاؤُسٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اِصْبَعِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ يُحَرِّكُهَا۔

کہ صحابی سے روایت کرتے ہیں ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک بار میں حضرت کے پیچھے سوار تھا تو حضرت نے فرمایا کہ اے ابوالدرداء جو گواہی دے اس بات کی کہ خدا کے سوا کوئی لائق بندگی کے نہیں اور میں خدا کا رسول ہوں تو اس کے لئے بہشت واجب ہوجاتی ہے یعنی بہشت میں ضرور داخل ہوگا میں نے آپ سے کہا کہ اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے۔ تو آپ چپ رہے پھر ایک گھڑی چلے پھر فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ خدا کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور میں اس کا رسول ہوں تو اس کے لئے بہشت واجب ہوجاتی ہے میں نے کہا کہ اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے۔ حضرت نے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے اگرچہ خاک آلود ہو ناک ابوالدرداء کی (راوی نے کہا) گویا کہ میں دیکھتا ہوں ابودردار کی شہادت کی انگلی کو جس سے اپنے ناک کی طرف اشارہ کرتے تھے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عبدالکریم بن ابو مخارق طاؤس سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک مرد ابن عمر کے پاس آیا تو اُس نے کہا کہ اے ابا عبدالرحمٰن (یہ کنیت ہے ابن عمر کی) بھلا بتلا تو کہ یہ لوگ جو ہمارے قفل چُراتے ہیں اور ہمارے دروازے کھولتے ہیں کیا یہ کافر ہیں ابن عمر نے کہا نہیں اُس نے کہا بھلا بتلا تو کہ یہ لوگ کہ قرآن میں تاویل کرتے ہیں۔ اور ہمارے کفر کی گواہی دیتے ہیں اور ہمارے خون حلال جانتے ہیں کیا یہ کافر ہیں ابن عمر نے کہا نہیں یہاں تک کہ خدا کے ساتھ دوسرا شریک نہ ٹھہرائیں نہیں طاؤس نے کہا جیسے کہ میں ابن عمر کی انگلی کو دیکھتا ہوں اور وہ اس کو ہلاتے تھے۔

٣٦٥- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِنَا نَعُوْدُ جَارَنَا هٰذَا الْيَهُوْدِيَّ قَالَ فَاَتَيْنَاهُ فَقَالَ كَيْفَ اَنْتَ وَكَيْفَ فُلَانٌ ثُمَّ قَالَ يَا فُلَانُ اِشْهَدْ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ الرَّجُلُ اِلٰى اَبِيْهِ وَكَانَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ يَا فُلَانُ اِشْهَدْ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْهُ اَشْهِدْ لَهٗ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَعْتَقَ بِيْ نَسَمَةً مِّنَ النَّارِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِعِيَادَةِ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ بَاْسًا وَالْمَجُوْسِيِّ

محمد - ابوحنیفہ - علقمہ مرثد - بریدہ اسلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرتؐ کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ چلو کہ ہم اپنے یہودی ہمسائے کی بیمار پرسی کریں۔ بریدہ نے کہا کہ ہم اس کے پاس پاس آئے تو حضرت نے فرمایا۔کیا حال ہے تیرا اور کیسا ہے؟ آپ نے اس سے پوچھا پھر فرمایا اے فلانے گواہی دے اس کی کہ خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں خدا کا رسول ہوں۔اُس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا اُس نے کچھ جواب نہ دیا اور چپ رہا پھر فرمایا اے فلانے گواہی دے اُس کی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں اور میں خدا کا رسول ہوں۔ تو اس کے باپ نے اس کو کہا۔کہ اس کی گواہی دیدے۔ تو اُس نے کہا۔گواہی دیتا ہوں میں اس کی کہ سوائے خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہیں اور آپ خدا کے رسول ہیں۔حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شکر ہے اس خدا کا کہ میرے سبب سے ایک جان آگ سے آزاد کی۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔کہ یہودی اور نصرانی اور مجوسی کی بیمار پرسی میں کچھ حرج نہیں۔

٣٦٦- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ الْجَدَلِيُّ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ الْاَحْمَسِيِّ قَالَ جَاءَ يَهُوْدِيٌّ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اَرَاَيْتَ قَوْلَهٗ سَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ

محمد۔ ابوحنیفہ ۔ قیس بن مسلم جدلی۔طارق بن شہاب احمسی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی حضرت عمر کے پاس آیا اور کہا کہ بھلا بتلا تو کہ خدا نے فرمایا کہ جلدی کرو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور جنت کی طرف کہ اس کی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے۔پس

وَقَوْمًا مِمَّنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَهُ ثُمَّ يَجْمَعُهُمْ فِي النَّارِ مَعَ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ فَيَقُولُونَ عُذِّبْنَا لِأَنَّا عَبَدْنَا غَيْرَهُ فَمَا أَغْنَتْ عَنْكُمْ عِبَادَتُكُمْ إِيَّاهُ وَقَدْ عُذِّبْتُمْ مَعَنَا فَيَأْذَنُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِلْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّينَ فَيَشْفَعُونَ فَلَا يَبْقَى فِي النَّارِ أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ يَعْبُدُهُ إِلَّا أَخْرَجَهُ حَتَّى يَتَطَاوَلَ لِلشَّفَاعَةِ إِبْلِيسُ بِعِبَادَتِهِ الْأُولَى قَالَ فَيَقُولُ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ
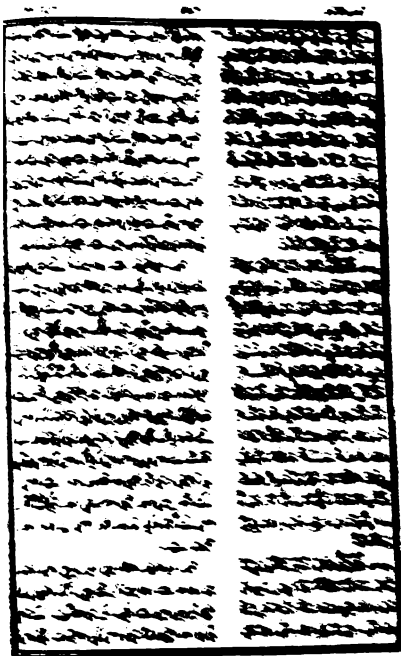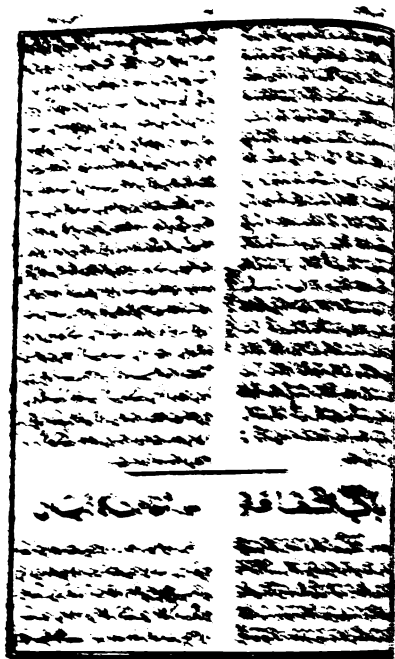
پر ان لوگوں میں سے کہ فقط اسی کی عبادت کرتے تھے اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرتے تھے اور عذاب کرے گا ایک قوم پر ان لوگوں میں سے کہ خدا تعالےٰ کے سوائے غیر کی عبادت کرتے تھے پھر جمع کرے گا ان کو آگ میں پس عار دلائیں گے وہ لوگ کہ غیر اللہ کی عبادت کرتے تھے ان لوگوں کو جو خدا کی عبادت کرتے تھے. اور کہیں گے کہ ہم کو تو اس واسطے عذاب ہوا کہ ہم نے خدا کے سوا اور کی عبادت کی لیکن خدا کی عبادت نے تم سے عذاب کو نہ روکا اور تم ہمارے ساتھ عذاب میں مبتلا کئے گئے اللہ تعالےٰ فرشتوں اور پیغمبروں کو شفاعت کی اجازت دے گا وہ شفاعت کریں گے اور جہنم میں اللہ کی عبادت کرنے والوں میں سے کوئی شخص باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ اللہ تعالےٰ ان کو نکال دیگا. یہانتک کہ شیطان اپنی پہلی عبادت کی بنا پر شفاعت کے لئے گردن دراز کریگا اور کہے گا ربما یود الذین کفروا الخ

۳۷۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ الْعَبْسِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَوْمٌ مُنْتِنِينَ قَدْ امْتَحَشَتْهُمُ النَّارُ

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ربعی بن حراش عبسی - حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ داخل ہوں گے بہشت میں کچھ لوگ کہ بھون ڈالا ہوگا - ان کو آگ نے یعنے آگ سے نکال کر بہشت میں داخل کئے جائیں گے -

۳۷۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ يُعَذِّبُ اللهُ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ بِذُنُوبِهِمْ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ ذَكَرَ اللهُ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ

محمد - ابو حنیفہ - سلمہ بن کہیل ابی زعرا سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ اللہ تعالےٰ عذاب کرے گا اہل ایمان کی ایک قوم پر ان کے گناہوں کے بدلے پھر نکالے گا ان کو شفاعت محمدؐ کے ذریعے - یہانتک کہ دوزخ میں اس کے سوا کوئی نہ رہے گا جس کو اللہ نے قرآن میں بیان کیا کہ کس چیز نے تم کو دوزخ میں ڈالا وہ بولے ہم نہ نماز پڑھتے تھے - اور نہ کھلاتے تھے محتاج کو اور اور ہم بات میں گھستے تھے گھسنے والوں کے ساتھ اور ہم جھٹلاتے تھے قیامت کے دن کو یہانتک

بِيَوْمِ الدِّيْنِ حَتّٰى اَتَانَا الْيَقِيْنُ
فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِيْنَ

۳۷۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ قَالَ وَسَاَلْتُهٗ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الشَّفَاعَةُ قَالَ يُعَذِّبُ اللّٰهُ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ بِذُنُوْبِهِمْ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَيُؤْتٰى بِهِمْ نَهْرًا يُقَالُ لَهُ الْحَيَوَانُ فَيَغْتَسِلُوْنَ فِيْهِ غُسْلَ الثَّعَارِيْرِ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ ثُمَّ يَطْلُبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ فَيَذْهَبُ ذٰلِكَ الْاِسْمُ عَنْهُمْ

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ

۳۷۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ صُهَيْبٍ الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ الْفَقِيْرُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَاَلْتُهٗ عَنِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ يُعَذِّبُ اللّٰهُ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَهٗ فَاَيْنَ قَوْلُ اللّٰهِ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا

کہ آپہنچی ہم پر موت پھر ان کو سفارش کرنے والوں کی سفارش کام نہ آئے گی۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عطیہ عوفی۔ ابی سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا حضرتؐ نے جو جھوٹ بولے مجھ پر جان بوجھ کر تو چاہیئے کہ بنائے ٹھکانا اپنا دوزخ میں اور میں نے ان سے اس آیت کے متعلق پوچھا وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا انہوں نے کہا کہ مقام محمود سے مراد شفاعت ہے کہا خدا اہل ایمان کی ایک قوم پر ان کے گناہوں کے عوض عذاب کرے گا۔ پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے ذریعے ان کو نکالے گا ان کو ایک نہر میں لایا جائے گا کہ اس کو آب حیات کہتے ہیں اس میں نہائیں گے مانند نہانے ثعاریر کے...... پھر داخل کئے جائیں گے بہشت میں لوگ ان کا نام جہنمی رکھیں گے۔ پھر التجا کریں گے طرف اللہ کے تو خدا ان کا یہ نام دُور کر دے گا۔

امام محمد نے کہا کہ شداد بن عبدالرحمٰن سے بھی ابوسعید خدری سے اسی طرح روایت آئی ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ یزید بن صہیب فقیر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے شفاعت کا مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا کہ خدا عذاب کرے گا ایک قوم پر اہل ایمان میں سے پھر ان کو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے سبب سے نکالے گا میں نے کہا پس کہاں ہے یہ آیت کہ ارادہ کریں گے نکلنے کا دوزخ سے اور نہیں ہیں وہ نکلنے والے اس سے اور اُن کے لئے عذاب ہے ہمیشہ رہنے والا

وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ فَقَالَ لِي هٰذِهٖ فِي الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِقْرَأْ مَا قَبْلَهَا

تو انہوں نے مجھ کو کہا کہ یہ اُن لوگوں کے حق میں ہے جو کافر ہوئے اس سے پہلے کی آیت پڑھ

بَابُ التَّصْدِيْقِ بِالْقَدَرِ

تقدیر کی تصدیق کا بیان

۴۴۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ سَاَلَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ الْمُدْلِجِيُّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا عَنْ عُمْرَتِنَا هٰذِهٖ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِلْاَبَدِ فَقَالَ لِلْاَبَدِ قَالَ اَخْبِرْنَا عَنْ دِيْنِنَا هٰذَا كَاَنَّمَا خُلِقْنَا لَهٗ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ اَلْعَمَلُ فِيْ شَيْءٍ قَدْ جَرَتْ بِهِ الْاَقْلَامُ وَثَبَتَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ اَمْ فِيْ شَيْءٍ نَسْتَاْنِفُ فِيْهِ الْعَمَلَ قَالَ فِيْ شَيْءٍ قَدْ جَرَتْ بِهِ الْاَقْلَامُ وَثَبَتَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ قَالَ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اعْمَلُوْا فَكُلُّ عَامِلٍ مُيَسَّرٌ مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ يُيَسَّرُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ يُيَسَّرُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابوالزبیر۔ جابر بن عبداللہ انصاریؓ۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے سراقہ بن مالک بن جعشم مدلجی نے پوچھا عرض کیا کہ یارسول اللہ ہمارے اس عمرہ کے متعلق بتلایئے کہ کیا صرف ہمارے اس سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے؟ آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لئے ہے پھر عرض کیا کہ ہمیں ہمارے اس دین کے متعلق بتایئے۔ گویا کہ ہم اس کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ عمل کس چیز میں ہے جس کے ساتھ قلم جاری ہو چکے ہیں۔ اور تقدیر میں لکھا جا چکا ہے۔ کیا اس چیز میں ہے کہ ہم اس میں ابتدا سے عمل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ عمل اس چیز میں ہے جو لکھا جا چکا ہے۔ اور تقدیر میں مقدر ہو چکا ہے۔ سراقہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ پھر عمل کی کیا ضرورت ہے! آپ نے فرمایا کہ کام کئے جاؤ۔ اس لئے کہ ہر شخص کو وہی آسان معلوم ہوتا ہے جس کے واسطے وہ پیدا ہوا ہے چنانچہ جو بہشتیوں میں سے ہوگا اس کو بہشتیوں کا عمل آسان معلوم ہوگا۔ اور جو دوزخی ہوگا اس کو دوزخیوں کا عمل آسان معلوم ہوگا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ جس نے دیا اور ڈرا اور اچھی باتوں کو سچ جانا تو ہم اس کو آسانی کے لئے آسان کریں گے اور جس نے نہ دیا اور بے پرواہ رہا

فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى ۔

٣٧٥ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ اِلَّا قَدْ كَتَبَ اللّٰهُ مَدْخَلَهَا وَمَخْرَجَهَا وَمَا هِيَ لَاقِيَةٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كُلُّ مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ يُيَسَّرُ لِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ يُيَسَّرُ لِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ اَلْاٰنَ حَقَّ الْعَمَلُ ۔

٣٧٦ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذْ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ قَاعِدًا فِيْ جَانِبِهٖ فَقُلْتُ لِصَاحِبِيْ هَلْ لَكَ اَنْ تَاْتِيَ ابْنَ عُمَرَ نَتَسَاَلُهٗ عَنِ الْقَدَرِ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ دَعْنِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّذِيْ اَسْاَلُهٗ فَاِنِّيْ اَرْفَقُ بِهٖ مِنْكَ فَاَتَيْنَاهُ فَقَعَدْنَا اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّا قَوْمٌ نَتَقَلَّبُ فِيْ هٰذِهِ الْاَرْضِيْنَ وَرُبَّمَا قَدِمْنَا الْبَلْدَةَ بِهٖ قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ لَا قَدَرَ قَالَ اَبْلِغْهُمْ اِنِّيْ مِنْهُمْ بَرِيْءٌ وَاِنِّيْ لَوْ اَجِدُ اَعْوَانًا لَجَاهَدْتُهُمْ قَالَ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِذَا اَقْبَلَ شَابٌّ

اور اچھی باتوں کو جھٹلایا تو اس کو ہم سختی کے لئے آسان کر دینگے

محمد ۔ ابو حنیفہ ۔ عبد العزیز بن رفیع ۔ مصعب بن سعد ۔ سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی جان نہیں مگر اس کے داخل ہونے اور اس کے نکلنے کی جگہ اللہ نے لکھ دی ہے اور جو چیز اس کو وہ ملنے والی ہے تو ایک انصاری نے کہا کہ عمل کی کیا ضرورت ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جو بہشتی ہوگا اس کے لئے بہشتیوں کا عمل آسان ہوگا اور جو دوزخی ہوگا اس کو دوزخیوں کا عمل آسان معلوم ہوگا۔ انصاری نے کہا کہ اب عمل ثابت ہؤا۔

محمد ۔ ابو حنیفہ ۔ علقمہ بن مرثد ۔ یحیی بن یعمر سے روایت کرتے ہیں اُنہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں بیٹھے تھے کہ ناگاہ میں نے ابن عمر کو مسجد کے ایک کنارے میں بیٹھے دیکھا میں نے اپنے ساتھی سے کہا۔ کہ کیا تو چاہتا ہے کہ ابن عمر کے پاس آئے اور ان سے تقدیر کا مسئلہ پوچھے اس نے کہا ہاں میں نے کہا کہ مجھ کو چھوڑ یہاں تک کہ پہلے میں ہی ان سے پوچھوں اس لئے کہ میں ان کا تجھ سے زیادہ رفیق ہوں آپ کے پاس آئے اور اُن کے پاس بیٹھے اور میں نے اُن سے کہا کہ اے ابا عبد الرحمن ہم ایک ایسی قوم ہیں کہ ان زمینوں میں پھرتے ہیں بسا اوقات ہم ایک شہر میں جاتے ہیں اس میں کچھ لوگ ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ تقدیر نہیں ابن عمر نے کہا کہ ان کو یہ بات پہنچا دے کہ میں ان سے بیزار ہوں۔ اور اگر میں مددگار پاؤں تو ان سے جہاد کروں پھر ہم سے حدیث بیان کرنے لگے کہا کہ ایک بار ہم کچھ اصحابؓ

جَمِيلٌ حَسَنُ اللِّمَّةِ طَيِّبُ الرِّيحِ عَلَيْهِ
ثِيَابٌ بِيَاضٌ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
رَسُولَ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَدَدْنَا
ثُمَّ قَالَ اَدْنُوْ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُدْنُهْ فَدَنَا
دَنْوَةً اَوْ دَنْوَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ مُوَقِّرًا لَهٗ
ثُمَّ قَالَ اَدْنُوْ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ
اُدْنُهْ فَدَنَا دَنْوَةً اَوْ دَنْوَتَيْنِ ثُمَّ
قَامَ مُوَقِّرًا لَهٗ ثُمَّ قَالَ اَدْنُوْ يَا رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اُدْنُهْ فَدَنَا دَنْوَةً اَوْ دَنْوَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ
مُوَقِّرًا لَهٗ ثُمَّ قَالَ اَدْنُوْ يَا رَسُولَ
اللهِ فَقَالَ اُدْنُهْ فَدَنَا حَتّٰى جَلَسَ فَاَلْصَقَ
رُكْبَتَيْهِ بِرُكْبَتَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَخْبِرْنِيْ
عَنِ الْاِيْمَانِ مَا هُوَ قَالَ الْاِيْمَانُ
بِاللهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ
شَرِّهٖ مِنَ اللهِ قَالَ صَدَقْتَ فَتَعَجَّبْنَا
بِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ كَاَنَّهٗ يَعْلَمُ
قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ شَرَائِعِ الْاِسْلَامِ
مَا هِيَ قَالَ اِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ
الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ
شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْاِغْتِسَالُ مِنَ
الْجَنَابَةِ قَالَ صَدَقْتَ
فَتَعَجَّبْنَا بِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ كَاَنَّهٗ
يَعْلَمُ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ
الْاِحْسَانِ مَا هُوَ قَالَ تَعْمَلُ

کے ساتھ حضرت کے پاس بیٹھے تھے۔ کہ ناگاہ ایک
خوبصورت جوان آیا خوشبو لگائے ہوئے تھا اس پر
سفید کپڑے تھے اس نے کہا کہ سلام ہو آپ پر یا
رسول اللہ اور تم لوگوں کو بھی اے حاضرین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور ہم نے
بھی دیا۔ پھر اس نے کہا کہ یا حضرت کیا میں آپ سے
قریب ہوؤں آپ نے فرمایا قریب ہو وہ نزدیک ہوا
ایک بار یا دو بار۔ پھر آپ کی تعظیم کو کھڑا ہوا۔ پھر کہا یا
حضرت کیا میں آپ سے نزدیک ہوؤں آپ نے فرمایا
نزدیک ہو وہ نزدیک ہوا ایک بار یا دو بار پھر آپ کی تعظیم
کو کھڑا ہوا پھر کہا کہ یا حضرت کیا میں آپ سے نزدیک ہوؤں
آپ نے فرمایا قریب ہو یہاں تک کہ بیٹھ گیا اور اپنے
دونو زانو حضرت کے زانو سے ملائے پھر کہا کہ مجھ کو
ایمان کی حقیقت بتلائیے کہ کیا ہے آپ نے فرمایا
ایمان دل سے ماننا ہے اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو
اور اس کی کتابوں کو اور اس کے پیغمبروں کو اور پچھلے
دن کو یعنے قیامت کو اور تقدیر کو کہ بھلی ہو یا بُری اللہ
کی طرف سے ہے اُس نے کہا تم نے سچ کہا۔ ہم لوگ
اس کے اس قول سے کہ آپ نے سچ کہا متعجب ہوئے
ہوئے گویا وہ جانتا تھا۔ پھر کہا کہ آپ مجھ کو اسلام
کے اصول بتلائیے کہ وہ کیا ہیں آپ نے فرمایا نماز
کا اچھی طرح پڑھنا اور زکوٰۃ کا دینا اور رمضان کا روزہ
رکھنا اور خانے کعبے کا حج کرنا اور جنابت سے نہانا
اُس نے کہا تم نے سچ کہا ہم نے تعجب کیا اس کے
اس قول سے کہ آپ نے سچ کہا جیسے کہ وہ جانتا ہے
پھر اس نے کہا کہ آپ مجھ کو احسان اور اخلاص کی
حقیقت بتلائیے کہ وہ کیا ہے حضرت نے فرمایا احسان
یہ ہے۔ کہ تو اللہ کی اس طرح عبادت کرے گویا تو اس
کو دیکھ رہا ہے۔ اگر اس طرح کا دیکھنا تجھ سے نہ ہو سکے

لِلّٰهِ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ فَتَعَجَّبْنَا بِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ كَأَنَّهُ يَعْلَمُ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنْ قِيَامِ السَّاعَةِ مَتٰى هُوَ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ صَدَقْتَ فَتَعَجَّبْنَا بِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ فَانْصَرَفَ وَنَحْنُ نَرَاهُ إِذْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَسِرْنَا فِيْ أَثَرِهٖ فَمَا نَدْرِيْ أَيْنَ تَوَجَّهَ وَلَا رَأَيْنَا مِنْهُ شَيْئًا فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ دِيْنِكُمْ مَا أَتَانِيْ فِيْ صُوْرَةٍ قَطُّ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُهٗ فِيْهَا قَبْلَ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ

تو یوں جان کہ وہی تجھ کو دیکھتا ہے اس نے کہا آپ نے سچ کہا ہم نے اُس کے اس قول سے تعجب کیا۔ کہ آپ نے سچ کہا گویا کہ وہ جانتا ہے پھر اس نے کہا کہ آپ مجھ کو قیامت کا حال بتلایئے کہ کب ہوگی۔ حضرت نے فرمایا کہ جواب دینے والا پوچھنے والے سے اس کو کچھ زیادہ نہیں جانتا یعنے قیامت کے نہ جاننے میں میں اور تم دونوں برابر ہیں اُس نے کہا آپ نے سچ فرمایا ہم نے اُس کے قول سے تعجب کیا کہ آپ نے سچ کہا پھر وہ پھرا اور ہم اس کو دیکھ رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ اس مرد کو میرے پاس دوبارہ لاؤ اور ہم اس کے پیچھے گئے ہم نہیں جانتے کہ کہاں گیا اور نہ ہم نے اس کا کوئی نشان پایا ہم نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی تو آپ نے فرمایا یہ جبرئیل تھے جو تمہارے پاس تم کو دین سکھانے کو آئے تھے وہ کبھی کسی صورت میں میرے پاس نہیں آئے مگر یہ کہ میں اُن کو اس صورت کے پہلے پہچانتا ہوں۔

(ف) اس حدیث کو ام الاحادیث کہتے ہیں یعنے سب حدیثوں کی جڑ ہے۔ اس واسطے کہ جو مطالب اور حدیثوں میں ہیں وہ سب اس حدیث میں مجمل موجود ہیں اور ایمان تصدیق قلبی اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنے خدا کے متعلق یوں اعتقاد کرے کہ وہ سب عیب اور نقصان سے پاک ہے اور سب خوبیوں سے موصوف ہے اس کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں اور فرشتوں کو یوں اعتقاد کرے کہ وہ نوری خدا کے بندے ہیں۔ رنگ برنگ صورت بدلنے پر قادر ہیں گناہوں سے پاک ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت خدا کے حکم سے سارے عالم کا انتظام کرتے ہیں اور کتابوں کا یوں اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیم کلام ہے جو اُن میں ہے سچ ہے اور پیغمبروں کا یوں اعتقاد کرے کہ وہ سب خلق سے افضل ہیں۔ اور پاک ہیں خدا نے ان کو اپنی کمال رحمت سے آدمیوں کی طرف بھیجا کہ نیک راہ بتلائیں دین اور دنیا سنواریں اور اُن کو قسم قسم کے معجزات دیئے کہ ان کی راستی میں کوئی عاقل آدمی شک نہ لاتے وہ سب گناہوں سے پاک ہیں۔ صغیرہ ہوں یا کبیرہ نبوت سے پہلے بھی اور پیچھے بھی اور یہی مذہب ٹھیک ہے اور قیامت کا یوں اعتقاد کرے کہ بعد موت کے قیامت تک بہشت اور دوزخ میں داخل ہونے تک جو حضرت نے فرمایا وہ سچ ہے یعنی قبر کا عذاب اور صور کا پھونکنا اور مُردوں کا جینا

اور حساب کتاب اور عمل کا بدلا ملنا اور ترازو میں عمل کا تلنا اور پلصراط اور حوض کوثر اور دوزخ اور بہشت یہ سب خبریں حق ہیں ان میں کچھ شک نہیں اور تقدیر کا یوں اعتقاد کرے کہ جو عالم میں ہوا اور ہوتا ہے اور ہوگا بھلا یا برا سب تقدیر سے ہے بغیر اسکی خواہش کے نہ کوئی پتا ہلے نہ بوند ٹپکے لیکن باوجود اس کے آدمی کو کچھ اتنا اختیار دیا ہے کہ اس کے سبب سے آدمی تعریف یا مذمت ثواب یا عذاب کے لائق ہو تقدیر کا اعتقاد اسی طرح مجمل چاہیئے زیادہ گفتگو کرنی اس میں بدعت اور گمراہی ہے اس لئے کہ ساری عقل میں اتنی کہاں طاقت ہے کہ کارخانہ خدا کے بھید کو سمجھے اسی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تقدیر کی بحث سے منع فرمایا یہ ایمان مفصل ہے۔

٢٦٧۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِالْجَابِيَةِ اِذْ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ فَقَالَ قِسٌّ مِنْ تِلْكَ الْقُسُوْسِ مَا يَقُوْلُ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالُوْا يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ فَقَالَ بَرْكَشْتِ اَللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ يُّضِلَّ اَحَدًا فَبَلَغَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ كَذَبْتَ بَلِ اللّٰهُ اَضَلَّكَ وَاللّٰهِ لَوْلَا عَهْدُكَ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عبدالاعلی۔ اپنے والد سے وہ حضرت عمر بن خطاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک بار حضرت عمرؓ خطبہ پڑھتے تھے جابیہ (ایک جگہ کا نام ہے) میں کہ اچانک انہوں نے اپنے خطبہ میں کہا کہ خدا گمراہ کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے جس کو چاہتا ہے تو یہود کے ان عالموں میں سے ایک عالم نے کہا کہ امیرالمؤمنین کیا کہتا ہے لوگوں نے کہا کہتا ہے کہ خدا گمراہ کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے جس کو چاہتا ہے اس یہودی نے کہا کہ عمر پھر گیا اللہ زیادہ عادل ہے اس سے کہ کسی کو گمراہ کرے یعنی خدا کسی کو گمراہ نہیں کرتا لوگ خود بخود گمراہ ہوتے ہیں یہ بات اس کی حضرت عمرؓ کو پہنچی عمرؓ نے کہا کہ تو نے جھوٹ کہا بلکہ خدا ہی نے تجھ کو گمراہ کیا ہے اور اگر تیرا عہد نہ ہوتا تو میں تیری گردن مارتا۔

٢٦٨۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ وَائِلَةَ وَابْنِ وَائِلَةَ شَكَّ مُحَمَّدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ تَكُوْنُ النُّطْفَةُ فِي الرَّحِمِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَقَةً اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ تَكُوْنُ مُضْغَةً اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَنْشَاُ خَلْقُهٗ فَيَقُوْلُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ یزید بن عبدالرحمٰن۔ ابو وائلہ اور ابن وائلہ (امام محمد کو ابو وائلہ اور ابن وائلہ میں شک ہوا) عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ آدمی کا نطفہ اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن میں بستہ خون ہو جاتا ہے۔ پھر چالیس دن میں گوشت کی بوٹی بن جاتی ہے پھر اس کا وجود پیدا ہوتا ہے فرشتہ کہتا ہے کہ اے رب کیا یہ مرد ہوگا یا عورت بدبخت ہوگا یا نیک بخت اور اس کی روزی

رَبِّ اَذَکَرٌ اَوْ اُنْثٰی شَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ وَمَا رِزْقُہٗ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِہٖ نَاخُذُ الشَّقِیُّ مَنْ شَقِیَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ وَالسَّعِیْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَیْرِہٖ۔

کیتنی ہے یعنی محتاج ہوگا یا مالدار۔
امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ بدبخت دوزخی وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت ہوا اور نیک بخت بہشتی وہ ہے جس نے غیر سے نصیحت پکڑی۔

(ف) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تقدیر حق ہے اور نیک وبدبخت ہونا مقدر ہو چکا ہے۔

بَابُ (۱۱۵) مَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ الْحُرِّ مِنَ التَّزْوِیْجِ

آزاد مرد کے لئے کتنی عورتوں سے نکاح جائز ہے

۳۷۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا قَیْسُ بْنُ مُسْلِمِ الْجَدَلِیِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ قَوْلِ اللّٰہِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ قَالَ کَانَ یَقُوْلُ فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ قَالَ اُحِلَّ لَکُمْ اَرْبَعٌ وَحُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّھٰتُکُمْ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ قَالَ حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمُحْصَنٰتُ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ بَعْدَ الْاَرْبَعِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ قیس بن مسلم جدلی۔ حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب۔ سے آیت وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ کی تفسیر میں حضرت علیؓ کے متعلق نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ جو عورتیں تمہیں پسند ہوں دو دو تین تین چار چار سے نکاح کرو۔ تمہارے لئے چار عورتیں حلال کی گئی ہیں اور تم پر تمہاری مائیں حرام کی گئی ہیں۔ اور فرمایا کہ چار عورتوں کے بعد تم پر منکوحہ عورتیں حرام ہوئیں مگر یہ کہ تم لونڈی کے مالک ہو تو درست ہے۔

۳۸۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا نَکَحَ الرَّجُلُ الْاَمَۃَ اَمْسَکَھُمَا جَمِیْعًا یُقْسِمُ لِلْحُرَّۃِ لَیْلَتَیْنِ وَلِلْاَمَۃِ لَیْلَۃً۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِہٖ نَاخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد آزاد عورت کی موجودگی میں لونڈی سے نکاح کرے تو نکاح فاسد ہے اور اور جب لونڈی کی موجودگی میں عورت سے نکاح کرے تو دونوں کو رکھے اور تقسیم کرے آزاد عورت کے واسطے دو راتیں اور لونڈی کے لئے ایک رات۔
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا یہی قول ہے۔

۳۸۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ لِلْحُرِّ اَنْ یَّتَزَوَّجَ اَرْبَعَ مَمْلُوْکَاتٍ وَّثَلٰثًا وَّاِثْنَتَیْنِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جائز ہے آزاد مرد کے لئے نکاح کرنا چار لونڈیوں سے اور تین سے اور دو سے اور

وَوَاحِدَةٌ
ایک سے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ لَهٗ اَنْ يَّتَزَوَّجَ مِنَ الْاِمَآءِ مَا يَتَزَوَّجُ مِنَ الْحَرَائِرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جائز ہے اس کے لئے نکاح کرنا لونڈیوں سے جس قدر کہ جائز ہے آزاد عورتوں سے یعنے جتنی آزاد عورتوں سے نکاح کرنا درست ہے اتنی لونڈیوں سے بھی نکاح کرنا درست ہے۔ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے

بَابٌ (۱۶۱) مَا يَحِلُّ لِلْعَبْدِ مِنَ التَّزَوُّجِ

غلام کے لئے کتنی عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے

۴۸۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ لِلْعَبْدِ اَنْ يَّتَزَوَّجَ اِلَّا حُرَّتَيْنِ اَوْ مَمْلُوْكَتَيْنِ

محمد ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز ہے غلام کے لئے مگر یہ کہ صرف دو آزاد عورتوں سے نکاح کرنے یا صرف دو باندیوں سے نکاح کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۴۸۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ الْمَكِّیُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا يَحِلُّ فَرْجٌ مِنَ الْمَمْلُوْكَاتِ اِلَّا مِنِ ابْتَاعَ اَوْ وُهِبَ اَوْ تُصُدِّقَ اَوْ اُعْتِقَ جَازَتْ بِذٰلِكَ الْمَمْلُوْكُ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ اسمٰعیل بن امیہ مکی۔ سعید بن ابی سعید سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ابن عمر نے کہا کہ کوئی فرج لونڈیوں میں سے حلال نہیں ہے۔ مگر جو خریدی ہو یا ہبہ کی گئی ہو یا خیرات کی گئی ہو یا آزاد کرے تو جائز ہے یعنے غلام کو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ يَعْنِیْ اَنَّ الْمَمْلُوْكَ لَا يَحِلُّ لَهٗ فَرْجٌ اِلَّا بِنِكَاحٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں یعنی غلام کو کوئی فرج بغیر نکاح کے حلال نہیں ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

(ف) یعنے جس کو خریدنے اور آزاد کرنے وغیرہ کا اختیار ہو تو اسی کو لونڈی حلال ہے یعنے آزاد مرد کو اور چونکہ غلام کو خریدنے اور آزاد کرنے وغیرہ کا اختیار نہیں تو اس کو لونڈی بغیر نکاح کے حلال نہیں۔

۳۸۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يَصْلُحُ لِلْعَبْدِ اَنْ يَتَسَرّٰى ثُمَّ تَلَى هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَلَيْسَ لَهٗ بِزَوْجَةٍ وَلَا مِلْكُ يَمِيْنٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز ہے غلام کو یہ کہ لونڈی رکھے پھر یہ آیت پڑھی مگر اپنی بیبیوں پر یا ان پر کہ اُن کے ہاتھ مالک ہوئے تو نہ اس کی بیوی ہے اور نہ ہاتھ کی ملک ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۳۸۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَبْدِ اِذَا زَوَّجَهٗ مَوْلَاهُ فَالطَّلَاقُ بِيَدِ الْعَبْدِ وَاِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ اِذْنِ مَوْلَاهُ فَالطَّلَاقُ بِيَدِ مَوْلَاهُ وَيَاخُذُ مِنَ الْمَرْاَةِ مَا اَخَذَتْ مِنْ عَبْدِهٖ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے اس غلام کے متعلق جس کا نکاح اس کے مالک نے کروایا ہو روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا طلاق غلام کے ہاتھ میں ہے۔ اور جب غلام نے اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کیا ہو تو طلاق اس کے مالک کے ہاتھ میں ہے۔ اور عورت سے لے جو اس نے اپنے غلام سے لیا

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۳۸۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ اِذْنِ مَوْلَاهُ فَنِكَاحُهٗ فَاسِدٌ وَاِنْ اَذِنَ لَهٗ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ فَنِكَاحُهٗ ثَابِتٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَاِنَّمَا يَعْنِيْ بِقَوْلِهٖ اِنْ اَذِنَ لَهٗ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ يَقُوْلُ اِنْ اَجَازَ مَا صَنَعَ فَهُوَ جَائِزٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جب کوئی غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح فاسد ہے۔ اور اگر نکاح ہونے کے بعد مالک نے اجازت دی۔ تو اس کا نکاح ثابت ہے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اگر نکاح ہونے کے بعد اس کا مالک نکاح جائز رکھے تو جائز ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُزَوِّجُ اُمَّ وَلَدِهٖ

ام ولد سے کسی کا نکاح کردینے کا بیان

۳۸۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَلَدُ أُمِّ الْوَلَدِ مِنْ غَيْرِ سَيِّدِهَا إِذَا وَلَدَتْهُ وَهِيَ أُمُّ وَلَدٍ بِمَنْزِلَتِهَا۔

کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر ام ولد اپنے مالک کے سوائے کسی اور سے بچہ جنے اس حال میں کہ وہ ام ولد ہو تو وہ بچہ بجائے ام ولد کے ہے یعنی اس کا بیچنا درست نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا۔

٣٨٨ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ أُمَّ وَلَدِهٖ عَبْدًا فَتَلِدُ الْأَوْلَادَ ثُمَّ يَمُوْتُ قَالَ هِيَ حُرَّةٌ وَأَوْلَادُهَا أَحْرَارٌ وَهِيَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَتْ كَانَتْ مَعَ الْعَبْدِ وَإِنْ شَاءَتْ تَرَكَتْهُ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو آدمی اپنے ام ولد کا غلام سے نکاح کردے اور اولاد جنے پھر مالک مرجائے تو ابراہیم نے کہا کہ وہ آزاد ہے اور اس کی اولاد بھی آزاد ہے۔ اور ام ولد کو اختیار ہے کہ چاہے تو غلام کے ساتھ رہے اور چاہے تو نہ رہے بلکہ کسی اور سے نکاح کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح وَلَهَا الْخِيَارُ أَيْضًا وَإِنْ كَانَتْ تَحْتَ حُرٍّ۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا اور اس کو اختیار بھی ہے اگرچہ آزاد کے تحت ہو۔

بَابُ (١١٥) الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ وَبِهِ الْعَيْبُ أَوِ الْمَرْأَةِ

شادی کے بعد مرد یا عورت میں عیب نکل آنے کا بیان

٣٨٩ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ وَهُوَ صَحِيْحٌ أَوْ يَتَزَوَّجُ وَبِهٖ بَلَاءٌ لَمْ تُخَيَّرْ إِمْرَأَتُهُ وَلَا أَهْلُهَا أَنَّهَا إِمْرَأَتُهُ أَبَدًا لَا يُجْبَرُ عَلٰى طَلَاقِهَا قَالَ وَإِنْ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ مُكَنَّةٌ فَهِيَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جو مرد نکاح کرے اور وہ تندرست ہو یا نکاح کرے اور اس میں کوئی عیب ہو تو نہ اس کی عورت کو اختیار ہے اور نہ اس کے گھر والوں کو وہ ہمیشہ کے لئے اس کی عورت ہے اس کو اس کے طلاق دینے پر مجبور نہ کیا جائے اور اگر وہ عورت سے نکاح کرے اور وہ عورت عیب دار ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمدؒ نے کہا کہ یہ قول امام ابوحنیفہ کا

فَلَمَّا لَمْ يَكُوْنَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ بِهَا الْعَيْبُ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ بِهِ الْعَيْبُ فَكَانَ عَيْبًا يَحْتَمِلُ فَالْقَوْلُ عِنْدَنَا مَا قَالَهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَإِنْ كَانَ عَيْبًا لَا يُحْتَمَلُ لَهُ بِمَنْزِلَةِ الْمَجْبُوْبِ وَالْعِنِّيْنِ تُخَيَّرُ امْرَأَتُهُ فَإِنْ شَاءَتْ أَقَامَتْ مَعَهُ وَإِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْهُ

۳۹۰. مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَبِهَا عَيْبٌ أَوْ دَاءٌ أَنَّهَا امْرَأَتُهُ طَلَّقَ أَوْ أَمْسَكَ وَلَا تَكُوْنُ فِي هٰذَا بِمَنْزِلَةِ الْإِمَاءِ أَنْ يَرُدَّهَا مِنْ عَيْبٍ وَقَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ بِالرَّجُلِ عَيْبٌ أَكَانَ لَهَا أَنْ تَرُدَّهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ لِأَنَّ الطَّلَاقَ بِيَدِ الزَّوْجِ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ أَلَا تَرٰى أَنَّهُ لَوْ وَجَدَهَا رَتْقَاءَ لَمْ يَكُنْ لَهُ خِيَارٌ لِأَنَّ الطَّلَاقَ فِيْ يَدِهٖ وَلَوْ وَجَدَتْهُ مَجْبُوْبًا كَانَ لَهَا الْخِيَارُ لِأَنَّ الطَّلَاقَ لَيْسَ بِيَدِهَا وَكَذٰلِكَ إِذَا وَجَدَتْهُ مَجْنُوْنًا مُوَسْوَسًا يُخَافُ عَلَيْهَا الْقَتْلُ أَوْ وَجَدَتْهُ مَجْنُوْنًا مُطْبِقًا لَا يُؤْمَنُ عَلَيْهَا الْقَتْلُ مِنْهُ

ہے اور ہمارے قول میں اگر عورت میں کوئی عیب ہو تو اس کا وہی حکم ہے جو ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور اگر مرد میں کوئی عیب ہو اور عیب اٹھایا جاتا ہو تو اس کا حکم بھی نزدیک ہمارے وہ ہو جو ابو حنیفہ نے کہا اور اگر عیب اُٹھایا نہ جاتا ہو تو بجائے ذکر کٹے ہوئے اور نامرد کے ہے اس کی عورت کو اختیار ہوگا. اگر چاہے تو اس کے ساتھ رہے اور اگر چاہے تو اس سے جُدا ہو جائے

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو مرد کسی عورت سے نکاح کرے اور اس عورت میں عیب ہو یا بیماری ہو تو وہ اس کی عورت ہے اگر چاہے تو طلاق دے اور چاہے تو رکھے اور وہ عورت اُس میں بجائے لونڈیوں کے نہ ہوگی کہ اس کو عیب سے رد کرے اور ابراہیم نے کہا کہ بھلا بتلا تو اگر مرد میں کوئی عیب ہو تو کیا عورت کو درست ہے کہ اس کو رد کرے یعنی جیسے یہ درست نہیں ویسے وہ بھی درست نہیں۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس لئے کہ طلاق شوہر کے ہاتھ میں ہے اگر چاہے تو طلاق دے اور اگر چاہے تو رکھے کیا نہیں دیکھتا تو کہ اگر اس کو رتقا پائے (یعنی اس کے فرج بند ہونے کے سبب سے جماع نہ کر سکے) تو مرد کو اختیار نہ ہوگا اس واسطے کہ طلاق اس کے ہاتھ میں ہے اور اگر عورت اس کو مجبوب پائے تو اس کو اختیار نہ ہوگا اس واسطے کہ طلاق اس کے ہاتھ میں ہے اور اسی طرح جبکہ اس کو مجنون پائے کہ اس کے قتل کر دینے کا خوف ہو یعنی ایسی ہو کہ پھر کو قتل کر ڈالے گا یا پائے اس کو کوڑھی

وَاَشْبَاهَ هٰذَا مِنَ الْعُيُوْبِ الَّتِيْ لَا تُحْمَلُ فَهٰذَا اَشَدُّ مِنَ الْعِنِّيْنِ وَالْمَجْبُوْبِ وَقَدْ جَآءَ فِي الْعِنِّيْنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ قَالَ اِنَّهَا تُؤَجَّلُ سَنَةً ثُمَّ تُخَيَّرُ وَجَآءَ اَيْضًا فِي الْمُوَسْوَسِ اَثَرٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ قَالَ اَنَّهُ اَجَّلَهَا ثُمَّ خَيَّرَهَا وَكَذٰلِكَ الْعُيُوْبُ الَّتِيْ لَا تُحْتَمَلُ هِيَ اَشَدُّ مِنَ الْمَجْبُوْبِ وَالْعِنِّيْنِ۔

متعلع کر اس کے نزدیک جانے پر قادر نہ ہو اور اس طرح کے دیگر عیوب کہ دُور نہ ہو سکتے ہوں تو یہ سخت تر ہے نامرد سے کہ اس کا ذکر کٹا ہُوا ہو اور عنین کے متعلق حضرت عمرؓ سے ایک اثر منقول ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ وہ عورت ایک برس تک مہلت دی جائے پھر اختیار دی جائے جس سے چاہے نکاح کرے۔ اور مجنون موسوس کے حق میں بھی حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اس عورت کو مہلت دی پھر اس کو اختیار دیا اور اسی طرح وہ عیب کہ محتمل نہ ہوں وہ زیادہ سخت ہیں مجبوب اور عنین سے۔

۳۹۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ فَيَجِدُهَا مَجْذُوْمَةً اَوْ بَرْصَآءَ قَالَ هِيَ اِمْرَاَتُهُ اِنْ شَآءَ طَلَّقَ وَاِنْ شَآءَ اَمْسَكَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لِاَنَّ الطَّلَاقَ بِيَدِهٖ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو مرد کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کو کوڑھی پائے یا برص والی پائے تو وہ اس کی عورت ہے اگر چاہے تو طلاق دے اور چاہے تو رکھے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس واسطے کہ طلاق اس کے ہاتھ میں ہے۔

بَابُ (۱۱۹) مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ التَّزْوِيْجِ وَاِسْتِئْمَارِ الْبِكْرِ

اس نکاح کا بیان جو ممنوع ہے اور کنواری عورت سے اجازت لینے کا باب

۳۹۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَزَوَّجُ فُلَانَةَ فَنَهَاهُ عَنْهَا ثُمَّ اَتَاهُ ثَلٰثَ مَرَّةٍ فَنَهَاهُ ثُمَّ قَالَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عبدالملک بن عمیر۔ ایک مرد شامی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد حضرت کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا حضرت کیا میں فلانی عورت سے نکاح کر دوں تو منع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اس سے پھر وہ تین بار حضرت کے پاس آیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَوْدَآءُ وَلُوْدٌ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ حَسْنَآءَ عَاقِرٍ اِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ حَتّٰی اِنَّ السِّقْطَ یَظَلُّ مُحْبَنْطِیًا یُقَالُ لَہٗ اُدْخُلِ الْجَنَّۃَ فَیَقُوْلُ لَا حَتّٰی یَدْخُلَ اَبَوَایَ

سیاہ عورت بہت اولاد جننے والی میرے نزدیک بہتر ہے اس خوبصورت عورت سے جو بانجھ ہو میں زیادتی چاہنے والا ہوں تمہارے ذریعے دوسری اُمتوں پر یہاں تک کہ کچا بچہ جھگڑنے والا ہوگا خدا سے اسکو کہا جائے گا کہ بہشت میں داخل ہو تو وہ کہے گا۔ میں داخل نہیں ہوں گا یہاں تک کہ میرے ماں باپ داخل ہوں۔

۳۹۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ قَالَ لَا تُنْکَحُ الْبِکْرُ حَتّٰی تُسْتَاْمَرَ وَرِضَاہَا سُکُوْتُہَا وَقَالَ ہِیَ اَعْلَمُ بِنَفْسِہَا لَعَلَّ بِہَا عَیْبًا لَا یَسْتَطِیْعُ لَہَا الرِّجَالُ مَعَہٗ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ اَلَا تَرٰی اَنْ لَا تُزَوَّجَ الْبِکْرُ الْبَالِغَۃُ اِلَّا بِاِذْنِہَا زَوَّجَہَا وَالِدٌ اَوْ غَیْرُہٗ وَرِضَاہَا سُکُوْتُہَا وَہُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ نہ نکاح کیا جائے کنواری عورت کا یہاں تک کہ اس سے اجازت لی جائے اور اس کی رضامندی خاموشی ہے اور کہا کہ وہ اپنی جان کو خوب جانتی ہے کہ شاید اس میں کوئی عیب ہو کہ اس کے سبب سے مرد اس سے صحبت کرنے کی طاقت نہ رکھے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ ہم نہیں دیکھتے کہ کنواری بالغہ کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کیا جائے مگر اس کا باپ اس کا نکاح کرائے یا کوئی غیر اور رضامندی اسکی سکوت اس کا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ[120] مَنْ تَزَوَّجَ وَلَمْ یَفْرِضْ لَہَا صَدَاقَہَا حَتّٰی مَاتَ

اگر کوئی شخص مہر کی تعیین کے بغیر نکاح کرے اور مرجائے

۳۹۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَاہُ فَسَاَلَہٗ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَۃً وَلَمْ یَفْرِضْ لَہَا صَدَاقًا وَلَمْ یَدْخُلْ بِہَا حَتّٰی مَاتَ قَالَ مَا بَلَغَنِیْ فِیْ ہٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شَیْءٌ قَالَ نَقُلْ فِیْہَا بِرَاْیِکَ قَالَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد ابن مسعودؓ کے پاس آیا اور اس سے ایک مرد کا حکم پوچھا کہ اُس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اُس کے لئے مہر مقرر نہ کیا اور نہ اُس سے صحبت کی یہاں تک کہ مرگیا ابن مسعود نے کہا کہ مجھ کو اس کے متعلق رسول اللہ صلعم سے کوئی چیز نہیں پہنچی اس نے کہا کہ اپنی رائے سے اس کا حکم بیان کیجئے ابن مسعودؓ نے کہا

أَرَى لَهَا الصَّدَاقَ كَامِلًا وَلَهَا الْمِيرَاثَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ قَضَيْتَ وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ الْأَشْجَعِيَّةِ قَالَ فَفَرِحَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَرْحَةً مَا فَرِحَ قَبْلَهَا مِثْلَهَا بِمُوَافَقَةِ رَأْيِهٖ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ لَا يَجِبُ الْمِيرَاثُ وَالْعِدَّةُ حَتّٰى يَكُونَ قَبْلَ ذٰلِكَ صَدَاقٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَالرَّجُلُ الَّذِي قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ مَا قَالَ مَعْقِلُ بْنُ الْأَشْجَعِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

کہ میری رائے میں اس عورت کے لئے پورا مہر ہے اور اس کے لئے میراث ہے اور اس پر عدت ہے تو ایک مرد نے ان کے ہمنشینوں میں سے کہا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے آپ نے فیصلہ کیا مطابق فیصلہ نبوی کے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بروع بنت واشق کے حق میں فرمایا تھا۔ تو اپنی رائے اور قول نبوی کی موافقت کی بنا پر عبداللہ بن مسعود اس قدر خوش ہوئے کہ اس سے پہلے کبھی خوش نہ ہوئے تھے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ واجب ہے میراث اور عدت یہاں تک کہ ہوگا مہر بھی اس سے پہلے یعنی مہر جب دینا ہوگا تو میراث اور عدت بھی واجب ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

امام محمدرح نے کہا کہ جس مرد نے کہ عبداللہ بن مسعود سے کہا تھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح حکم کیا وہ معقل بن یسار ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں۔

بَابُ[١٢١] مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فِي عِدَّتِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا

عدت میں نکاح کے بعد طلاق دینے کا بیان

٢٩٥۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فِي عِدَّتِهَا ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَالَ لَا يَقَعُ عَلَيْهَا طَلَاقُهُ وَإِنْ قَذَفَهَا لَمْ يُجْلَدْ وَلَمْ يُلَاعِنْ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے اس مرد کے حق میں روایت کرتے ہیں کہ جو عدت میں کسی عورت سے نکاح کرے پھر اس کو طلاق دے ابراہیم نے کہا کہ اس کی طلاق اس پر واقع نہیں ہوتی اور اگر اس کو حرام کاری کی ناحق تہمت لگائے تو نہ کوڑا مارا جائے اور نہ لعان کیا جائے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

۲۹۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي امْرَاَةٍ تُزَوِّجَتْ فِي عِدَّتِهَا فَوَلَدَتْ اِنْ اِدَّعَاهُ الْاَوَّلُ فَهُوَ وَلَدُهٗ وَاِنْ نَفَاهُ الْاَوَّلُ فَادَّعَاهُ الْاٰخَرُ فَهُوَ وَلَدُهٗ وَاِنْ شَكَّا فِيْهِ فَهُوَ وَلَدُهُمَا يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهٖ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَرٰى اِذَا طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا غَيْرُهٗ فِي عِدَّتِهَا فَدَخَلَ بِهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِوَلَدٍ مَا بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ سَنَتَيْنِ مُنْذُ دَخَلَ بِهَا الْاٰخَرُ فَهُوَ ابْنُ الْاَوَّلِ وَاِنْ كَانَ لِاَكْثَرَ مِنْ سَنَتَيْنِ فَهُوَ ابْنُ الْاٰخَرِ وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ فِي الطَّلَاقِ الْبَائِنِ۔

۲۹۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمَرْاَةِ تَتَزَوَّجُ فِي عِدَّتِهَا قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا الْاٰخَرِ وَلَهَا الصَّدَاقُ مِنْهُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَتَسْتَكْمِلُ مَا بَقِيَ مِنْ عِدَّتِهَا مِنَ الْاَوَّلِ وَتَعْتَدُّ مِنَ الْاٰخَرِ عِدَّةً مُسْتَقْبِلَةً ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا الْاٰخَرُ اِنْ شَاءَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ اِلَّا اَنَّا نَقُوْلُ تَسْتَكْمِلُ عِدَّتَهَا مِنَ الْاَوَّلِ وَتَحْتَسِبُ بِمَا مَضٰى مِنْ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جس عورت سے نکاح اس کی عدت میں کیا جائے اور بچہ جنے اگر پہلا خاوند اس کا دعوی کرے تو وہ اس کا لڑکا ہے اور اگر پہلا خاوند اس سے انکار کرے اور دوسرا اس کا دعوی کرے تو وہ اس کا لڑکا ہے اور اگر اس میں دونو شک کریں تو وہ دونوں کا بیٹا ہے۔ وہ دونوں کا وارث ہوگا اور دونوں اس کے وارث ہونگے۔

امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے ہیں لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ جب اس کو طلاق دے اور عدت میں کوئی دوسرا آدمی اس سے نکاح کرے اور اور اس سے صحبت کرے تو اگر پچھلے خاوند کے صحبت کرنے کے بعد دو برس سے کم میں وہ بچہ جنے تو پہلے خاوند کا بیٹا ہے اور اگر دو برس کے بعد بچہ جنے تو وہ دوسرے کا بیٹا ہے اور امام ابوحنیفہ بھی طلاق بائن میں یہی کہتے تھے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ حضرت علیؓ ابن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس عورت کے متعلق جو اپنی عدت میں نکاح کرلے کہا کہ اس عورت اور پچھلے شوہر کے درمیان تفریق کرادی جائے اور اس عورت کے واسطے مہر ہے اس سبب سے کہ اس کی شرمگاہ سے فائدہ اُٹھایا۔ اور پہلے خاوند کی جو عدت ہو اس کو پوری کرے اور دوسرے شوہر کی پوری عدت گزارے پھر دُوسرا شخص اگر چاہے تو اس سے نکاح کرے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم ان سبھوں پر عمل کرتے ہیں۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ پہلے شوہر کی عدت پوری کرے اور اس کی تفریق سے پہلے کی عدت پورا کرنے تک جتنے دن گزریں ان کو دوسرے

ذَالِكَ مِنْ عِدَّةِ الْآخَرِ إِلَى اسْتِكْمَالِهَا عِدَّةَ الْأَوَّلِ وَتَعْتَدُّ مَا بَقِيَ مِنْ عِدَّةِ الْآخَرِ۔

کی عدت بھی شمار کرے یعنی ان دونوں کی عدتوں میں شمار کرے پہلے کی عدت میں بھی اور دوسرے کی عدت میں بھی۔ اور وہ دن پہلے کی عدت کا انتہا اور دوسرے کی عدت کا ابتدا اور جو دوسرے کی عدت سے باقی ہو تو وہ عدت گزارے۔

۳۹۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ إِذَا دَخَلَتْ عِدَّةٌ فِي عِدَّةٍ كَانَتْ عِدَّةً وَاحِدَةً وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد - سعید بن ابو عروبہ - ابی معشر سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب ایک عدت دوسری عدت میں داخل ہو یعنی دو عدتیں جمع ہو جائیں تو وہ ایک ہی عدت ہو گی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ تَفْسِيْرُ قَوْلِنَا فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور پہلی حدیث میں ہمارے قول کی یہی تفسیر ہے۔

بَابُ (۱۴۲) مَا إِذَا دَخَلَتِ الْمَرْأَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلٰى زَوْجِ صَاحِبِهَا

ان دو عورتوں کا بیان جو اپنے شوہروں سے شبہ میں بدل جائیں

۳۹۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا أُدْخِلَتِ الْمَرْأَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلٰى غَيْرِ زَوْجِهَا فَوُطِئَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا فَإِنَّهُ تُرَدُّ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا إِلٰى زَوْجِهَا وَلَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَلَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب دو عورتوں میں سے ہر ایک اپنے شوہر کے بھائی پر داخل کی جائیں اور ان میں سے ہر ایک سے صحبت کی جائے تو ان میں سے ہر ایک اپنے شوہر کی طرف پھیر دی جائیں گی۔ اور اس کے لئے مہر ہے اس سبب سے کہ اس کی شرمگاہ سے فائدہ اٹھایا۔ اور اس سے اس کا شوہر صحبت نہ کرے جب تک کہ عدت نہ گزار لے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (١٢٣) مَنْ تَزَوَّجَ مُخْتَلِعَةً اَوْمُطَلَّقَةً

٤٠ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّ الْمُوْلٰی مِنْهَا وَالْمُخْتَلِعَةَ اِنَّ زَوْجَهَا لَا يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُرَاجِعَهَا اِلَّا بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ وَاِنْ مَاتَا لَمْ يَتَوَارَثَا لِاَنَّ الطَّلَاقَ بَائِنٌ وَلٰكِنَّهُ يَلْحَقُ مَادَامَتْ فِي الْعِدَّةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

٤١ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمُخْتَلِعَةَ وَالْمُوْلٰى مِنْهَا وَالَّتِيْ اُعْتِقَتْ فِيْ عِدَّتِهَا ثُمَّ طَلَّقَ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَلَهَا الصَّدَاقُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَكَذٰلِكَ فِيْ قَوْلِهٖ كُلُّ اِمْرَاَةٍ كَانَتْ فِيْ رَجُلٍ فِيْ عِدَّةٍ مِنْ نِكَاحٍ جَائِزٍ اَوْ فَاسِدٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ مِثْلَ عِدَّةِ اُمِّ الْوَلَدِ فَيَتَزَوَّجُهَا فِيْ عِدَّتِهَا مِنْهُ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا تَطْلِيْقَةً فَعَلَيْهِ الصَّدَاقُ كَامِلًا وَالتَّطْلِيْقَةُ يَمْلِكُ فِيْهَا الرَّجْعَةَ عَلَيْهَا وَالْعِدَّةُ مُسْتَقْبِلَةٌ مِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّهُ

مطلقہ یا خلع والی عورت سے نکاح کا بیان

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ایلا اور خلع والی عورت کا خاوند بغیر جدید نکاح کے اس کو لوٹانے پر قادر نہیں ہے لیکن اگر دونوں مرجائیں تو وہ دونوں وارث نہیں ہوں گے اس لئے کہ طلاق بائن ہے لیکن وہ طلاق دیجائے یا نفقہ دیجائے جب تک کہ عدت میں ہو۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب نکاح کرے کوئی مرد خلع والی یا ایلا والی عورت سے اور اس سے جو آزاد کی جائے اپنی عدت میں پھر طلاق دے اس کو جماع سے پہلے تو اس کے لئے مہر ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا اور اسی طرح ان کے قول میں کہ جو عورت کسی مرد کی عدت میں ہو نکاح جائز سے یا فاسد وغیرہ سے مثلاً ام ولد کی عدت پھر نکاح کرے اس سے اپنی عدت میں پھر ایک طلاق دے اس کو قبل اس کے کہ صحبت کرے تو اس پر پورا مہر دینا لازم ہے اور اس کو اس طلاق میں رجوع کرنا درست ہے اور عدت اس دن سے شروع ہوگی جس دن اس نے طلاق دی۔

امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے لیکن

إِذَا طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَلَهَا عَلَيْهِ نِصْفُ الصَّدَاقِ وَلَا رَجْعَةَ لَهُ عَلَيْهَا وَتَسْتَكْمِلُ مَا بَقِيَ مِنْ عِدَّتِهَا وَهُوَ قَوْلُ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَأَهْلِ الْحِجَازِ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ۔

جب اس کو طلاق دے پہلے صحبت کرنے سے تو اس کے لئے اس پر آدھا مہر ہے اور نہیں جائز ہے اس کے لئے اس کو رجوع کرنا اور جو عدت اس کی باقی ہو وہ پوری کرے اور یہی قول ہے حسن بصری اور عطا ابن ابی رباح اور اہل حجاز کا اور یہی مروی ہے شعبیؒ سے۔

بَابُ (۱۲۴) مَنْ تَزَوَّجَ الْيَهُودِيَّةَ وَالنَّصْرَانِيَّةَ إِنَّهَا لَا تُحْصِنُ

اگر کوئی مرد کسی یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح کرے تو وہ اسکو محصن نہیں کرتی

۴۰۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا بَأْسَ بِنِكَاحِ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ عَلَى الْحُرَّةِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ یہودی اور نصرانی عورت سے آزاد عورت کے ہوتے ہوئے نکاح کرنے میں کوئی ڈر نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

۴۰۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ يَهُودِيَّةً بِالْمَدَائِنِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ خَلِّ سَبِيلَهَا فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَحَرَامٌ هِيَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَعْزِمُ عَلَيْكَ أَنْ لَا تَضَعَ كِتَابِي حَتَّى تُخَلِّيَ سَبِيلَهَا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَقْتَدِيَكَ الْمُسْلِمُونَ فَيَخْتَارُوا نِسَاءَ أَهْلِ الذِّمَّةِ لِجَمَالِهِنَّ وَكَفَى بِذَلِكَ فِتْنَةً لِنِسَاءِ الْمُسْلِمِينَ

محمد ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حذیفہ بن الیمان نے مدائن میں یہودی عورت سے نکاح کیا تو حضرت عمرؓ نے ان کو لکھا کہ اس کی راہ چھوڑ دے تو حذیفہ نے ان کو لکھا کہ کیا حرام ہے اے امیرالمومنین تو حضرت عمرؓ نے ان کو لکھا کہ میں قسم دیتا ہوں تجھ کو یہ کہ تو میرا خط نہ رکھے یہاں تک کہ تو اس کی راہ چھوڑ دے اس لئے کہ میں خوف کرتا ہوں کہ پیروی کریں گے تیری مسلمان اور اختیار کریں گے ذمی عورتوں کو ان کی خوبصورتی کی بنا پر اور یہ مسلمان عورتوں کے واسطے کافی فتنہ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا نَرَاهُ حَرَامًا وَلَكِنَّا نَرَى أَنْ يَخْتَارَ عَلَيْهِنَّ نِسَاءَ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور ان سے نکاح کرنا حرام نہیں لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ مسلمانوں کی عورتیں ان پر اختیار کی جائیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ

قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۴۰۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا يُحْصِنُ الْمُسْلِمَ بِالْيَهُودِيَّةِ وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ وَلَا يُحْصِنُ إِلَّا بِالْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ مسلمان یہودی عورت اور نصرانی عورت کے ساتھ محصن نہیں ہوتا اور صرف آزاد مسلمان عورت سے محصن ہوتا ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ (۱۲۵) مَنْ تَزَوَّجَ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ

بحالت شرک نکاح کرنے پھر مسلمان ہوجانے کا بیان

۴۰۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الَّذِي يَتَزَوَّجُ فِي الشِّرْكِ وَيَدْخُلُ بِامْرَأَتِهِ ثُمَّ أَسْلَمَ بَعْدَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَزْنِي أَنَّهُ لَا يُرْجَمُ حَتّٰى يُحْصِنَ بِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو مرد کفر کی حالت میں نکاح کرے اور اپنی بیوی سے صحبت کرے پھر اس کے بعد مسلمان ہو پھر زنا کرے تو اس کو سنگسار نہ کیا جائے جب تک کہ وہ مسلمان عورت کے ساتھ محصن نہ ہو۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

۴۰۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا كَانَا يَهُودِيَّيْنِ أَوْ نَصْرَانِيَّيْنِ فَأَسْلَمَ الزَّوْجُ فَهُمَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا أَسْلَمَتِ الْمَرْأَةُ أَوْ لَمْ تُسْلِمْ فَإِذَا أَسْلَمَتِ الْمَرْأَةُ عُرِضَ عَلَى الزَّوْجِ الْإِسْلَامُ فَإِنْ أَسْلَمَ أَمْسَكَهَا بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ وَإِنْ أَبٰى أَنْ يُسْلِمَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ كَانَ مَجُوسِيَّيْنِ فَأَسْلَمَ أَحَدُهُمَا عُرِضَ عَلَى الْآخَرِ الْإِسْلَامُ فَإِنْ أَسْلَمَ كَانَا

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مرد اور عورت دونوں یہودی ہوں یا نصرانی اور خاوند مسلمان ہوجائے تو وہ دونوں اپنے سابق نکاح پر ہیں عورت مسلمان ہو یا نہ ہو اور جب پہلے عورت مسلمان ہوجائے تو خاوند پر اسلام پیش کیا جائے اگر مسلمان ہوجائے تو اس کو پہلے نکاح کے سبب اپنے پاس رکھے اور اگر اسلام لانے سے انکار کرے تو دونوں کے درمیان جدائی کی جائے اور اگر میاں بیوی مجوسی ہوں۔ اور دونوں میں سے ایک مسلمان ہوجائے تو دوسرے پر اسلام پیش کیا جائے اگر اسلام لائے۔ تو وہ دونوں

عَلٰی نِکَاحِهِمَا الْاَوَّلِ فَاِنْ اَبٰی اَنْ یُّسْلِمَ فُرِّقَ بَیْنَهُمَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا کُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ

۴۰۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْیَهُوْدِیِّ وَالْیَهُوْدِیَّةِ یُسْلِمَانِ اَوِ النَّصْرَانِیِّ وَالنَّصْرَانِیَّةِ قَالَ هُمَا عَلٰی نِکَاحِهِمَا لَا یَزِیْدُهُمَا الْاِسْلَامُ اِلَّا خَیْرًا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ

۴۰۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا اَسْلَمَ الرَّجُلُ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بِامْرَاَتِهٖ وَهِیَ مَجُوْسِیَّةٌ عُرِضَ عَلَیْهَا الْاِسْلَامُ فَاِنْ اَسْلَمَتْ فَهِیَ اِمْرَاَتُهٗ وَاِنْ اَبَتْ اَنْ تُسْلِمَ فُرِّقَ بَیْنَهُمَا وَلَمْ یَکُنْ لَهَا مَهْرٌ لِاَنَّ الْفُرْقَةَ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِهَا وَاِذَا اَسْلَمَتْ قَبْلَ زَوْجِهَا وَلَمْ یَدْخُلْ بِهَا عُرِضَ عَلَی الزَّوْجِ الْاِسْلَامُ فَاِنْ اَسْلَمَ فَهِیَ اِمْرَاَتُهٗ وَاِنْ اَبٰی فُرِّقَ بَیْنَهُمَا وَکَانَتْ تَطْلِیْقَةً بَائِنًا وَکَانَ لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا کُلِّهٖ نَاْخُذُ

اپنے پہلے نکاح پر ثابت رکھے جائیں۔ اور اگر دوسرا اسلام لانے سے انکار کرے۔ تو دونوں میں تفریق کی جائے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ کسی نے ابراہیم سے سوال کیا یہودی مرد اور عورت کے متعلق کہ اسلام لائیں یا نصرانی مرد اور عورت کے متعلق تو ابراہیم نے کہا کہ وہ اپنے پہلے نکاح پر قائم رہیں گے نہیں زیادہ کرتا۔ اسلام ان کے لئے خیر ہی بڑھاتا ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے مسلمان ہوجائے اور اس کی بیوی مجوسی ہو تو اس پر اسلام پیش کیا جائے اگر وہ مسلمان ہوجائے تو وہ اس کی بیوی ہے اور اگر مسلمان ہونے سے انکار کرے تو ان دونوں کے درمیان تفریق کرادی جائے۔ اور اس کے لئے مہر نہیں ہے اس لئے کہ جدائی اس کے سبب سے ہوئی ہے۔ اور اگر وہ عورت اپنے شوہر سے پہلے مسلمان ہوجائے اور اس سے صحبت نہ کی ہو تو شوہر پر اسلام پیش کیا جائے۔ اگر وہ مسلمان ہوجائے تو وہ اس کی بیوی ہے اور اگر انکار کرے تو دونوں کے درمیان تفریق کرادی جائے۔ اور یہ طلاق بائن ہوگی۔ اور اس کو نصف مہر ملے گا۔

امام محمد نے کہا کہ ہم ان سبھوں کو لیتے ہیں۔

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ إِذَا جَاءَتِ الْفُرْقَةُ مِنْ قِبَلِ الزَّوْجِ وَكَانَ ذَالِكَ طَلَاقًا وَكَانَ لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ لِأَنَّهُ هُوَ الَّذِي أَبَى الْإِسْلَامَ وَإِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ هِيَ الَّتِي أَبَتِ الْإِسْلَامَ فَالْفُرْقَةُ مِنْ قِبَلِهَا فَلَا شَيْءَ لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ وَلَيْسَتْ فُرْقَتُهَا بِطَلَاقٍ۔

امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے جبکہ جدائی شوہر کی طرف سے ہو اور یہ طلاق ہوگی۔ اور اس عورت کے لئے نصف مہر ہے۔ اس لئے کہ اس مرد نے اسلام سے انکار کیا۔ اور جب عورت اسلام سے انکار کرے تو جدائی اس کی طرف سے ہے۔ اس لئے اس کو کچھ مہر نہ ملے گا۔ اور اس کی جدائی طلاق نہ ہوگی۔

۴۰۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا جَاءَتِ الْفُرْقَةُ مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ فَهِيَ طَلَاقٌ وَإِذَا جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْمَرْأَةِ فَلَيْسَتْ بِطَلَاقٍ فَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ كَامِلًا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلَا صَدَاقَ لَهَا إِنْ كَانَتِ الْفُرْقَةُ مِنْ قِبَلِهَا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر جدائی مرد کی طرف سے ہو تو وہ طلاق ہے اور اگر عورت کی طرف سے ہو تو وہ طلاق نہیں اور اگر مرد نے اس سے صحبت کی ہو تو اس کو پورا مہر دینا ہوگا اور اگر اس سے صحبت نہ کی ہو تو اس کو مہر نہیں ملے گا اگر اس کی طرف سے جدائی ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ فَإِنَّ أَبَا حَنِيْفَةَ قَالَ إِذَا ارْتَدَّ الزَّوْجُ عَنِ الْإِسْلَامِ بَانَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُ وَلَمْ يَكُنْ ذَالِكَ طَلَاقًا وَ[illegible] فِي قَوْلِنَا فَهُوَ طَلَاقٌ وَهُوَ قَوْلُ إِبْرَاهِيْمَ۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مگر ایک حکم میں اس واسطے کہ امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ جب خاوند اسلام سے مرتد ہو جائے تو اس کی عورت اس سے بائن ہو جائے گی اور وہ طلاق نہیں لیکن ہمارے قول میں تو وہ طلاق ہے اور یہی قول ابراہیم کا ہے۔

بَابُ (۱۲۶) الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْأَمَةَ ثُمَّ يَشْتَرِيْهَا أَوْ تُعْتَقُ

لونڈی سے نکاح کرنے پھر اُسے خریدنے اور آزاد کرنے کا بیان

۴۱۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو مرد لونڈی سے نکاح کرے پھر

يَتَزَوَّجَ الْاَمَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا وَاحِدَةً ثُمَّ يَشْتَرِيْهَا قَالَ يَطَأُهَا وَاِنْ اَعْتَقَهَا فَلَهُ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَاِنْ طَلَّقَهَا اثْنَتَيْنِ ثُمَّ اشْتَرَاهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

۴۱۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذَا طَلَّقَ الْحُرُّ الْاَمَةَ تَحْتَهٗ فَاِنَّهَا تَبِيْنُ بِتَطْلِيْقَتَيْنِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ اِنْ كَانَتْ تَحِيْضُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيْضُ فَشَهْرٌ وَنِصْفٌ وَلَا تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ وَاِنْ تَطَلَّقَ الْعَبْدُ اِمْرَاَتَهٗ وَهِيَ حُرَّةٌ بَانَتْ مِنْهُ بِثَلٰثٍ مِنْهُ وَعِدَّتُهَا ثَلٰثُ حِيَضٍ اِنْ كَانَتْ تَحِيْضُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيْضُ فَعِدَّتُهَا ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ الطَّلَاقُ بِالنِّسَآءِ وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَآءِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

۴۱۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ بْنِ يَزِيْدَ الْمَكِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَآءَ بْنَ اَبِيْ رِبَاحٍ يَقُوْلُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ الطَّلَاقُ بِالنِّسَآءِ وَالْعِدَّةُ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ نَقُوْلُ اِذَا كَانَتِ الْمَرْاَةُ حُرَّةً فَطَلَاقُهَا ثَلٰثُ تَطْلِيْقَاتٍ وَعِدَّتُهَا ثَلٰثُ حِيَضٍ اِنْ كَا

اس کو ایک طلاق دے پھر اس کو خرید لے تو اس سے صحبت کرے اور اگر اس کا مالک اس کو آزاد کر دے تو جائز ہے نکاح کرنا اس سے اور اگر اس کو دو طلاق دے پھر اس کو خرید لے تو نہیں حلال ہے اسکو یہاں تک کہ نکاح کرے دُوسرے خاوند سے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جب لونڈی کسی آزاد مرد کے نکاح میں ہو اور وہ اس کو طلاق دے تو وہ جدائی ہوتی ہے اس سے دو طلاقوں کے ساتھ اور عدت اس کی دو حیض ہے اگر اس کو حیض آتا ہو اور اگر اس کو حیض نہ آتا ہو تو اسکی عدت ڈیڑھ مہینہ ہے اور نہیں حلال ہوتی اسکو یہاں تک کہ نکاح کرے دوسرے خاوند سے اور اگر آزاد عورت کسی غلام کے نکاح میں ہو تو وہ تین طلاق کیساتھ بائن ہے اور عدت اس کی تین حیض ہوتی ہے اگر اس کو حیض آتا ہے اور اگر اس کو حیض نہ آتا ہو تو عدت اسکی تین مہینے ہیں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ کہ طلاق بھی عورتوں کے ساتھ ہے۔ اور عدت بھی عورتوں کے ساتھ ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ بن یزید المکی سے روایت کرتے ہیں میں نے عطاء بن ابی رباح کو بیان کرتے ہوئے سُنا کہ حضرت علی نے کہا کہ طلاق اور عدت عورتوں کے ساتھ ہے یعنے جب عورت آزاد ہو تو اس کی طلاق تین طلاقیں ہیں اور اس کی عدت تین حیض ہیں خواہ اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام اور لونڈی

زَوْجُهَا حُرًّا أَوْ عَبْدًا وَإِنْ كَانَتْ أَمَةً فَطَلاَقُهَا اثْنَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ إِنْ كَانَ زَوْجُهَا حُرًّا أَوْ عَبْدًا

۲۱۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْأَمَةَ فَتُعْتَقُ قَالَ تُخَيَّرُ فَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَإِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَلَيْسَ لَهُ عَلَيْهَا سَبِيْلٌ وَإِنْ مَاتَ وَقَدِ اخْتَارَتْهُ فَعِدَّتُهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَهُ الْمِيْرَاثُ وَإِنْ مَاتَ وَقَدِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَعِدَّتُهَا ثَلٰثُ حِيَضٍ وَلَا مِيْرَاثَ لَهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

۲۱۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا أُعْتِقَتِ الْمَمْلُوْكَةُ وَلَهَا زَوْجٌ خُيِّرَتْ فَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهُمَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا فَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الصَّدَاقُ لِمَوْلَاهَا وَإِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَكُنْ لَهَا صَدَاقٌ وَلَا لِمَوْلَاهَا لِأَنَّ الْفُرْقَةَ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِهَا وَلَمْ تَكُنْ فُرْقَتُهَا طَلَاقًا وَلَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ مِنْ يَوْمِهَا إِنْ شَاءَتْ

ہوتو اس کی عدت دو حیض ہے خواہ اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جو مرد نکاح کرے کسی لونڈی سے پھر وہ لونڈی آزاد کی جائے تو ابراہیم نے کہا کہ وہ اختیار دی جائے اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ اسی کی عورت ہے اور اگر وہ اپنی جان کو اختیار کرے تو اس کے خاوند کو اس پر کوئی راہ نہیں۔ اور اگر اس کا خاوند مر جائے اس حال میں کہ اس نے اپنے خاوند کو اختیار کر لیا ہو تو عدت اس کی چار مہینے اور دس دن ہے اور اس کو میراث ملے گی اور اگر مر جائے اس حال میں کہ اس نے اپنی جان اختیار کی ہو تو اس کی عدت تین حیض ہیں اور اس کو میراث نہیں ملے گی۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لونڈی آزاد کی جائے اور اس کا خاوند ہو۔ تو اس لونڈی کو اختیار دیا جائے اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ دونو اپنے اسی نکاح پر ثابت رہیں گے اور اگر اس نے اس سے صحبت کی تو اس کے مالک کو اس [illegible] ملیگا اور اگر وہ اپنی جان کو اختیار کرے اور خاوند نے اس سے صحبت نہ کی ہو تو ان کے درمیان جدائی کی جائے اور نہ اس کو مہر ملے گا اور نہ اس کے مالک کو اس لئے کہ جدائی اسکی طرف سے واقع ہوئی ہے اور اس کی جدائی طلاق نہیں ہوگی اور جائز ہے اس لونڈی کو نکاح کرنا اسی دن سے اگر چاہے۔

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ قَالَ اِنَّمَا رُخِّصَتْ لِاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ لَهُمْ شَكَوْا اِلَيْهِ فِيْهَا الْعُزُوْبَةَ ثُمَّ نَسَخَتْهَا اٰيَةُ النِّكَاحِ وَالْمِيْرَاثِ وَالصَّدَاقِ

سے عورتوں سے متعہ کے متعلق روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو صرف ایک جنگ میں متعہ کی اجازت دی گئی تھی جس میں مجرد رہنے اور غلبہ شہوت کی شکایت کی تھی پھر نکاح، میراث اور مہر کی آیت نے اس کو منسوخ کر دیا۔

۴۲۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَامَ غَزْوَةِ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ وَمَا كُنَّا مُسَافِحِيْنَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ نافع۔ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ منع فرمایا رسول اللہ صلعم نے جنگ خیبر کے دن گھر کے پلے ہوئے گدھوں کے گوشت اور عورتوں کے متعہ سے اور ہم زنا کرنے والے نہ تھے۔

۴۲۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ محمد بن شہاب الزہری۔ محمد بن عبداللہ سبرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن منع فرمایا۔

۴۲۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ رَبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فِيْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ یونس۔ ربیع۔ سبرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعہ سے منع فرمایا۔ امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

(ف) نکاح متعہ اس کو کہتے ہیں کہ کسی عورت سے کہے کہ میں صحبت کے واسطے تجھ سے متعہ کرتا ہوں۔ پانچ یا دس روپیہ کے بدلے دو یا چار روز یا سال بھر کے لئے اہل سنت و جماعت کے چاروں مذہب میں نکاح متعہ حرام ہے اور علماء محدثین کی یہ تحقیق ہے کہ نکاح متعہ دو بار حلال ہوا اور دو بار حرام ہوا پہلے چند روز مباح رہا تھا پھر جب خیبر فتح ہوا تو حرام ہو گیا چنانچہ حضرت علی سے بخاری اور مسلم اور مؤطا وغیرہ میں روایت ہے دوسری بار جنگ اوطاس میں تین دن متعہ مباح رہا پھر فتح مکہ میں حضرت نے اسکو قیامت تک حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم میں سلمہ بن الاکوع سے اس حدیث کی روایت موجود ہے اور حضرت کے سب اصحاب کا متعہ کے حرام ہونے پر اجماع ہے صرف عبداللہ بن عباس پہلے اسکو جائز کہتے تھے آخر جب انکو حدیثیں پہنچیں تو وہ بھی حرمت کے قائل ہوئے۔ چنانچہ ترمذی میں ثابت ہے۔

بَابُ مَا يُحَرَّمُ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّكَاحِ ۱۲۹

۴۲۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَفْلَحَ بْنَ اَبِي قُعَيْسٍ اِسْتَاذَنَ عَلَى عَائِشَةَ فَاحْتَجَبَتْ مِنْهُ فَقَالَ اَتَحْتَجِبِيْنَ مِنِّيْ وَاَنَا عَمُّكِ قَالَتْ مِنْ اَيْنَ قَالَ اَرْضَعَتْكِ بِلَبَنِ بْنِ اَخِيْ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

۴۲۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ بِيْعُوْا جَارِيَتِيْ هٰذِهٖ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اُصِبْ مِنْهَا اِلَّا مَا يُحَرِّمُهَا عَلٰى ابْنِيْ مِنْ لَمْسٍ اَوْ نَظَرٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا اَنَّا

اس نکاح کا بیان جو حرام ہے

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حکم بن عتبہ۔ عراک بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ افلح بن ابی قعیس نے حضرت عائشہ کے گھر میں آنے کی اجازت مانگی تو عائشہؓ نے ان سے پردہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ کیا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو حالانکہ میں تمہارا چچا ہوں عائشہؓ نے کہا کہ کس وجہ سے انہوں نے کہا کہ تو نے میری بھتیجی کا دودھ پیا ہے۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے گھر تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے یہ حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ جو نسبت کے سبب سے حرام ہے وہ دودھ پینے کے سبب سے بھی حرام ہے۔ یعنے حرام ہوجاتا ہے نکاح دودھ پینے سے جو نکاح کہ رشتہ داری سے حرام ہے۔ (یعنے جیسے سگی ماں اور بہن اور خالہ سے نکاح درست نہیں ویسے ہی دودھ کے رشتے سے بھی نکاح درست نہیں)۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابراہیم بن محمد۔ محمد بن منتشر سے روایت کرتے ہیں کہ مسروق نے کہا کہ میری یہ لونڈی بیچ ڈالو میں اس لونڈی کو نہیں پہنچا سوائے اس کے جو اس کو حرام کردے میرے بیٹے پر یعنے چھونا اور دیکھنا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مگر یہ کہ

لَا نَرَى النَّظَرَ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الْفَرْجِ بِشَهْوَةٍ فَإِنْ نَظَرَ إِلَيْهِ بِشَهْوَةٍ حُرِّمَتْ عَلَى أَبِيهِ وَ ابْنِهِ وَحُرِّمَتْ عَلَيْهِ أُمُّهَا وَ ابْنَتُهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

ہمارے نزدیک نظر کوئی چیز نہیں بشرطیکہ شہوت سے اس کی شرم گاہ کی طرف نہ دیکھے اگر شہوت سے اس کی شرمگاہ کو دیکھے تو حرام ہو جائیگی وہ اس کے باپ پر اور بیٹے پر اور حرام ہو جائے گی اس پر ماں اس کی اور بیٹی اسکی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

۴۲۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا قَبَّلَ الرَّجُلُ أُمَّ امْرَأَتِهِ اَوْلَمَسَهَا مِنْ شَهْوَةٍ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کی ماں یعنی ساس کا بوسہ لے یا اس کو شہوت سے ہاتھ لگائے تو اس پر اس کی عورت حرام ہوجاتی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا بھی قول ہے۔

بَابُ (۱۳۰) تَزْوِيْجِ السَّكْرَانِ
نشے والے کے نکاح کا بیان

۴۲۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ قَالَ فِي السَّكْرَانِ يَتَزَوَّجُ قَالَ يَجُوْزُ عَلَيْهِ كُلُّ شَيْءٍ صَنَعَهُ

محمد۔ ابوحنیفہ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے نشے والے کے متعلق کہا کہ جب نکاح کرے تو اس کو ہر چیز کرنی درست ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ اِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ إِذَا ذَهَبَ عَقْلُهُ مِنَ السُّكْرِ فَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ فَتَرَكَ وَ ذَكَرَ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ بِغَيْرِ عَقْلٍ قُبِلَ مِنْهُ وَ لَمْ تَبِنْ مِنْهُ امْرَأَتُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

امام نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مگر ایک حکم میں کہ جب نشے سے اس کی عقل جاتی رہے اور اسلام سے مرتد ہو جائے پھر تندرست ہو اور بیان کرے کہ یہ اس سے بغیر عقل کے ہوا تو اس سے قبول کیا جائے اور اس کی عورت اس سے بائن نہیں ہوتی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا۔

بَابُ (۱۳۱) مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَمْ يَجِدْ عُذْرَآءَ
کسی عورت سے نکاح پر اُسے کنواری نہ پانے کا بیان

۴۲۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ ہیثم بن ابی الہیثم سے روایت

عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا تَزَوَّجَتْ مَوْلَاةٌ لَهَا رَجُلًا فَلَمْ يَجِدْ مَا عِنْدَ دَاءٍ فَخَرَجَ الرَّجُلُ لِذَالِكَ حَزِيْنًا شَدِيْدًا الْحُزْنِ حَتّٰى عُرِفَ ذَالِكَ فِيْ وَجْهِهٖ فَرُفِعَ ذَالِكَ إِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ وَمَا يُحْزِنُهُ أَنَّ الْعُذْرَةَ لَيَذْ نَعُهَا الْحَيْضُ وَالْإِصْبَعُ وَالْوُضُوْءُ وَالْوَثْبَةُ

کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے اپنی لونڈی کا ایک مرد سے نکاح کر دیا۔ تو اس نے اس کو کنواری نہ پایا اس لئے وہ مرد بہت غمزدہ تھا اور اس کے غم کا اثر چہرے سے نمایاں تھا یہ بات حضرت عائشہؓ کو معلوم ہوئی۔ تو انہوں نے کہا کہ اسکو کیا چیز غمناک کرتی ہے۔ بکارت تو حیض سے اور انگلی سے اور وضو سے اور کودنے سے زائل ہو جاتی ہے۔

۴۲۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهٗ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِامْرَأَةٍ قَدْ تَزَوَّجَهَا لَمْ أَجِدْهَا عَذْرَاءَ فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اس عورت سے کہے جس سے کہ نکاح کیا ہو کہ میں نے اس کو کنواری نہیں پایا تو اس پر حد نہیں۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۳۲) تَزْوِيْجِ الْأَكْفَاءِ وَحَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ

کفو میں شادی اور خاوند کے حقوق کا بیان

۴۳۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ أَنَّهٗ قَالَ لَأَمْنَعَنَّ فُرُوْجَ ذَوَاتِ الْأَحْسَابِ إِلَّا مِنَ الْأَكْفَاءِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ إِذَا تَزَوَّجَتِ الْمَرْأَةُ غَيْرَ كُفُوْءٍ فَرَفَعَهَا وَلِيُّهَا إِلَى الْإِمَامِ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ایک مرد سے وہ حضرت عمر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ البتہ میں منع کروں گا حسب والی عورتوں کی شرمگاہوں سے بجز ہم قوم کے یعنے جو عورت اشراف قوم اور اعلیٰ خاندان کی ہو اس کا نکاح ہم قوم میں سے کیا جائے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب نکاح کرے عورت غیر قوم سے اور اس کا ولی اس کو حاکم کی طرف لے جائے تو ان کے درمیان جدائی کی جائے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۴۳۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ زِيَادٍ يَرْفَعُهٗ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حکم بن زیاد سے وہ نبی صلعم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ کسی نے ایک

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ امْرَأَةً خُطِبَتْ إِلَى أَبِيهَا فَقَالَتْ مَا أَنَا بِمُتَزَوِّجَةٍ حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى زَوْجَتِهِ قَالَ إِنْ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا بِغَيْرِ إِذْنٍ مِنْهُ لَمْ يَزَلِ اللهُ يَلْعَنُهَا وَالْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوحُ الْأَمِينُ وَخَزَنَةُ الرَّحْمَةِ وَخَزَنَةُ الْعَذَابِ حَتَّى تَرْجِعَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى زَوْجَتِهِ قَالَ إِنْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلَى ظَهْرِ رَكْبٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا أَنْ تَمْنَعَهُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى زَوْجَتِهِ قَالَ إِنْ غَضِبَ فَلْتُرْضِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَإِنْ كَانَ ظَالِمًا فَقَالَ وَإِنْ كَانَ ظَالِمًا قَالَتْ مَا أَنَا بِمُتَزَوِّجَةٍ بَعْدَ مَا أَسْمَعُ ۔

عورت کے باپ کی طرف نکاح کا پیغام کیا تو اس عورت نے کہا کہ میں نکاح نہیں کروں گی یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملوں۔ اور آپ سے پوچھوں کہ خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے۔ تو حضرت نے فرمایا کہ اگر بغیر اجازت خاوند کے اپنے گھر سے نکلے۔ تو اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے اور جبرئیل اور رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں یہاں تک کہ واپس ہو۔ پھر اس نے کہا یا رسول اللہ خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خاوند اس سے صحبت کرنی چاہے اور وہ اُونٹ کی پیٹھ پر سوار ہو تو اس کو خاوند کا رد کرنا جائز نہیں ہے یعنے سوائے عذر شرعی کے خاوند کو جماع سے منع کرنا درست نہیں پھر اس نے کہا کہ یا رسول اللہ خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے آپ نے فرمایا اگر خاوند غصے ہو۔ تو چاہیئے کہ اس کو راضی کرے تو ایک مرد نے قوم میں سے کہا کہ اگرچہ ظالم ہو حضرت نے فرمایا کہ اگرچہ ظالم ہو تو بھی اس کو راضی کرے اس عورت نے کہا کہ میں نکاح نہیں کروں گی بعد اس کے کہ میں نے سُنا۔

٣٤٣ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عَائِذٍ الطَّائِيُّ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا ابْنٌ رَضِيعٌ وَابْنٌ هِيَ آخِذَتُهُ بِيَدِهِ وَهِيَ حُبْلَى فَلَمْ تَسْأَلْهُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ رَحْمَةً لَهَا

محمد ۔ ابو حنیفہ ۔ ایوب بن عائذ طائی۔ مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت حضرت کے پاس آئی اس کے پاس ایک لڑکا شیر خوار تھا اور ایک لڑکے کا اس نے ہاتھ پکڑا ہوا تھا اس حال میں کہ وہ حاملہ تھی اس نے حضرت سے کوئی چیز نہ مانگی مگر آپ نے اس کو رحم فرما کر عطا فرمائی جب وہ چلی گئی تو حضرت نے فرمایا کہ حمل والی بننے

فَلَمَّا اِذَا بَرَزْنَ قَالَ حَامِلَاتٌ وَالِدَاتٌ مُرْضِعَاتٌ رَحِيمَاتٌ بِاَوْلَادِهِنَّ لَوْلَا مَا يَاْتِيْنَ اِلَى اَزْوَاجِهِنَّ دَخَلْنَ مُصَلِّيَاتُهُنَّ الْجَنَّةَ۔

والی دودھ پلانے والی اور اپنی اولاد کیساتھ رحم کرنے والی عورتیں اگر اپنے شوہروں کیساتھ وہ سلوک نہ کریں جو وہ کرتی ہیں تو ان میں سے نماز پڑھنے والیاں بہشت میں داخل ہوتیں۔

(ف) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کا حق بیوی پر بڑا ہے۔

بَابٌ[۱۳۳] مَنْ تَزَوَّجَ اِمْرَاَةً نُعِيَ اِلَيْهَا زَوْجُهَا

خاوند کی موت کی اطلاع پر نکاح کرلینے کا بیان

۴۳۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض فِي الرَّجُلِ يُنْعٰى اِلَى امْرَاَتِهٖ فَتَزَوَّجُ ثُمَّ يَقْدِمُ الْاَوَّلُ قَالَ يُخَيَّرُ الْاَوَّلُ فَاِنْ شَآءَ اَمْسَكَ اِمْرَاَتَهٗ وَاِنْ شَآءَ يُؤَدِّ الصَّدَاقَ قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ هِيَ امْرَاَةُ الْاَوَّلِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَبَلَغَنَا نَحْوُ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِيْهِ وَبِهٖ نَاْخُذُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ حضرت عمر سے روایت ہے اس مرد کے متعلق کہ اس کے مرنے کی خبر اس کی بیوی کو پہنچی اور وہ عورت (عدت) کے بعد کسی اور مرد سے نکاح کرے پھر پہلا خاوند آئے حضرت عمر نے کہا کہ پہلے خاوند کو اختیار دیا جائے کہ اگر چاہے تو اپنی عورت کو رکھے اور چاہے تو مہر دے امام ابوحنیفہ رح نے کہا کہ وہ ہر حال میں پہلے کی عورت ہے۔

اور امام محمد رح نے کہا کہ حضرت علی سے ہم کو اسی طرح اس کے متعلق روایت پہنچی اور اسی کو ہم لیتے ہیں۔

۴۳۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْمَرْاَةِ تَفْقِدُ زَوْجَهَا قَالَ بَلَغَنَا الَّذِيْ ذَكَرَ النَّاسُ اَرْبَعَ سِنِيْنَ وَالتَّرَبُّصُ اَحَبُّ اِلَيَّ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے اس عورت کے متعلق روایت کرتے ہیں جس کا خاوند گم ہو جائے ابراہیم نے کہا کہ پہنچی ہم کو وہ چیز کہ ذکر کیا لوگوں نے چار برس یعنی لوگ کہتے ہیں کہ چار برس انتظار کرے پھر اس کے بعد اس کو اور خاوند سے نکاح کرنا درست ہے اور انتظار کرنا میرے نزدیک بہت بہتر ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَكَذَالِكَ بَلَغَنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَفْقُودِ زَوْجُهَا إِنَّهَا امْرَأَةٌ ابْتُلِيَتْ فَلْتَصْبِرْ حَتّٰى يَأْتِيَهَا وَفَاتُهُ أَوْ طَلَاقُهُ۔

قول ہے امام ابو حنیفہ کا ۔ اور اسی طرح روایت پہنچی ہم کو حضرت علی سے کہ انہوں نے اس عورت کے متعلق جس کا خاوند غائب ہو جائے فرمایا کہ وہ ایک عورت ہے جو مبتلا کی گئی ہے اس لئے چاہیئے کہ صبر کرے یہاں تک کہ اس کو اس کی موت یا طلاق کی خبر آئے ۔

بَابُ (۱۳۴) الْعَزْلِ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ مِنْ إِتْيَانِ النِّسَاءِ

عزل کا بیان اور عورتوں سے کس چیز میں جماع کرنا منع ہے

۴۳۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَا تَعْزِلْ عَنِ الْحُرَّةِ إِلَّا بِإِذْنِهَا وَأَمَّا الْأَمَةُ فَاعْزِلْ عَنْهَا وَلَا تَسْتَأْمِرْهَا۔

محمد ۔ ابو حنیفہ ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ آزاد عورت سے صحبت کرکے باہر انزال نہ کر مگر اس کی اجازت سے لیکن تجھ کو لونڈی سے صحبت کرکے باہر انزال درست ہے اور اس کی اجازت مانگنے کی کچھ حاجت نہیں ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَإِنْ كَانَتِ الْأَمَةُ زَوْجَةً لَكَ فَلَا تَعْزِلْ عَنْهَا إِلَّا بِإِذْنِ مَوْلَاهَا وَلَا تُسْتَأْمَرُ الْأَمَةُ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر تیری بیوی لونڈی ہو تو باہر انزال نہ کر اس سے مگر اس کے مالک کی اجازت سے ۔ اور لونڈی سے کسی چیز کی اجازت نہ مانگی جائے ۔

۴۳۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ لَوْ أَخَذَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِيثَاقَ نَسَمَةٍ فِي صُلْبِ رَجُلٍ نَصَبَهَا عَلٰى صَفَاةٍ أَخْرَجَ اللّٰهُ مِنْهَا النَّسَمَةَ الَّتِي أَخَذَ مِيثَاقَهَا فَإِنْ شِئْتَ فَاعْزِلْ وَإِنْ شِئْتَ فَدَعْ

محمد ۔ ابو حنیفہ ۔ حماد ۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ کسی نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے عزل کرنے کا حکم پوچھا انہوں نے کہا کہ اگر خدا نے کسی روح کا عہد کسی مرد کی پیٹھ میں کیا ہے اور وہ اس کو پتھر پر بہائے تو بھی خدا اس سے وہ روح پیدا کرے گا جس کا اس نے عہد کیا اسلئے اگر تو چاہے تو عزل کر اور اگر چاہے تو چھوڑ دے ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام

قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح

ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا یہی قول ہے۔

(ف) یعنے جتنی روحوں کا پیدا ہونا تقدیر میں مقرر ہو چکا ہے وہ اس عالم میں ضرور پیدا ہوں گے ایسا ممکن نہیں کہ کوئی روح ان میں سے بچ جائے اس لئے عزل کرنا بے فائدہ ہے۔

۴۳۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هَیْثَمُ الْمَکِّیُّ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ مَاهِكَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اِمْرَأَةً اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ لَهَا زَوْجًا یَاْتِیْهَا وَهِیَ مُدْبَرَةٌ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ اِذَا کَانَ ذٰلِكَ فِیْ صِمَامٍ وَّاحِدٍ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ہیثم مکی۔ یوسف بن ماہک۔ حضرت حفصہؓ زوج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلعم کے پاس آئی اس نے عرض کی کہ میرا خاوند مجھ سے پیچھے کی طرف سے صحبت کرتا ہے یعنے اگلی شرمگاہ میں تو آپ نے فرمایا اس میں کچھ حرج نہیں۔ جبکہ ایک سوراخ میں ہو یعنے اگلے سوراخ میں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ فَاِنَّمَا یَعْنِیْ بِقَوْلِهٖ فِیْ صِمَامٍ وَّاحِدٍ یَقُوْلُ اِذَا کَانَ ذٰلِكَ فِی الْفَرْجِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور ایک سوراخ سے مراد شرمگاہ ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا۔

۴۳۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ کَثِیْرِ الْاَصَمِّ الرَّمَّاحِ عَنْ اَبِیْ رِبَاعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلْتُهٗ عَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ قَالَ اِنْ شِئْتَ عَزْلًا وَاِنْ شِئْتَ غَیْرَ عَزْلٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ کثیر الاصم الرماح۔ ابی رباع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عمرؓ سے اس آیت کا حکم پوچھا۔ کہ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں پس جاؤ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو ابن عمرؓ نے کہا کہ جس طرح تو چاہے کہ اگر تو چاہے تو عزل کر اور چاہے تو عزل نہ کر۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ عزل کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۴۳۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَیْدُ الْاَعْرَجُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِتْیَانِ النِّسَآءِ فِیْ اَعْجَازِهِنَّ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حمید اعرج۔ ایک مرد سے وہ ابی ذر سے روایت کرتے ہیں کہ منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عورتوں کے دبروں میں جماع کرنے سے۔

۴۴۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَاشِرُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ وَهِيَ حَائِضٌ وَعَلَيْهَا إِزَارٌ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا نَرَى بِهِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ -

بدن لگاتے تھے اپنی بعض بی بیوں کے بدن سے اس حال میں کہ وہ حائض ہوتیں اوران پر تہبند ہوتا
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہمارے نزدیک اس میں کچھ خوف نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۴۴۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِنِّي لَأَلْعَبُ عَلَى بَطْنِ الْمَرْأَةِ حَتَّى أَقْضِي شَهْوَتِي وَهِيَ حَائِضٌ -

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ میں عورت کے پیٹ پر کھیلتا ہوں یہاں تک کہ اپنی خواہش پوری کر دوں اس حال میں کہ وہ حائض ہے۔

بَابُ (۱۳۵) مَا يُكْرَهُ مِنْ وَطْئِ الْأُخْتَيْنِ الْأَمَتَيْنِ وَغَيْرِ ذَٰلِكَ

ان دو لونڈیوں سے جماع کی کراہت جو سگی بہنیں ہوں

۴۴۲ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ أُخْتَانِ مَمْلُوكَتَانِ فَوَطِئَ إِحْدَاهُمَا فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَطَأَ الْأُخْرَى حَتَّى يَمْلِكَ فَرْجَ الَّتِي وَطِئَ غَيْرُهُ بِنِكَاحٍ أَوْ غَيْرِهِ وَإِنْ كَانَتَا أُخْتَيْنِ إِحْدَاهُمَا امْرَأَتُهُ فَوَطِئَ الْأَمَةَ مِنْهُمَا فَلْيَعْتَزِلْ امْرَأَتَهُ حَتَّى تَعْتَدَّ الْأَمَةُ مِنْ مَائِهِ -
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَطَأَ امْرَأَتَهُ إِذَا وَطِئَ أُخْتَهَا

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جب کسی مرد کے پاس دو لونڈیاں ہوں اور دونو سگی بہنیں ہوں اور وہ دونو میں ایک کے ساتھ صحبت کرے تو نہیں جائز ہے اس کو کہ صحبت کرے دوسرے سے یہاں تک کہ پہلی لونڈی کو جس سے صحبت کی ہو کسی غیر کی ملک کر دے نکاح سے ہو یا اور وجہ سے اور اگر وہ دونو بہنیں ہوں کہ دونو میں سے ایک اس کی بیوی ہو اور دونوں میں سے۔ لونڈی کے ساتھ صحبت کرے تو چاہیے کہ اپنی عورت سے علیحدہ رہے یہاں تک کہ لونڈی اس کی پانی سے عدت گذار لے۔
امام محمد نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں لیکن ایک حکم میں کہ نہیں لائق ہے اس کو صحبت کرنی اپنی بیوی سے جبکہ صحبت کی ہو اس کی بہن سے یہاں تک کہ اس کی بہن کی شرمگاہ کسی غیر کی ملک میں

حَتّٰی یَمْلِكَ فَرْجَ اُخْتِهَا عَلَیْهِ غَیْرُهٗ بِنِکَاحٍ اَوْ مِلْكٍ یَعْدَ مَا تَسْتَبْرِأُ بِحَیْضَةٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ ۔

دے دے نکاح کے ساتھ یا ملک کے ساتھ بعد اس کے کہ ایک حیض عدت گزار لے یعنی دوسری صورت میں محض عدت گزارنا کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ اس کو غیر کی ملک کر دے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا ۔

۴۴۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ فِی الْاَمَتَیْنِ الْاُخْتَیْنِ تَکُوْنَانِ عِنْدَ الرَّجُلِ یَطَأُ اِحْدٰهُمَا اَنَّهٗ لَا یَطَأُ الْاُخْرٰی حَتّٰی یُمَلِّكَ فَرْجَ الَّتِیْ وَطِئَ غَیْرَهٗ ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح

محمد ۔ ابوحنیفہ ۔ حماد ۔ ہیثم سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے دو لونڈیوں کے متعلق کہا جو آپس میں سگی بہنیں ہوں اور ایک مرد کے پاس ہوں اور وہ ایک سے صحبت کرے تو ابن عمرؓ نے کہا کہ نہ صحبت کرے دوسری سے یہاں تک کہ صحبت کی ہوئی کو غیر کی ملک کر دے ۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے ۔

۴۴۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ کَانَ یَکْرَهُ اَنْ یَطَأَ الرَّجُلُ اَمَتَهٗ وَابْنَتَهَا وَاَمَتَهٗ وَاُخْتَهَا اَوْ عَمَّتَهَا اَوْ خَالَتَهَا وَکَانَ یَکْرَهُ مِنَ الْاِمَآءِ مَا یَکْرَهُ مِنَ الْحَرَائِرِ ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ کُلُّ شَیْءٍ یُکْرَهُ مِنَ النِّکَاحِ فَاِنَّهٗ یُکْرَهُ مِنْ مِلْكِ الْیَمِیْنِ اِلَّا فِیْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ یَجْمَعُ مِنَ الْاِمَآءِ مَا اَحَبَّ وَلَا یَتَزَوَّجُ فَوْقَ اَرْبَعِ حَرَائِرَ وَاَرْبَعٍ مِنَ الْاِمَآءِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ

محمد ۔ ابوحنیفہ ۔ حماد ۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مکروہ کہتے تھے کہ صحبت کرے مرد اپنی لونڈی سے اور اس کی بیٹی سے اور لونڈی سے اور اس کی بہن سے یا اس کی پھوپھی سے یا اس کی خالہ سے اور مکروہ رکھتے تھے وہ چیز جو مکروہ ہے آزاد عورتوں سے ۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جو چیز نکاح سے مکروہ ہو وہ ہاتھ کے مالک ہونے سے بھی مکروہ ہے ۔ مگر ایک حکم میں کہ لونڈیاں جس قدر جمع کرے درست ہے اور چار سے زیادہ عورتوں سے نکاح کرنا درست نہیں خواہ آزاد ہوں یا لونڈیاں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ۔

بَابُ ۱۳۶ الْاَمَةِ تُبَاعُ اَوْ تُوْهَبُ وَلَهَا زَوْجٌ

خاوند والی لونڈی کے بیچنے اور ہبہ کئے جانے کا بیان

۴۴۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ

محمد ۔ ابوحنیفہ ۔ حماد ۔ ابراہیم ۔ ابن مسعودؓ

حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِي الْمَمْلُوْكَةِ تُبَاعُ وَلَهَا زَوْجٌ قَالَ بَيْعُهَا طَلَاقُهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَاخُذُ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اشْتَرَتْ عَائِشَةُ بَرِيْرَةَ فَاَعْتَقَتْهَا فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَنْ تُقِيْمَ زَوْجَهَا اَوْ تَخْتَارَ نَفْسَهَا فَلَوْ كَانَ بَيْعُهَا طَلَاقًا مَا خَيَّرَهَا وَ بَلَغَنَا عَنْ عُمَرَ وَ عَلِيٍّ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَحُذَيْفَةَ اَنَّهُمْ لَمْ يَجْعَلُوْا بَيْعَهَا طَلَاقَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

۴۴۶ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ جَارِيَةٌ لَهَا زَوْجٌ عَامِلٌ لَهٗ فَكَتَبَ اِلٰى صَاحِبِهَا بَعَثْتَ اِلَيَّ جَارِيَةً مَشْغُوْلَةً

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ لَا يَكُوْنُ بَيْعُهَا وَلَا هَدِيَّتُهَا طَلَاقًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

۴۴۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُطُوْفِ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اِشْتَرٰى جَارِيَةً مِنِ امْرَاَتِهٖ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ اَنَّهٗ اِنِ اسْتَغْنٰى عَنْهَا فَهِيَ اَحَقُّ بِهَا بِثَمَنِهَا فَلَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ

سے اس لونڈی کے متعلق روایت کرتے ہیں جو بیچی جائے اور وہ خاوند والی ہو کہا کہ بیچنا اس کا طلاق اس کی ہے۔

امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے لیکن ہم رسول اللہ صلعم کی حدیث کو لیتے ہیں جبکہ عائشہ نے بریرہ لونڈی خریدی اور اس کو آزاد کیا تو اس کو حضرت نے اختیار دیا کہ خواہ اپنے خاوند کے پاس رہے یا اپنی جان کو اختیار کرے اگر اس کی بیع طلاق ہوتی تو اس کو اختیار نہ دیتے اور ہم کو روایت حضرت عمر سے اور علی اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور حذیفہ سے پہنچی کہ انہوں نے اسکی بیع کو طلاق نہیں شمار کیا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ہیثم۔ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک لونڈی حضرت علی کو ہدیہ میں بھیجی گئی جو خاوند والی تھی اور اس کا خاوند ان کا عامل تھا تو حضرت علی نے اسکے مالک کی طرف لکھا کہ تو نے مجھ کو ایسی لونڈی بھیجی کہ وہ مشغول ہے

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اس کا بیچنا اور ہدیہ کرنا طلاق نہیں ہوتا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابوالعطوف۔ زہری سے روایت کرتے ہیں کہ ابن مسعودؓ نے اپنی عورت زینب سے ایک لونڈی خریدی اور زینب نے اس پر شرط کی کہ اگر تو اس سے بے پرواہ ہو جائے یعنی اگر تجھ کو اس کی حاجت نہ رہے اور اس کو بیچے تو اس کی قیمت دے کر خریدنے کی میں زیادہ حقدار ہوں ابن مسعودؓ عمرؓ سے ملے اور اُن سے یہ قصہ بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھ کو اچھا نہیں معلوم ہوتا یہ کہ صحبت کرے تو اس سے اور اس کے

فَقَالَ مَا يُعْجِبُنِي اَنْ تَقْرِبَهَا وَلَهَا شَرْطٌ فَرَجَعَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرَدَّ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ كُلُّ شَرْطٍ كَانَ فِي بَيْعٍ لَيْسَ مِنَ الْبَيْعِ فِيْهِ مَنْفَعَةٌ لِلْبَائِعِ اَوِ الْمُشْتَرِي اَوِ الْجَارِيَةِ فَهُوَ يُفْسِدُ الْبَيْعَ مِثْلَ هٰذَا اَوْ نَحْوَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

لئے ہے اس کی شرط یعنی اس لئے کہ وہ بیع صحیح نہیں اور وہ لونڈی تیرے ملک میں نہیں آتی تو عبداللہ بن مسعود واپس گئے اور وہ لونڈی پھیر دی۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جو شرط بیع میں کی جائے اور وہ بیع میں سے نہ ہو اور اس میں بائع یا خریدار یا لونڈی کا نفع ہو تو وہ بیع کو فاسد کردیتی ہے یہ ہو یا اسکی طرح کوئی دوسری شرط ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا۔

بَابُ (۲۶) الطَّلَاقِ وَالْعِدَّةِ

طلاق اور عدت کا بیان

۴۴۸۔ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ يُطَلِّقَ اِمْرَاَتَهٗ لِلسُّنَّةِ تَرَكَهَا حَتّٰى تَحِيْضَ وَتَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا ثُمَّ يُطَلِّقُهَا تَطْلِيْقَةً مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ ثُمَّ يَتْرُكُهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيْقَةً حَتّٰى يُطَلِّقَهَا ثَلٰثًا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی اپنی عورت کو سنت کے طور پر طلاق دینے کا ارادہ کرے تو اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کو حیض آئے اور وہ اپنے حیض سے پاک ہو پھر اس کو ایک طلاق دے بغیر جماع کے پھر چھوڑ دے اس کو یہاں تک کہ گذر جائے عدت اس کی پھر اگر چاہے تو اس کو تین طلاقیں دے، ہر طہر میں ایک طلاق دے یہاں تک کہ اسکو تین طلاقیں دے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

۴۴۹۔ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَعِيْبَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَرَاجَعَهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا فِي طُهْرِهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَلَا نَرٰى اَنْ يُطَلِّقَهَا فِي طُهْرِهَا مِنَ الْحَيْضَةِ الَّتِي طَلَّقَهَا فِيْهَا وَلٰكِنَّهَا يُطَلِّقُهَا

محمد۔ ابوحنیفہ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر نے اپنی عورت کو حیض میں طلاق دی حیض میں طلاق دینا ان پر معیوب سمجھا گیا تو ابن عمر نے اس سے رجوع کیا یعنے طلاق کو باطل کرکے پھر اس کو بیوی بنایا پھر اس کو طہر میں طلاق دی۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور نہیں دیکھتے ہم یہ کہ طلاق دے اسکو اس حیض کے طہر میں جس میں اس کو طلاق دی تھی لیکن جب دوسرے

إذَا طَهُرَتْ مِنْ حَيْضَةٍ أُخْرٰى

حیض سے پاک ہو تو اس وقت اسکو طلاق دے۔

۴۵۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يُطَلِّقَ إِمْرَأَتَهُ وَهِيَ حَامِلٌ فَلْيُطَلِّقْهَا عِنْدَ كُلِّ غُرَّةِ هِلَالٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ كَانَ يَأْخُذُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَطَلَاقُ الْحَامِلِ الْسُّنَّةِ تَطْلِيْقَةٌ وَاحِدَةٌ يُطَلِّقُهَا فِيْ غُرَّةِ الْهِلَالِ أَوْ مَتٰى شَاءَ ثُمَّ يَدَعُهَا حَتّٰى تَضَعَ حَمْلَهَا وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَكَذٰلِكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

محمد ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو حمل میں طلاق دینی چاہے تو اسکو ہر چاند چڑھنے کے وقت طلاق دے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو امام ابوحنیفہ لیتے تھے لیکن ہمارے قول میں تو حاملہ کی طلاق بطور سنت کے یہ ہے کہ اس کو ہر چاند کی ابتدا میں ایک طلاق دے یا جب چاہے پھر اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ بچہ جنے اور اسی طرح ہم کو حسن بصری اور جابر بن عبد اللہ سے اور عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت پہنچی ہے۔

بَابُ(۱۳۸) مَنْ طَلَّقَ إِمْرَأَتَهُ وَهِيَ حَامِلٌ

حاملہ کی طلاق کا بیان

۴۵۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْمُطَلَّقَةِ وَالْمُخْتَلِعَةِ وَالْمُوْلٰى مِنْهَا إِنْ كَانَتْ حُبْلٰى أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ أَنَّ لَهَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى حَتّٰى تَضَعَ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ زَوْجُ الْمُخْتَلِعَةِ بَعْدَ الْخُلْعِ أَنْ لَا نَفَقَةَ لَهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے طلاق دی ہوئی یا خلع یا ایلا والی عورت کے متعلق اگر حاملہ ہو یا یا اس کے سوا ہو روایت کرتے ہیں کہ اس کے لئے نفقہ ہے اور رہنے کا گھر ہے یہانتک کہ بچہ جن لے۔ مگر یہ کہ خلع والی عورت کا شوہر خلع کے بعد شرط کرلے تو اس کے لئے نفقہ نہیں ہے

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ(۱۳۹) طَلَاقِ الْجَارِيَةِ الَّتِيْ لَمْ تَحِضْ وَعِدَّتِهَا

اس لڑکی کی طلاق اور عدت کا بیان جسے ابھی حیض نہ آیا ہو

۴۵۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ وَهِيَ جَارِيَةٌ لَمْ تَحِضْ فَلْتَعْتَدَّ بِالشُّهُوْرِ فَاِنْ حَاضَتْ قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ الشُّهُوْرُ فَاعْتَدَّتْ بِالْحَيْضِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ

ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے اور وہ چھوٹی لڑکی ہو کہ حیض نہ آتا ہو تو چاہیئے کہ مہینوں کے ساتھ عدت گذارے اگر اس کو مہینوں کے گزرنے سے پہلے حیض آئے تو حیض کے ساتھ عدت گذارے ۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں ۔

بَابُ (۱۲۱) مَنْ طَلَّقَ ثُمَّ تَزَوَّجَتْ اِمْرَاَتُهٗ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلَيْهِ

مطلقہ عورت کا کسی مرد سے شادی کے بعد زوجِ اوّل کے پاس لوٹ آنے کا بیان

۵۳۴ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ يَسْاَلُهٗ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ تَطْلِيْقَةً اَوْ تَطْلِيْقَتَيْنِ ثُمَّ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ مَاتَ عَنْهَا اَوْ طَلَّقَهَا ثُمَّ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَاَرَادَ الْاَوَّلُ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا عَلٰى كَمْ هِيَ عِنْدَهٗ قَالَ فَقَالَ لِيْ اَجِبْهُ ثُمَّ قَالَ مَا يَقُوْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ يَهْدِمُ الْوَاحِدَةَ وَالثِّنْتَيْنِ وَالثَّلٰثَ قَالَ سَمِعْتَ مِنِ ابْنِ عُمَرَ فِيْهَا شَيْئًا قَالَ فَقُلْتُ لَا قَالَ اِذَا لَقِيْتَهٗ فَاسْاَلْهُ قَالَ فَلَقِيْتُ ابْنَ عُمَرَ فَسَاَلْتُهٗ عَنْهَا فَقَالَ فِيْهَا مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۔

محمد ، ابوحنیفہ ، حماد ، سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں عبداللہ بن عتبہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اچانک اُن کے پاس ایک گنوار اس مرد کا حکم پوچھنے کو آیا جس نے اپنی عورت کو طلاق دی ایک طلاق یا دو طلاقیں پھر اس کی عدت گذر گئی تو اس عورت نے دُوسرے خاوند سے نکاح کیا پھر اس نے اس سے صحبت کی پھر وہ مرگیا یا اُس نے طلاق دی پھر اس کی عدت گذر گئی اور پہلے خاوند نے اس سے نکاح کا ارادہ کیا تو وہ عورت کتنی طلاقوں سے حلالہ ہوگی ایک سے یا دو سے یا تین سے عبداللہ بن عتبہ نے مجھ سے کہا کہ اس کو جواب دے انہوں نے کہا کہ ابن عباس اس میں کیا کہتے ہیں تو میں نے اُن سے کہا کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرنا ڈھا دیتا ہے ایک طلاق کو اور دو کو اور تین کو انہوں نے کہا کہ تو نے ابن عمر سے اس کے متعلق کچھ سنا ہے میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا جب تو اس سے ملے تو ان سے پوچھنا ۔ میں ابن عمر سے ملا اور میں نے اُن سے پوچھا تو انہوں نے اس میں ابن عباس کی طرح کہا ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كَانَ يَأْخُذُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَهُوَ عَلٰى مَا بَقِيَ مِنْ طَلَاقِهَا إِذَا بَقِيَ مِنْهُ شَيْءٌ وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ وَعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمد رحمہ نے کہا کہ اسی کو امام ابو حنیفہ لیتے تھے۔ لیکن ہمارے قول میں تو وہ اس چیز پر ہے جو اس کی طلاق باقی رہے جبکہ اس کی طلاق میں سے کچھ باقی ہو۔ اور یہی قول ہے حضرت عمر اور علی اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور عمران بن حصین اور ابی ھریرہ رحمہ اللہ کا۔

۵۵۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ إِمْرَأَتَهُ ثُمَّ رَاجَعَهَا فَقَدْ إِنْهَدَمَ مَا مَضٰى مِنْ عِدَّتِهَا وَإِنْ طَلَّقَهَا اِسْتَأْنَفَ الْعِدَّةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی کو طلاق دے پھر اس سے رجوع کر لے تو منہدم ہو جاتی ہے وہ چیز کہ گذری ہو اسکی عدت سے اور اگر پھر طلاق دے تو ابتداء سے عدت شروع کر لے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

بَابُ[۱۴۱] مَنْ طَلَّقَ ثُمَّ رَاجَعَ مِنْ أَيْنَ تَعْتَدُّ

اگر کوئی شخص عورت کو طلاق دے پھر اس سے رجوع کرے تو عورت کس وقت سے عدت گزارے

۵۵۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ إِمْرَأَتَهُ وَلَمْ يُرَاجِعْ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً أُخْرٰى فَعِدَّتُهَا مِنْ أَوَّلِ التَّطْلِيْقَتَيْنِ وَإِنْ طَلَّقَ ثُمَّ رَاجَعَ ثُمَّ طَلَّقَ فَعِدَّتُهَا عِدَّةٌ مُسْتَقْبَلَةٌ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے اور رجوع نہ کرے پھر اس کو اور طلاق دے (یعنی پہلی طلاق کی عدت میں) تو عدت اس کی پہلی طلاق سے ہے اور اگر طلاق دے پھر رجوع کرے (عدت میں)، پھر طلاق دے تو عدت اس کی نئے سرے سے ہے یعنی عدت اس کی دوسری طلاق سے شروع ہوگی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

بَابُ (١٤٢) مَنْ طَلَّقَ ثَلٰثًا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا

۴۵۶ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهُ ثَلٰثًا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا جَمِيْعًا بَانَتْ بِهِنَّ جَمِيْعًا وَكَانَتْ حَرَامًا عَلَيْهِ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَاِذَا فَرَّقَ بَانَتْ بِالْاُوْلٰى وَوَقَعَتِ الثَّانِيَةُ عَلٰى غَيْرِ اِمْرَاَتِهِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

جماع سے پہلے تین طلاقیں دینے کا بیان

محمد ۔ ابوحنیفہ ۔ حماد ۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو صحبت سے پہلے تین طلاقیں اکٹھی دے (یعنے کہے کہ میں نے تجھ کو تین طلاق دی) تو وہ سب طلاقوں سے بائن ہوجاتی ہے (یعنے سب طلاقیں اس پر پڑجاتی ہیں) اور وہ عورت اس پر حرام ہوجاتی ہے یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور جب جدا جدا ہر طلاق دے ۔ تو وہ عورت پہلی طلاق سے بائن ہوجاتی ہے اور دوسری طلاق اس عورت پر نہ واقع ہوگی (بلکہ ایسی سمجھی جائیگی جیسے کسی اجنبی عورت کو دیگئی ۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے ۔

بَابُ (١٤٣) مَنْ طَلَّقَ فِيْ مَرَضِهٖ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهَا اَوْ بَعْدَ مَا دَخَلَ بِهَا

۴۵۷ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ مَرِيْضٍ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا اَنَّهَا تَرِثُهُ وَتَعْتَدُّ عِدَّةَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا كَانَ

مرض الموت میں قبل جماع یا بعد جماع طلاق دینے کا بیان

محمد ۔ ابوحنیفہ ۔ حماد ۔ ابراہیم سے اس بیمار کے متعلق روایت کرتے ہیں جو اپنی عورت کو طلاق دے پھر عدت گذرنے سے پہلے مرجائے تو وہ عورت اس کی وارث ہوگی اور بیوہ عورت کی عدت گزارے گی ۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اس کو ہم لیتے ہیں جبکہ اس

هذا ما يملك الرجعة فإن كان الطلاق
بائنا فعليها من العدة وأبعد
الأجلين من ثلث حيض من
يوم طلق ومن أربعة أشهر
وعشرا من يوم مات وهو قول
أبي حنيفة

۴۵۸ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة
عن حماد عن إبراهيم أنه قال إذا
طلق الرجل امرأته واحدة أو اثنتين
أو ثلثا وهو مريض ولم يدخل
بها فلها نصف الصداق ولا ميراث
لها ولا عدة عليها۔

قال محمد وبهذا نأخذ وهو
قول أبي حنيفة

۴۵۹ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة
عن حماد عن إبراهيم في رجل
طلق امرأته واحدة أو اثنتين
أنهما يتوارثان ما كانت في عدة
وتستقبل عدة المتوفى عنها
زوجها أربعة أشهر وعشرا فإن طلقها
ثلثا في الصحة ثم مات فعدتها
عدة المطلقة ثلث حيض۔

قال محمد وبهذا نأخذ وهو
قول أبي حنيفة رحمة الله عليه

۴۶۰ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة
عن حماد عن إبراهيم في رجل طلق
امرأته ثلثا في مرضه فإن مات
من مرضه ذلك قبل أن تنقضي
عدتها ورثت واعتدت عدة

نے ایسی طلاق دی ہو کہ اس میں رجعت کا مالک
ہو اور اگر طلاق بائن ہو تو اُس کی عدت بعید تر دونو
مدتوں کی ہے یعنے تین حیض ہے اس دن سے کہ
طلاق دی ہو یا چار مہینے اور دس دن ہے۔
اس دن سے کہ مرا ہو اور امام ابو حنیفہ کا یہی
قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت
کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی
عورت کو ایک طلاق یا دو یا تین طلاقیں دے اس
حال میں کہ بیمار ہو اور اس سے صحبت نہ کی ہو تو اس
کو آدھا مہر ملے گا اور نہ اس کے لئے میراث ہے
اور نہ اس پر عدت ہے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام
ابو حنیفہ کا بھی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے
ہیں کہ جو مرد اپنی عورت کو ایک یا دو طلاق دے تو
وہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوتے
ہیں جبکہ وہ عورت عدت میں ہو اور بیوہ عورت
کی عدت چار مہینے دس دن ابتدا سے شروع کرے
اور اگر اس کو صحت میں تین طلاقیں دی ہوں پھر وہ
مرد مر جائے تو اس کی عدت مطلقہ عورت کی طرح
تین حیض ہے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے
ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت
کو بیماری میں تین طلاقیں دے پھر اگر وہ اسی بیماری
میں اس کی عدت گذرنے سے پہلے مر جائے
تو وہ عورت اس کی وارث ہوگی بیوہ کی عدت

الْمَرْأَةُ فِيْ عِدَّتِهَا زَوْجَهَا إِنِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا قَبْلَ أَنْ يَمُوْتَ لَمْ تَرِثْهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا عِدَّةٌ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاخُذُ إِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ إِذَا وَرِثَتْ إِعْتَدَّتْ أَبْعَدَ الْأَجَلَيْنِ كَمَا وَصَفْتُ لَكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

گزارے اور اگر اس کے مرنے سے پہلے اس کی عدت گذر جائے تو وہ اس کی وارث نہیں ہوگی اور نہ اس پر عدت ہے۔
امام محمدؒ نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں مگر ایک صورت ہیں کہ جب وارث ہو تو دونوں مدتوں سے بعید تر عدت بیٹھے جیسا کہ میں نے بیان کیا اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کا یہی قول ہے۔

۴۶۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا اخْتَلَعَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ زَوْجِهَا وَهُوَ مَرِيْضٌ مَاتَ مِنْ مَرَضِهٖ فَلَا مِيْرَاثَ لَهَا۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَلِأَنَّهَا هِيَ الَّتِيْ طَلَبَتْ ذٰلِكَ مِنْ زَوْجِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی عورت اپنے خاوند سے خلع کرے اس حال میں کہ وہ بیمار ہو اور وہ اسی بیماری سے مرجائے تو اس عورت کو میراث نہیں ملے گی۔
امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس واسطے کہ خود عورت ہی نے اپنے خاوند سے خلع چاہا ہے اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ الَّتِيْ قَدْ يَئِسَتْ مِنَ الْحَيْضِ

اس مطلقہ کی عدت جو حیض سے ناامید ہوچکی ہو

۴۶۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهٗ وَقَدْ يَئِسَتْ مِنَ الْحَيْضِ إِعْتَدَّتْ بِالشُّهُوْرِ فَإِنْ هِيَ حَاضَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ إِحْتَسَبَتْ بِمَا مَضٰى مِنْ حَيْضِهَا الْأَوَّلِ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے اور وہ حیض سے ناامید ہوچکی ہو تو مہینوں کے ساتھ عدت گزارے اور اگر بعد اس کے اس کو حیض آئے تو جو مدت گذری ہو وہ پہلے حیض سے شمار کرے۔
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

۴۶۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت

إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَاعْتَدَّتْ شَهْرًا أَوْ شَهْرَيْنِ ثُمَّ حَاضَتْ حَيْضَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ ثُمَّ يَئِسَتْ اسْتَقْبَلَتِ الشُّهُورَ وَإِنْ حَاضَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ اعْتَدَّتْ بِمَا مَضٰى مِنَ الْحَيْضِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

کو طلاق دے اور وہ ایک یا دو مہینے عدت گزارے پھر اس کو ایک یا دو حیض آئے تو جو حیض گذرا ہو اس کے ساتھ عدت بیٹھے یعنے اس کو شمار کرے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۴۵) عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ الَّتِيْ قَدِ ارْتَفَعَ حَيْضُهَا

اُس مطلقہ کی عدت جس کا حیض رُک گیا ہو

۴۶۴ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيْقَةً فَحَاضَتْ حَيْضَةً ثُمَّ ارْتَفَعَتْ حَيْضَتُهَا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ مَاتَتْ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَبَسَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مِيْرَاثَهَا فَكُلْهُ.

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ علقمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی۔ پھر اس کو حیض آیا اور اس کے بعد اٹھارہ مہینے تک حیض بند رہا پھر وہ مرگئی۔ عبداللہ ابن مسعود رض سے یہ بیان کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ اللہ نے تجھ پر اس کی میراث روک رکھی ہے اس لئے اس کو کھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ تَعْتَدُّ بِالْحَيْضِ أَبَدًا حَتّٰى تَيْأَسَ مِنَ الْحَيْضِ وَتَعْتَدَّ بِالشُّهُوْرِ وَيَرِثُهَا زَوْجُهَا مَا كَانَتْ فِيْ عِدَّةٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں کہ ہمیشہ حیض کے اعتبار سے عدت گزارے۔ یہاں تک کہ حیض سے ناامید ہو چنانچہ جب حیض سے ناامید ہو تو مہینوں کے حساب سے عدت گزارے اور اس کا شوہر اس کا وارث ہوگا جب تک کہ عدت میں ہو۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے

بَابُ (۱۴۶) عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ الْحَامِلِ

بحالت حمل طلاق دی ہوئی عورت کی عدت کا بیان

۴۶۵ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ عبداللہ بن مسعود رض سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے

مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ قَالَ نَزَلَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى كُلَّ عِدَّةٍ فِي الْقُرْاٰنِ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا طُلِّقَتْ اَوْ مَاتَ زَوْجُهَا فَوَلَدَتْ بَعْدَ ذَالِكَ بِيَوْمٍ اَوْ اَقَلَّ اَوْ اَكْثَرَ اِنْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَحَلَّتْ لِلرِّجَالِ مِنْ سَاعَتِهَا وَاِنْ كَانَتْ فِيْ نِفَاسِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

کہا کہ سورہ نساء کی چھوٹی آیت نے یعنی « و اولات الاحمال ان یضعن حملھن » نے قرآن کی تمام عدتوں کو منسوخ کردیا ہے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ کہ جب کسی عورت کو طلاق دی جائے یا اس کا شوہر مرجائے اور اس کے بعد ایک دن یا کم وبیش میں بچہ جنے تو اس کی عدت گزر جاتی ہے۔ اور اس گھڑی سے مردوں کے لئے حلال ہوجاتی ہے اگرچہ وہ اپنے نفاس میں ہو۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

٤٦٦ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ ثُمَّ اَسْقَطَتْ فَقَدْ اِنْقَضَتْ عِدَّتُهَا ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا يَكُوْنُ السِّقْطُ عِنْدَنَا سِقْطًا حَتّٰى يَسْتَبِيْنَ شَيْءٌ مِّنْ خَلْقِهٖ شَعْرٌ اَوْ ظُفْرٌ اَوْ غَيْرُ ذَالِكَ فَاِذَا وَضَعَتْ شَيْئًا لَمْ يَسْتَبِيْنَ خَلْقُهٗ لَمْ يَنْقَضِ بِهٖ اِلَيْكَ الْعِدَّةُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے پھر کچا بچہ ڈالے تو اس کی عدت گذر جاتی ہے۔

امام محمد رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور بچہ ہمارے نزدیک قابل اعتبار ہوتا ہے یہاں تک کہ ظاہر ہو کوئی چیز اس کی پیدائش سے یعنی بال یا ناخن وغیرہ اور اگر کوئی چیز جنے کہ اسکی پیدائش ظاہر نہ ہوئی تو اس سے اس کی عدت نہیں گذرتی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

بَابُ عِدَّةِ الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کی عدت کا بیان

٤٦٧ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ اِمْرَاَتَهٗ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ قَالَ تَعْتَدُّ بِاَيَّامِ اَقْرَائِهَا قَالَ وَكَذَالِكَ اِذَا اُسْتُحِيْضَتْ بَعْدَ مَا يُطَلِّقُهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے اس حال میں کہ اس کو استحاضہ آتا ہو تو اپنے حیض کے دنوں کے ساتھ عدت گذارے اور اسی طرح اگر اسکو طلاق کے بعد استحاضہ آئے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

امام محمد رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور

اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

۴۶۸ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ تَعْتَدُّ الْمُسْتَحَاضَۃُ اِذَا طُلِّقَتْ بِاَیَّامِ اَقْرَائِھَا فَاِذَا فَرَغَتْ حَلَّتْ لِلرِّجَالِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ ۔ حماد ۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب استحاضہ والی کو طلاق ملے تو وہ اپنے حیض کے دنوں کے اعتبار سے عدت کاٹے ۔ جب عدت سے فارغ ہو تو حلال ہو جاتی ہے مردوں کے واسطے ۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ۔

بَابُ مَنْ طَلَّقَ ثُمَّ رَاجَعَ فِی الْعِدَّۃِ [۱۴۸]

طلاق کے بعد عدت ہی میں رجوع کر لینے کا بیان

۴۶۹ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتَتْہُ اِمْرَاَۃٌ فَقَالَتْ طَلَّقَنِیْ زَوْجِیْ فَحِضْتُ حَیْضَتَیْنِ وَدَخَلْتُ فِی الثَّالِثَۃِ حَتّٰی اِنْقَطَعَ دَمِیْ وَدَخَلْتُ مُغْتَسَلِیْ وَوَضَعْتُ ثَوْبِیْ اَتَانِیْ فَقَالَ قَدْ رَاجَعْتُکِ قَبْلَ اَنْ اُفِیْضَ عَلَیَّ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قُلْ فِیْھَا فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَرَاہُ اَمْلَکَ بِرَجْعَتِھَا لِاَنَّھَا حَائِضٌ بَعْدُ لَمْ تَحِلَّ لَھَا الصَّلٰوۃُ قَالَ عُمَرُ وَاَنَا اَرٰی ذٰلِکَ فَرَجَعَھَا عَلٰی زَوْجِھَا وَقَالَ الظَّرْفُ الصَّغِیْرُ مَمْلُوْءٌ عِلْمًا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا نَاْخُذُ اَلرَّجُلُ

محمد۔ ابوحنیفہ ۔ حماد ۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت حضرت عمرؓ کے پاس آئی تو اس نے کہا کہ میرے خاوند نے مجھ کو طلاق دی اور میں دو حیض بیٹھی اور تیسرے میں داخل ہوئی یہاں تک کہ میرا خون بند ہوا ۔ اور میں اپنے غسل خانے میں گئی اور میں نے اپنے کپڑے اتار رکھے ۔ تو میرا خاوند آیا اور اس نے کہا کہ میں نے تجھ سے رجوع کیا اس سے پہلے کہ میں اپنے بدن پر پانی ڈالوں عمرؓ نے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ اس کا حکم بیان کیجئے انہوں نے کہا کہ اے امیرالمومنین میری رائے یہ ہے کہ وہ اس کی رجعت کا مالک ہے اس واسطے کہ وہ ابھی حیض میں ہے اس کو نماز پڑھنی درست نہیں ہوئی ۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میری رائے بھی یہی ہے اس کو اپنے خاوند پر پھیر دیا اور کہا کہ چھوٹا برتن علم سے کیسا بھرا ہوا ہے ۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ مرد

أَحَقُّ بِرَجْعَتِهِ إِمْرَاَتِهِ اَنْ يَغْتَسِلَ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ فَإِنْ أَخَّرَتِ الْغُسْلَ حَتّٰى يَمْضِيَ وَقْتُ صَلٰوةٍ قَدْ كَانَتْ تَقْدِرُ فِيْهِ عَلَى الْغُسْلِ قَبْلَ اَنْ يَمْضِيَ فَقَدِ انْقَطَعَتِ الرَّجْعَةُ وَحَلَّتْ لِلرِّجَالِ وَوَجَبَتْ عَلَيْهَا الصَّلٰوةُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

حقدار ہے اپنی عورت کی رجعت کے ساتھ یہاں تک کہ وہ اپنے تیسرے حیض سے نہائے اور اگر نہانے میں دیر کرے یہاں تک کہ نماز کا وقت گذر جائے جس میں کہ وہ غسل پر قادر ہے پہلے گذر لے کے تو رجعت قطع ہو جاتی ہے اور اور مردوں کے لئے حلال ہو جاتی ہے اور اس پر نماز واجب ہو جاتی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

بَابُ[۱۴۹] مَنْ طَلَّقَ وَرَاجَعَ وَلَمْ تَعْلَمْ حَتّٰى تَزَوَّجَتْ

اس طلقہ عورت کا حکم جسے شوہر نے رجوع کر لیا تھا لیکن اُسے خبر نہ تھی اور دوسرے شوہر سے شادی کر لی

۴۸۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ اَبَا كَنَفٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَطْلِيْقَةً ثُمَّ غَابَ فَاَشْهَدَ عَلٰى رَجْعَتِهَا وَلَمْ يَبْلُغْهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَزَوَّجَتْ فَجَآءَ وَقَدْ هُيِّئَتْ لِتُزَفَّ اِلٰى زَوْجِهَا فَاَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَكَتَبَ اِلٰى عَامِلِهِ اِنْ اَدْرَكْتَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا وَاِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَهِيَ امْرَاَتُهُ قَالَ فَوَجَدَهُ لَهَا لَيْلَةَ الْبِنَاءِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا وَغَدَا اِلٰى عَامِلِ عُمَرَ فَاَخْبَرَهُ فَعَلِمَ اَنَّهُ جَآءَ بِاَمْرٍ بَيِّنٍ۔

محمد۔ ابوحنیفہ ۔ حماد ۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں ابوکنف نے اپنی عورت کو ایک طلاق دی پھر وہ غائب ہوا اور اس نے کسی کو اس رجعت پر گواہ کیا اور اُسے خبر نہ ہوئی یہاں تک کہ اس نے دوسرے خاوند سے نکاح کیا پھر ابوکنف آیا اُس وقت اس عورت کے رخصت کی تیاری کی جا رہی تھی تو وہ حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور اُن سے یہ حال کہا حضرت عمرؓ نے اپنے عامل کی طرف لکھا کہ اگر تو اس کو اس حال میں پائے کہ اس نے اس سے صحبت نہ کی ہو تو پہلا خاوند اس کا زیادہ حقدار ہے اور اگر تو اس کو پائے اس حال میں کہ وہ اس سے صحبت کر چکا ہو۔ تو وہ اسی کی عورت ہے کہا کہ اُس نے اس کو بنائی وات میں پایا یعنی جس رات میں کہ دلہن خاوند کے گھر بھیجی جاتی ہے دوسرے خاوند نے اس سے صحبت کی اور صبح کو وہ عمرؓ کے عامل کی طرف گیا اور اس کو خبر دی۔ تو اُس نے معلوم کیا کہ وہ امر ظاہر لایا

۴۸۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

محمد۔ ابوحنیفہ ۔ حماد ۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ کہتے تھے کہ جب کوئی مرد

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهُ ثُمَّ اَشْهَدَ عَلٰى رَجْعَتِهَا قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَلَمْ يُعْلِمْهَا ذَالِكَ حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَتَزَوَّجَتْ فَاِنَّهُ يُفَرَّقُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا الْاٰخَرِ وَلَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَهِيَ اِمْرَاَةُ الْاَوَّلِ تُرَدُّ اِلَيْهِ وَلَا يَقْرَبُهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا مِنَ الْاٰخَرِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَ بِقَوْلِ عَلِيٍّ نَاخُذُ وَهُوَ اَعْجَبُ اِلَيْنَا مِنَ الْقَوْلِ الْاَوَّلِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ

اپنی عورت کو طلاق دے پھر عدت گذرنے سے پہلے اس کی رجعت پر گواہ کرے اور اس کو اس کی خبر نہ دی یہاں تک کہ اس کی عدت گذر جائے اور دوسرے خاوند سے نکاح کرے تو اس صورت میں اس کے اور دوسرے خاوند کے درمیان جدائی کی جائے اور اس کے لئے مہر ہے بسبب اس چیز کے کہ اس کی شرمگاہ کو حلال سمجھا اور وہ پہلے خاوند کی عورت ہے اس کی طرف پھیری جائے اور وہ اس سے صحبت نہ کرے یہاں تک کہ دوسرے خاوند کی عدت گذر جائے۔

امام محمد نے کہا کہ حضرت علی کے قول کو ہم لیتے ہیں۔ اور وہ ہمارے نزدیک بہت پسند ہے پہلے قول سے یعنی عمر کے قول سے کہ اس میں وہ عورت صحبت کے بعد پہلے خاوند کو نہیں ملتی۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا کہ وہ ہر حال میں پہلے خاوند کی عورت ہے۔ خواہ دوسرے نے اس سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو۔

بَابُ مَنْ طَلَّقَ ثَلٰثًا اَوْ طَلَّقَ وَاحِدَةً وَهُوَ يُرِيْدُ ثَلٰثًا

تین طلاق دے یا ایک طلاق دیکر تین کی نیت کرلے

۴۷۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ طَلَّقْتُ اِمْرَاَتِي ثَلٰثًا قَالَ يَذْهَبُ اَحَدُكُمْ فَيَتَلَطَّخُ بِالْاِثْمِ فَيَاتِي بَعْدَهُ عِنْدَنَا اِذْهَبْ اَنْتَ عَصَيْتَ رَبَّكَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابو حسین۔ عمرو بن دینار عطا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد ابن عباسؓ کے پاس آیا اس نے کہا۔ کہ میں نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دی ہیں اس کا کیا حکم ہے اس سے ابن عباس سے کہا کہ تم میں سے کوئی شخص جاتا ہے اور گندگی سے آلودہ ہوتا ہے پھر ہمارے پاس آتا ہے۔ چلا جا کہ تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی۔ اور حرام ہوئی تجھ

فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْكَ امْرَأَتُكَ لَا تَحِلُّ لَكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُ الْعَامَّةِ لَا اِخْتِلَافَ فِيْهِ۔

پر تیری عورت نہیں حلال ہے تجھ کو یہاں تک ایک دوسرے خاوند سے نکاح کرے

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور عام علماء کا اس میں اختلاف نہیں۔

۴۷۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الَّذِيْ يُطَلِّقُ وَاحِدَةً وَهُوَ يَنْوِيْ ثَلٰثًا اَوْ يُطَلِّقُ ثَلٰثًا وَهُوَ يَنْوِيْ وَاحِدَةً قَالَ اِنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَلَيْسَتْ نِيَّتُهٗ بِشَيْءٍ وَاِنْ تَكَلَّمَ بِثَلٰثٍ كَانَتْ ثَلٰثًا وَلَيْسَتْ نِيَّتُهٗ بِشَيْءٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو مرد ایک طلاق دے اور اس کی نیت تین طلاق کی ہو یا تین طلاق دے اور اس کی نیت ایک کی ہو تو اگر زبان سے ایک طلاق کہے تو وہ ایک ہی ہوگی اور اس کی نیت کوئی چیز نہیں اور اگر زبان سے تین کہے تو تین ہی واقع ہوں گی اور اس کی نیت کچھ چیز نہیں یعنی مدار زبان پر ہے نیت کا کچھ اعتبار نہیں۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۵۱) اَلرَّجْعَةِ فِي الطَّلَاقِ

طلاق میں رجوع کرنے کا بیان

۴۷۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فِيْهِ فَلَهَا اَنْ تَشَوَّفَ رَجَاءَ اَنْ يُرَاجِعَهَا وَاِنْ كَانَ لَا يَمْلِكُ رَجْعَتَهَا وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فَلَيْسَ لَهَا اَنْ تَشَوَّفَ وَلَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَتَتَّقِي الْكُحْلَ وَالطِّيْبَ اِلَّا مِنْ اَذًى

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق رجعی دے جس میں رجوع کا مالک ہو تو جائز ہے عورت کو کہ زینت کرے اس امید میں کہ وہ اس سے رجوع کرے اور اگر اس میں رجعت کا مالک نہ ہو یعنے طلاق بائن ہو یا اس کا خاوند مر گیا ہو تو نہیں جائز ہے عورت کو یہ کہ زینت کرے اور کسم کے رنگ کا کپڑا نہ پہنے اور سرمہ اور خوشبو سے بچے مگر بیماری سے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۴۷۵ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا لَمَسَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ مِنْ شَهْوَةٍ فِيْ عِدَّتِهَا فَتِلْكَ مُرَاجَعَةٌ وَاِذَا قَبَّلَهَا فِيْ عِدَّتِهَا فَتِلْكَ مُرَاجَعَةٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مرد اپنی عورت کو عدت میں شہوت سے ہاتھ لگائے تو یہ رجوع ہے اور جب اس کو عدت میں چومے تو یہ بھی رجوع ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۵۲) الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْاَمَةَ طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ

لونڈی کو طلاق رجعی دینے کا بیان

۴۷۶ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الْاَمَةَ زَوْجُهَا طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَاُعْتِقَتْ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ وَاِنْ كَانَ الزَّوْجُ لَا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْاَمَةِ ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا - کہ جب کوئی مرد لونڈی کو طلاق دے جس میں کہ رجعت کا مالک ہو پھر وہ آزاد کی جائے تو اس کی عدت آزاد عورت کی عدت ہے اور اگر خاوند رجعت کا مالک نہ ہو تو اس کی عدت لونڈی کی عدت ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۵۳) الْخُلْعِ

خلع کا بیان

۴۷۷ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُلُّ طَلَاقٍ اُخِذَ عَلَيْهِ جُعْلٌ فَهُوَ بَائِنٌ لَا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا - کہ جس طلاق پر کچھ مال لیا جائے وہ طلاق بائن ہے، اس میں رجعت کا مالک نہیں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

بَابُ (۱۵۴) الْعِنِّيْنِ — عنین کا بیان

۴۷۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعِنِّيْنِ اِذَا فُرِّقَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ امْرَاَتِهٖ اَنَّهَا تَطْلِيْقَةٌ بَائِنٌ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب عنین اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کی جائے تو وہ طلاق بائن ہے۔

۴۷۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْهُ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ زَوْجَهَا لَا يَصِلُ اِلَيْهَا فَاَجَّلَهٗ حَوْلًا فَلَمَّا انْقَضَى الْحَوْلُ وَلَمْ يَصِلْ اِلَيْهَا خَيَّرَهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا عُمَرُ وَ جَعَلَهَا تَطْلِيْقَةً بَائِنًا

محمد۔ ابوحنیفہ۔ اسمٰعیل بن مسلم کی حسن سے روایت کرتے ہیں کہ کہا کہ ایک عورت حضرت عمرؓ کے پاس آئی اور ان کو خبر دی کہ اس کا خاوند اس سے صحبت نہیں کر سکتا تو عمرؓ نے اس کو ایک سال مہلت دی کہ وہ اس میں اپنا علاج کرائے اور جب سال گذر گیا اور وہ اس سے صحبت نہ کر سکا تو حضرت عمرؓ نے اُس عورت کو اختیار دیا اس نے اپنے تئیں اختیار کیا اور حضرت عمرؓ نے ان کے درمیان جدائی کی اور اس کو طلاق بائن گردانا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا۔

(ف) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو نامرد ہو اور اپنی عورت سے صحبت نہ کر سکے اس کو ایک سال مہلت دی جائے کہ وہ اس میں اپنا علاج کرائے پھر اگر سال تک اچھا نہ ہو تو اُن کے درمیان جدائی کی جائے اور عورت کو اختیار ہے جس سے چاہے نکاح کرے۔

بَابُ (۱۵۵) الرَّجُلِ يُطَلِّقُ ثُمَّ يَجْحَدُ — طلاق دے کر انکار کرنے کا بیان

۴۸۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي امْرَاَةٍ سَمِعَتْ اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلٰثًا

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ اس عورت کے حق میں جو عورت سنے کہ اس کے خاوند نے اس کو تین طلاقیں دیں تو

قَالَ تُخَاصِمُهُ فَإِنْ هُوَ حَلَفَ مَا فَعَلَ افْتَدَتْ بِمَالِهَا فَإِنْ لَمْ يَقْبَلْ بِمَالِهَا هَرَبَتْ فَإِنْ قَدَرَ عَلَيْهَا لَمْ تَأْتِهِ إِلَّا مُغْتَصَبَةً مَقْهُورَةً وَتَسْتَغْفِرُ وَلَا تَتَشَوَّفُ وَلَا تَطَيَّبُ۔

وہ عورت اس سے جھگڑے اگر وہ مرد قسم کھائے کہ میں نے طلاق نہیں دی تو اپنا مال بدلا دے کر چھوٹے اگر مرد مال لینے سے انکار کرے تو وہ عورت بھاگ جائے اگر وہ مرد اس پر قادر ہو تو وہ عورت نہ آئے۔ مگر یہ کہ مغلوب اور جبر کی گئی اور استغفار کرے اور نہ زینت کرے اور نہ خوشبو لے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی طلاق دے کر انکار کرے۔ تو وہ طلاق باطل نہیں ہوتی اور اس سے وہ عورت اس پر حلال نہیں ہوتی۔

بَابُ (۱۵۶) مَنْ طَلَّقَ لَاعِبًا — مذاق کے طور پر طلاق دینے کا بیان

۴۸۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ لَعِبُ النِّكَاحِ وَجِدُّهُ سَوَاءٌ كَمَا أَنَّ لَعِبَ الطَّلَاقِ وَجِدَّهُ سَوَاءٌ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابن مسعودؓ نے کہا کہ نکاح میں کھیل اور قصد دونوں برابر ہیں جیسے کہ طلاق میں کھیل اور اس کا قصد برابر ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ أَرْبَعٌ جِدٌّ مِنْ جِدٍّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ الطَّلَاقُ وَالنِّكَاحُ وَالرَّجْعَةُ وَالْعِتَاقُ۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔ چار چیزیں ہیں کہ ان کا قصد کرنا بھی قصد ہے اور ہنسی کی راہ سے کہنا بھی قصد ہے ایک طلاق دوسری نکاح تیسری رجعت چوتھی آزاد کرنا۔

بَابُ (۱۵۷) الطَّلَاقِ الْبَتَّةِ — طلاق بتہ کا بیان

۴۸۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْخَلِيَّةِ وَالْبَرِيَّةِ وَالْبَائِنِ وَالْبَتَّةِ إِنْ نَوَى

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے خلیہ، بریہ، بائن اور بتہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اگر طلاق کی نیت کرے تو وہ طلاق ہو گی

ثَلَاثًا فَهُوَ مَا نَوَى وَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ وَإِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ بَائِنٌ وَهُوَ خَاطِبٌ وَإِنْ لَمْ يَنْوِ طَلَاقًا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

اور اگر تین کی نیت کرے تو تین ہونگی اور اگر ایک کی نیت کرے تو ایک بائن ہوگی۔ اور وہ پیغام دینے والا ہے اور اگر طلاق کی نیت نہ کرے تو کوئی طلاق نہ پڑے گی۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اپنی عورت کو طلاق بتہ دیوے یعنی کہے کہ میں نے تجھ کو بت کیا اور اس سے طلاق کی نیت ہو تو طلاق پڑ جائیگی اور اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو طلاق نہیں پڑے گی۔

۴۸۳ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ ابْتُلِيَ بِهَا وَهُوَ أَمِيرُ الْكُوفَةِ فَأَرْسَلَ إِلَى شُرَيْحٍ وَقَالَ قُلْ فِي رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةَ فَقَالَ قَالَ فِيهَا عُمَرُ هِيَ وَاحِدَةٌ وَهُوَ أَمْلَكُ بِهَا وَقَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ هِيَ ثَلَاثٌ قَالَ قُلْ فِيهَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَالَا فِيهَا قَالَ شُرَيْحٌ أَرَى قَوْلَهُ أَنْتِ طَالِقٌ فَلَاقًا قَدْ خَرَجَ وَأَرَى قَوْلَهُ الْبَتَّةَ بِدْعَةً قِفْ عِنْدَهُ بِدْعَةٍ فَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ وَإِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ بَائِنٌ وَهُوَ خَاطِبٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ عروہ بن مغیرہ اس کے ساتھ مبتلا کیا گیا یعنے اُس نے اپنی عورت کو طلاق بتہ دی اور وہ کوفے کا حاکم تھا۔ تو اس نے ایک آدمی شریح کی طرف بھیجا اور کہا کہ اس مرد کا حکم بتلاؤ جو اپنی عورت سے کہے اَنْتِ طَالِقٌ اَلْبَتَّۃَ یعنے تجھ کو بتہ طلاق ہے۔ تو شریح نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے اس میں کہا کہ وہ ایک طلاق ہے اور وہ اس میں رجعت کا مالک ہے اور شریح نے کہا کہ حضرت علی نے کہا کہ وہ تین طلاقیں ہیں عروہ نے کہا کہ تو بھی اس میں کچھ کہہ یعنے تیرے نزدیک اس کا کیا حکم ہے شریح نے کہا کہ شیخین اس کا حکم کہہ چکے ہیں عروہ نے کہا کہ میں تجھ کو قسم دیتا ہوں مگر یہ کہ تو اس میں اپنی رائے بیان کرے شریح نے کہا کہ میری رائے تو یہ ہے کہ اس کے قول انت طالق میں ایک طلاق پڑ گئی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ اس کا بتہ کہنا بدعت ہے تو بدعت کے نزدیک ٹھہر جا یعنے اس سے دریافت کر کہ اگر اس نے تین طلاق کی نیت کی تو تین اور اگر ایک کی نیت کی تو ایک بائن پڑے گی اور وہ نکاح کا پیغام کرنے والا ہے یعنے اس کو عورت سے نکاح کرنا درست ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

(ف) اس سے بھی معلوم ہوا کہ اگر طلاق بتہ میں طلاق کی نیت ہو تو طلاق پڑے گی اور اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو طلاق نہیں پڑے گی۔

بَابُ مَنْ كَتَبَ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ — لکھ کر طلاق دینے کا بیان

۴۳۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا كَتَبَ اِلَيْهَا زَوْجُهَا بِطَلَاقِهَا وَهُوَ يَنْوِي الطَّلَاقَ فَهِيَ طَالِقٌ حِيْنَ كَتَبَهُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِنْ كَانَ كَتَبَ اِلَيْهَا اِذَا جَاءَكِ كِتَابِيْ هٰذَا فَاَنْتِ طَالِقٌ لَمْ يُطَلَّقْ حَتّٰى يَاتِيَهَا الْكِتٰبُ وَاِنْ كَانَ كَتَبَ اَمَّا بَعْدُ فَاَنْتِ طَالِقٌ فَهِيَ طَالِقٌ حِيْنَ كَتَبَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَهُ اللّٰهِ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی اپنی عورت کی طرف طلاق لکھے۔ اور اس کی طلاق کی نیت ہو تو اس کو طلاق پڑ جاتی ہے جس وقت کہ طلاق لکھے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اگر اس کی طرف لکھے کہ جب میرا یہ خط تجھ کو پہنچے تو تجھ کو طلاق ہے تو نہیں طلاق پڑتی یہاں تک کہ وہ خط اس کے پاس پہنچے اور اگر یہ خط لکھے۔ اور اگر یہ لکھے کہ تجھے طلاق ہے، تو جس وقت لکھے اسی وقت سے طلاق پڑ جاتی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا۔

۴۳۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَكْتُبُ اِلَى امْرَاَتِهِ اِذَا جَاءَكِ كِتَابِيْ هٰذَا فَاَنْتِ طَالِقٌ قَالَ فَاِنْ اَتَاهَا الْكِتَابُ فَهِيَ طَالِقٌ يَوْمًا يَاتِيْهَا وَاِنْ ضَاعَ الْكِتَابُ اَوْ مُحِيَ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَاِنْ كَتَبَ اَمَّا بَعْدُ فَاَنْتِ طَالِقٌ فَاِنَّ الطَّلَاقَ يَوْمَ كَتَبَهُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے اس مرد کے متعلق روایت کرتے ہیں جو اپنی عورت کو لکھے کہ جب تجھ کو میرا یہ خط پہنچے تو تو طلاق والی ہے ابراہیم نے کہا کہ اگر خط اس کے پاس پہنچے تو جس دن اس کو وہ خط پہنچے اس دن اس کو طلاق پڑے گی اور اگر وہ خط راہ میں ضائع ہو جائے یا لکھا کر مٹایا جائے تو اس سے کوئی طلاق نہیں پڑتی اور اگر یہ خط لکھے کہ اما بعد تو طلاق والی ہے تو جس دن لکھی اسی دن سے پڑ جائے گی۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۵۹ طَلَاقِ الْمُبَرْسَمِ وَالنَّشْوَانِ وَالنَّائِمِ

۴۸۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ طَلَاقُ الْمُبَرْسَمِ بِشَيْءٍ حَتّٰى يُفِيْقَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا كَانَ لَا يَعْقِلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

۴۸۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ طَلَاقُ النَّشْوَانِ جَائِزٌ۔

۴۸۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ طَلَاقُ السَّكْرَانِ جَائِزٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

۴۸۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَيْسَ طَلَاقُ النَّائِمِ بِشَيْءٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

۴۹۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي السَّكْرَانِ عِتْقُهٗ وَطَلَاقُهٗ وَبَيْعُهٗ جَائِزٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا

بیہوشی، نیند اور مستی کی حالت میں طلاق کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ مبرسم کی طلاق کچھ نہیں [illegible] تک کہ ہوش میں آئے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اگر برسام والا ہے (ایک مشہور بیماری ہے) اپنی عورت کو طلاق دے تو طلاق نہیں پڑتی جبکہ عقل نہ رکھتا ہو اور امام ابوحنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ نشے والے کی طلاق جائز ہے یعنی اگر نشے والا اپنی عورت کو طلاق دے۔ تو طلاق پڑ جاتی ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ شریح قاضی نے کہا کہ نشے والے کی طلاق جائز ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ کہ نشے والے کی طلاق پڑ جاتی ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ سونیوالے کی طلاق کچھ چیز نہیں۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اگر کوئی اپنی عورت کو نیند میں طلاق دے تو اس سے طلاق نہیں پڑتی اور [illegible] یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ نشے والے کی طلاق اور بیع اور عتق درست ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نشے

كله نأخذ وهو قول ابي حنيفة رحمة الله عليه.

والے کی طلاق پڑ جاتی ہے اور اس کا بچنا اور آزاد کرنا درست ہے اور جاری ہوتا ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۶۰) مَنْ اَجْبَرَهُ السُّلْطَانُ عَلٰى طَلَاقٍ اَوْ عِتَاقٍ

بادشاہ کے دباؤ سے طلاق یا آزاد کردینے کا بیان

۴۹۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُجْبِرُهُ السُّلْطَانُ عَلَى الطَّلَاقِ اَوِ الْعِتَاقِ فَيُطَلِّقُ اَوْ يُعْتِقُ وَهُوَ كَارِهٌ قَالَ هُوَ جَائِزٌ عَلَيْهِ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَابْتَلَاهُ بِمَا هُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ وَقَالَ يَقَعُ كَيْفَ مَا كَانَ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ اگر بادشاہ کسی کو طلاق یا عتاق پر جبر کرے اور وہ طلاق دے یا آزاد کرے اس حال میں کہ وہ اس سے ناخوش ہو تو اس پر جائز ہے اور اگر اللہ چاہے تو مبتلا کرے اس چیز کے ساتھ کہ اس سے زیادہ سخت ہو اور کہا کہ ہر طرح سے طلاق واقع ہوگی۔
امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ (۱۶۱) مَا يُكْرَهُ مِنَ الطَّلَاقِ

مکروہ طلاق کا بیان

۴۹۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا قَالَ يُطَلِّقُ الرَّجُلُ تَطْلِيْقَةً ثُمَّ يَدَعُهَا حَتّٰى اِذَا حَاضَتْ ثَلٰثَ حِيَضٍ قَبْلَ اَنْ تَفْرُغَ مِنَ الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهَا قَدْ رَاجَعْتُكِ ثُمَّ يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰالِكَ بِهَا حَتّٰى يَحْبِسَهَا تِسْعَ حِيَضٍ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ لِلرِّجَالِ فَهٰذِهِ الضِّرَارُ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں اس آیت کی تفسیر میں کہ مت روکو ان کے ستانے کو ابراہیم نے کہا کہ کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے پھر اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ جب تین حیض گذر چکے پہلے اس سے کہ فارغ ہو تیسرے سے تو پھر اس کو کہے کہ میں نے تجھ سے رجوع کیا پھر اسی طرح اس کے ساتھ کرے یہاں تک کہ اس کو نو حیض تک بند رکھے پہلے اس کے کہ حلال ہو مردوں کے واسطے پس یہ ضرر ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَسْنَا نَرَى لَهُ أَنْ يَصْنَعَ هٰذَا وَ أَنْ يُطَوِّلَ عَلَيْهَا الْعِدَّةَ

امام محمد نے کہا کہ ہم کہتے ہیں کہ اس طرح نہ کرے کہ اس کی عدت دراز کرے۔

۳۹۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ مِمَّا أَحَلَّ اللّٰهُ أَبْغَضَ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الطَّلَاقِ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ حلال چیزوں میں خدا کے نزدیک طلاق سے مبغوض کوئی چیز نہیں۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ بے عذر طلاق نہ دے کہ وہ خدا کے نزدیک تمام حلال چیزوں میں مبغوض تر ہے۔

بَابُ (۱۶۲) مَنْ قَالَ إِنْ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ فَهِيَ طَالِقٌ

اس شخص کا بیان جو کہے کہ اگر میں فلاں عورت سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے

۳۹۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ وَعَامِرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّهُ قَالَ لِامْرَأَةٍ ذُكِرَتْ لَهُ إِنْ تَزَوَّجْتُهَا فَهِيَ طَالِقٌ فَلَمْ يَرَ الْأَسْوَدُ ذٰلِكَ شَيْئًا وَ سُئِلَ أَهْلُ الْحِجَازِ فَلَمْ يَرَوْا ذٰلِكَ شَيْئًا فَتَزَوَّجَهَا وَ دَخَلَ بِهَا وَ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يُخْبِرَهَا أَنَّهَا أَمْلَكُ بِنَفْسِهَا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ محمد بن قیس۔ ابراہیم اور عامر سے روایت ہے کہ اسود بن یزید نے اُس عورت کے متعلق کہا جس سے کسی شخص نے کہا ہو کہ اگر میں اس سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے تو اسود نے اس کو کوئی چیز نہ سمجھا اور اہل حجاز سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے بھی کہا کہ اس میں کوئی طلاق نہیں پڑتی اسود نے اس سے نکاح کیا اور اس سے صحبت کی کسی نے یہ حال عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا تو انہوں نے کہا کہ اس عورت کو خبر کردے کہ وہ اپنی جان کی مالک ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَ بِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضـ نَأْخُذُ وَ نَرَى لَهَا صَدَاقًا تَامًّا نِصْفَ صَدَاقِ الَّذِيْ تَزَوَّجَهَا عَلَيْهِ وَصَدَاقُ مِثْلِهَا بِدُخُوْلِهِ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم عبداللہ بن مسعود کے قول کو لیتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس کو آدھا مہر ملے گا اس مہر کا جس پر نکاح کیا ہے اور نیز اس کو مہر مثل ملے گا صحبت کرنے کے بدلے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی کسی عورت کو کہے کہ اگر میں اس سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے اور پھر اس سے نکاح کرے تو نکاح کے بعد اس کو طلاق پڑ جائے گی۔ اور آدھا مہر اس کو دینا

آ پڑے گا۔ اور مہر مثل وہ ہے جو عورت کی بہنوں اور پھوپھیوں وغیرہ کا مہر ہو۔

بَابُ (۱۶۳) النَّصْرَانِيِّ وَالْيَهُوْدِيِّ وَالْمَجُوْسِيِّ يُطَلِّقُوْنَ نِسَآءَهُمْ

۴۹۵ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمَجُوْسِيِّ يُطَلِّقُوْنَ نِسَآءَهُمْ ثُمَّ يُسْلِمُوْنَ قَالَ هُمْ عَلٰى طَلَاقِهِمْ لَمْ يَزِدْهُمُ الْاِسْلَامُ اِلَّا شِدَّةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

نصرانی یا یہودی یا مجوسی کا اپنی بیوی کو طلاق دینے کا بیان

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے یہودی، نصرانی اور مجوسی کے متعلق جو اپنی بیویوں کو طلاق دیں پھر مسلمان ہو جائیں روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی طلاق پر رہیں۔ اسلام صرف مضبوطی کو زیادہ کرتا ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

بَابُ (۱۶۴) عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا

مطلقہ اور بیوہ کی عدت کا بیان

۴۹۶ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ نَقَلَ اُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ عَلِيٍّ امْرَاَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ مِنْ وَفَاتِ زَوْجِهَا عُمَرَ لِاَنَّهَا كَانَتْ فِيْ دَارِ الْاِمَارَةِ

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے اپنی بیٹی اُم کلثوم یعنی حضرت عمرؓ کی بی بی کو منتقل کیا اور وہ اپنے خاوند عمرؓ کی وفات کی عدت میں تھیں اس واسطے کہ وہ امارت کے گھر میں تھیں۔

۴۹۷ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ تَعْتَدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا مِنْ يَوْمِ مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَالْمُطَلَّقَةُ مِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ بیوہ عورت اس دن سے عدت میں بیٹھے جس دن سے اس کا خاوند مرا اور طلاق والی اس دن سے عدت میں بیٹھے جس دن سے خاوند نے اس کو طلاق دی۔

امام محمدرح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

۴۹۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جس عورت کا خاوند مرجائے وہ

اَنَّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَخْرُجُ مِنْ مَنْزِلِهَا اِلَّا فِيْ حَقٍّ لَا بُدَّ مِنْهُ وَلٰكِنْ لَا تَبِيْتُ دُوْنَ مَنْزِلِهَا فَاِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَدَّ هُنَّ مِنَ النَّجَفِ خَرَجْنَ حَاجَّاتٍ فِي الْعِدَّةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

اپنے گھر سے نہ نکلے مگر ضرورت کے لئے کہ اس سے کوئی چارہ نہ ہو لیکن اپنے گھر کے سوائے اور جگہ رات نہ کاٹے اس لئے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے واپس کیا عورتوں کو نجف سے جو عدت میں حج کو نکلی تھیں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ عورت کو عدت کے دنوں میں اپنے گھر سے باہر نکلنا درست نہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۴۹۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ الْمُطَلَّقَةَ لَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا فِيْ حَقٍّ وَلَا بَاطِلٍ حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَاَنَّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا تَخْرُجُ فِي الْحَقِّ الَّذِيْ لَا بُدَّ مِنْهُ وَلٰكِنْ لَا تَبِيْتُ دُوْنَ مَنْزِلِهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لِاَنَّ الْمُطَلَّقَةَ نَفَقَتُهَا وَاجِبَةٌ عَلٰى زَوْجِهَا فَلَيْسَتْ تَحْتَاجُ اِلَى الْخُرُوْجِ وَاَمَّا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فَلَا نَفَقَةَ لَهَا فَلَا بُدَّ لَهَا مِنَ الْخُرُوْجِ تَطْلُبُ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَلَا تَبِيْتُ غَيْرَ بَيْتِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ طلاق والی عورت اپنے گھر سے نہ نکلے نہ جائز کام کے لئے اور نہ باطل کام کے لئے یہاں تک کہ اس کی عدت گذر جائے اور جس کا شوہر مرجائے وہ ایسے کام میں نکلے کہ اس سے کوئی چارہ نہ ہو۔ لیکن اپنے گھر کے سوا اور کسی جگہ رات نہ گزارے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس لئے کہ طلاق والی کا خرچ اس کے خاوند پر واجب ہے اس کو باہر نکلنے کی حاجت نہیں اور جس کا شوہر مرجائے اس کے لئے اس کے خاوند پر نفقہ نہیں اس لئے اس کو باہر نکلنا ضرور ہے تاکہ خدا کا فضل طلب کرے اور اپنے گھر کے سوا اور کسی جگہ رات نہ کاٹے اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۶۵) الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الطَّلَاقِ

طلاق میں انشاء اللہ کہنے کا بیان

۵۰۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهٖ اَنْتِ طَالِقٌ ثَلٰثًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلَاقُ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ تجھ کو تین طلاق ہے اگر اللہ چاہے تو یہ کہنا اس کا کچھ چیز نہیں اور اس پر طلاق نہیں پڑتی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی طلاق کے ساتھ انشاء اللہ کہے تو اس سے طلاق نہیں پڑتی۔

بَابُ (۱۶۶) الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِاِمْرَاَتِهٖ اِعْتَدِّيْ

اس شخص کا بیان جو اپنی عورت سے کہے کہ تو عدت گزار

۵۰۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَالَ اِعْتَدِّيْ فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ اِذَا نَوٰى طَلَاقًا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی کہے کہ تو عدت گزار تو وہ ایک طلاق ہے۔ اور اس میں رجعت کا مالک ہے جبکہ طلاق کی نیت کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رح

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

۵۰۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ اَبِی الْهَيْثَمِ يَرْفَعُهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِسَوْدَةَ اِعْتَدِّيْ فَجَعَلَهَا تَطْلِيْقَةً يَمْلِكُهَا فَجَلَسَتْ عَلٰى طَرِيْقِهٖ يَوْمًا فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَاجِعْنِیْ فَوَاللّٰهِ مَا اَقُوْلُ هٰذَا حِرْصًا مِنِّیْ عَلَى الرِّجَالِ وَلٰكِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ اُحْشَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ اَزْوَاجِكَ وَاجْعَلُ يَوْمِیْ مِنْكَ لِبَعْضِ اَزْوَاجِكَ قَالَ فَرَاجَعَهَا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم بن ابی الہیثم مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت نے سودہ سے فرمایا کہ عدت گزار تو آپ نے اس کو ایک طلاق گردانا کہ اس میں رجعت کے مالک تھے وہ ایک دن آپ کی راہ میں بیٹھیں اور عرض کی کہ یا حضرت مجھ سے رجوع کیجئے۔ قسم ہے خدا کی میں یہ بات اس واسطے نہیں کہتی کہ مجھ کو مردوں کی خواہش ہے۔ لیکن میں یہ چاہتی ہوں کہ قیامت کے دن آپ کی بیبیوں میں میرا حشر ہو اور اپنا دن آپ کی بعض بیبیوں کو دے دیتی ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سے رجوع کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا طَابَتْ نَفْسُ الْمَرْاَةِ اَنْ تُقِيْمَ مَعَ زَوْجِهَا عَلٰى اَنْ لَّا يَقْسِمَ لَهَا فَذٰلِكَ جَائِزٌ وَلَهَا اَنْ تَرْجِعَ عَنْ ذٰلِكَ اِذَا بَدَا لَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جب عورت راضی ہو کہ اپنے خاوند کے ساتھ رہے اس شرط پر کہ اس کے لئے باری نہ بانٹے تو یہ جائز ہے اور جائز ہے اس کو رجوع کرنا اس شرط سے جب کہ اس کی خواہش ہو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اپنی عورت کو کہے کہ تو عدت گذار تو اس سے طلاق رجعی پڑتی ہے۔

۵۰۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ اُمِّ الْوَلَدِ يَمُوْتُ عَنْهَا سَيِّدُهَا قَالَ اِنْ كَانَتْ تَحِيْضُ ثَلٰثُ حِيَضٍ وَاِنْ كَانَتْ لَا تَحِيْضُ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ كَذَالِكَ اِذَا اَعْتَقَهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ام ولد کا مالک مرجائے تو اگر اس کو حیض آتا ہو۔ تو تین حیض عدت گذارے اور اگر اس کو حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے عدت میں بیٹھے اور اسی طرح جب اس کو آزاد کرے تو اس وقت بھی اسی طور سے عدت گذارے

امام محمدرہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۵۰۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي السِّقْطِ مِنَ الْاَمَةِ لِلسَّيِّدِ اَنَّهٗ قَالَ مَا كَانَ لَا يَسْتَبِيْنُ لَهٗ اَصْبَعٌ اَوْ عَيْنٌ اَوْ فَمٌ اَنَّهَا لَا تَعْتِقُ وَلَا تَكُوْنُ بِهٖ اُمَّ وَلَدٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاخُذُ اِذَا اسْتَبَانَ شَيْءٌ مِّنْ خَلْقِهٖ كَانَتْ بِهٖ اُمَّ وَلَدٍ وَاِذَا لَمْ يَسْتَبِنْ شَيْءٌ مِّنْ خَلْقِهٖ لَمْ تَكُنْ بِهٖ اُمَّ وَلَدٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کسی لونڈی کے پیٹ سے اس کے مالک کا کچا بچہ گرے۔ تو جب تک کہ نہ ظاہر ہو انگلی اس کی یا آنکھ اس کی یا منہ اس کا تب تک وہ آزاد نہیں ہوتی اور اس سے ام ولد نہیں بن سکتی۔

امام محمدرہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب اس کی پیدائش سے کوئی چیز ظاہر ہو تو اس سے وہ ام ولد ہو جاتی ہے اور جب اس کی پیدائش سے کوئی چیز ظاہر نہ ہو تو اس سے ام ولد نہیں ہوتی اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۶۷) نَفَقَةُ الَّتِيْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا

غیر مدخولہ کے نفقہ کا بیان

۵۰۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ فَلَا يَبْنِيْ بِهَا قَالَ اِنْ كَانَ الْحَبْسُ مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ فَعَلَيْهِ النَّفَقَةُ وَاِنْ كَانَ مِنْ قِبَلِ الْمَرْاَةِ فَلَا نَفَقَةَ لَهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاخُذُ اِذَا كَانَتْ صَغِيْرَةً لَا تُجَامَعُ مِثْلُهَا فَلَا نَفَقَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے اس شخص کے متعلق روایت کرتے ہیں جو کسی عورت سے نکاح کرے اور اس سے صحبت نہ کرے تو ابراہیم نے کہا کہ اگر رکاوٹ مرد کی طرف سے ہے تو اس پر نفقہ ہے۔ اور اگر عورت کی طرف سے ہے تو اس کے لئے نفقہ نہیں ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں کہ جب عورت چھوٹی ہو کہ اس جیسی عورت سے صحبت

لَهَا وَإِنْ كَانَتْ كَبِيْرَةً وَالزَّوْجُ صَغِيْرٌ لَا يُجَامِعُ مِثْلُهُ فَلَهَا النَّفَقَةُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

نہ کی جاتی ہو تو اس کے لئے نفقہ نہیں۔ اور اگر عورت بڑی ہو اور شوہر اتنا چھوٹا ہو کہ جماع نہ کرتا ہو تو اس کے مال میں سے عورت کے لئے نفقہ ہے۔ اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ اگر مرد عورت سے جماع نہ کر سکے تو اس کا خرچ اس پر واجب ہے اس لئے کہ یہ رکاوٹ خاوند کی طرف سے ہے عورت کی طرف سے کچھ قصور نہیں۔

بَابُ (۱۶۸) الْمُخْتَلِعَةِ — خلع والی عورت کا بیان

۵۰۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَوِ اخْتَلَعَتْ بِعِقَاصِ شَعْرِهَا جَازَ ذٰلِكَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ اگر عورت اپنے بالوں کے جوڑے کے عوض خلع کرے تو یہ بھی درست ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُذُ مَا اخْتَلَعَتْ بِهِ مِنْ شَيْءٍ وَلَوِ اخْتَلَعَتْ بِمَالِهَا كُلِّهِ جَازَ ذٰلِكَ فِي الْقَضَاءِ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جس چیز سے خلع کرے درست ہے۔ اور اگر اپنے سب مال سے خلع کرے تو قضا میں بھی درست ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۵۰۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا كَانَ الظُّلْمُ مِنْ قِبَلِ الْمَرْاَةِ فَقَدْ حَلَّتْ لَكَ الْفِدْيَةُ وَاِنْ كَانَ يَجِيْءُ مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ فَلَا تَحِلُّ لَهُ الْفِدْيَةُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں ابراہیم نے کہا۔ کہ جب ظلم عورت کی طرف سے ہو تو تیرے لئے بدلہ لینا حلال ہے اور اگر ظلم مرد کی طرف سے ہو تو اس کے لئے بدلہ لینا حلال نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُذُ وَلَا تَجِبُ لَهُ اَنْ يَزْدَادَ عَلٰى مَا اَعْطَاهَا شَيْئًا وَاِنْ فَعَلَ فَهُوَ جَائِزٌ فِي الْقَضَاءِ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہیں واجب ہے مرد کو زیادہ لینی کوئی چیز اس سے کہ عورت کو دی ہو اور اگر لینے دیئے ہوتے سے کوئی چیز زیادہ لے تو قضا میں جائز ہے لیکن عنداللہ اس میں گناہ ہے

۵۰۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَمَّارَةَ اَوْ نُبَاتٍ اَوْ اَبِي عَلِيٍّ الثَّقَفِيِّ عَنْ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ عورت سے خلع نہ کر مگر اس چیز

قِبَلِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ لَا تَأْخُذْهَا إِلَّا بِمَا أَعْطَيْتَهَا فَإِنَّهُ لَا خَيْرَ فِي الْفَضْلِ

کے بدلے جو تو نے اس کو دی ہو اس واسطے کہ زیادتی میں بہتری نہیں ۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مرد عورت سے خلع کرے تو جس قدر اس کو مال دیا ہو اُسی قدر اُس سے لے زیادہ نہ لے کہ اس میں بہتری نہیں ۔

بَابُ (۱۶۹) مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ

اُس شخص کا بیان جو اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے

۵۰۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ إِنْ نَوَى الطَّلَاقَ فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهُوَ أَمْلَكُ بِرَجْعَتِهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَمَّا فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ فَإِنْ نَوَى الطَّلَاقَ فَهُوَ مَا نَوَى وَإِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَإِنْ نَوَى طَلَاقًا وَلَمْ يَنْوِ عَدَدًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنٌ وَإِنْ نَوَى اثْنَتَيْنِ فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنٌ وَإِنْ نَوَى وَاحِدَةً يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنٌ وَإِنْ نَوَى ثَلٰثًا فَهِيَ ثَلٰثٌ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ وَإِنْ لَمْ يَنْوِ طَلَاقًا فَهِيَ يَمِينٌ وَهُوَ مُوْلٍ إِنْ تَرَكَهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ لَا يَقْرَبُهَا بَانَتْ بِالْإِيْلَاءِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهٗ نِيَّةٌ فَهُوَ إِيْلَاءٌ أَيْضًا وَإِنْ نَوَى الْكَذِبَ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

محمد ۔ ابو حنیفہ ۔ حماد ۔ ابراہیم سے اس مرد کے متعلق روایت کرتے ہیں جو اپنی عورت سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے اگر طلاق کی نیت کرے تو وہ ایک طلاق ہے اور وہ رجعت کا مالک ہے ۔

امام محمد نے کہا ۔ کہ امام ابو حنیفہ کے قول میں اگر طلاق کی نیت کرے تو وہی ہو گی جو نیت کی اور اگر ایک کی نیت کرے تو وہ ایک طلاق بائن ہو گی اور اگر طلاق کی نیت کرے اور کسی عدد کی نیت نہ ہو تو وہ بھی ایک طلاق بائن ہے اور اگر دو کی نیت کرے تو بھی ایک طلاق بائن ہو گی اور اگر ایک طلاق رجعی کی نیت کرے تو بھی ایک طلاق بائن ہو گی اور اگر تین طلاقوں کی نیت کرے تو وہ تین ہونگی اس کے لیئے نہیں حلال ہو گی جب تک کہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے اور اگر طلاق کی نیت نہ کرے تو وہ قسم ہو گی اور وہ ایلا کرنے والا ہے اور اگر اس کو چار مہینے تک چھوڑ دے اس سے صحبت نہ کرے تو وہ ایلا سے بائن ہو جائے گی اور اگر کوئی نیت نہ ہو تو بھی ایلا ہو گا اور اگر جھوٹ کی نیت ہو تو وہ کچھ چیز نہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے ۔

بَابُ اللِّعَانِ

۵۱۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اللِّعَانُ تَطْلِيْقَةٌ بَائِنٌ

۵۱۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا لِاَنَّهَا تَطْلِيْقَةٌ بَائِنٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

۵۱۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ اَمْرَاَتَهٗ ثُمَّ لَمْ يُلَاعِنْهَا كَانَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا فَاِذَا لَاعَنَهَا بَانَتْ بِتَطْلِيْقَةٍ بَائِنٍ وَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّنْكِحَهَا اَبَدًا اِلَّا اَنْ يُّكَذِّبَ نَفْسَهٗ فَاِنْ اَكْذَبَ نَفْسَهٗ يَتَزَوَّجُهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا اَكْذَبَ نَفْسَهٗ فَضُرِبَ الْحَدَّ وَبَطَلَتْ شَهَادَتُهٗ وَبَطَلَ لِعَانُهٗ كَانَ لَهٗ اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ

۵۱۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ قَذَفَ اِمْرَاَتَهٗ ثُمَّ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا

لعان کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ لعان طلاق بائن ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے دو لعان کرنے والوں کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ لعان کے بعد اُن کے درمیان جدائی کی جائے اسواسطے کہ لعان طلاق بائن ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو حرام کاری کا عیب لگائے پھر اس سے لعان نہ کرے تو وہ دونوں اپنے نکاح پر بدستور قائم رہیں گے اور جب مرد اس سے لعان کرے تو وہ عورت طلاق بائن کے ساتھ جدا ہو جائیگی اور اس کو اس سے نکاح کرنا کبھی درست نہ ہوگا۔ مگر یہ کہ اپنے تئیں جھٹلائے یعنے کہے میں جھوٹا ہوں اگر اپنے تئیں جھٹلائے تو اس سے نکاح کرے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب اپنے تئیں جھٹلائے تو حد مارا جائے اور اس کی شہادت اور لعان باطل ہو جائے تو اس کو اس سے نکاح کرنا درست ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو حرام کاری کی تہمت لگائے پھر اس کو تین طلاقیں دے تو اُن کے درمیان نہ لعان ہے

قَالَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا لِعَانٌ وَلَا حَدٌّ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ قَذَفَهَا وَهِيَ تَحْتَهُ فَوَقَعَ اللِّعَانُ فَلَمْ يُلَاعِنْهَا حَتَّى طَلَّقَهَا فَبَطَلَ اللِّعَانُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ

اور نہ مرد پر حد ہے اس لئے کہ اس نے اس کو تہمت کیا جبکہ وہ اس کے نکاح میں تھی تو لعان واقع ہوا اور مرد نے اس سے لعان نہ کیا یہاں تک کہ اس کو تین طلاقیں دیں تو لعان باطل ہو گیا اور وہ اس کے نکاح سے نکل گئی اور مرد پر حد نہیں ۔

(ف) اس اثر سے معلوم ہوا کہ اگر تہمت لگانے کے بعد اس کو تین طلاقیں دے تو لعان باطل ہو جاتا ہے کہ وہ لعان کا محل نہیں رہتی اس واسطے لعان اس وقت ہوتا ہے جب نکاح میں رہتی ہے اور جب نکاح میں نہ رہی تو اب لعان کس سے کرے ۔

٥١٤۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَسَكَتَتْ مِنْهُ ثُمَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ اسْتَعْدَتْ فَلَيْسَ بَيْنَهُمَا لِعَانٌ ۔

محمد ۔ ابوحنیفہ ۔ حماد ۔ ابراہیم سے اس مرد کے متعلق روایت کرتے ہیں جو اپنی عورت کو عیب لگائے اور وہ اس سے چپ رہے پھر اس کو تین طلاقیں دے پھر وہ عدت گذار کر نکاح کے لئے تیار ہو جائے (کسی اور خاوند سے نکاح کرے اور وہ اس سے صحبت کرے پھر طلاق دے اور اس کی عدت گزر جائے) تو ان کے درمیان لعان نہیں ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ۔

٥١٥۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَالْتَعَنَ أَحَدُهُمَا تَوَارَثَا مَا لَمْ يَلْتَعِنِ الْآخَرُ

محمد ۔ ابوحنیفہ ۔ حماد ۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو حرام کاری کی تہمت لگائے اور دونوں میں سے ایک لعان کرے تو دونوں آپس میں وارث ہوں گے جب تک کہ دوسرا لعان نہ کرے ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ يَتَوَارَثَانِ مَا لَمْ يَلْتَعِنَا جَمِيْعًا وَيُفَرِّقُ الْقَاضِيْ بَيْنَهُمَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

امام محمد رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے جب تک کہ دونوں لعان نہ کریں اور قاضی ان کے درمیان تفریق کر دے اور امام ابوحنیفہ رہ کا یہی قول ہے ۔

بَابُ الْخِيَارِ وَأَمْرُكِ بِيَدِكِ — کسی عورت سے یہ کہنا کہ تیرا کام تیرے ہاتھ میں ہے اور اختیار کا بیان

٥١٦۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ

محمد ۔ ابوحنیفہ ۔ حماد ۔ ابراہیم سے روایت کرتے

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِامْرَأَتِهٖ أَمْرُكِ بِيَدِكِ فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَخْتَارَ إِلَّا وَاحِدَةً فَإِذَا قَالَ مَا بِيَدِيْ مِنْ طَلَاقٍ فَهُوَ بِيَدِكِ فَهُوَ بِيَدِهَا تَحْكُمُ فِيْ مَجْلِسِهَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ قَالَتْ تَطْلِيْقَةً فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ وَإِنْ قَالَتْ تَطْلِيْقَتَانِ فَهِيَ مَا قَالَتْ مِنْ شَيْءٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَإِذَا قَالَ لَهَا أَمْرُكِ بِيَدِكِ فَإِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهُوَ مَا نَوَى الزَّوْجُ فَإِنْ نَوٰى وَاحِدَةً فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنٌ وَإِنْ نَوٰى ثَلٰثًا فَهِيَ ثَلٰثٌ فَإِنْ نَوٰى اثْنَتَيْنِ فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنٌ لَا يَعْدُوْهُ قَوْلُنَا أَبَدًا إِلَّا وَاحِدَةً بَائِنًا أَوْ ثَلٰثًا إِنْ نَوٰى ذٰلِكَ وَإِنْ لَمْ يَنْوِ طَلَاقًا وَكَانَ ذٰلِكَ فِي الْغَضَبِ لَمْ يُصَدَّقْ فِي الْقَضَاءِ وَصُدِّقَ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِنْ كَانَ فِيْ غَيْرِ غَضَبٍ فَهُوَ مُصَدَّقٌ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ مَعَ يَمِيْنِهٖ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

۵۱۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَأَتِهٖ اخْتَارِيْ أَوْ أَمْرُكِ بِيَدِكِ قَالَ هُمَا سَوَاءٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَنَحْنُ نَقُوْلُ أَنَّ ذٰلِكَ لَهَا مَا دَامَتْ فِيْ مَجْلِسِهَا مَا لَمْ

ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تیرا کام تیرے ہاتھ میں ہے۔ تو اُس کے لئے صرف ایک طلاق اختیار کرنا جائز ہے۔ اور اگر کہے کہ جوکچھ طلاق میرے ہاتھ میں ہے وہ تیرے اختیار میں ہے۔ تو وہ اپنی اسی مجلس میں جُدا ہونے سے پہلے فیصلہ کرے، اگر وہ ایک طلاق کہے تو ایک طلاق پڑے گی۔ اور اگر دو طلاق کہے توجس قدر وہ کہے گی وہی پڑے گی۔

امام محمدرہ نے کہا کہ ہمارے قول میں تو یہ ہے کہ جب مرد اپنی عورت سے کہے کہ تیرا امر تیرے ہاتھ میں ہے اور وہ عورت اپنے تئیں اختیار کرے تو اس کی نیت کے مطابق ہوگا اگر ایک طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق بائن پڑے گی اور اگر تین کی نیت کرے تو تین پڑیں گی اور اگر دو کی نیت کی تو وہ بھی ایک بائن ہوگی۔

یا تین اگر طلاق کی نیت ہو اور اگر طلاق کی نیت نہ کی ہو (یعنے کہے کہ میری نیت طلاق کی نہ تھی)، اور یہ غصّے میں کہا ہو تو قضا میں اس کو سچا نہیں سمجھا جائے گا اور تصدیق کیا جائے گا نزدیک خدا کے اور اگر یہ کہنا اس کا غصّے میں نہ ہو تو اس کے ان سب حکموں میں قسم کے ساتھ تصدیق کی جائے اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو مرد اپنی عورت سے کہے کہ تو اپنے تئیں اختیار کر یا تیرا امر تیرے ہاتھ میں ہے تو یہ دونو قول اختیار میں برابر ہیں۔

امام محمدرہ نے کہا کہ ہم کہتے ہیں کہ یہ دونو برابر ہیں اور یہ عورت کے ہاتھ میں ہے جب تک

فَاَخَذَتْ فِیْ عَمَلٍ غَیْرِ ذٰلِكَ فَاِنْ اَخَذَتْ فِیْ عَمَلٍ غَیْرِ ذٰلِكَ اَوْقَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا بَطَلَ خِیَارُهَا فَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا اِفْتَرَقَ الْقَوْلَانِ اَمَّا قَوْلُهٗ اِخْتَارِیْ اِذَا اَرَادَ طَلَاقًا فَهِیَ تَطْلِیْقَةٌ بَائِنٌ عَلٰی كُلِّ حَالٍ اِنْ اَرَادَ ثَلٰثًا اَوْغَیْرَهَا وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ

کہ اس مجلس میں ہو اور اس کے سوا بے کسی اور کام میں مشغول نہ ہوئی ہو اور اگر کسی کام میں مشغول ہو جائے یا اس مجلس سے اُٹھ کھڑی ہو تو اس کا اختیار باطل ہو جاتا ہے اور اگر وہ عورت اپنے تئیں اختیار کرے تو دونوں قول جدا ہوں گے اور اس کا یہ کہنا کہ اپنے تئیں اختیار کر اگر اس سے طلاق کی نیت ہو تو ہر حال میں ایک طلاق بائن ہے خواہ تین طلاق کی نیت ہو یا دو کی ایک طلاق بائن ہی ہو گی اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۵۱۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا خَیَّرَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ فَقَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَلَا خِیَارَ لَهَا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جب مرد اپنی عورت کو اختیار دے اور وہ اپنی اس مجلس سے اُٹھ کھڑی ہو تو اس کو کچھ اختیار نہیں رہتا۔ امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۵۱۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِذَا خَیَّرَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ فَقَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَلَا خِیَارَ لَهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلَّذِیْ رَوٰی عَنْهُ جَابِرُ بْنُ زَیْدٍ اَبُوالشَّعْثَآءِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ عمرو بن دینار۔ جابر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو اختیار دے اور وہ عورت اپنی مجلس سے اُٹھ کھڑی ہو تو اس کو کچھ اختیار نہیں رہتا۔

امام محمدؒ نے کہا۔ کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

امام محمد نے کہا کہ جس سے جابر نے روایت کی ہے وہ ابن زید ابو شعشار ہے۔

۵۲۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَا یَقُوْلَانِ فِی الْمَرْاَةِ اِذَا خَیَّرَهَا زَوْجُهَا فَاخْتَارَتْهُ فَهِیَ اِمْرَاَتُهٗ وَاِنِ اخْتَارَتْ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ اور عبد اللہؓ بن مسعود کہتے تھے کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو اختیار دے اور عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ اس کی عورت ہے اور اگر اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ طلاق ہے

نَفْسَهَا فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ وَّزَوْجُهَا اَمْلَكُ بِهَا۔

اور اس کا خاوند رجعت کا مالک ہے۔

۵۲۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ وَهِيَ اِمْرَاَتُهُ وَاِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ ثَلٰثٌ وَهِيَ عَلَيْهِ حَرَامٌ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَالزَّوْجُ اَمْلَكُ بِهَا وَاِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهِيَ اَمْلَكُ بِنَفْسِهَا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ زید بن ثابت کہتے تھے کہ جب عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو اس سے کوئی طلاق نہیں پڑتی اور وہ اس کی بی بی ہے اور اگر اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ تین طلاقیں ہوں گی اور وہ حرام ہو جائے گی یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور حضرت علی کہتے تھے کہ جب وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ ایک طلاق ہے اور خاوند رجعت کا مالک ہے اور اگر اپنے تئیں اختیار کرے تو بھی ایک طلاق ہے اور وہ اپنی جان کی مالک ہے یعنے اس میں رجوع نہیں۔

۵۲۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا طَلَاقًا قَالَ مُحَمَّدٌ اِنَّا نَاْخُذُ بِقَوْلِ عَائِشَةَ الَّتِيْ رَوَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عُمَرُ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهَا اِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ وَاَخَذْنَا بِقَوْلِ عَلِيٍّ اِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهِيَ اَمْلَكُ بِنَفْسِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم کو حضرت نے اختیار دیا تو ہم نے آپ کو اختیار کیا یہ اختیار دینا ہم پر طلاق نہ شمار کی گئی۔

امام محمد رحمہ نے کہا کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو لیتے ہیں جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی اور حضرت عمر اور عبد اللہ بن مسعود کے قول کو لیتے ہیں کہ جب وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو کوئی طلاق نہیں پڑتی اور ہم حضرت علی کے قول کو لیتے ہیں کہ جب اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ ایک طلاق ہے اور اس میں رجعت کا مالک نہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْاِيْلَاءِ (۱۶۲)

ایلا کا بیان

۵۲۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اٰلَى الرَّجُلُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت

مِنْ اِمْرَأَتِہٖ لَمْ تَقَعْ عَلَيْهَا فِي أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَقَدْ بَطَلَ الْإِيلَاءُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح۔

۵۲۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ آلَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَنَسٍ الْخَثْعَمِيُّ مِنْ اِمْرَأَتِہٖ ثُمَّ غَابَ عَنْهَا خَمْسَةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ قَدِمَ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَخَرَجَ عَلَى أَصْحَابِهٖ وَرَأْسُهٗ يَقْطُرُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالُوا لَهٗ أَصَبْتَ مِنْ فُلَانَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالُوا أَوَلَمْ تَكُنْ آلَيْتَ مِنْهَا قَالَ بَلٰى قَالُوا إِنَّا نَخَافُ عَلَيْكَ أَنْ تَكُونَ قَدْ بَانَتْ مِنْكَ فَانْطَلَقُوا بِهٖ إِلَى عَلْقَمَةَ فَلَمْ يَجِدُوا عِنْدَهٗ فِيهَا شَيْئًا فَانْطَلَقَ بِهِمْ عَلْقَمَةُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَذَكَرَ لَهٗ أَمْرَهٗ فَأَمَرَهٗ أَنْ يَأْتِيَهَا فَيُخْبِرَهَا بِهَا قَدْ بَانَتْ مِنْهُ وَيَخْطُبُهَا فَأَتَاهَا فَأَخْبَرَهَا ثُمَّ خَطَبَهَا عَلَى مَثَاقِيلَ مِنْ وَرِقٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ فَبِهٖ نَأْخُذُ وَنَرٰى عَلَيْهِ صَدَاقًا بِوَقُوعِهٖ عَلَيْهَا قَبْلَ النِّكَاحِ الثَّانِي وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَحَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ

۵۲۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ

سے ایلا کرے اور چار مہینے کے اندر اس سے صحبت کرلے تو اس پر کفارہ ہے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اس پر کفارہ آتا ہے اور ایلا باطل ہوا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن انس خثعمی نے اپنی بیوی سے ایلا کیا پھر اس سے پانچ مہینے تک غائب رہے پھر آئے اور اس سے صحبت کی اور اپنے ساتھیوں کے پاس نکل کر آئے اس حال میں کہ سر سے غسل جنابت کے سبب سے پانی ٹپکتا تھا۔ لوگوں نے ان سے کہا کیا تو نے فلاں عورت سے صحبت کی ہے۔ انہوں نے کہا ہاں ان لوگوں نے کہا کیا تو نے اس سے ایلا نہیں کیا تھا۔ انہوں نے کہا ہاں۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم تیرے متعلق اس بات سے ڈرتے ہیں کہ وہ عورت تجھ سے جدا ہو گئی یہ لوگ ان کو علقمہ کے پاس لے گئے تو ان کے پاس کچھ نہ پایا۔ پھر علقمہ ان کو حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس لے گئے اور ان سے ان کا معاملہ بیان کیا انہوں نے حکم دیا کہ عورت کے پاس جا کر اس کو خبر کر دو کہ وہ اس سے جدا ہو گئی ہے۔ اور اس کو نکاح کا پیغام دے۔ چنانچہ وہ اس عورت کے پاس آئے اور چند مثقال چاندی پر نکاح کا پیغام دیا۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ نکاح ثانی سے پہلے صحبت کر لینے کے سبب سے اس پر مہر ہے۔ اور امام ابو حنیفہ، ابراہیم نخعی اور حماد بن ابی سلیمان کا بھی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ عمرو بن مرۃ۔ ابو عبیدہ سے

قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ إِذَا آلَى الرَّجُلُ مِنْ إِمْرَأَتِهِ فَمَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ بَانَتْ بِتَطْلِيْقَةٍ وَكَانَ خَاطِبًا يَخْطُبُهَا فِي الْعِدَّةِ وَلَا يَخْطُبُهَا فِي عِدَّتِهَا غَيْرُهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ عَزِيْمَةُ الطَّلَاقِ اِنْقِضَاءُ الْأَرْبَعَةِ الْأَشْهُرِ وَالْفَيْءُ الْجِمَاعُ فِي الْأَرْبَعَةِ الْأَشْهُرِ يُوْقَفُ بَعْدَهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

۵۲۶ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ رَجُلًا وَلَدَتْ إِمْرَأَتُهُ فَقَالَتْ لِزَوْجِهَا لَا تَقْرَبْنِيْ حَتّٰى أَفْطِمَ ابْنِيْ هٰذَا فَإِنِّيْ أَخْشٰى أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَقْرَبَهَا حَتّٰى تَفْطِمَهُ قَالَ فَسَأَلْتُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَخَافُ أَنْ يَكُوْنَ إِيْلَاءً وَأَرْجُوْا أَنْ يَكُوْنَ إِيْلَاءً

قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَأَلْتُ أَبَا حَنِيْفَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ هُوَ إِيْلَاءٌ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ

۵۲۷ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَطُوْفِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آلٰى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا

روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا کرے اور چار مہینے گذر جائیں تو وہ عورت ایک طلاق سے بائن ہو جاتی ہے۔ اور اگر خاوند نکاح کا پیغام بھیجنے والا ہو۔ تو اس کو عدت میں پیغام بھیجے اور اس کا غیر اس کو عدت میں پیغام نہ بھیجے۔

امام محمد نے کہا کہ وجوب طلاق کا گذرنا چار مہینوں کا ہے یعنے چار مہینے کے گذرنے کے بعد طلاق پڑ جاتی ہے اور چار مہینے کے اندر جماع کرنا مذت کی غنیمت ہے اس کے بعد روکا جائے اور امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد کی عورت نے بچہ جنا تو اس نے اپنے خاوند سے کہا۔ کہ نہ صحبت کر تو مجھ سے یہاں تک کہ میں اپنے بیٹے کو دودھ چھوڑاؤں اس لئے کہ میں حمل سے ڈرتی ہوں اس مرد نے قسم کھائی کہ میں اس سے صحبت نہ کروں گا یہاں تک کہ اس کا دودھ چھوڑائے اس نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے اس کا حکم پوچھا تو انہوں نے کہا میں ڈرتا ہوں یہ کہ ایلا ہو اور میں امید کرتا ہوں کہ ایلا نہ ہو۔

امام محمد رح نے کہا کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے اس کا حکم پوچھا انہوں نے کہا کہ یہ ایلا ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ابو عطوف۔ زہری سے روایت کرتے ہیں کہ زہری سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم نے اپنی بیبیوں سے ایک مہینہ ایلا کیا جب اونتیس دن گذرے تو کسی کو عائشہ کے پاس

فَلَمَّا مَضٰی تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا اَرْسَلَ اِلٰی عَائِشَةَ اَنْ تَعَالِيْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اِنَّكَ اٰلَيْتَ مِنِّيْ وَلَمْ اَزَلْ اَعُدُّ الْاَيَّامَ وَاللَّيَالِيَ وَاَنَّهُ بَقِيَ مِنَ الشَّهْرِ يَوْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا اَنْ تَعَالِيْ فَاِنَّ الشَّهْرَ ثَلٰثُوْنَ وَتِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا كَانَ بِالْاَهِلَّةِ وَاِذَا كَانَ بِغَيْرِ الْاَهِلَّةِ فَالشَّهْرُ ثَلٰثُوْنَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

۵۲۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ اِنْ قَرِبْتُكِ فَاَنْتِ طَالِقٌ فَتَرَكَهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ قَالَ بَانَتْ بِالْاِيْلَاءِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

بھیجا کہ تو ہمارے پاس آ، عائشہؓ نے آپ کو کہلا بھیجا کہ آپ نے مجھ سے ایک مہینہ کے لئے ایلا کیا ہے اور ہمیشہ میں دن اور راتیں گنتی ہوں۔ اور ابھی مہینے میں ایک دن باقی ہے تو حضرت نے ان کو کہلا بھیجا کہ تو آجا کہ مہینہ تیس دن کا بھی ہوتا ہے اور انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

امام محمدرح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ ایلا چاندوں کے ساتھ ہو اور اگر چاندوں کے غیر کے ساتھ ہو۔ تو مہینہ تیس دن کا ہے اور امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ اگر میں تجھ سے صحبت کروں تو تو طلاق والی ہے۔ پھر اس کو چار مہینے چھوڑ دے تو وہ عورت ایلا سے بائن ہو جاتی ہے۔ اور امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۷۳) مَنْ اٰلٰی ثُمَّ طَلَّقَ

ایلا کے بعد طلاق دینے کا بیان

۵۲۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اٰلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهٖ ثُمَّ طَلَّقَهَا فَالطَّلَاقُ يَهْدِمُ الْاِيْلَاءَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهَا۔

۵۳۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اِذَا اٰلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهٖ ثُمَّ طَلَّقَهَا فَهُمَا كَفَرَسَيْ رِهَانٍ اِنْ جَاوَزَتِ الْاَرْبَعَةَ الْاَشْهُرَ وَهِيَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ عِدَّتِهَا وَقَعَتْ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا کرے پھر اس کو طلاق دے تو طلاق ایلا کو ڈھادیتی ہے۔

امام محمدرح نے کہا کہ ہم اس کو نہیں لیتے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ شعبی سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی سے ایلا کرے پھر اس کو طلاق دے تو وہ دونوں گھڑ دوڑ کے دو گھوڑوں کی طرح ہیں کہ ایک دوسرے کے آگے بڑھنا چاہتے ہیں جو آگے بڑھے وہ پالے، اگر وہ عورت چار مہینے سے آگے بڑھ جائے اور

تَطْلِيْقَةَ الْإِيْلَاءِ مَعَ التَّطْلِيْقَةِ الَّتِيْ طَلَّقَ وَإِنِ انْقَضَتِ الْعِدَّةُ قَبْلَ أَنْ تَجِيْئَ دُوْنَ الْأَرْبَعَةِ الْأَشْهُرِ سَقَطَ الْإِيْلَاءُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ فَقُلْتُ لِأَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بِأَيِّ الْقَوْلَيْنِ تَأْخُذُ قَالَ بِقَوْلِ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ۔

اس کی کچھ عدت باقی رہتی ہے تو طلاق ایلاء اس طلاق کے ساتھ واقع ہوگی جو اس نے دی ہے۔ (یعنی دو طلاقیں پڑینگی) اور اگر چار مہینے کے اندر سے پہلے عدت گزر جائے تو ایلاء ساقط ہو جائے گا (اس لئے کہ مہینے گزر گئے اور وہ اس کی بیوی نہیں)

امام محمد نے کہا کہ میں نے امام ابو حنیفہ سے پوچھا کہ ابراہیم اور شعبی کے قول میں سے کس قول کو آپ لیتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ عامر شعبی کے قول کو لیتے ہیں۔ امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں۔

(۱۶۴) بَابُ الظِّهَارِ

ظہار کا بیان

۵۳۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا ظَاهَرَ الرَّجُلُ مِنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ فَعَلَيْهِ أَرْبَعُ كَفَّارَاتٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد چار عورتوں سے ظہار کرے تو اس پر چار کفارے ہیں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۵۳۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَأَتِهٖ أَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّيْ يُرِيْدُ التَّغْلِيْظَ أَنَّ عَلَيْهِ كَفَّارَتَيْنِ قَالَ وَكَذٰلِكَ الْيَمِيْنَانِ فَإِذَا أَرَادَ الْأُوْلٰى فَهِيَ وَاحِدَةٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے اور اس سے مراد اس کی طلاق کو مضبوط کرنا ہو تو اس پر دو کفارے ہیں اور اسی طرح دو قسموں کا بھی یہی حکم ہے اور اگر پہلے مراد ہو تو وہ ایک ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۵۳۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُظَاهِرُ

محمد۔ ابو حنیفہ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار

مِنِ امْرَأَتِهِ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا بَعْدَ مَا تَنْقَضِي الْعِدَّةُ قَالَ الظِّهَارُ كَمَا هُوَ لَا يَقْرَبُهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

کرے پھر اس کو طلاق دے پھر عدت گذرنے کے بعد اس سے نکاح کرے تو ظہار بدستور قائم ہے اس سے صحبت نہ کرے یہاں تک کہ کفارہ دے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۵۳۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا ظَاهَرَ الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهٖ لَمْ يَقْرَبْهَا حَتّٰى يُعْتِقَ رَقَبَةً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلَا يَقْرَبُهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ بَعْضَ هٰذِهِ الْكَفَّارَاتِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَلَا يَدْخُلُ فِي ذٰلِكَ إِيْلَاءٌ وَإِنْ طَالَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے تو پھر اس سے صحبت نہ کرے یہاں تک کہ ایک غلام آزاد کرے اور اگر غلام نہ پائے تو دو مہینے متواتر روزے رکھے اگر اس سے یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اگر یہ بھی نہ پائے تو اس سے صحبت نہ کرے یہاں تک کہ ان کفاروں میں سے کوئی کفارہ ادا کرے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں ایلا داخل نہیں ہوتا اگرچہ ظہار کی مدت دراز ہو جائے۔ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۵۳۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُظَاهِرُ مِنِ امْرَأَتِهٖ ثُمَّ يَقْرَبُهَا قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ قَالَ قَدْ أَسَاءَ وَلَا يَعُدْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ لَا يَعُوْدَنَّ حَتّٰى يُكَفِّرَ وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ إِلَّا كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے پھر کفارہ دینے سے پہلے اس سے صحبت کرلے۔ تو گنہ گار ہوتا ہے دوبارہ اس سے صحبت نہ کرے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ پھر اس سے صحبت نہ کرے یہاں تک کہ کفارہ دے اور اس پر صرف ایک کفارہ واجب ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

۵۳۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يَقَعُ الظِّهَارُ إِذَا ظَاهَرَ الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهٖ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے تو ظہار نہیں واقع ہوتا مگر ساتھ

إلّا بذات محرم

صاحب حرمت کے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَح

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

(ف) صاحب حرمت وہ عورت ہے جس کے ساتھ اس مرد کا نکاح درست نہ ہو جیسے ماں بیٹی بہن وغیرہ ہے اگر ایسی عورت کے ساتھ اپنی عورت کو تشبیہ دے جس سے کہ اس کا نکاح کبھی درست نہیں تو اس سے ظہار واقع ہوتا ہے اور اگر ایسی عورت کے ساتھ اس کو تشبیہ دے جس سے اس کا نکاح درست ہے۔ تو اس سے ظہار واقع نہیں ہوتا اور نہ کفارہ دینا لازم آتا ہے۔

۵۳۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِی الرَّجُلِ یُظَاھِرُ مِنِ امْرَاَتِہٖ ثُمَّ یُجَامِعُھَا بِاللَّیْلِ وَھُوَ یَصُوْمُ قَالَ یَسْتَقْبِلُ الصَّوْمَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا اگر کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے پھر رات کو اس سے صحبت کرے اور وہ روزے رکھتا ہو تو پھر ابتداء سے روزے شروع کرے (اور جو روزے کہ اس سے پہلے رکھے تھے وہ سب باطل ہوئے وہ اس کے کفارے میں شمار نہ ہوں گے)۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاخُذُ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قَبْلِ اَنْ یَتَمَاسَّا فَاِذَا مَسَّھَا وَھُوَ یَصُوْمُ نَسَدَ صَوْمُہٗ وَاسْتَقْبَلَ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس واسطے کہ خدا نے فرمایا کہ دو مہینے متواتر روزے رکھے قبل اس کے کہ صحبت کرے پس جب اس سے جماع کرے اور وہ روزے رکھتا ہو تو اس کے روزے فاسد ہو جاتے ہیں اور پھر سرے سے دو مہینے کے روزے لگاتار رکھے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

۵۳۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِیْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِہٖ اِنْ قَرِبْتُكِ فَاَنْتِ عَلَیَّ كَظَھْرِ اُمِّیْ قَالَ اِنْ تَرَكَھَا اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ بَانَتْ بِالْاِیْلَاءِ وَاِنْ وَقَعَ عَلَیْھَا فِی الْاَرْبَعَۃِ الْاَشْھُرِ وَقَعَتْ عَلَیْہِ كَفَّارَۃُ الظِّھَارِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ میں تجھ سے صحبت کروں تو تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے پھر چار مہینے اس سے صحبت نہ کرے تو وہ عورت ایلاء سے بائن ہو جاتی ہے اور اگر چار مہینے کے اندر اس سے صحبت کر لے تو اس پر ظہار کا کفارہ دینا واجب ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۶۷) ظِهَارِ الْاَمَةِ — لونڈی کی ظہار کا بیان

۵۳۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ الظِّهَارَ يَقَعُ عَلَى الْاَمَةِ اِذَا ظَاهَرَ مِنْهَا زَوْجُهَا - قَالَ مُحَمَّدٌ يَقَعُ عَلَيْهَا الظِّهَارُ اِذَا ظَاهَرَ مِنْهَا زَوْجُهَا وَلَا يَقَعُ عَلَيْهَا الظِّهَارُ اِذَا ظَاهَرَ مِنْهَا مَوْلَاهَا لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ وَالَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِنْ نِسَآئِهِمْ فَلَيْسَتِ الْاَمَةُ بِزَوْجَةٍ يَقَعُ عَلَيْهَا الظِّهَارُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَمُجَاهِدٍ وَعَامِرِ الشَّعْبِيِّ

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لونڈی کا خاوند اس سے ظہار کرے تو اس پر ظہار واقع ہو جاتا ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب اس کا خاوند اس سے ظہار کرے تو ظہار واقع ہو جاتا ہے اور جب اس کا مالک اس سے ظہار کرے تو ظہار واقع نہیں ہوتا اس واسطے کہ خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ ان کہہ بیٹھیں تم میں سے اپنی عورتوں کو تو لونڈی بی بی نہیں کہ اس پر ظہار واقع ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور سعید اور مجاہد اور شعبی کا۔

(یعنی اس آیت میں اپنی بی بی کا ذکر ہے اور لونڈی بی بی نہیں پس اس سے ظہار واقع نہ ہوگا۔)

بَابُ (۱۶۸) الدِّيَاتِ وَمَا يَجِبُ عَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ وَالْمَوَاشِيْ — دیت کا بیان اور جو چیز کہ چاندی اور مواشی والوں پر واجب ہے

۵۴۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبِيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ عَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ مِنَ الدِّيَةِ عَشَرَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ وَعَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفُ دِيْنَارٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَا بَقَرَةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْاِبِلِ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ وَعَلٰى اَهْلِ الْغَنَمِ اَلْفَا شَاةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَا حُلَّةٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَكَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ يَاْخُذُ مِنْ ذٰلِكَ بِالْاِبِلِ

محمد - ابو حنیفہ - ہیثم - عامر شعبی - عبیدہ سلمانی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے کہا کہ چاندی والوں پر دیت میں دس ہزار درہم ہیں۔ اور سونے والوں پر ہزار دینار ہیں اور گائے والوں پر دو سو گائیں ہیں اور اونٹ والوں پر سو اونٹ ہیں اور بکریوں والوں پر دو ہزار بکریاں ہیں اور حلّہ والوں پر دو سو حلّہ ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ان میں سے اونٹوں

وَالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ

اور درہموں اور دیناروں کو لیتے تھے۔

(ف) حلہ تہبند اور چادر کو کہتے ہیں۔

بَابُ دِيَةِ مَا كَانَ فِي الْإِنْسَانِ مِنْهُ وَاحِدًا

۵۴۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِي اللِّسَانِ اِذَا قُطِعَ مِنْهُ شَيْءٌ فَامْتَنَعَ مِنَ الْكَلَامِ اَوْ قُطِعَ مِنْ اَصْلِهِ فَفِيْهِ الدِّيَةُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

۵۴۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْاِنْسَانِ اِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ اِلَّا شَيْءٌ وَاحِدٌ فَاُصِيْبَ خَطَأً فَفِيْهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً اَلْاَنْفُ وَالذَّكَرُ وَاللِّسَانُ وَالصُّلْبُ وَذِهَابُ الْعَقْلِ وَاَشْبَاهُهٗ وَمَا كَانَ فِي الْاِنْسَانِ اِثْنَيْنِ فَفِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ الثَّدْيَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَالْعَيْنَيْنِ وَاَشْبَاهِ ذٰلِكَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

۵۴۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا اُصِيْبَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ شَيْءٍ عَمْدًا فَفِيْهِ الْقِصَاصُ وَمَا لَمْ يُسْتَطَعْ فِيْهِ الْقِصَاصُ فَفِيْهِ الدِّيَةُ فَاِنْ كَانَ خَطَأً فَخَمْسَةُ اَسْنَانٍ

اس عضو کی دیت جو انسان کے بدن میں صرف ایک ہے

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب زبان کا کوئی حصہ کاٹا جائے اور کلام سے عاجز ہو جائے یا جڑ سے کاٹی جائے۔ تو اس میں پوری دیت ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ آدمی کے بدن میں صرف ایک ہی ہے اور وہ غلطی سے کٹ جائے تو اس میں پوری دیت ہے اور وہ چیزیں یہ ہیں ناک اور ذکر اور زبان اور پیٹھ اور عقل کا دور ہونا اور مانند ان کے اور جو چیزیں کہ انسان کے بدن میں دو دو ہیں تو ہر ایک میں ان دونوں میں سے آدھی دیت ہے اور وہ چیزیں یہ ہیں دونوں پستان اور دونوں پاؤں اور دونوں آنکھیں اور مثل ان کے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی جان بوجھ کر ان میں سے کوئی چیز کاٹے تو اس میں بدلا ہے یعنے اگر کوئی کسی کا پاؤں کاٹے تو اس کے بدلے اس کا پاؤں کاٹا جائے اور اگر اس میں بدلہ نہ لے سکے تو اس میں دیت ہے

مِنَ الْاِبِلِ وَاِنْ کَانَ شِبْهُ الْعَمْدِ فَاَرْبَعَةُ
اَسْنَانٍ مِنَ الْاِبِلِ وَشِبْهُ الْعَمْدِ فِی الْجِرَاحَاتِ
کُلُّ شَیْءٍ تَعَمَّدَ ضَرْبَهٗ بِسِلَاحٍ اَوْ غَیْرِہٖ
وَلَمْ یَسْتَطِعْ فِیْهِ الْقِصَاصَ فِیْهِ
الدِّیَةُ مُغَلَّظَةٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا کُلِّهٖ کَانَ یَاْخُذُ
اَبُوْحَنِیْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ نَحْنُ اَیْضًا اِلَّا
فِیْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ مَا کَانَ مِنْ
شِبْهِ الْعَمْدِ فَثَلٰثَةُ اَسْنَانٍ مِنَ
الْاِبِلِ مِنَ الْحِقَاقِ سِنٌّ وَمِنَ الْجِذَاعِ
سِنٌّ وَسِنٌّ ثَالِثٌ مَا بَیْنَ الثَّنِیَّةِ
اِلٰی بَاذِلِ عَامِهَا کُلُّهَا خَلِفَةٌ وَکَانَ
اَبُوْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ
یَقُوْلُ اَرْبَعَةُ اَسْنَانٍ مِنَ الْاِبِلِ
سِنٌّ مِنْ بَنَاتِ الْمَخَاضِ وَسِنٌّ
مِنْ بَنَاتِ اللَّبُوْنِ وَسِنٌّ مِنَ الْحِقَاقِ
وَسِنٌّ مِنَ الْجِذَاعِ وَاَمَّا الْخَطَاءُ
فَقَوْلُنَا وَقَوْلُهٗ فِیْهِ وَاحِدٌ خَمْسَةُ
اَسْنَانٍ مِنَ الْاِبِلِ سِنٌّ مِنْ بَنِی الْمَخَاضِ
وَسِنٌّ مِنْ بَنَاتِ الْمَخَاضِ وَسِنٌّ مِنْ
بَنَاتِ اللَّبُوْنِ وَسِنٌّ مِنَ الْحِقَاقِ وَسِنٌّ
مِنَ الْجِذَاعِ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَیْضًا مَا قُلْنَا فِیْ شِبْهِ
الْعَمْدِ فَقَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ یَوْمَ
فَتْحِ مَکَّةَ اَلَا اِنَّ قَتِیْلَ خَطَاءِ الْعَمْدِ
قَتِیْلُ السَّوْطِ وَالْعَصَاءِ فِیْهِ مِائَةٌ
مِنَ الْاِبِلِ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَّثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً

یعنے خون بہا۔ اگر قتل خطا ہو تو پانچ قسم کے اونٹ
دینے لازم ہیں اور اگر شبہ عمد ہو تو چار قسم کے اونٹ
ہیں اور شبہ عمد زخموں میں وہ چیز ہے کہ جان بوجھ کر
اس کو ہتھیار وغیرہ سے مارا ہو اور اس میں قصاص
لینے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ اس میں دیت مغلظہ ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ابوحنیفہ
لیتے تھے اور ہم بھی اسی کو لیتے ہیں۔ مگر ایک صورت
میں اگر شبہ عمد ہو تو تین قسم کے اونٹ ہیں ایک
قسم تین تین برس کے اونٹنیوں میں سے اور ایک
قسم چار چار برس کی اونٹنیوں میں سے اور
تیسرے قسم ثنیہ جو پانچویں میں لگی ہوں آٹھ برس
تک سب حاملہ اونٹنیاں اور امام ابوحنیفہ کہتے تھے
کہ اس میں چار قسم کی اونٹنیاں دینی آتی ہیں ایک
قسم ایک ایک برس کی اونٹنیوں سے اور ایک قسم
دو دو برس کی اونٹنیوں سے اور ایک قسم تین تین
برس کی اونٹنیوں سے اور ایک قسم چار چار برس
کی اونٹنیوں سے اور قتل خطا میں ہمارا اور ان کا
قول ایک ہے۔ کہ پانچ قسم کی اونٹنیاں دینی لازم
ہیں ایک قسم ایک ایک برس کے اونٹوں سے
اور ایک قسم ایک ایک برس کی اونٹوں سے اور
اور یہی قول ہے عبداللہ بن مسعود کا اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی شبہ عمد میں یہی روایت
ہے جو ہم نے کہا کہ حضرتؐ نے فتح مکہ کے دن خطبہ
میں فرمایا کہ خبردار ہو کہ خطا عمد کا مقتول کوڑے
اور لاٹھی کا مقتول ہے۔ اس کی دیت سو اونٹنیاں
ہیں تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس وہ اونٹ کہ
ثنیہ کہ پانچویں برس میں لگے ہوں آٹھ برس
تک بازل کے درمیان ہو سب حاملہ اور اسی
طرح پہنچی ہم کو روایت حضرت عمرؓ سے

وَاَرْبَعُوْنَ مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ اِلٰى بَازِلٍ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ بَلَغَنَا نَحْوُ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ رُبُعٌ مِّنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا وَ بَلَغَنَا نَحْوُ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَاَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّبِهٖ نَاْخُذُ

۵۴۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِي الرَّجُلِ يَحْلِقُ لِحْيَةَ الرَّجُلِ فَلَا تَنْبُتُ قَالَ عَلَيْهِ الدِّيَةُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

کہ چالیس ان میں سے زیادہ عمر کے ہوں کہ ان کے پیٹ میں بچے ہوں۔ اور اسی طرح روایت پہنچی ہم کو مغیرہ بن شعبہ اور ابی موسےٰ اور زید بن ثابت سے اور اسی کو ہم لیتے ہیں۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ہیثم بن ابوہیثم حضرت علی سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد کسی مرد کی داڑھی مونڈ ڈالے اور پھر وہ نہ اُگے۔ تو اس پر دیت ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۶۸) دِيَةِ الْاَسْنَانِ وَالْاَشْفَارِ وَالْاَصَابِعِ

دانتوں اور پلکوں اور انگلیوں کی دیت کا بیان

۵۴۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَصَابِعُ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَآءٌ فِيْ كُلِّ اِصْبَعٍ عُشْرُ الدِّيَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ دونوں ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں برابر ہیں ہر انگلی میں دیت کا دسواں حصہ ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا یہی قول ہے۔

۵۴۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ الْاَسْنَانُ سَوَآءٌ فِيْ كُلِّ سِنٍّ نِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ شریح نے کہا کہ دانت سب برابر ہیں ہر دانت میں دیت کا بیسواں حصہ ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

۵۴۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي السِّمْحَاقِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ سمحاق اور باضعہ اور ان کے مثل میں جبکہ خطاے

وَالْبَاضِعَةِ وَاَشْبَاهِ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ خَطَأً
اَوْ عَمْدًا لَا يُسْتَطَاعُ فِيْهِ الْقِصَاصُ فَفِيْهِ
حُكُوْمَةُ عَدْلٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

٥٤٨۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ
فِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْاٰمَّةِ
ثُلُثُ الدِّيَةِ فَاِذَا ذَهَبَ الْعَقْلُ فَالدِّيَةُ
كَامِلَةٌ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ عُشْرٌ وَنِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ
وَفِي الْمُوْضِحَةِ نِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ وَفِيْ
سَائِرِ ذٰلِكَ مِنَ الْجِرَاحَاتِ حُكْمُ عَدْلٍ
وَلَا تَكُوْنُ الْمُوْضِحَةُ اِلَّا فِي الْوَجْهِ وَالرَّاْسِ
وَلَا تَكُوْنُ الْجَائِفَةُ اِلَّا فِي الْجَوْفِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْاٰمَّةُ مِنَ الشِّجَاجِ كُلُّ
شَجَّةٍ بَلَغَتِ الدِّمَاغَ وَالْمُنَقِّلَةُ مَا نُقِلَ
مِنْهَا الْعِظَامُ وَالْمُوْضِحَةُ مَا اَوْضَحَتْ
مِنَ الْعَظْمِ وَالْهَاشِمَةُ مَا اَهْشَمَتِ الْعَظْمَ
وَحُكُوْمَتُهَا عُشْرُ الدِّيَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ
حَنِيْفَةَ وَالسِّمْحَاقُ دُوْنَ الْمُوْضِحَةِ بَيْنَهَا
وَبَيْنَ الْمُوْضِحَةِ جِلْدَةٌ رَقِيْقَةٌ وَفِيْهَا
حُكْمُ عَدْلٍ بَلَغَنَا اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ
حَكَمَ فِيْهَا اَرْبَعًا مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَاضِعَةُ
دُوْنَ السِّمْحَاقِ وَهِيَ الَّتِيْ تَبْضَعُ اللَّحْمَ وَفِيْهَا
حُكْمُ عَدْلٍ وَالدَّامِيَةُ دُوْنَ الْبَاضِعَةِ وَهِيَ
الَّتِيْ تَشُقُّ الْجِلْدَ وَفِيْهَا حُكْمُ عَدْلٍ وَ
الْمُتَلَاحِمَةُ وَهِيَ الشَّجَّةُ يَسْوَدُّ مَوْضِعُهَا
اَوْ يَحْمَرُّ وَلَا يَدْمِيْ وَلَا يَبْضَعُ فَفِيْهَا الْحُكْمُ

ہو یا عمد سے ہو جس میں کہ قصاص کی طاقت نہ رکھتا ہو تو
معتبر اس میں حکم عادل مرد کا ہے یعنی اس کی دیت منصف
آدمی پر موقوف ہے جو وہ کہے وہی دیت دینی ہوگی۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہے
کہ شریح نے کہا۔ کہ جائفہ یعنے پیٹ کے زخم میں تہائی
دیت ہے۔ اور آمہ یعنے پوست مغز سر کے زخم میں بھی
تہائی دیت ہے اور اگر مغز کے زخم سے عقل دور ہو جائے
تو پوری دیت ہے اور منقلہ میں (یعنے اس زخم میں
کہ ہڈی سرک گئی ہو) دسواں اور بیسواں حصہ دیت
ہے اور موضحہ یعنے اس زخم میں کہ ہڈی کھل گئی ہو بیسواں حصہ دیت
کا ہے اور ان سب زخموں میں مرد عادل کا قول معتبر ہے اور نہیں ہوتا
زخم موضحہ مگر منہ اور سر میں اور نہیں ہوتا زخم جائفہ مگر پیٹ میں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا اور آمہ وہ زخم ہے کہ دماغ تک پہنچے
اور منقلہ وہ زخم ہے کہ اس سے ہڈیاں سرک جائیں
اور موضحہ وہ زخم ہے جو ہڈی کھول دے اور ہاشمہ وہ زخم
ہے جو ہڈی توڑ دے اور حکم اس کا دسواں حصہ دیت
کا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور سمحاق موضحہ
سے کم ہے اس کے اور موضحہ کے درمیان ایک پتلی سی
کھال ہے اور معتبر اس میں عادل مرد کا حکم ہے اور پہنچی
ہم کو روایت کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس میں
چالیس اونٹوں کا حکم کیا اور باضعہ سمحاق سے کم ہے
اور وہ یہ ہے کہ پوست اور گوشت توڑ دے اور
خون نہ نکلے اور اس میں حکم مرد عادل کا معتبر ہے اور
دامیہ باضعہ سے کم ہے اور وہ یہ ہے کہ کھال کو پھاڑ
دے اور معتبر اس میں حکم عادل مرد کا ہے اور متلاحمہ
وہ زخم ہے کہ اس سے جگہ سیاہ یا سرخ ہو جائے اور

عَدْلٍ وَنَرَىٰ كُلَّ شَيْءٍ مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ دُوْنَ الْمُوْضِحَةِ لَا تَعْقِلُهُ الْعَاقِلَةُ وَهُوَ فِيْ مَالِ الرَّجُلِ وَإِنْ كَانَ خَطَأً

خون نہ نکلے اور نہ گوشت کھلے تو منصف اس میں مرد عادل کا حکم ہے اور ہماری رائے یہ ہے کہ ان زخموں میں سے جو زخم کہ موضحہ سے کم ہو جیسے اس کی دیت نہ دیں اور وہ اس مرد کے مال میں ہے اگرچہ خطا سے ہو۔

۵۴۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِيْ اَشْفَارِ الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ كَامِلَةً اِذَا لَمْ تَنْبُتْ وَفِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ رُبُعُ الدِّيَةِ وَفِي الْجُفُوْنِ الدِّيَةُ وَفِيْ كُلِّ جَفْنٍ مِنْهَا رُبُعُ الدِّيَةِ وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ فَفِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ آنکھوں کے پلکوں میں پوری دیت ہے جبکہ نہ اُگیں اور ان میں سے ہر ایک میں چوتھائی دیت ہے اور جفون میں یعنی آنکھ کے پپوٹوں میں پوری دیت ہے اور ہر ایک جفن میں ان میں سے چوتھائی دیت ہے اور دونوں ہونٹوں میں دیت ہے اور ہر ایک میں ان دونوں میں سے آدھی دیت ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۷۹) مَا لَا يُسْتَطَاعُ فِيْهِ الْقِصَاصُ

جس زخم میں قصاص نہ لیا جا سکے اس میں کیا کرے

۵۵۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْاَعْمٰى يَفْقَاُ عَيْنَ الصَّحِيْحِ قَالَ عَلَيْهِ الدِّيَةُ فِيْ مَالِهٖ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ لِاَنَّهٗ لَا يُسْتَطَاعُ الْقِصَاصُ فِيْ ذٰلِكَ وَاِنَّمَا يَعْنِي الْعَمْدَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ اگر کوئی اندھا درست آنکھ والے کی آنکھ پھوڑ دے تو اس پر اس کے مال میں دیت ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس لئے کہ اس میں بدلے کی طاقت نہیں اور مراد اس سے جان بوجھ کر آنکھ پھوڑنا ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۵۵۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَنْ ضَرَبَ بِحَدِيْدَةٍ اَوْ بِعَصًا شَيْئًا لَا يُسْتَطَاعُ فِيْهِ الْقِصَاصُ فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ فِيْ مَالِهٖ مُغَلَّظَةً

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو لوہے کے ہتھیار یا لاٹھی سے مارے اس چیز میں کہ اس میں بدلے کی طاقت نہ ہو تو اس پر اس کے مال میں مغلظ دیت ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَذٰلِكَ فِیْمَا دُوْنَ النَّفْسِ ۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا اور یہ جان مارنے سے کم میں ہے ۔

۵۵۲ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَلْقَتْلُ عَلٰی ثَلٰثَةِ اَوْجُهٍ قَتْلُ خَطَاءٍ وَقَتْلُ عَمْدٍ وَقَتْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ فَالْخَطَاءُ اَنْ تُرِیْدَ الشَّیْءَ فَتُصِیْبَ صَاحِبَكَ بِسِلَاحٍ اَوْ غَیْرِهٖ فَفِیْهِ الدِّیَةُ اَخْمَاسًا وَالْعَمْدُ اِذَا تَعَمَّدْتَ صَاحِبَكَ فَضَرَبْتَهٗ بِسِلَاحٍ فَفِیْ هٰذَا قِصَاصٌ اِلَّا اَنْ یَّصْطَلِحُوْا اَوْ یَعْفُوْا وَشِبْهُ الْعَمْدِ كُلُّ شَیْءٍ تَعَمَّدْتَ ضَرْبَهٗ بِغَیْرِ سِلَاحٍ فَفِیْهِ الدِّیَةُ مُغَلَّظَةً عَلَی الْعَاقِلَةِ اِذَا اَتٰی ذٰلِكَ عَلَی النَّفْسِ وَشِبْهُ الْعَمْدِ فِی الْجِرَاحَاتِ كُلُّ شَیْءٍ تَعَمَّدْتَ ضَرْبَهٗ بِسِلَاحٍ اَوْ غَیْرِهٖ فَلَمْ تَسْتَطِعْ فِیْهِ الْقِصَاصَ فَفِیْهِ الدِّیَةُ مُغَلَّظَةً ۔

محمد ۔ ابو حنیفہ ۔ حماد ۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ قتل تین قسم پر ہے ایک قتل خطا اور دوسرے قتل عمد اور تیسرے قتل شبہ عمد قتل خطا یہ ہے کہ ارادہ کرے تو کسی چیز کا اور تو اپنے ساتھی کو ہتھیار وغیرہ کے ساتھ پہنچے تو اس میں دیت ہے پانچ قسم کے اُونٹ اور قتل عمد یہ ہے کہ تو قصداً اپنے ساتھی کو ہتھیار سے مارے پس اس میں بدلہ ہے یعنے قاتل کا قتل کے بدلے قتل کیا جائے مگر یہ کہ آپس میں صلح کریں (یعنی دیت پر) یا معاف کردیں اور شبہ عمد وہ چیز ہے کہ تو غیر ہتھیار سے کسی کو قصداً مارے تو اس میں مغلظہ دیت ہے عاقلہ پر (یعنی قاتل کی برادری سے دیت لی جائے) جبکہ اس سے جان تلف ہو جائے اور شبہ عمد زخموں میں ہر وہ چیز ہے کہ تو ہتھیار یا غیر ہتھیار سے کسی کو قصداً مارے اور اس میں بدلہ ممکن نہ ہو تو اس میں دیت مغلظہ ہے ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ اِلَّا فِیْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ مَا ضَرَبْتَهٗ بِهٖ مِنْ غَیْرِ سِلَاحٍ وَهُوَ یَقَعُ مَوْقِعَ السِّلَاحِ اَوْ اَشَدُّ فَفِیْهِ اَیْضًا الْقِصَاصُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ الْاَوَّلُ وَلَا قِصَاصَ فِیْ قَوْلِهِ الْاٰخِیْرِ اِلَّا فِیْمَا كَانَ بِسِلَاحٍ ۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مگر ایک صورت میں کہ اگر تو اس کو غیر ہتھیار سے مارے اور وہ ہتھیار کی جگہ واقع ہو یعنی ہتھیار کا کام دے یا اس سے سخت تر تو اس میں بھی بدلا ہے اور یہ امام ابو حنیفہ کا پہلا قول ہے اور اُن کے اخیر قول میں بدلہ نہیں مگر اس چیز میں کہ ہتھیار سے ہو ۔

۵۵۳ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ بْنِ اَبِی الْهَیْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّیْقِ فِیْ رَجُلٍ رَمٰی رَجُلًا بِسَهْمٍ فَاَنْفَذَهٗ فَجَعَلَ فِیْهِ ثُلُثَیِ الدِّیَةِ ۔

محمد ۔ ابو حنیفہ ۔ ہیثم بن ابی الہیثم ۔ ایک مرد سے وہ حضرت ابو بکرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے کسی مرد کو تیر مارا اور اس کو گھس گیا تو حضرت ابو بکرؓ نے اس کو دو تہائی دیت دینے کا حکم فرمایا ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ فِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ فَإِنْ نَفَذَتْ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ فَفِيهِمَا ثُلُثَا الدِّيَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جائفہ زخم میں تہائی دیت ہے اور اگر دوسری طرف نفوذ کر جائے تو اس میں بھی تہائی دیت ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا۔

٥٥٤۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كُلُّ عَمْدٍ كَانَ دُونَ النَّفْسِ يَتَعَمَّدُهُ الْإِنْسَانُ ضَرَبَهُ بِحَدِيدَةٍ أَوْ بِعَصًا أَوْ بِيَدِهِ أَوْ بِقَضِيبٍ أَوْ بِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ عَمْدٌ وَفِيهِ الْقِصَاصُ وَإِنْ كَانَ لَا يُسْتَطَاعُ فِيهِ الْقِصَاصُ فَهُوَ عَلَى الَّذِي جَنَى فِي مَالِهِ فَإِنْ ذَهَبَتْ مِنْهُ النَّفْسُ فَكَانَ بِحَدِيدَةٍ أَوْ بِسِلَاحٍ فَفِيهِ الْقِصَاصُ وَإِنْ كَانَ بِغَيْرِ ذٰلِكَ فَفِيهِ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جو زخم کہ جان مارنے سے کم ہو کہ آدمی اس کو لوہے یا لاٹھی یا ہاتھ یا کھپاچ وغیرہ سے مارے تو وہ عمد میں داخل ہے اور اس میں بدلا ہے اور اگر اس میں قصاص ممکن نہ ہو تو دیت جنایت کرنے والے کے مال میں ہے اور اگر اس سے جان تلف ہو جائے اور وہ لوہے یا ہتھیار میں سے ہو تو اس میں قصاص ہے اور اگر لوہے یا ہتھیار کے علاوہ سے ہو تو اس میں عاقلہ پر دیت ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ كَانَ يَأْخُذُ أَبُو حَنِيفَةَ وَبِهِ نَأْخُذُ أَيْضًا إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ إِذَا ضَرَبَهُ بِغَيْرِ سِلَاحٍ يَقَعُ مَوْقِعَ السِّلَاحِ فَفِيهِ الْقَوَدُ وَهُوَ فِي قَوْلِ أَبِي يُوسُفَ وَهُوَ قَوْلُنَا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ امام ابوحنیفہؒ اسی کو لیتے تھے اور ہم بھی اسی کو لیتے ہیں۔ مگر ایک صورت میں کہ جب اس کو غیر ہتھیار سے مارے اور وہ ہتھیار کی جگہ واقع ہو تو اس میں بدلہ ہے اور یہ ابویوسفؒ کے قول میں ہے اور یہی ہمارا قول ہے۔

بَابُ دِيَةِ الْخَطَاءِ وَمَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ

خطا کی دیت کیا ہے اور عاقلہ پر کیا دیت ہے

٥٥٥۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي دِيَةِ الْخَطَاءِ وَشِبْهِ الْعَمْدِ فِي النَّفْسِ عَلَى الْعَاقِلَةِ عَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ فِي ثَلَاثَةِ أَعْوَامٍ فِي كُلِّ عَامٍ الثُّلُثُ وَمَا كَانَ مِنَ الْجِرَاحَاتِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ دیت خطا اور شبہ عمد کی جان مارنے کے متعلق عاقلہ پر ہے چاندی والوں پر تین برس میں ہے ہر برس میں ہے ہر برس میں ایک تہائی دیت ہے اور وہ چیز جو جراحات خطا سے ہو اس

الْعَاقِلَةُ فَعَلَى الْعَاقِلَةِ عَلَى أَهْلِ الدِّيْوَانِ
إِنْ بَلَغَتِ الْجِرَاحَةُ ثُلُثَيِ الدِّيَةِ
فَفِي عَامَيْنِ وَإِنْ كَانَ النِّصْفُ فَفِي
عَامَيْنِ وَإِنْ كَانَ الثُّلُثُ فَفِي عَامٍ وَ
ذٰلِكَ كُلُّهُ عَلَى أَهْلِ الدِّيْوَانِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَذٰلِكَ
فِي أَعْطِيَةِ الْمُقَاتِلَةِ دُوْنَ أَعْطِيَةِ
الذُّرِّيَّةِ وَالنِّسَاءِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيْفَةَ رح

۵۵۶ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يَعْقِلُ
الْعَاقِلَةُ فِمَا أَدْنٰى مِنَ الْمُوْضِحَةِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

۵۵۷ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ
عَمْدًا وَلَا صُلْحًا وَلَا اِعْتِرَافًا

۵۵۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا كَانَ مِنْ صُلْحٍ
أَوْ اِعْتِرَافٍ أَوْ عَمْدٍ فَهُوَ فِي مَالِ الرَّجُلِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيْفَةَ رح

۵۵۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا شَهِدُوْا
أَنَّهُ ضَرَبَهُ وَهُوَ صَحِيْحٌ فَلَمْ يَزَلْ
صَاحِبَ فِرَاشٍ حَتّٰى مَاتَ جَازَتْ
شَهَادَتُهُمْ وَلَمْ يُكَلَّفُوْا غَيْرَ ذٰلِكَ وَقَالَ
إِبْرَاهِيْمُ فِي الرَّجُلِ يُضْرَبُ فَيَمُوْتُ
فَيَشْهَدُ الشُّهُوْدُ أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ صَاحِبَ

کی دیت عاقلہ پر ہے اہل دیوان پر اگر پہنچے
زخم دو تہائی دیت کو تو اس کی دیت دو برس
میں دینی آتی ہے اور اگر آدھی دیت ہو تو بھی دو
برس میں دے اور اگر تہائی ہو تو ایک برس میں ہے
اور یہ سب اہل دیوان پر ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہ
دیت اس کے بالغ عصبات پر ہے۔
سوائے چھوٹے بچوں اور عورتوں کے اور یہی
قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت
کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ دیت عاقلہ پر موضحہ
سے کم زخم میں نہیں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں انہوں
نے کہا کہ نہ قتل عمد میں نہ صلح میں اور نہ اقرار میں عاقلہ
پر دیت ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے
ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ صلح یا اقرار یا عمد
سے ہو تو آدمی کے مال میں ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام
ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت
کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جب لوگ گواہی
دیں کہ اس نے اس کو مارا اس حال میں کہ وہ
تندرست تھا۔ ہمیشہ وہ بچھونے پر پڑا رہا۔ یہاں
تک کہ مر گیا تو ان کی گواہی جائز ہے اور ان کو
اس کے سوا اور تکلیف نہ دی جائے اور ابراہیم
نے کہا کہ جو مرد مارا جائے اور مر جائے اور گواہ گواہی

تَسْتَوِیْ فِی السِّنِّ وَالْمُوْضِحَۃِ ثُمَّ عَلَی النِّصْفِ فِیْمَا سِوٰی ذٰلِکَ وَکَانَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ یَقُوْلُ یَسْتَوِیَانِ اِلٰی ثُلُثِ الدِّیَۃِ ثُمَّ عَلَی النِّصْفِ فِیْمَا سِوٰی ذٰلِکَ فَقَوْلُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَی النِّصْفِ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْنَا وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

اس کے سوا اور زخموں میں آدھوں آدھ ہے اور زید بن ثابت کہتے تھے کہ تہائی دیت تک دونوں برابر ہیں۔ یعنے جن زخموں میں تہائی دیت ہے ان میں مرد اور عورت دونو برابر ہیں اور اس کے ماسوا میں آدھوں آدھ دے تو حضرت علی کا قول ہر چیز میں آدھو آدھ پر ہمارے نزدیک بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۵۶۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ فِیْ حَلَمَتَیِ الْمَرْاَۃِ نِصْفُ الدِّیَۃِ وَفِی الْحَلَمَتَیْنِ الدِّیَۃُ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ عورت کے پستان کی نوک میں آدھی دیت دینی آتی ہے اور دونوں میں پوری دیت دینی آتی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَفِیْ حَلَمَتَیِ الرَّجُلِ حَکُوْمَۃُ عَدْلٍ وَھٰذَا کُلُّہٗ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور مرد کی دو ڈوکوں میں حکم کرنا مرد عادل کا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ (۱۸۳) جِرَاحَاتِ الْعَبِیْدِ

غلاموں کے زخموں کا بیان

۵۶۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ فِیْ سِنِّ الْعَبْدِ نِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِہٖ وَقَالَ جِرَاحَاتُ الْعَبْدِ قَالَ مُحَمَّدٌ اَظُنُّہٗ قَالَ عَلٰی جِرَاحَاتِ الْحُرِّ مِنْ قِیْمَتِہٖ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ غلام کے دانت میں اس کی قیمت کا بیسواں حصہ دینا لازم ہے اور کہا۔ کہ غلام کے زخم قیمت میں آزاد کے زخموں کی طرح ہیں یعنی جس طرح آزاد کے موضحہ میں تہائی دیت دینی لازم ہے تو غلام کے موضحہ میں تہائی اس کی قیمت دی جائیگی اور اسی طرح سب کو قیاس کرنا چاہیئے کہ آزاد کے زخموں میں دیت کی نصف یا ثلث وغیرہ کا لحاظ رکھا جائیگا اور غلام کے زخموں میں اسکی قیمت کا نصف یا ثلث وغیرہ ملحوظ رکھا جائیگا

قَالَ مُحَمَّدٌ فَبِھٰذَا کَانَ یَاْخُذُ اَبُوْحَنِیْفَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاَمَّا فِیْ قَوْلِنَا فَذٰلِکَ کُلُّہٗ عَلٰی مَا نَقَصَ الْعَبْدُ مِنْ قِیْمَتِہٖ

امام محمد رح نے کہا کہ امام ابوحنیفہ اسی کو لیتے تھے اور ہمارے قول میں تو یہ سب اس چیز پر ہے جو اس کی قیمت سے کم ہو یعنی جسقدر اس کی قیمت کم ہو وہ لی جائے۔

۵۶۶ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَبْدِ يُقْتَلُ عَمَدًا قَالَ فِيْهِ الْقَوَدُ فَاِنْ قُتِلَ خَطَاءً فَقِيْمَتُهُ مَا بَلَغَ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يُجْعَلُ مِثْلَ دِيَةِ الْحُرِّ وَيُنْقَصُ مِنْهُ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ وَاِنْ اُصِيْبَ مِنَ الْعَبْدِ شَيْئٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ دُفِعَ الْعَبْدُ اِلٰى صَاحِبِهِ وَغُرِمَ ثَمَنَهُ كَامِلًا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہے اس غلام کے حق میں کہ قتل کیا جائے جان بوجھ کر کہا کہ اس میں بدلہ ہے اور اگر خطا سے مارے تو اس کی قیمت دینی ہوگی جو بھی اس کی قیمت ہو لیکن وہ آزاد کے دیت کی طرح نہ کی جائے بلکہ اس سے دس درہم کم کئے جائیں اور اگر غلام کا کوئی ایسا عضو تلف ہو کہ اس کی قیمت کے برابر ہو تو غلام اپنے مالک کو دیا جائے اور مارنے والے پر اس کی پوری قیمت تاوان میں لی جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ كَانَ يَاْخُذُ اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ اِذَا اُصِيْبَ مِنَ الْعَبْدِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ مِثْلَ الْعَيْنَيْنِ وَالْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ فَسَيِّدُهُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَسْلَمَهُ بِرُمَّتِهٖ وَاَخَذَ قِيْمَتَهُ وَاِنْ شَاءَ اَمْسَكَهُ وَاَخَذَ مَا نَقَصَهُ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مگر ایک حکم میں کہ جب غلام کا کوئی ایسا عضو تلف کرے کہ اس کی قیمت کو پہنچے مثل دو آنکھوں اور دونو ہاتھ پاؤں کے تو اس کے مالک کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس کو اس کی جان سپرد کرے اور اس سے اس کی قیمت وصول کرے اور اگر چاہے تو اس کو اپنے پاس رکھے اور جو قیمت کم ہوئی ہو وہ اس سے لے لے۔

۵۶۷ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَتَلَ الْعَبْدُ رَجُلًا حُرًّا عَمَدًا دُفِعَ الْعَبْدُ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ وَاِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا فَاِنْ عَفَوْا رُدَّ الْعَبْدُ اِلٰى مَوْلَاهُ لِاَنَّهُ اِنَّمَا كَانَ لَهُمُ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ لَهُمُ الدِّيَةُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا جب غلام آزاد آدمی کو قصداً مار ڈالے غلام (مارنے والا) مقتول کے وارثوں کو دیا جائے چاہے معاف کریں چاہے اُسے قتل کریں اگر معاف کریں تو غلام مالک کو دیا جائے کیونکہ اُن کے لئے قصاص تھا نہ دیت۔

امام محمد نے کہا ہم اسی کو لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا بھی قول ہے۔

بَابُ (۱۸۴) جَنَايَةِ الْمُكَاتَبِ وَالْمُدَبَّرِ وَاُمِّ الْوَلَدِ

مکاتب، مدبر اور ام الولد کی جنایت کا بیان

۵۶۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ جِنَايَةَ الْمُكَاتَبِ وَالْمُدَبَّرِ وَأُمِّ الْوَلَدِ عَلَى الْمَوْلٰى۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ إِلَّا أَنَّا نَرَى جِنَايَةَ الْمُكَاتَبِ عَلَيْهِ فِي قِيْمَتِهٖ يَكُوْنُ عَلَيْهِ الْأَقَلُّ مِنْ أَرْشِ الْجِنَايَةِ وَمِنْ قِيْمَتِهٖ وَأَمَّا الْمُدَبَّرُ وَأُمُّ الْوَلَدِ فَعَلَى الْمَوْلٰى الْأَقَلُّ مِنْ أَرْشِ جِنَايَتِهِمَا وَمِنْ قِيْمَتِهِمَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ مکاتب اور مدبر اور ام الولد کی جنایت مالک پر ہے۔ یعنی اگر کوئی قصور کریں تو اُن کا تاوان اُن کے مالک پر آئے گا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ جنایت مکاتب کی اس پر اس کی قیمت میں ہے کہ اس پر دیت جنایت سے کم ہو اور اس کی قیمت سے یعنی اس کی دیت اور قیمت دونو میں جو کم ہو وہ دی جائے اور مدبر اور ام الولد پس اُن کا تاوان مالک پر ہے دیت جنایت اور قیمت میں جو کم ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۵۶۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِيْ أُمِّ الْوَلَدِ وَالْمُعْتَقَةِ عَنْ دُبُرٍ يَجْنِيَانِ قَالَ يَضْمِنُ سَيِّدُهُمَا جِنَايَتَهُمَا لِأَنَّ الْعِتَاقَةَ قَدْ جَرَتْ فِيْهِمَا فَلَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَدْفَعَهُمَا وَلَا تَعْقِلُهُمَا الْعَاقِلَةُ لِأَنَّهُمَا مَمْلُوْكَانِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں ام ولد اور مدبرہ کے بیان میں کہ دونوں جنایت کریں کہا کہ ان کی جنایت کا ضامن مالک ہوگا۔ اس واسطے کہ آزادی ان دونوں میں جاری ہو چکی ہے پس نہیں طاقت رکھتا کہ دفع کرے ان کو مقتول کے ولی کو دے اور نہیں آتی دیت اُن کی عاقلہ پر اس واسطے کہ وہ دونوں غلام ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۵۷۰۔ مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ الْمُكَاتَبُ فِي الْحُدُوْدِ وَالشَّهَادَةِ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہے شریح نے کہا۔ کہ مکاتب حدود اور شہادت میں غلام ہے جب تک کہ اس پر ایک درہم باقی ہو

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد رح نے کہا۔ کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۸۵) دِيَةِ الْمُعَاهِدِ

۵۷۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ اَبِي الْهَيْثَمِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالُوْا دِيَةُ الْمُعَاهِدِ دِيَةُ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ۔

۵۷۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ دِيَةُ الْمُعَاهِدِ دِيَةُ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ۔

۵۷۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اَبِي الْعَطُوْفِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ اَنَّهُمْ جَعَلُوْا دِيَةَ النَّصْرَانِيِّ وَدِيَةَ الْيَهُوْدِيِّ مِثْلَ دِيَةِ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَكَذٰلِكَ الْمَجُوْسِيُّ عِنْدَنَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رحمه الله

۵۷۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْحِيْرَةِ فَكَتَبَ فِيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ يُدْفَعَ اِلَى اَوْلِيَاءِ الْقَتِيْلِ فَاِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاءُوْا عَفَوْا فَدُفِعَ الرَّجُلُ اِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ اِلَى رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ حُنَيْنٌ مِنْ اَهْلِ الْحِيْرَةِ فَقَتَلَهُ فَكَتَبَ فِيْهِ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَمْ يُقْتَلْ فَلَا تَقْتُلُوْهُ فَرَاَوْا اَنَّ عُمَرَ اَرَادَ اَنْ يُرْضِيَهُمْ بِالدِّيَةِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا قَتَلَ

عہد والے کافر کی دیت کا بیان

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ہیثم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر اور عمرؓ اور عثمانؓ نے فرمایا عہد والے کافر کی دیت آزاد مسلمان کی دیت کے برابر ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ عہد والے کافر کی دیت آزاد مسلمان کی دیت ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابوعطوف زہری سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان نے نصرانی اور یہودی کی دیت مانند دیت آزاد مسلمان کے بنائی۔

امام محمدرحمہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی حکم ہے مجوسی کا ہمارے نزدیک اس کی دیت بھی مسلمان کی دیت کے برابر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہے کہ قبیلہ بکر بن وائل کے ایک مرد سے اہل حیرہ (ایک قبیلہ کا نام ہے) کے ایک مرد کو قتل کیا تو حضرت عمر نے اس میں لکھا یہ کہ دیا کیا جائے قاتل مقتول کے ولیوں کو اگر چاہیں تو اس کو قتل کریں اور چاہیں تو اس کو معاف کردیں۔ چنانچہ قاتل مقتول کے ولی کو دیدیا گیا کہ اس کا نام حنین تھا اہل حیرہ سے تھا تو اس نے اس کو مار ڈالا حضرت عمر نے اس کے بعد اس میں لکھا کہ اگر قاتل نہیں مارا گیا تو اس کو نہ مارو انہوں نے سمجھا کہ حضرت عمر کا یہ ارادہ تھا کہ ان کو دیت دے کر راضی کردیں۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی

الْمُسْلِمَ الْمُعَاهِدَ عَمَدًا قُتِلَ بِهٖ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَتَلَ مُسْلِمًا بِمُعَاهِدٍ وَقَالَ أَنَا أَحَقُّ مَنْ وَفٰى بِذِمَّتِهٖ

مسلمان کسی عہد والے کافر کو مار ڈالے تو اس کے بدلے اس کو قتل کیا جائے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسی طرح پہنچی ہم کو روایت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے قتل کیا مسلمان کو عہد والے کافر کے بدلے اور فرمایا کہ میں عہد پورا کرنے والوں میں عہد پورا کرنے کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

بَابُ (١٨٦) ارْتِدَادِ الْمَرْأَةِ عَنِ الْإِسْلَامِ

عورت کے مرتد ہونے کا بیان

٥١٥- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُوْدِ عَنْ أَبِي رَزِيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يُقْتَلُ النِّسَاءُ إِذَا ارْتَدَدْنَ عَنِ الْإِسْلَامِ وَيُجْبَرْنَ عَلَيْهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَلٰكِنَّا نَحْبِسُهَا فِي السِّجْنِ حَتّٰى تَمُوْتَ أَوْ تَتُوْبَ إِلَّا الْأَمَةَ فَإِنْ كَانَ أَهْلُهَا مُحْتَاجِيْنَ إِلٰى خِدْمَتِهَا أَجْبَرْنَاهَا عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَبَتْ دَفَعْنَاهَا إِلٰى مَوَالِيْهَا فَاسْتَخْدَمُوْهَا وَأَجْبَرُوْهَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَإِنْ قَتَلَ الْمُرْتَدَّةَ قَاتِلٌ وَهِيَ حُرَّةٌ أَوْ أَمَةٌ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ مِنْ دِيَةٍ وَلَا قِيْمَةٍ وَلٰكِنَّا نَكْرَهُ ذٰلِكَ لَهٗ فَإِنْ رَأَى الْإِمَامُ أَنْ يُؤَدِّبَهٗ أَدَّبَهٗ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عاصم بن ابو نجود۔ ابی رزین سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ اگر عورتیں اسلام سے مرتد ہو جائیں تو ان کو قتل نہ کیا جائے اور ان پر اسلام کے قبول کرنے میں جبر کیا جائے۔

امام محمدؒ نے کہا۔ کہ اسی کو لیتے ہیں لیکن ہم اس کو قید خانے میں قید رکھیں گے یہاں تک کہ مر جائے یا توبہ کرے مگر لونڈی کہ اگر اس کے مالک اس کی خدمت کے محتاج ہوں تو اس پر اسلام کے قبول کرنے میں جبر کیا جائے اگر انکار کرے تو ہم اس کو اس کے مالکوں کی طرف پھیر دیں گے اس سے وہ خدمت لیں اور اس کو اسلام کے قبول کرنے پر جبر کریں اور مرتدہ کو کوئی مارنے والا مار ڈالے تو نہ اس پر کچھ دیت آتی ہے اور نہ قیمت خواہ وہ عورت آزاد ہو یا لونڈی لیکن ہم مکروہ رکھتے ہیں مارنا اس کا اور اگر امام کی رائے یہ ہو کہ اس کو ادب دے یعنے اگر امام اس کو بطور تادیب کے کچھ تعزیر مارے تو درست ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۵۷۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّہٗ قَالَ یُقْتَلُ الْمَرْأَۃُ اِذَا ارْتَدَّتْ عَنِ الْاِسْلَامِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِھٰذَا

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر عورت اسلام سے مرتد ہو جائے یعنی اسلام سے پھر کافر ہو جائے تو اس کو قتل کیا جائے۔
امام محمدرح نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے۔

بَابُ (۱۸۶) مَنْ قَتَلَ فَعَفَا بَعْضُ الْاَوْلِیَآءِ

بعض ولی کے قصاص معاف کردینے کا بیان

۵۷۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اُوْتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ قَتَلَ عَمَدًا فَاَمَرَ بِقَتْلِہٖ فَعَفَا بَعْضُ الْاَوْلِیَآءِ فَاَمَرَ بِقَتْلِہٖ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ کَانَتِ النَّفْسُ لَھُمْ جَمِیْعًا فَلَمَّا عَفٰی ھٰذَا اَحْیَی النَّفْسَ فَلَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَاْخُذَ حَقَّہٗ یَعْنِیْ الَّذِیْ لَمْ یَعْفُ حَتّٰی یَاْخُذَ حَقَّ غَیْرِہٖ قَالَ فَمَا تَرٰی قَالَ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَ الدِّیَۃَ عَلَیْہِ فِیْ مَالِہٖ وَتَرْفَعُ عَنْہُ حِصَّۃَ الَّذِیْ عَفَا قَالَ عُمَرُ وَاَنَا اَرٰی ذٰلِکَ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَرٰی ذٰلِکَ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد حضرت عمرؓ کے پاس لایا گیا جس نے جان بوجھ کر کسی کو مار ڈالا تھا تو عمرؓ نے اس کے مارنے کا حکم کیا مقتول کے بعض دلیوں نے اپنا حصہ خون کا معاف کیا۔ عمرؓ نے مارنے کا حکم کیا عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ قاتل کی جان ان سب کے ہاتھ میں تھی جب اس ولی نے اس کی جان زندہ کی اور اپنا حق معاف کیا تو جس نے معاف نہیں کیا وہ اپنا حق نہیں لے سکتا جب تک کہ دوسرے کا حق نہ لے حضرت عمرؓ نے کہا کہ تیری رائے کیا ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ آپ اس کے مال میں اس پر دیت مقرر کر دیں اور جس نے اپنا حق معاف کیا ہے اس کا حصہ اس میں سے دور کیا جائے عمرؓ نے کہا کہ میری رائے بھی یہی ہے۔
امام محمدرح نے کہا کہ ہماری رائے بھی یہی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ اگر بعض ولی اپنا حق معاف کر دے تو اس وقت قصاص نہیں آتا بلکہ دیت آتی ہے۔

۵۷۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ مَنْ عَفَا

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی حصہ دار اپنا حصہ معاف کر دے

مِنْ ذِي سَهْمٍ نَعْفُوهُ عَفْوٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَمَنْ عَفَا مِنْ زَوْجَةٍ أَوْ زَوْجٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ أَخٍ مِنْ أُمٍّ أَوْ غَيْرِ ذَالِكَ نَعَفْوُهُ جَائِزٌ وَقَدْ حُقِنَ الدَّمُ وَلِلْبَقِيَّةِ حِصَّتُهُمْ مِنَ الدِّيَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

تو معاف کرنا اس کا جائز ہے ۔

امام محمد رحمہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور جو کوئی معاف کردے اپنا حصہ بیوی ہو یا خاوند ہو یا ماں ہو یا ماں کی طرف سے بھائی ہو یا کوئی غیر ہو تو اس کا معاف کرنا جائز ہے اور خون بند ہو جاتا ہے یعنی قصاص باطل ہو جاتا ہے اور باقی وارثوں کے لئے دیت سے حصہ آتا ہے اور یہی قول امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

بَابُ (۱۸۶) مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ أَوْ ذَا قَرَابَتِهِ

اُس شخص کا بیان جو اپنے غلام یا رشتہ دار کو قتل کردے

۵۷۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِأُمِّ وَلَدِهِ إِنْطَلِقِي فَارْعِي هٰذَا الْبُهْمَ فَقَالَ ابْنُهَا إِذْ أَذْهَبُ فَأَحْبِسُهَا فَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يُطِيفَ بِهَا عَبْدَانُ النَّاسِ قَالَ إِنَّكَ تَهْهُنَا ثُمَّ حَذَفَهُ بِسَيْفٍ يَقْتُلُهُ فَقَطَعَ رِجْلَهُ فَدَفَعْنَاهُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَمَرَ بِقَتْلِهِ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ إِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَ الْأَبِ وَبَيْنَ الْإِبْنِ قِصَاصٌ وَلٰكِنِ الدِّيَةُ فِي مَالِهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ مَنْ قَتَلَ إِبْنَهُ عَمَدًا لَمْ يُقْتَلْ بِهِ وَلٰكِنَّ الدِّيَةَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ فِي ثَلٰثِ سِنِيْنَ يُؤَدِّي فِي كُلِّ سَنَةٍ الثُّلُثُ

محمد ۔ ابوحنیفہ ۔ عبدالکریم ایک شخص سے وہ حضرت عمر بن خطاب سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے اپنی ام ولد سے کہا کہ چل اور ان مویشیوں کو چرا ۔ اس کے بیٹے نے کہا کہ میں جاتا ہوں اور اس کو روکتا ہوں اس لئے کہ میں ڈرتا ہوں کہ لوگوں کے غلام اس کے اردگرد گھومیں گے اس اعرابی نے کہا کہ ٹھہر پھر اس کو قتل کرنے کے لئے تلوار ماری اور اس کا پاؤں کاٹ دیا۔ حضرت عمرؓ بن خطاب کی خدمت میں یہ مقدمہ پیش ہوا تو انہوں نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ معاذ بن جبل نے کہا کہ باپ اور بیٹے کے درمیان قصاص نہیں ۔ لیکن اس کے مال میں دیت ہے ۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں کہ جس نے اپنے بیٹے کو قصداً قتل کیا تو اس کے عوض قتل نہیں کیا جائے گا ۔ لیکن اس پر اس کے مال میں دیت ہے کہ تین سال میں ادا کرے گا ، ہر سال دیت کی

مِنَ الدِّيَةِ وَلَا يَرِثُ مِنَ الدِّيَةِ وَلَا مِنْ مَالِ ابْنِهٖ شَيْئًا وَيَرِثُهٗ اَقْرَبُ النَّاسِ مِنَ الْاِبْنِ بَعْدَ الْاَبِ فَلَا يَحْجُبُ الْاَبُ عَنِ الْمِيْرَاثِ اَحَدًا وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ الْمَيِّتِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

تہائی دے گا۔ اور نہ وہ دیت کا وارث ہوگا اور نہ اپنے بیٹے کے مال میں سے کسی چیز کا وارث ہوگا اور اس کا وارث وہ شخص ہوگا جو باپ کے بعد بیٹے کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو۔ اور باپ میراث سے کسی کو نہیں روکتا ہے۔ اور وہ اس معاملہ میں بجائے مُردے کے ہے۔ اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۵۸۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهٗ عَمْدًا قَالَ يُدْفَعُ اِلٰى اَوْلِيَآءِهٖ فَاِنْ شَآءُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَآءُوْا عَفَوْا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے کرتے ہیں کہ اگر کوئی مرد جان بوجھ کر اپنے غلام کو مار ڈالے تو اس کو اس کے ولیوں کے حوالے کیا جائے اگر چاہیں تو قتل کریں اور اگر چاہیں تو معاف کریں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ سَيِّدِهٖ قِصَاصٌ وَلٰكِنَّ السَّيِّدَ يُوْجَعُ ضَرْبًا وَّيُسْتَوْدَعُ السِّجْنَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رحمه الله

امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے ہیں مالک اور اس کے غلام کے درمیان بدلہ نہیں لیکن مالک کو مار کے ذریعے تکلیف دی جائے اور قید خانے میں قید کیا جائے اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کا یہی قول ہے۔

(۱۸۹) بَابُ مَنْ وُجِدَ فِيْ دَارِهٖ قَتِيْلٌ

اس شخص کا بیان جس کے گھر میں مقتول پایا جائے

۵۸۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَطْرُقُ الرَّجُلَ فِيْ دَارِهٖ فَيُصْبِحُ مَيِّتًا فَيَدَّعِيْ صَاحِبُ الدَّارِ اَنَّهٗ قَاتَلَهٗ وَاَنَّهٗ كَابَرَ فَلِذٰلِكَ قَتَلَهٗ قَالَ يُنْظَرُ فِي الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ كَانَ دَاعِرًا يُتَّهَمُ بِالسَّرِقَةِ بَطَلَ دَمُهٗ وَكَانَتْ عَلَيْهِ الدِّيَةُ وَاِنْ كَانَ لَا يُتَّهَمُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا قُتِلَ بِهٖ وَاِنْ ادَّعٰى صَاحِبُ الدَّارِ اَنَّهٗ وَجَدَهٗ عَلٰى بَطْنِ اِمْرَاتِهٖ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص رات کو کسی مرد کے گھر میں جائے۔ اور صبح کو مرا ہوا ہو اور گھر والا دعوے کرے کہ وہ اس سے لڑا تھا اور اس سے زبردستی کی تھی اس واسطے اس نے اس کو قتل کیا تو مقتول کو دیکھا جائے پس اگر فاسق ہو کر چوری کے ساتھ تہمت لگایا جاتا ہو تو اس کا خون باطل ہو جاتا ہے اور اس پر دیت آتی ہے اور اگر کسی چیز کے ساتھ تہمت نہ لگایا جاتا ہو اور اس سے خیر ہی معلوم ہو تو اس کے بدلے قتل کیا جائے اور اگر گھر والا یہ دعویٰ کرے کہ اس نے

فَلْيَدْفَعْهُ إِلَيْكَ فَتَقْتُلَهُ قَالَ يَنْظُرُ فَإِنْ كَانَ دَاعِرًا يُتَّهَمُ بِالزِّنَا بَطَلَ الْقِصَاصُ وَكَانَتْ عَلَيْهِ الدِّيَةُ وَإِنْ كَانَ لَا يُتَّهَمُ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَالِكَ وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ إِلَّا خَيْرًا قُتِلَ هٰذَا بِهٖ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الشَّفْرَةِ وَأَمَّا الْفُجُوْرُ فَلَا أَحْفَظُ ذَالِكَ مِنْهُ

اس کو اپنی عورت کے پیٹ پر پایا اس واسطے اس کو قتل کیا تو اس کو دیکھا جائے اگر فاسق ہو کر زنا کی تہمت اس پر لگائی جاتی ہے تو بدلہ باطل ہو جاتا ہے۔ اور اس پر دیت آتی ہے اور اگر وہ کسی چیز کے ساتھ متہم نہ ہو اور اس سے بہتری کے سوائے کچھ معلوم نہ ہو تو اس کے بدلے قتل کیا جائے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا چھری میں اور گناہ کی صورت میں انکا قول معلوم نہیں۔

بَابُ اللِّعَانِ وَالْاِنْتِفَاءِ مِنَ الْوَلَدِ

لعان اور بچے سے انکار کرنے کا بیان

٥٨٢ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِيْ رَجُلٍ إِنْتَفٰى مِنْ وَلَدِهٖ وَلَاعَنَ فَفُرِّقَ بَيْنَهُمَا فَقَذَفَهُ أَبُوْهُ الَّذِيْ إِنْتَفٰى مِنْهُ أَوْ قَذَفَ أُمَّهُ قَالَ إِنْ قَذَفَهُ أَبُوْهُ الَّذِيْ إِنْتَفٰى مِنْهُ أَوْ غَيْرُهُ مِنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ أَوْ قَذَفَ أُمَّهُ فَإِنَّهُ يُجْلَدُ وَ قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ لَا يُجْلَدُ فِيْ قَذْفِ الْأُمِّ مَنْ قَذَفَهَا لِأَنَّ مَعَهَا وَلَدًا لَا نَسَبَ لَهُ وَمَنْ قَذَفَ الْوَلَدَ فِيْ نَفْسِهٖ خَاصَّةً فَقَالَ لَهُ يَا زَانِيْ ضُرِبَ الْحَدَّ وَ [illegible]
قَالَ مُحَمَّدٌ

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد جو مرد اپنے بچے سے انکار کرے اور اپنی عورت سے لعان کرے اور ان کے درمیان جدائی کی جائے پھر اپنے بچے کو حرام کاری کی تہمت لگائے جس سے کہ اس نے انکار کیا تھا یا اس کی ماں کو زنا کی تہمت دے تو ابراہیم نے کہا کہ اگر اس کا باپ اس کو تہمت لگائے جس سے کہ اس لے انکار کیا تھا یا کوئی غیر لوگوں میں سے یا اس کی ماں کو زنا کی تہمت لگائے تو اس کو کوڑے مارے جائیں اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ اگر کوئی اس کی ماں کو حرام کاری کی تہمت لگائے تو اس کو کوڑے نہ مارے جائیں اس واسطے کہ اس کے ساتھ بچہ ہے اور اس کی نسبت اپنے باپ سے ثابت نہیں۔ اور اگر کوئی خاص کر اس لڑکے کو زنا کی تہمت لگا دے اور اس کو کہہ کر اے زانی تو اس کو کوڑے مارے جاویں اور اسی طرح امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا۔

۵۸۳ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ اِمْرَاتَهٗ وَقَدْ حُدَّ جَلْدَةً حَدًّا اَوْ قَذَفَهَا وَقَدْ جُلِدَتْ حَدًّا فَلَا لِعَانَ بَيْنَهُمَا وَلَا حَدَّ عَلَيْهِ وَقَالَ مَنْ لَا شَهَادَةَ لَهٗ فَلَا لِعَانَ لَهٗ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو حرام کاری کی تہمت لگاتے اور حد میں کوڑے مارا جائے یا ایسی عورت کو تہمت لگائے جس کے حد ماری گئی ہو تو اُن کے درمیان لعان نہیں اور نہ مرد پر حد ہے۔ اور کہا کہ جس کی شہادت مقبول نہیں اس کے لئے لعان بھی نہیں اور یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔

۵۸۴ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ ثُمَّ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ يُلَاعِنَهَا فَاِنَّهٗ يَرِثُهَا وَلَا حَدَّ وَلَا لِعَانَ وَكَذٰلِكَ اِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ غَيْرَ اِمْرَاَتِهٖ فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ لِاَنَّهٗ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ الَّذِيْ قَذَفَهٗ يُصَدِّقُهٗ وَاِذَا قَذَفَ زَوْجَهَا ثُمَّ مَاتَ وَرِثَتْهُ لِاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لَاعَنَ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ -

محمد - ابوحنیفہ حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو حرام کاری کی تہمت لگائے پھر لعان سے پہلے وہ عورت مرجائے تو وہ مرد اس کا وارث ہوگا اور نہ حد آتی ہے اور نہ لعان اور اسی طرح اگر کوئی کسی غیر عورت کو حرام کاری کی تہمت لگائے تو اس پر بھی حد نہیں اس واسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ شائد جس کو اس نے قذف کی وہ اس کی تصدیق کرے اور اگر اس کا خاوند اس کو زنا کی تہمت لگائے پھر مرجائے تو وہ عورت اس کی وارث ہوگی اس واسطے کہ اس نے لعان نہیں کیا اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔

۵۸۵ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِذَا اَقَرَّ الرَّجُلُ بِوَلَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّنْفِيَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ -

محمد - ابوحنیفہ - مجالد بن سعید - عامر شعبی - حضرت عمر بن خطاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنے بیٹے کا لمحہ بھر اقرار کرے تو نہیں جائز ہے اس کو یہ کہ انکار کرے اس سے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

۵۸۶ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ اِذَا نَفَى الرَّجُلُ مِنْ وَلَدِهٖ ثُمَّ اَدَّعَاهُ فَلَهٗ ذٰلِكَ

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ شریح نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنے بچے سے انکار کرے کہ میرا نہیں پھر اس کا دعوے کرے کہ میرا ہے تو اس کے لئے یہ درست ہے اور اس کی نسبت اس سے ثابت ہوجاتی

وَيَلْحَقُهُ الْوَلَدُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا۔

٥٨٧۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُقِرُّ بِابْنِهٖ ثُمَّ يَنْفِيْهِ قَالَ يُلَاعِنُهَا وَيَلْزِمُ الْوَلَدَ اُمَّهٗ فَاِنْ كَانَ قَدْ طَلَّقَهَا ضُرِبَ حَدًّا وَاِنْ كَانَتْ قَدْ مَاتَتْ اُمُّهٗ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ [illegible]حِدَةٍ اِذَا اَقَرَّ بِابْنِهٖ ثُمَّ [illegible] وَهِيَ اِمْرَاَتُهٗ لَاعَنَهَا وَلَزِمَ [illegible]لَدُ اِيَّاهُ اِذَا اَقَرَّ بِهٖ [illegible]ةً لَمْ تَكُنْ لَهٗ اَنْ يَنْفِيَهٗ كَمَا قَالَ عُمَرُ رض

ہے اور وہ بچہ اس کے ساتھ لگا دیا جائے۔

امام محمدرح نے کہا کہ یہی قول ہے ہمارا اور امام ابوحنیفہ رح کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے بیٹے کا اقرار کرے پھر انکار کرے تو وہ اس سے لعان کرے اور بچہ اپنی ماں کے ساتھ لگا یا جائے اور اگر وہ اس کو طلاق دے چکا تھا تو اس کو حد ماری جائے اگرچہ اس کی ماں مرگئی ہو۔

امام محمدرح نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور ہمارا قول ہے مگر صرف ایک صورت میں کہ جب اپنے بیٹے کا اقرار کرے پھر انکار کرے اور وہ اس کی عورت ہو تو اس سے لعان کرے اور بچہ باپ کے ساتھ کر دیا جائے جب ایک بار اس کا اقرار کرے تو پھر اس کو اس سے انکار کرنا جائز نہیں۔ جیسے کہ حضرت عمر رض نے کہا۔

بَابُ (٩١) مَنْ قَذَفَ قَوْمًا جَمِيْعًا وَحَدُّ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ

اُس شخص کا بیان جو ساری قوم کو زنا کی تہمت لگائے اور آزاد اور غلام کی حد کا بیان

٥٨٨۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا افْتَرَيْتَ عَلٰى قَوْمٍ فَقُلْتَ يَا زُنَاةُ كَانَ عَلَيْكَ حَدٌّ وَاحِدٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

٥٨٩۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ قَذَفَ رَجُلًا ثُمَّ قَذَفَ اٰخَرَ قَالَ لَوْ قَذَفَ اَهْلَ الْجُمُعَةِ فَقَذَفَهُمْ جَمِيْعًا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ اِلَّا حَدٌّ وَاحِدٌ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جب تو ساری قوم کو زنا کی تہمت لگائے اور کہے کہ اے زانیو تو تجھ پر صرف ایک حد آئے گی۔

امام محمدرح نے کہا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ اگر کوئی مرد ایک مرد کو زنا کی تہمت لگائے پھر دوسرے کو تہمت لگائے اگر سب جمعہ والوں کو تہمت لگائے تو اس پر صرف ایک حد ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَوْلُنَا لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا حَدٌّ وَاحِدٌ حَتّٰى يَكْمُلَ الْحَدُّ فَإِنْ قَذَفَ إِنْسَانًا بَعْدَ كَمَالِ الْحَدِّ ضُرِبَ حَدًّا مُسْتَقْبِلًا إِلَّا أَنَّهُ يُحْبَسُ حَتّٰى يَبْرَأَ عَنِ الْأَوَّلِ ثُمَّ يُضْرَبُ الْأَوَّلُ قَالَ يُفَرَّقُ الْحَدُّ فِي أَعْضَائِهِ إِذَا جُلِدَ -

امام محمد رح نے کہا کہ یہ سب ہمارا اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ اس پر صرف ایک حد ہے یہاں تک کہ حد پوری ہو تو اگر حد پوری ہونے کے بعد کسی کو تہمت لگائے تو پھر سرے سے حد مارا جائے لیکن اس کو قید رکھا جائے یہاں تک کہ پہلی حد سے تندرست ہو پھر دُوسری حد ماری جائے اور کہا کہ حد اس کے اعضا میں متفرق کی جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَوْلُنَا فِي الْحُدُودِ كُلِّهَا إِلَّا أَنَّا لَا نَضْرِبُ الرَّأْسَ وَالْوَجْهَ وَالْفَرْجَ وَأَمَّا فِي التَّعْزِيرِ فَإِنَّهُ لَا يُفَرَّقُ فِي الْأَعْضَاءِ كَمَا يُفَرَّقُ فِي الْحُدُودِ وَلٰكِنَّهُ يُضْرَبُ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ وَهُوَ أَشَدُّ الضَّرْبِ وَلَا يُجَرَّدُ فِي حَدٍّ وَلَا تَعْزِيرٍ وَلَا غَيْرِ ذٰلِكَ -

امام محمد رح نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا اور ہمارا سب حدوں میں مگر ہم سر اور منہ اور شرمگاہ کو نہیں مارتے اور تعزیر میں اعضا میں تفریق نہ کی جائے جیسے کہ حدیں کی جاتی ہے لیکن ایک جگہ میں ماری جائے اور وہ سخت مار ہے اور ننگا نہ کیا جائے نہ حد میں اور نہ تعزیر میں اور نہ اسکے غیر میں۔

٥٩٠ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الزَّانِي يُجْلَدُ وَقَدْ وُضِعَتْ عَنْهُ ثِيَابُهُ ضَرْبًا مُبَرِّحًا وَالْقَاذِفُ يُضْرَبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ وَشَارِبُ الْخَمْرِ يُضْرَبُ مِثْلَ مَا يُضْرَبُ الْقَاذِفُ وَضَرْبُهُمَا دُونَ ضَرْبِ الزَّانِي -

محمد - ابو حنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ زنا کرنے والے کو کوڑے مارے جائیں ایسی مار کہ ہلاک کرنے والی ہو اور اس کے کپڑے اس سے اتارے جائیں اور تہمت لگانے والے کو حد ماری جائے اس حال میں کہ اس کے کپڑے اس پر ہوں۔ اور شراب پینے والے کو بھی قاذف کی طرح حد ماری جائے اور ان کی مار زانی کی مار سے کم ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَكَانَ يُجَرِّدُ الشَّارِبَ كَمَا يُجَرِّدُ الزَّانِي -

امام محمد رح نے کہا کہ یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے مگر ایک حکم میں کہ شارب الخمر کو بھی زانی کی طرح ننگا کیا جائے۔

٥٩١ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَذَفَ الْعَبْدُ أَوِ الْأَمَةُ الْحُرَّ فَحَدُّهُمَا نِصْفُ حَدِّ الْحُرِّ أَرْبَعِينَ أَرْبَعِينَ

محمد - ابو حنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی غلام یا لونڈی کسی آزاد کو حرام کاری کی تہمت لگائے تو اُن کی حد آزاد کی حد سے آدھی یعنی چالیس چالیس کوڑے ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ

امام محمد رح نے کہا کہ یہی قول ہے ہمارا

اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَقَوْلُنَا

۵۹۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْاَمَۃِ یُعْتَقُ ثُلُثُھَا اَوْ ثُلُثَاھَا ثُمَّ اسْتُسْعِیَتْ فِیْمَا بَقِیَ فَقَذَفَھَا رَجُلٌ قَالَ لَیْسَ عَلَیْہِ شَیْءٌ مَا کَانَتْ تَسْعٰی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ ھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ لَا یَرٰی عَلٰی مَنْ قَذَفَھَا حَدًّا لِاَنَّھَا عِنْدَہٗ بِمَنْزِلَۃِ الْاَمَۃِ مَادَامَتْ تَسْعٰی وَاَمَّا فِیْ قَوْلِنَا فَھِیَ حُرَّۃٌ اِذَا عُتِقَ بَعْضُھَا عُتِقَ کُلُّھَا وَعَلٰی قَاذِفِھَا الْحَدُّ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔

اور امام ابوحنیفہ کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کسی لونڈی کی ایک تہائی یا دو تہائی آزاد کی جائے پھر سعی کروائے اس چیز میں کہ باقی ہو پھر کوئی مرد اس کو حرام کاری کی تہمت لگائے۔ تو ابراہیم نے کہا کہ اس پر کچھ چیز نہیں جب تک کہ سعی کرتی رہے۔

امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا کہ جو اس کو تہمت لگائے اس پر حد نہیں اس لئے کہ وہ اس کے نزدیک بجائے لونڈی کے ہے جب تک کہ وہ محنت کرتی رہے مگر ہمارے قول میں وہ آزاد ہے کہ جب اس کا بعض آزاد ہو جائے تو سب آزاد ہو جاتی ہے اور اس کے قاذف پر حد آتی ہے۔

بَابُ (۱۹۲) التَّعْزِیْرِ

تعزیر کا بیان

۵۹۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا الْھَیْثَمُ بْنُ اَبِی الْھَیْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِیِّ قَالَ لَا یَبْلُغُ بِالتَّعْزِیْرِ اَرْبَعُوْنَ جَلْدَۃً

قَالَ مُحَمَّدٌ وَھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَقَوْلُنَا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ہیثم بن ابی الہیثم۔ عامر شعبی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ تعزیر چالیس کوڑوں کو نہ پہنچے۔

امام محمد نے کہا کہ یہی امام ابوحنیفہ کا اور ہمارا قول ہے۔

۵۹۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ کِدَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِی الْوَلِیْدُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَ حَدًّا فِیْ غَیْرِ حَدٍّ فَھُوَ مِنَ الْمُعْتَدِیْنَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ فَاَدْنَی الْحَدِّ اَرْبَعُوْنَ

محمد۔ مسعر بن کدام۔ ولید بن عثمان۔ ضحاک بن مزاحم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حد کو غیر حد میں پہنچے تو وہ حد سے بڑھ جانے والوں میں سے ہے۔

امام محمد نے کہا کہ حد کا ادنیٰ درجہ چالیس

فَلَا يَبْلُغُ بِالتَّعْزِيْرِ اِذْ بَعُوْنَ جَلْدَةً ۔

کوڑے ہیں اس لئے تعزیر کو چالیس کوڑوں کے اندر ہی رہنا چاہئے

بَابُ (۱۹۳) الْحُدُوْدِ اِذَا اجْتَمَعَتْ فِيْهَا قَتْلٌ

کئی حدوں کے جمع ہونے پر قتل کرنے کا بیان

۵۹۵ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اجْتَمَعَتْ عَلَى الرَّجُلِ الْحُدُوْدُ وَفِيْهَا الْقَتْلُ دُرِئَتِ الْحُدُوْدُ وَاُخِذَ بِالْقَتْلِ وَاِذَا اجْتَمَعَتِ الْحُدُوْدُ وَقَدْ قَتَلَ قُتِلَ وَدُفِعَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ لِاَنَّ الْقَتْلَ قَدْ اَحَاطَ بِذٰلِكَ عَلَيْهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا اِلَّا حَدَّ الْقَذْفِ فَاِنَّهُ مِنْ حُقُوْقِ النَّاسِ فَيُضْرَبُ حَدَّ الْقَذْفِ ثُمَّ يُقْتَلُ وَاِنَّمَا الَّذِيْ يَدْرَءُ عَنْهُ الْحُدُوْدَ الَّتِيْ لِلّٰهِ تَعَالٰى ۔

محمد ۔ ابو حنیفہ ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب ایک مرد پر کئی حدیں جمع ہو جائیں ۔ جن میں قتل ہو تو قتل کر لیا جائے اور باقی سب حدوں کو ساقط کیا جائے اور جب کئی حدیں جمع ہو جائیں اور ان میں قتل ہو تو قتل کیا جائے اور اس کے سوائے سب حدیں دفع کی جائیں اس واسطے کہ قتل سب کو گھیر لیتا ہے ۔

امام محمد رح نے کہا کہ یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا اور ہمارا ہے مگر حد قذف میں کہ وہ آدمیوں کے حقوق میں سے ہے اس لئے پہلے اس کو قذف کی حد ماری جائے پھر قتل کیا جائے اور ساقط تو صرف خدا ئے ذو الجلال کی حدیں ہوتی ہیں ۔

بَابُ (۱۹۴) مَنْ غَصَبَ اِمْرَاَةً نَفْسَهَا

زنا بالجبر کا بیان

۵۹۶ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ مَنْ كَانَ مِنَ النَّاسِ حُرًّا اَوْ مَمْلُوْكًا غَصَبَ اِمْرَاَةً نَفْسَهَا فَعَلَيْهِ الْحَدُّ وَلَا صَدَاقَ عَلَيْهِ قَالَ وَاِذَا وَجَبَ الصَّدَاقُ دُرِئَ الْحَدُّ وَاِذَا ضُرِبَ الْحَدُّ بَطَلَ الصَّدَاقُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا ۔

محمد ۔ ابو حنیفہ ۔ حماد ۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی مرد آزاد یا غلام کسی عورت سے جبراً زنا کرے ۔ تو اس پر حد آتی ہے اور مہر نہیں اور جب مہر واجب ہو تو حد ساقط ہو جاتی ہے اور جب حد ماری جائے تو مہر باطل ہو جاتا ہے ۔

امام محمد رح نے کہا کہ یہ سب قول امام ابو حنیفہ رح کا اور ہمارا ہے ۔

بَابُ (۱۹۵) الشُّهُوْدِ عَلَى الْمَرْاَةِ بِالزِّنَا اَحَدُهُمْ زَوْجُهَا

۵۹۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا شَهِدَ اَرْبَعَةٌ بِالزِّنَا اَحَدُهُمْ زَوْجُهَا اُقِيْمَ عَلَيْهَا الْحَدُّ وَاِذَا شَهِدُوْا وَاَحَدُهُمْ زَوْجُهَا رُجِمَتْ اِنْ كَانَ زَوْجُهَا دَخَلَ بِهَا جَازَتْ شَهَادَتُهُمْ اِذَا كَانُوْا عُدُوْلًا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا فَاِنْ كَانَ الزَّوْجُ دَخَلَ بِهَا رُجِمَتْ وَاِنْ كَانَ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا ضُرِبَتِ الْحَدَّ مِائَةَ جَلْدَةٍ۔

اگر کئی گواہ عورت کے زنا کی گواہی دیں جن میں اس کا شوہر بھی ہو

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر چار مرد عورت کے زنا کی گواہی دیں۔ کہ ان میں سے ایک اس کا خاوند ہو تو اس پر حد قائم کی جائے اور جب گواہی دیں اور ایک اس کا خاوند ہو تو اس کو سنگسار کیا جائے اگر خاوند نے اس سے صحبت کی ہو تو اُن کی گواہی جائز ہے جبکہ معتبر ہوں۔

امام محمد رحہ نے کہا۔ کہ یہی قول ہمارا اور ابوحنیفہ کا ہے کہ اگر خاوند نے اس سے صحبت کی ہو تو اس عورت کو سنگسار کیا جائے اور اگر اس سے صحبت نہ کی ہو تو اس کو سو کوڑے مارے جائیں۔

بَابُ (۱۹۶) الْبِكْرِ يَفْجُرُ بِالْبِكْرِ

۵۹۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فِي الْبِكْرِ يَفْجُرُ بِالْبِكْرِ اِنَّهُمَا يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ سَنَةً وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ نَفْيُهُمَا مِنَ الْفِتْنَةِ

۵۹۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَفٰى بِالنَّفْيِ فِتْنَةً

قَالَ مُحَمَّدٌ فَقُلْتُ لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ مَا يَعْنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بِقَوْلِهٖ كَفٰى بِالنَّفْيِ

غیر شادی شدہ کے زنا کی حد کا بیان

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابن مسعودؓ نے کہا کہ اگر کوئی کنورا کنواری سے زنا کرے تو دونوں کو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال وطن سے نکالے جائیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان دونوں کا وطن سے نکالنا فتنہ ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا وطن سے نکالنا کافی فتنہ ہے یعنی اس میں بڑا فتنہ ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے کہا کہ ابراہیم کے اس قول سے کیا مراد ہے کہ وطن

يَنْبَغِيْ أَنْ لَا يَنْفِيْ قَالَ نَعَمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ هٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَنَحْنُ نَأْخُذُ بِقَوْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رض۔

سے نکالنا فتنہ ہے؟ کیا وطن سے نہ نکالا جائے انہوں نے کہا ہاں امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہمارا اور ابو حنیفہ کا ہے کہ ہم حضرت علیؓ کے قول کو لیتے ہیں۔

بَابُ (۱۹۷) حَدِّ اللُّوْطِيِّ

لوطی کی حد کا بیان

۷۰۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ اللُّوْطِيُّ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِيْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُنَا وَإِنْ كَانَ مُحْصِنًا رُجِمَ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مُحْصِنٍ ضُرِبَ الْحَدَّ مِائَةً۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ وطی بجائے زنا کرنے والے کے ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا کہ اگر شادی شدہ ہو تو سنگسار کیا جائے اور اگر شادی شدہ نہ ہو تو سو کوڑے حد مارا جائے۔

۷۰۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ مَنْ قَذَفَ بِاللُّوْطِيَّةِ جُلِدَ الْحَدَّ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُنَا إِذَا بَيَّنَ فَلَمْ يَكُنْ فَأَمَّا إِذَا قَالَ يَا لُوْطِيُّ فَهٰذِهٖ لَهَا مَصَادِرُ غَيْرُ الْقَذْفِ فَلَا نَحُدُّهٗ حَتّٰى يُبَيِّنَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ حماد نے کہا اگر جو کوئی کسی کو مرد سے زنا کرنے کی تہمت لگائے اس کو حد ماری جائے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا جبکہ کھول کر کہے کنایۃً نہ کہے اور اگر وطی کی تہمت لگائے تو یہ لوطیہ کی مصدر ہے سوائے قذف کے تو ہم اسکو حد نہ ماریں گے یہاں تک کہ کھول کر کہے۔

بَابُ (۱۹۸) حَدِّ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ

لونڈی کے زنا کی حد کا بیان

۷۰۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ مُعْقِلَ بْنَ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيَّ أَتَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ جَارِيَةٌ لِيْ زَنَتْ قَالَ اجْلِدْهَا خَمْسِيْنَ جَلْدَةً فَقَالَ إِنَّهَا لَمْ تُحْصَنْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ معقل بن مقرن اپنی ایک لونڈی عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس لیکر آیا جس نے زنا کیا تھا عبداللہ بن مسعود نے کہا۔ کہ اس کو پچاس کوڑے مار اس نے کہا کہ یہ بیاہی ہوئی نہیں۔ عبداللہ نے کہا

إِسْلَامُهَا إِحْصَانُهَا قَالَ فَإِنَّ عَبْدًا لِي سَرَقَ مِنْ عَبْدٍ لِي آخَرَ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ مَالُكَ بَعْضُهُ فِي بَعْضٍ قَالَ إِنِّي حَلَفْتُ أَنْ لَا أَنَامَ عَلَى فِرَاشِي أَبَدًا يُرِيدُ الْعِبَادَةَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ فَقَالَ الرَّجُلُ لَوْلَا هٰذِهِ الْآيَةُ لَمْ أَسْأَلْكَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ وَكَانَ مُوسِرًا وَأَنْ يَنَامَ عَلَى فِرَاشٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَوْلُنَا إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ الْحَدُّ لَا يُقِيمُهُ إِلَّا السُّلْطَانُ وَإِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ أَوِ الْعَبْدُ كَانَ السُّلْطَانُ هُوَ الَّذِي يُقِيمُ عَلَيْهِ

کہ اس کا اسلام لانا بجائے بیاہ کے ہے معقل نے کہا کہ میرا ایک غلام میرے دوسرے غلام سے کچھ چرائے تو اس کا کیا حکم ہے عبداللہ نے کہا کہ اس پر ہاتھ کاٹنا نہیں سب تیرا مال ہے بعض اس کا بعض میں ہے یعنے خواہ اس کے پاس رہے یا اس کے پاس سب تیرا مال ہے معقل نے کہا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ بچھونے پر کبھی نہ سوؤں گا مراد اس سے عبادت کرنا ہے ابن مسعود نے یہ آیت پڑھی اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ حرام کر دو پاکیزہ چیزیں جو کہ حلال کیں اللہ پاک نے تمہارے واسطے اور نہ زیادتی کرو کہ خدا نہیں دوست رکھتا زیادتی کرنے والوں کو تو اس مرد نے کہا۔ کہ اگر یہ آیت نہ ہوتی تو میں تجھ سے نہ پوچھتا۔ لہذا عبداللہؓ نے اس کو کفارہ میں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا اور وہ مالدار تھا اور اس کو بستر پر سونے کا حکم دیا۔

امام محمد رحمہ نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا اور ہمارا ہے مگر ایک صورت میں وہ یہ کہ بادشاہ کے سوا کوئی حد نہ قائم کرے اگر غلام یا لونڈی زنا کرے تو فقط بادشاہ ہی اس کو حد مارے مالک نہ مارے۔

بَابُ مَنْ أَتَى فَرْجًا بِشُبْهَةٍ (۱۹۹)

شبہ کی بنا پر زنا کا بیان

۶۰۳ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَقَالَ مَا أُبَالِي إِيَّاهَا أَتَيْتُ أَوْ جَارِيَةَ عَوْسَجَةٍ قَالَ وَعَوْسَجَةُ مَنْكَبٌ حَمِيَّةٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ کسی نے علقمہ سے اپنی عورت کی لونڈی کا حکم پوچھا (کہ اس سے صحبت کرنی درست ہے یا نہیں) انہوں نے کہا کہ میں نہیں پرواہ کرتا کہ اپنی بیوی سے یا عوسجہ کی لونڈی سے صحبت کروں اور کہا کہ عوسجہ منکب حیہ ہے۔

امام محمد نے کہا کہ یہی قول امام ابوحنیفہ کا

وَقَوْلُنَا جَارِيَةُ امْرَأَتِهِ وَغَيْرُهَا سَوَاءٌ إِلَّا أَنَّهُ إِذَا أَتَاهَا عَلَى وَجْهِ الشُّبْهَةِ دَرَأْنَا عَنْهُ الْحَدَّ وَكَذَالِكَ بَلَغَنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ

اور ہمارا ہے کہ اپنی عورت کی لونڈی اور غیر کی برابر ہے لیکن اگر شبہ کے ساتھ اس سے صحبت کرے تو ہم اس سے حد ساقط کر دیں گے، اسی طرح ہم کو روایت حضرت علی اور ابن مسعودؓ سے پہنچی۔

۲۰۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْمُغِيرَةِ الضَّبِّيِّ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ حَرْقُوْسٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ عَلِيًّا فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِي وَقَعَ عَلَى أَمَتِي فَقَالَ صَدَقَتْ هِيَ وَمَالُهَا لِيْ قَالَ اذْهَبْ فَلَا تَعُدْ

قَالَ مُحَمَّدٌ يُدْرَأُ عَنْهُ الْحَدُّ لِأَنَّهَا شُبْهَةٌ

محمد۔ سفیان الثوری۔ مغیرہ ہیثم بن بدر۔ حرقوس۔ حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت حضرت علیؓ کے پاس آئی اور اس نے کہا، کہ میرے خاوند نے میری لونڈی سے صحبت کی، اس کے خاوند نے کہا کہ اس نے سچ کہا وہ اور اس کا مال سب میرا ہے حضرت علی نے کہا کہ جا اور پھر ایسا نہ کرنا۔

امام محمدرحمہ نے کہا کہ اس سے حد ساقط کی جائے اس لئے کہ وہ شبہ ہے۔

بَابُ دَرْءِ الْحُدُوْدِ — حدوں کے دفع کرنے کا بیان

۲۰۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ ادْرَءُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ وَإِذَا وَجَدْتُمْ لِلْمُسْلِمِ مَخْرَجًا فَادْرَءُوْا عَنْهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ حدوں کو مسلمانوں سے دفع کرو جب تک کہ تم سے ہو سکے پس امام کا اس کے معاف کرنے میں خطا کرنا اس سے بہتر ہے کہ سزا دینے میں خطا کرے اگر تم مسلمانوں کے واسطے جگہ خلاصی کی پاؤ تو اس سے حد کو دفع کرو۔

امام محمدرحمہ نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور قول ابوحنیفہ کا۔

(ف) یہ خطاب حاکموں کو ہے کہ جب تک ہو سکے حدوں کو مسلمانوں سے دفع کریں یوں کہ عذر کی تلقین کرے کہ تو دیوانہ ہو گیا ہے یا تو نے شراب پی ہے یا تو نے بوسہ لیا ہے یا تو نے ہاتھ لگایا ہے۔

۲۰۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا قَالَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد کسی عورت

الرَّجُلُ لِامْرَأَتِهِ أَنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا لَمْ أَجِدْهَا عَذْرَاءَ فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَهُوَ قَوْلُنَا۔

سے نکاح کرے اور اور کہے کہ میں نے اس کو کنواری نہیں پایا۔ تو اس پر حد نہیں۔
امام محمد رح نے کہا کہ یہی قول امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور ہمارا ہے۔

۶۰۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ لَسْتَ لِفُلَانَةٍ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا لِأَنَّهُ لَمْ يَنْفِهِ مِنْ أَبِيْهِ إِنَّمَا قَالَ لَمْ تَلِدْهُ أُمُّهُ وَإِنَّمَا النَّفْيُ الَّذِيْ يُحَدُّ فِيْهِ الَّذِيْ يَقُوْلُ لَسْتَ لِأَبِيْكَ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد کسی مرد سے کہے کہ تو فلانی عورت کا بیٹا نہیں تو اس پر حد نہیں۔
امام محمد رح نے کہا کہ یہی قول امام ابوحنیفہ کا اور ہمارا ہے کہ اس پر کچھ حد نہیں اس واسطے کہ اس نے باپ سے اس کی نفی نہیں کی صرف اس نے یہ کہا کہ اس کی ماں نے اس کو نہیں جنا اور جس انکار میں حد ماری جاتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ کہے کہ تو اپنے باپ کا نہیں۔

۶۰۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ رَجُلٌ يُحَدِّثُهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ أُتِيَ بِرَجُلٍ وَقَعَ عَلَىٰ بَهِيْمَةٍ فَدَرَأَ عَنْهُ الْحَدَّ وَأَمَرَ بِالْبَهِيْمَةِ فَأُحْرِقَتْ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ہیثم بن ابی الہیثم: ایک شخص حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے پاس ایک مرد لایا گیا جس نے کہ چارپائے سے زنا کیا تھا تو انہوں نے اس سے حد ساقط کر دی اور چارپائے کو جلانے کا حکم دیا۔

۶۰۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُوْدِ عَنْ أَبِيْ رَزِيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَتَىٰ بَهِيْمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا وَقَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٌ إِذَا كَانَتِ الْبَهِيْمَةُ لَهُ ذُبِحَتْ وَأُحْرِقَتْ وَلَمْ تُحْرَقْ بِغَيْرِ ذَبْحٍ فَإِنَّهَا مُثْلَةٌ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عاصم بن ابی النجود۔ ابورزین سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ جو چارپائے سے زنا کرے اس پر حد نہیں۔
امام محمد رح نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور امام ابوحنیفہ کا اور اگر وہ چارپایہ اس کا اپنا ہو تو ذبح کر کے جلا دیا جائے بغیر ذبح کے نہ جلایا جائے کہ وہ مثلہ ہے۔

بَابُ حَدِّ السَّكْرَانِ — نشے والوں کی حد بیان

۶۱۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عبدالکریم بن ابی المخارق

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اُتِيَ بِسَكْرَانَ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَضْرِبُوْهُ بِنِعَالِهِمْ وَهُمْ يَوْمَئِذٍ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا فَضَرَبَ كُلُّ اَحَدٍ بِنَعْلَيْهِ فَلَمَّا وُلِّيَ اَبُوْبَكْرٍ اُتِيَ بِسَكْرَانَ فَاَمَرَهُمْ فَضَرَبُوْهُ بِنِعَالِهِمْ فَلَمَّا وُلِّيَ عُمَرُ وَاسْتَخْرَجَ النَّاسَ ضَرَبَ بِالسَّوْطِ۔

رفوعاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کے پاس ایک شخص نشے کی حالت میں لایا گیا تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس کو جوتوں سے ماریں۔ اس دن چالیس آدمی تھے۔ ہر ایک نے اس کو اپنے دونوں جوتوں سے مارا۔ جب حضرت ابو بکرؓ خلیفہ ہوئے ان کے پاس ایک شخص نشے کی حالت میں لایا گیا تو انہوں نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس کو جوتے ماریں۔ چنانچہ ان لوگوں نے اس کو اپنے جوتوں سے مارا۔ پھر جب حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے اور لوگوں کو بلایا اور کوڑے سے مارا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ نَرَى الْحَدَّ عَلَى السَّكْرَانِ مِنْ نَبِيْذٍ كَانَ اَوْ غَيْرِهٖ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً بِالسَّوْطِ يُحْبَسُ حَتّٰى يَصْحُوَ وَيَذْهَبَ عَنْهُ السُّكْرُ ثُمَّ يُضْرَبُ الْحَدَّ وَيُفَرَّقُ عَلَى الْاَعْضَاءِ وَيُجَرَّدُ اِلَّا اَنَّهٗ لَا يُضْرَبُ الْفَرْجُ وَلَا الْوَجْهُ وَلَا الرَّاْسُ وَضَرْبُهٗ اَشَدُّ مِنْ ضَرْبِ الْقَاذِفِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رحؒ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں۔ کہ نشے والے کو اسی کوڑے مارے جائیں خواہ کھجور کے نچوڑ سے نشہ ہو یا کسی اور چیز سے۔ اور اس کو قید میں رکھا جائے یہاں تک کہ ہوش میں آجائے اور نشہ جاتا رہے۔ پھر حد مارا جائے اور اس کے اعضا پر متفرق کی جائے۔ اور ننگا کیا جائے مگر شرمگاہ اور منہ اور سر پر نہ مارا جائے۔ اور اس کی مار تہمت لگانے والے کی مار سے سخت ہے۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۶۱۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا شَرِبَ حَسْوَةً مِنْ خَمْرٍ ضُرِبَ قَالَ وَاَخَافُ اَنْ يَكُوْنَ السُّكْرُ مِثْلَ ذَالِكَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد شراب کا بقدر ایک بار کے پئے۔ تو حد مارا جاوے اور میں ڈرتا ہوں کہ سکر (یعنی تر کھجور کا شربت جبکہ گاڑھا ہو جائے اور کف بھی لائے) اسی کی مانند ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يُضْرَبُ الْحَدُّ فِي الْحَسْوَةِ مِنَ الْخَمْرِ فَاَمَّا مِنَ السُّكْرِ فَلَا يُحَدُّ حَتّٰى يَسْكَرَ وَلٰكِنَّهٗ يُعَزَّرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رحؒ

امام محمدؒ نے کہا کہ حد مارا جائے شراب کی حسوہ میں لیکن سکر سے حد نہ مارا جائے یہاں تک کہ نشہ لائے ولیکن تعزیر کیا جائے اور امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

(ف) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانے میں شراب پینے والے کی حد چالیس کوڑے تھے اور حضرت عمر کی ابتداء خلافت میں یہی دستور تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کوڑے مارے اور اس پر اصحاب کا اجماع ہوا اس لئے اب کسی کو اس کی مخالفت کرنی جائز نہیں۔

بَابُ (۲۰۲) حَدِّ مَنْ قَطَعَ الطَّرِيْقَ اَوْ سَرَقَ

راہزنی یا چوری کی حد کا بیان

۶۱۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ رحمہ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ -

محمد - ابوحنیفہ - قاسم بن عبدالرحمٰن - عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ چور کا ہاتھ دس درہم سے کم میں نہ کاٹا جائے -
امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا -

۶۱۳ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَكَانَ ثَمَنُهَا عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَقَالَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ اَيْضًا لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَكَانَ ثَمَنُهُ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَلَا يُقْطَعُ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ -

محمد - ابوحنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا - کہ نہ کاٹا جائے چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت سے کم میں اس کی قیمت اس وقت دس درہم تھی اور اس سے کم میں نہ کاٹا جاتا تھا -

(ف) امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک جب تین درہم چاندی کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے اور امام اعظم کے نزدیک جب دس درہم کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو ہاتھ کاٹا جائے اس سے کم میں نہیں -

۶۱۴ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ ابْنِ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا فِيْ كَثَرٍ -
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَالثَّمَرُ مَا كَانَ فِيْ رُؤُسِ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ لَمْ يُحْرَزْ فِي الْبُيُوْتِ فَلَا قَطْعَ عَلٰى مَنْ سَرَقَهُ وَالْكَثَرُ الْجُمَّارُ جُمَّارُ النَّخْلِ فَلَا قَطْعَ عَلٰى مَنْ سَرَقَهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رحمہ

محمد - ابوحنیفہ - ہیثم بن ابوہیثم شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ چور کا ہاتھ اُس پھل کے چرانے میں نہ کاٹا جائے جو درخت پر ہو اور نہ گابھے کے چرانے میں -
امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور ثمر دہ میوہ ہے کہ کھجور اور درخت کے سر پر ہو گھروں میں نہ جمع کیا گیا ہو - پس اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جو اس کو چرائے اور کثر کہتے ہیں کھجور کے گابھے کو اگر کوئی اس کو چرائے تو اس پر ہاتھ کاٹنا نہیں ہے -

(ف) امام اعظم کا یہی مذہب ہے کہ کسی تر و تازہ میوے کے چرانے میں ہاتھ کاٹنا نہیں ہے خواہ محرز ہو یا غیر محرز اور اسی طرح میوہ خشک کہ درخت پر ہو اور زراعت کہ کاٹکر خرمن میں جمع نہ کیا ہو اور امام شافعی اور مالک کے نزدیک ان سب چیزوں میں ہاتھ کاٹنا ہے۔ اگر محرز ہوں اور جو چیزیں حقیر ہیں مثلاً لکڑی گھانس نرسل مچھلی وغیرہ تو ان میں بھی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔

۶۱۵ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِذَا سَرَقَ الرَّجُلُ قُطِعَتْ يَدُهُ الْيُمْنٰى فَاِنْ عَادَ قُطِعَتْ رِجْلُهُ الْيُسْرٰى فَاِنْ عَادَ ضَمِنَ السِّجْنَ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا اِنِّيْ لَاَ سْتَحِيْ مِنَ اللّٰهِ اَنْ اَدَعَهُ لَيْسَتْ لَهٗ يَدٌ يَاْكُلُ بِهَا وَيَسْتَنْجِيْ بِهَا وَرِجْلٌ يَمْشِيْ عَلَيْهَا۔

محمد - ابو حنیفہ - عمرو بن مرہ عبد اللہ بن سلمہ - حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا کہ جب کوئی مرد چوری کرے تو اس کا داہنا ہاتھ کاٹا جائے پھر اگر چوری کرے تو اس کا بایاں پاؤں کاٹا جائے پھر اگر چوری کرے تو قید خانے میں قید کیا جائے یہاں تک کہ بہتر بات کہے کہ میں خدا سے شرم کرتا ہوں کہ اس کو چھوڑوں اس حال میں کہ نہ اس کا ہاتھ ہو جس سے وہ کھائے۔ اور استنجا کرے اور نہ پاؤں ہو کہ اس سے چلے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا يُقْطَعُ مِنَ السَّارِقِ اِلَّا يَدُهُ الْيُمْنٰى وَرِجْلُهُ الْيُسْرٰى لَا يَزَادُ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا اِذَا كَثُرَ السَّرِقَةُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ وَلٰكِنَّهٗ يُعَزَّرُ وَيُحْبَسُ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد رحمہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور چور کا صرف دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹا جائے اس سے زیادہ کچھ نہ کاٹا جائے جبکہ بہت بار چوری کرے لیکن اس کو تعزیر دی جائے اور قید کیا جائے یہاں تک کہ بہتر بات کہے یعنے توبہ کرے اور قول امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) پہلے دایاں ہاتھ کا کاٹنا پھر بایاں پاؤں کا کاٹنا تو سب کے نزدیک ہے اور تیسری اور چوتھی بار میں بایاں ہاتھ اور دایاں پاؤں کاٹنے میں اختلاف ہے امام شافعی کے نزدیک درست ہے اور امام اعظم کے نزدیک تیسری اور چوتھی بار میں کاٹنا درست نہیں بلکہ قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے۔

۶۱۶ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُقْطَعُ السَّارِقُ وَيَضْمَنُ۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ چور کا ہاتھ کاٹا جائے اور مال کا بدلہ دے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا اِذَا قُطِعَ السَّارِقُ بَطَلَ عَنْهُ ضَمَانُ السَّرِقَةِ اِلَّا اَنْ تُوْجَدَ السَّرِقَةُ بِعَيْنِهَا فَتُرَدُّ

امام محمد رحمہ نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے جب چور کا ہاتھ کاٹا جائے تو چوری کا بدلہ باطل ہو جاتا ہے مگر یہ کہ اگر چوری کا مال بعینہٖ پایا جائے تو اس

عَلٰى صَاحِبِهَا وَهُوَ قَوْلُ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ وَاَبِيْ حَنِيْفَةَ ۔

۷۱۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ كَبْشَةَ قَالَ اُتِيَ اَبُوالدَّرْدَاءِ بِجَارِيَةٍ سَوْدَاءَ قَدْ سَرَقَتْ وَهُوَ عَلٰى دِمَشْقَ فَقَالَ يَا سَلَامَةُ اَسَرَقْتِ قُوْلِيْ لَا فَقَالَتْ لَا فَقَالُوْا اَتُلَقِّنُهَا يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ اَتَيْتُمُوْنِيْ بِامْرَاَةٍ لَا تَدْرِيْ مَا يُرَادُ بِهَا فَتَعْتَرِفَ فَاَقْطَعَهَا ۔

۷۱۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اُتِيَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ بِسَارِقٍ فَقَالَ اَسَرَقْتَ قُلْ لَا فَقَالَ لَا فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَمَّا نَحْنُ فَنَقُوْلُ لَا يَنْبَغِيْ لِلْحَاكِمِ اَنْ يَقُوْلَ لَهٗ اَسَرَقْتَ وَلٰكِنْ يَسْكُتُ عَنْهُ حَتّٰى يُقِرَّ اَوْ يَدَعَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَاِنَّمَا اَرَاهُمَا قَالَا لِلسَّارِقَيْنِ قُوْلَا لَا بِقَوْلِهِمَا اَسَرَقْتُمَا مَخَافَةَ اَنْ يُجِيْبَاهُمْ بِنَعَمْ مِمَّا يَسْاَلَانِهِمَا اَيُّهُمَا وَلَمْ يَفْعَلَا وَكَذٰلِكَ قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ فِي الشَّاهِدِ يَشْهَدُ عِنْدَ الْحَاكِمِ لَا يَنْبَغِيْ لِلْحَاكِمِ اَنْ يَقُوْلَ لَهٗ اَتَشْهَدُ بِكَذَا وَكَذَا مَخَافَةَ اَنْ يَقُوْلَ نَعَمْ وَلٰكِنْ يَدَعُهٗ حَتّٰى يَاْتِيَ بِمَا عِنْدَهٗ مِنَ الشَّهَادَةِ فَاِنْ كَانَتْ شَهَادَةً قَاطِعَةً اَنْفَذَهَا وَاِنْ كَانَتْ

کے مالک کو پھیر دیا جائے اور شعبی اور ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابراہیم بن محمد منتشر اپنے باپ سے وہ یزید بن ابی کبشہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابودرداء کے پاس ایک سیاہ لونڈی لائی گئی کہ جس نے چوری کی تھی اور وہ دمشق پر حاکم تھے تو ابودرداء نے کہا کہ کیا تو نے چوری کی ہے تو کہہ نہیں اس نے کہا نہیں تو لوگوں نے کہا کہ کیا تو اس کو سکھاتا ہے اے ابودرداء اس نے کہا کہ تم میرے پاس ایک عورت لائے ہو جو نہیں جانتی کہ اس سے کیا مراد ہے۔ مگر اقرار کرے کہ میں اس کا ہاتھ کاٹوں۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابومسعود رض کے پاس ایک چور لایا گیا انہوں نے کہا کہ کیا تو نے چوری کی تو کہہ نہیں اس نے کہا نہیں تو انہوں نے اس کو چھوڑ دیا۔

امام محمد رح نے کہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ حاکم کے لئے مناسب نہیں ہے کہ اس کو کہے کہ کیا تو نے چوری کی لیکن اس سے چپ رہے یہاں تک کہ اقرار کرے یا انکار اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

امام محمد رح نے کہا کہ ہماری رائے یہ ہے کہ ابودرداء اور ابومسعود رض نے جو اُن کو کہا کہ کہو نہیں جب کہ انہوں نے کہا کہ تم نے چوری کی ہے تو اس ڈر سے کہا کہ شاید وہ ان کے سوال کے جواب میں ہاں کہہ بیٹھیں اور چوری نہ کی ہو اور اسی طرح کہا ہے امام ابوحنیفہ نے گواہ کے حق میں جو حاکم کے نزدیک گواہی دے اور حاکم کے لئے مناسب نہیں کہ اس کو کہے کہ کیا تو گواہی دیتا ہے اس طرح اس ڈر سے کہ ہاں کہہ بیٹھے لیکن اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ جو اس کے پاس گواہی ہو

غَيْرُنَا لِعِلَّةٍ رَدَّهَا وَكَذٰلِكَ الْمُعَدَّلُ

۶۱۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ فَقَطَعَ الطَّرِيْقَ فَأَخَذَ الْمَالَ وَقَتَلَ فَالْوَالِيْ أَنْ يَقْتُلَهُ أَيَّةَ قِتْلَةٍ شَاءَ إِنْ شَاءَ قَتَلَهُ صَلْبًا وَإِنْ شَاءَ قَتَلَهُ بِغَيْرِ قَطْعٍ وَلَا صَلْبٍ وَإِنْ شَاءَ قَطَعَ يَدَهُ وَرِجْلَهُ مِنْ خِلَافٍ ثُمَّ قَتَلَهُ وَإِنْ أَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ قَطَعَ يَدَهُ وَرِجْلَهُ مِنْ خِلَافٍ فَإِنْ لَمْ يَأْخُذِ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ أُوْجِعَ عُقُوْبَةً وَحُبِسَ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَبِهٖ نَأْخُذُ إِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ إِنْ قَتَلَ وَأَخَذَ الْمَالَ قُتِلَ صَلْبًا وَلَمْ يُقْطَعْ يَدُهُ وَلَا رِجْلُهُ وَإِذَا اجْتَمَعَ حَدَّانِ أَحَدُهُمَا يَأْتِيْ عَلٰى صَاحِبِهٖ بُدِئَ بِالَّذِيْ يَأْتِيْ عَلٰى صَاحِبِهٖ وَدُرِئَ الْآخَرُ۔

۶۲۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِيْ سَارِقٍ سَرَقَ فَأُخِذَ فَانْفَلَتَ ثُمَّ سَرَقَ فَأُخِذَ الثَّانِيَةَ قَالَ يُقْطَعُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَلَا نَرٰى عَلَيْهِ إِلَّا قَطْعًا وَاحِدًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

۶۲۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ

بیان کرے اگر گواہی یقینی ہو تو اس کو جاری کرے ورنہ رد کرے اور معدل کا بھی حکم ہے۔

محمد - ابوحنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد نکلے اور راہزنی کرے یعنے ڈاکہ مارے اور مال چھین لے اور قتل کر ڈالے تو مقتول کے وارث کو اختیار ہے کہ جس طرح چاہے اس کو قتل کرے اگر چاہے تو سولی پڑھا کر مارے اور اگر چاہے بغیر قطع اور سولی کے قتل کرے اور اگر چاہے تو اس کا ہاتھ اور پاؤں مقابل کا کاٹے پھر اس کو مار ڈالے اور اگر راہزن فقط مال لے [illegible] مارے نہیں تو اس کا ہاتھ اور پاؤں مقابل کا کاٹا جائے اور اگر نہ مال لے اور نہ قتل کرے تو تکلیف دیا جائے مارے اور قید کیا جائے یہاں تک کہ نیک بات کہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور اسی کو ہم لیتے ہیں لیکن ایک صورت میں کہ اگر قتل کرے اور مال لے تو اس کو سولی چڑھا کر مارا جائے اور اس کا ہاتھ پاؤں نہ کاٹا جائے اور اگر دو حدیں جمع ہو جائیں کہ ایک دوسرے کے بعد ہوں تو پچھلی کیساتھ ابتدا کی جائے اور دوسری دفع کی جائے (جیسے ہاتھ کاٹنا دوبارہ جب ہو تو پچھلی بار لیجائے اور پہلی ساقط کی جائے۔

محمد - ابوحنیفہ - حماد ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک چور کے حق میں کہ چوری کی اور پکڑا گیا پھر بھاگ گیا پھر چوری کی اور دوسری بار پکڑا گیا تو ابراہیم نے کہا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اس کا فقط ایک بار کاٹنا لازم ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

محمد - ابوحنیفہ - ایک شخص حسن بصری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے کہا ہے کہ اوچکے کا ہاتھ

عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ لَا یُقْطَعُ مُخْتَلِسٌ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

نہ کاٹا جائے۔
امام محمد رحمہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ۲۰۳ حَدِّ النَّبَّاشِ

کفن چور کی حد کا بیان

۶۲۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّہٗ قَالَ فِی النَّبَّاشِ اِذَا نَبَشَ عَنِ الْمَوْتٰی فَسَلَبَھُمْ اَنَّہٗ یُقْطَعُ وَقَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ لَا یُقْطَعُ لِاَنَّہٗ مَتَاعٌ غَیْرُ مُحْرَزٍ وَلٰکِنَّہٗ یُوْجَعُ ضَرْبًا وَ یُحْبَسُ حَتّٰی یُحْدِثَ خَیْرًا۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبَلَغَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ اَفْتٰی مَرْوَانَ ابْنِ الْحَکَمِ اَنْ لَا یَقْطَعَہٗ وَھُوَ قَوْلُنَا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کفن چور کے حق میں کہا کہ جب کوئی مردوں کی قبریں کھودے اور ان کا کفن چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے اور امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے اس لئے کہ وہ اسباب غیر محرز ہے یعنے حفاظت میں نہیں ہے لیکن اس کو مار سے تکلیف دی جائے اور قید کیا جائے یہانتک کہ توبہ کرے۔
امام محمد رحمہ نے کہا کہ پہنچی ہم کو روایت ابن عباس رض سے کہ انہوں نے مروان کو فتویٰ دیا کہ اس کا ہاتھ نہ کاٹے اور یہی قول ہمارا ہے۔

بَابُ۲۰۴ شَھَادَۃِ اَھْلِ الذِّمَّۃِ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ

مسلمانوں کے معاملہ میں ذمیوں کی شہادت کا بیان

۶۲۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی شَھَادَۃُ بَیْنِکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ حِیْنَ الْوَصِیَّۃِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْکُمْ اَوْ اٰخَرَانِ مِنْ غَیْرِکُمْ اِلٰی اٰخِرِھَا قَالَ مَنْسُوْخَۃٌ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاِنَّمَا یَعْنِیْ بِھٰذِہِ الشَّھَادَۃِ فِی السَّفَرِ عِنْدَ حَضْرَۃِ الْمَوْتِ عَلَی الْوَصِیَّۃِ اِذَا لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ جَازَتْ شَھَادَۃُ اَھْلِ الذِّمَّۃِ عَلٰی وَصِیَّۃِ الْمُسْلِمِ نُسِخَ ذٰلِکَ فَلَا یَجُوْزُ عَلٰی وَصِیَّۃِ الْمُسْلِمِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے اس آیت شہادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت کے متعلق فرمایا کہ یہ منسوخ ہے
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔ اس سے مراد سفر میں موت کے وقت وصیت پر گواہ مقرر کرنا ہے۔ اہل ذمہ کی شہادت مسلم کی وصیت پر جائز ہے یہ حکم منسوخ ہو گیا ہے اس لئے مسلمان کی

وَلَاغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرٍ اِلَّا الْمُسْلِمِيْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

وصیت پر اور نہ اس کے علاوہ کسی کام پر مسلمانوں کے علاوہ کسی کی گواہی جائز ہے۔

بَابُ (۲۰۵) شَهَادَةِ الْحُدُوْدِ

حدود کی شہادت کا بیان

۶۲۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ نَصْرَانِيٍّ قَذَفَ مُسْلِمَةً فَضُرِبَ الْحَدَّ ثُمَّ اَسْلَمَ اَنَّهٗ جَائِزُ الشَّهَادَةِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ لِاَنَّهٗ لَمْ يُضْرَبْ حَدًّا فِي الْاِسْلَامِ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی نصرانی مسلمان عورت کو زنا کی تہمت لگائے اور حد مارا جائے پھر اسلام لائے تو اس کی گواہی درست ہے۔

امام محمدرح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا اس واسطے کہ وہ اسلام میں حد مارا نہیں گیا۔

۶۲۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا جُلِدَ الْقَاذِفُ لَمْ تَجُزْ شَهَادَتُهٗ اَبَدًا وَقَالَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا قَالَ يُرْفَعُ عَنْهُ اسْمُ الْفِسْقِ فَاَمَّا الشَّهَادَةُ فَلَا تَجُوْزُ اَبَدًا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جب تہمت لگانے والے کو حد ماری جائے تو اس کی گواہی کبھی درست نہیں اور اس آیت کی تفسیر میں کہ "مگر جنہوں نے توبہ کی اس کے پیچھے اپنی اصلاح کی" کہا کہ دور کیا جائے ان سے نام گناہ کا۔ اور شہادت تو وہ کبھی جائز نہیں۔

امام محمدرح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۶۲۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اُجِيْزُ شَهَادَةَ الْقَاذِفِ اِذَا تَابَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاخُذُ بِهٰذَا

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ہیثم سے روایت کرتے ہیں کہ عامر شعبی نے کہا کہ جب قاذف توبہ کرے تو میں اس کی گواہی درست رکھتا ہوں۔

امام محمدرح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۶۲۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ اَتَاهُ اَقْطَعُ بَنِيْ اَسَدٍ فَقَالَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ہیثم۔ عامر شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد ہاتھ کٹا قبیلہ بنی اسد کا شریح کے پاس آیا اور وہ اُن کے برگزیدہ لوگوں میں سے تھا۔

أَتَقْبَلُ شَهَادَتِي وَكَانَ مِنْ خِيَارِهِمْ فَقَالَ نَعَمْ وَأَرَاكَ لِذَلِكَ أَهْلًا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ كُلُّ مَحْدُودٍ فِي سَرِقَةٍ أَوْ زِنًا أَوْ غَيْرِهِ إِلَّا إِذَا تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ إِلَّا الْمَحْدُودَ فِي الْقَذْفِ خَاصَّةً لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا۔

تو اس نے کہا کہ تو میری گواہی قبول کرتا ہے انہوں نے کہا ہاں اور میں تجھ کو اس کے لائق دیکھتا ہوں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جس آدمی کو چوری یا زنا یا کسی اور امر میں حد مارا جائے پھر توبہ کرے تو اس کی گواہی قبول ہے مگر جو خاص قذف میں حد مارا جائے اس کی گواہی نہ قبول کی جائے اس لئے کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ ان کی گواہی کبھی نہ مانو۔

بَابُ (۲۰۶) شَهَادَةِ الزُّوْرِ

جھوٹی گواہی کا بیان

۶۲۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ إِذَا أُخِذَ شَاهِدُ زُوْرٍ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ قَالَ لِلرَّسُوْلِ قُلْ لَهُمْ أَنَّ شُرَيْحًا يُقْرِئُكُمُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ إِنَّا أَخَذْنَا هٰذَا شَاهِدَ زُوْرٍ فَاحْذَرُوْهُ وَإِنْ كَانَ مِنَ الْعَرَبِ أُرْسِلَ بِهِ إِلٰى مَسْجِدِ قَوْمِهِ أَجْمَعَ مَا كَانَ فَقَالَ لِلرَّسُوْلِ مِثْلَ مَا قَالَ فِي الْمَرَّةِ الْأُوْلٰى۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كَانَ يَأْخُذُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَلَا يَرٰى عَلَيْهِ ضَرْبًا وَأَمَّا فِي قَوْلِنَا فَإِنَّا نَرٰى عَلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ التَّعْزِيْرَ وَلَا يُبْلَغُ بِهِ أَرْبَعِيْنَ سَوْطًا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم بن ابی الہیثم۔ ایک شخص سے جس سے وہ شریح سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی جھوٹا گواہ پکڑا جاتا اور اہل عجم سے ہوتا تو شریح ایلچی کو کہتے کہ ان سے کہہ کہ شریح تم کو سلام کہتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ ہم نے یہ جھوٹا گواہ پکڑا تم اس سے بچو اور اگر عرب سے ہوتا تو اس کو اپنی قوم کی مسجد میں بھیجتے جب لوگ معمول سے بہت زیادہ جمع ہوتے اور کہتے ایلچی کو جیسا پہلی بار کہا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو امام ابو حنیفہ لیتے تھے اور اس پر مار نہیں دیکھتے تھے (بلکہ فقط لوگوں میں مشہور کرنا کافی سمجھتے تھے) لیکن ہمارے نزدیک تو اس کے ساتھ اس پر تعزیر آتی ہے۔ اور تعزیر چالیس کوڑوں سے کم ہی ہو۔

۶۲۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ شَاهِدَ الزُّوْرِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَرْبَعِيْنَ سَوْطًا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ایک شخص عامر شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جھوٹے گواہ کو چالیس کوڑوں سے کم مارتے تھے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔

بَابُ شَهَادَةِ النِّسَاءِ وَمَا يَجُوْزُ مِنْهَا وَمَالَا يَجُوْزُ

عورتوں کی گواہی کے جائز یا ناجائز ہونے کا بیان

۶۳۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ شَهَادَةُ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ جَائِزَةٌ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْحُدُوْدَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ نَحْنُ نَقُوْلُ مَا خَلَا الْحُدُوْدَ وَالْقِصَاصَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ عورتوں کی گواہی مردوں کے ساتھ ہر چیز میں سوائے حدود کے جائز ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ ہم کہتے ہیں کہ سوائے حدود اور قصاص کے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا۔

۶۳۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ كَانَ يُجِيْزُ شَهَادَةَ الْمَرْاَةِ عَلَى الْاِسْتِهْلَالِ فِي الصَّبِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ اِذَا كَانَتْ عَدْلًا مُسْلِمَةً وَكَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ يَقُوْلُ لَا تُقْبَلُ عَلَى الْاِسْتِهْلَالِ اِلَّا شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ اَوْ رَجُلٌ وَامْرَاَتَيْنِ فَاَمَّا الْوِلَادَةُ مِنَ الزَّوْجَةِ تُقْبَلُ فِيْهَا شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ اِذَا كَانَ عَدْلًا فَهٰذَا عِنْدَنَا سَوَاءٌ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم بچے کے آواز سے رونے پر عورت کی گواہی کو جائز رکھتے تھے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ جبکہ عورت معتبر مسلمان ہو اور امام ابوحنیفہ کہتے تھے کہ بچے کے آواز کرنے پر صرف دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی قبول کی جائے لیکن اپنی بی بی کے بچہ جننے پر ایک عورت کی گواہی قبول ہے جبکہ معتبر مسلمان ہو تو یہ ہمارے نزدیک برابر ہے (یعنی اگر عورت دعویٰ کرے کہ میرا بیٹا ہے اور ایک عورت آزاد مسلمان اس کی گواہی دے تو اس کی گواہی ہمارے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک مقبول ہے۔)

بَابُ مَنْ لَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهٗ لِلْقَرَابَةِ وَ غَيْرِهَا

قرابت داروں کے لئے گواہی کے مقبول نہ ہونے کا بیان

۶۳۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ اَرْبَعَةٌ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ اَلْمَرْاَةُ لِزَوْجِهَا وَالزَّوْجُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ہیثم سے روایت کرتے ہیں کہ شریح نے کہا کہ چار آدمی ہیں جن کی گواہی ایک دوسرے کے لئے درست نہیں عورت کی گواہی خاوند کے لئے درست نہیں اور خاوند کی گواہی عورت کے

لِامْرَأَتِهِ وَالْأَبِ لِابْنِهِ وَالِابْنِ لِأَبِيهِ وَالشَّرِيكِ لِشَرِيكِهِ وَالْمَحْدُودِ حَدًّا لِيَ قَاذِفٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ إِلَّا أَنَّا نَقُولُ تَجُوزُ شَهَادَةُ الشَّرِيكِ لِشَرِيكِهِ فِي غَيْرِ شَرِكَتِهِمَا۔

۶۳۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا وَالزَّوْجِ لِامْرَأَتِهِ وَلَا الْأَبِ لِابْنِهِ وَلَا الِابْنِ لِأَبِيهِ وَلَا الشَّرِيكِ لِشَرِيكِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

لئے درست نہیں۔ اور باپ کی بیٹے کے لئے درست نہیں اور بیٹے کی باپ کیلئے درست نہیں اور شریک کی شریک کیلئے درست نہیں اور جو قذف میں حد مارا جائے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا لیکن ہم کہتے ہیں۔ کہ شریک کی شریک کے لئے گواہی درست ہے جبکہ شرکت کے علاوہ کسی اور امر میں ہو۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم سے روایت کرتے ہیں کہ عامر شعبی نے کہا کہ نہیں جائز ہے گواہی عورت کی اپنے خاوند کے لئے اور نہ خاوند کی اپنی عورت کے لئے اور نہ باپ کی بیٹے کے لئے اور نہ بیٹے کی باپ کے لئے اور نہ شریک کی شریک کے لئے اور اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔

بَابُ (۲۰۹) شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ — نابالغ لڑکوں کی گواہی کا بیان

۶۳۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ كَتَبَ هِشَامٌ إِلَى ابْنِ هُبَيْرَةَ يَسْأَلُهُ عَنْ خَمْسٍ عَنْ شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ وَعَنْ جِرَاحَاتِ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ وَعَنْ دِيَةِ الْأَصَابِعِ وَعَنْ عَيْنِ الدَّابَّةِ وَالرَّجُلِ يُقِرُّ بِوَلَدِهِ عِنْدَ الْمَوْتِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ شَهَادَةَ الصِّبْيَانِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ جَائِزَةٌ إِذَا اتَّفَقُوا وَجِرَاحَاتُ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ يَسْتَوِيَانِ فِي السِّنِّ وَالْمُوضِحَةِ وَتَخْتَلِفَانِ فِيمَا سِوَى ذَٰلِكَ وَدِيَةُ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ وَفِي عَيْنِ الدَّابَّةِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ شریح سے روایت کرتے ہیں کہ ہشام نے پانچ چیزیں پوچھنے کے لئے ابن ہبیرہ کو لکھا ایک لڑکوں کی گواہی دوسرے عورتوں اور مردوں کے زخموں تیسرے انگلیوں کی دیت چوتھے چارپائے کی آنکھ پانچویں اس مرد کے متعلق جو موت کے وقت اپنے بیٹے کا اقرار کرے تو ابن ہبیرہ نے اس کی طرف لکھا کہ لڑکوں کی گواہی آپس میں ایک دوسرے پر درست ہے جب کہ متفق ہوں اور عورتوں اور مردوں کے زخم دانت اور موضحہ میں برابر ہیں (یعنی جو مرد کے دانت کی دیت ہے وہی عورت کے دانت کی دیت ہے) اور اُن کے سوائے اور زخموں میں مختلف ہیں اور ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے اور اگر کوئی چارپائے کی

رُبُعُ ثُمُنِهَا وَالرَّجُلُ يُقِرُّ بِوَلَدٍ عِنْدَ الْمَوْتِ أَنَّهُ أَصْدَقُ مَا يَكُونُ عِنْدَ الْمَوْتِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ إِلَّا فِي خَصْلَتَيْنِ أَحَدُهُمَا شَهَادَةُ الصِّبْيَانِ عِنْدَنَا بَاطِلَةٌ اتَّفَقُوا أَوِ اخْتَلَفُوا لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَإِنْ لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ وَالصِّبْيَانُ لَيْسُوا مِمَّنْ يُوصَفُ أَنْ يَكُونُوا عُدُولًا وَلَا مِمَّنْ يُرْضَى بِهِ مِنَ الشُّهَدَاءِ وَالْخَصْلَةُ الْأُخْرٰى جِرَاحَاتُ النِّسَاءِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ جِرَاحَاتِ الرِّجَالِ فِي السِّنِّ وَالْمُوضِحَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رح

ایکہ پھوڑدے تو اس کے قیمت کی چوتھائی لازم ہے اور جو مرد موت کے وقت اپنے بیٹے کا اقرار کرے اس کا اقرار سچا ہے کہ وہ موت کے وقت زیادہ تر سچا کہتا ہے۔

امام محمد رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مگر دو حکموں میں ایک یہ کہ لڑکوں کی گواہی ہمارے نزدیک باطل ہے خواہ متفق ہوں یا مختلف اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ گواہ مقرر کرو اپنے میں سے دو عادل کو اور گواہ کرو دو گواہ مقرر کرو اپنے مردوں میں سے پھر اگر دو مرد نہ ہوں۔ تو ایک مرد اور دو عورتیں جن گواہوں کو تم پسند کرتے ہو لڑکے ان لوگوں میں سے نہیں کہ ان کو عادل کہا جائے اور نہ ان لوگوں میں سے کہ ان کو گواہوں سے پسند کیا جائے اور دوسرا حکم یہ ہے کہ عورتوں کے زخموں کی آدھی دیت ہے مردوں کے زخموں سے دانت اور موضحہ میں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رہ کا۔

۶۳۵- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ لَا تَجُوْزُ فِيْهَا شَهَادَةُ النِّسَاءِ الزِّنَا وَالْقَذْفُ وَشُرْبُ الْخَمْرِ وَالسُّكْرُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ چار چیزیں ہیں جن میں عورتوں کی گواہی درست نہیں زنا اور قذف اور شراب کا پینا اور نشے کا ہونا۔

امام محمد رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

بَابُ (۲) مَا يَجُوْزُ مِنَ الْوَصِيَّةِ — کس حد تک وصیت جائز ہے

۶۳۶- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَيَّ يَعُوْدُنِيْ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ قَالَ لَا فَقُلْتُ بِالنِّصْفِ قَالَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عطاء بن سائب۔ سائب سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کو آئے تو میں نے کہا کہ یا حضرت میں اپنے سب مال کی وصیت کا ارادہ کرتا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں میں نے عرض کی کہ آدھا مال خیرات

لا تفعلت بالثلث قال الثلث كثير لا تدع أهلك يتكففون الناس۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ لَا يَجُوْزُ الْوَصِيَّةُ لِاَحَدٍ بِاَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ فَاِنْ اَوْصٰى بِاَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ فَاَجَازَ ذٰلِكَ الْوَرَثَةُ بَعْدَ مَوْتِهٖ فَهُوَ جَائِزٌ وَلَيْسَ لِلْوَارِثِ اَنْ يَرْجِعَ فِيْمَا اَجَازُوْهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

۷۳۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِي الرَّجُلِ يُوْصِيْ بِالْوَصِيَّةِ فَيُجِيْزُهَا الْوَرَثَةُ فِيْ حَيَاتِهٖ ثُمَّ يَرُدُّوْنَهَا بَعْدَ مَوْتِهٖ قَالَ ذٰلِكَ يُكْرَهُ وَلَا يَجُوْزُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ اِجَازَةُ الْوَرَثَةِ لِلْوَصِيَّةِ قَبْلَ الْمَوْتِ وَهِيَ الثُّلُثُ اَوْ اَكْثَرُ مِنَ الثُّلُثِ فَذٰلِكَ جَائِزٌ وَلَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَرْجِعُوْا فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

کردوں حضرت نے فرمایا کہ نہیں۔ پھر میں نے عرض کی کہ تہائی مال خیرات کر لیں کی وصیت کروں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تہائی مال میں وصیت کرا اور تہائی بھی بہت ہے تو اپنے وارثوں کو محتاج دچھوڑ کر لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کریں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ تہائی سے زیادہ کی وصیت کسی کے لئے جائز نہیں اور اگر تہائی سے زیادہ کی وصیت کرے اور اس کے مرنے کے بعد اس کے وارث اس کو جائز رکھیں تو درست ہے اور نہیں جائز ہے وارث کو رجوع کرنا اس چیز میں کہ جائز رکھیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ قاسم بن عبدالرحمن۔ عبدالرحمن عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص وصیت کرے اور اس کی زندگی میں اس کے وارث اس کو جائز رکھیں پھر اس کے مرنے کے بعد اس میں رجوع کریں تو عبداللہ نے کہا کہ یہ مکروہ ہے اور جائز نہیں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ موت سے پہلے وارثوں کا وصیت کو جائز رکھنا اور وہ تہائی ہو یا تہائی سے زیادہ ہو تو یہ جائز ہے۔ اور اس میں رجوع کرنا ان کے لئے جائز نہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

بَابُ (۲) الرَّجُلِ يُوْصِيْ بِالْوَصَايَا اَوْ بِالْعِتْقِ

چند وصیتیں یا غلام آزاد کرنے کی وصیت کا بیان

۷۳۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ فِي الْوَصِيَّةِ فُلَانٌ حُرٌّ فَاَعْطُوْا

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جب کوئی شخص وصیت میں کہے کہ فلاں غلام آزاد ہے اور فلاں کو ہزار درہم

فُلَانًا أَلْفَ دِرْهَمٍ بُدِئَ بِالْعِتْقِ وَإِذَا قَالَ أَعْتِقُوْا فُلَانًا وَأَعْطُوْا فُلَانًا كَذَا وَكَذَا فَبِالْحِصَصِ فَإِذَا قَالَ أَعْطُوْا فُلَانًا هٰذَا الْعَبْدَ بِعَيْنِهٖ وَأَعْطُوْا فُلَانًا كَذَا وَكَذَا بُدِئَ بِهٰذَا الَّذِيْ بِعَيْنِهٖ مِنَ الثُّلُثِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ فِيْمَا وَصَفْتُ مِنَ الْعِتْقِ فَإِذَا قَالَ أَعْطُوْا فُلَانًا هٰذَا الْعَبْدَ بِعَيْنِهٖ وَأَعْطُوْا فُلَانًا كَذَا تَحَاصَّا فِي الثُّلُثِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۔

۶۳۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُوْصِيْ لِلرَّجُلِ لِعَبْدٍ بِعَيْنِهٖ وَيُوْصِيْ لِآخَرَ بِثُلُثِ مَالِهٖ فَقَالَ يُعْطِيْ هٰذَا الْعَبْدَ وَيُعْطِيْ هٰذَا مَا بَقِيَ إِنْ بَقِيَ شَيْءٌ وَإِنْ أَوْصٰى لِهٰذَا بِمِائَةِ دِرْهَمٍ وَلِهٰذَا بِثُلُثِ مَالِهٖ أُعْطِيَ هٰذَا مِائَةً وَالْآخَرُ مَا بَقِيَ ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّ صَاحِبَيِ الْوَصِيَّةِ يَتَحَاصَّانِ فِي الثُّلُثِ بِوَصِيَّتِهِمَا وَلَا يَكُوْنُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا أَحَقَّ بِالثُّلُثِ مِنْ صَاحِبِهٖ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۔

۶۴۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ

دو تو پہلے غلام آزاد کیا جائے اور اگر کہے کہ فلاں کو آزاد کر دو اور فلاں کو اتنا اتنا مال دو تو پہلے مال دیا جائے اور اگر کہے کہ فلاں کو یہ غلام دے دو اور فلاں کو اتنا اتنا مال دو۔ تو پہلے تہائی میں سے غلام دیا جائے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس چیز میں جو بیان کی آزاد کرنے سے (یعنی پہلے غلام آزاد کیا جائے پھر اس کے بعد اگر کچھ تہائی سے بچے تو دوسری وصیت جاری کی جائے والا خیر) اور اگر کہے کہ فلاں کو بعینہٖ یہ غلام دے دو اور فلاں کو اتنا اتنا مال دو تو دونو تہائی میں خاص ہوں گے (یعنی فقط تہائی میں سے دونوں کو حصہ دیا جائے تہائی سے زیادہ دینا درست نہیں) اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں جو آدمی ایک شخص کے لئے کسی معین غلام کی اور دوسرے کے لئے تہائی مال کی وصیت کرے تو پہلے یہ غلام دیا جائے اور جو تہائی سے جو باقی رہے وہ دوسرے کو دیا جائے اگر کوئی چیز باقی رہے اور اگر ایک کے لئے سو درم کی وصیت کی اور ایک کے لئے تہائی مال کی وصیت کی تو پہلے کو سو درم دیا جائے اور جو باقی رہے تو دوسرے کو دیا جائے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے لیکن وصیت والے دونوں تہائی میں خاص ہوں گے اور ان میں سے کوئی تہائی کا اپنے ساتھی سے زیادہ حقدار نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَعْتِقُ ثُلُثَ عَبْدِهٖ عِنْدَ الْمَوْتِ وَقَدْ أَوْصَا بِوَصَايَا قَالَ أَبْدِئْ بِعِتْقِ ثُلُثِ غُلَامِهٖ وَلَا يُعْتَقُ مِنْهُ مَا أَعْتَقَ وَيُسْتَسْعٰى فِيْمَا لَمْ يُعْتَقْ مِنْهُ فَإِذَا أَوْصٰى مَعَ عِتْقِ ثُلُثِهٖ بِوَصَايَا وَلَهٗ مَالٌ جَعَلَ ثُلُثَا سِعَايَتِهٖ فِيْمَا أَوْصٰى بِهٖ وَلَا أَجْعَلُ ذٰلِكَ لِلْوَرَثَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَأَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَإِذَا عَتَقَ ثُلُثُهٗ عَتَقَ كُلُّهٗ وَبُدِئَ بِهٖ مِنْ ثُلُثِ مَالِ الْمَيِّتِ قَبْلَ الْوَصَايَا فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ كَانَ لِأَصْحَابِ الْوَصَايَا بِالْحِصَصِ۔

۶۲۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَعْتِقُ عَبْدَهٗ عِنْدَ الْمَوْتِ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَ يَسْتَسْعٰى فِيْ قِيْمَتِهٖ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ إِذَا كَانَ الدَّيْنُ مِثْلَ الْقِيْمَةِ أَوْ أَكْثَرَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهٗ فَإِنْ كَانَ الدَّيْنُ أَقَلَّ مِنَ الْقِيْمَةِ سَعٰى فِيْ مِقْدَارِ الدَّيْنِ مِنْ قِيْمَتِهٖ لِلْغُرَمَاءِ وَفِيْ ثُلُثَيْ مَا بَقِيَ لِلْوَرَثَةِ وَكَانَ لَهُ الثُّلُثُ وَصِيَّةٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ۔

۶۲۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ

کرتے ہیں کہ موت کے وقت جو آدمی اپنے غلام کی تہائی آزاد کرے اور کئی چیزوں کی وصیت کی ہو تو پہلے اسکے غلام کی تہائی آزاد کی جائے اور نہیں آزاد ہوتا اس سے مگر جو کہ آزاد کیا ہوا اور سعی کرایا جائے غلام سے اس چیز میں کہ اس سے نہیں آزاد ہوئی (یعنی باقی دو حصوں کی قیمت کما کر ادا کرے) اور اگر اس کی تہائی آزاد کرنے کے ساتھ اور کئی وصیتیں کرے اور اس کے پاس مال ہو تو جس میں وصیت کی ہو اس میں اس کی سعی کی دو تہائیاں کی جائیں اور میں اس کو وارثوں کے لئے نہیں ٹھہراتا (یعنے وہ مال خیرات کیا جائیگا وارثوں کو نہیں ملے گا)۔

امام محمد رح نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور ہمارے قول میں تو جب اس کی تہائی آزاد ہو جائے تو کل آزاد ہو جاتا ہے اور ابتداء کی جائے اس کی میت کی تہائی مال میں سے اور وصیتوں کے سوا اگر کوئی چیز باقی رہے تو اور وصیت والوں کو حصوں کے ساتھ دی جائے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو آدمی موت کے وقت اپنا غلام آزاد کرے اور اس پر قرض ہو تو اپنی قیمت میں غلام سے سعی کرائے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جب کہ قرض اس کی قیمت کے برابر ہو یا زیادہ اور اس کے سوا اس کا کچھ مال نہ ہو اور اگر قرض اس کی قیمت سے کم ہو تو قرض کے مقدار اس سے سعی کرائی جائے قرض خواہوں کے واسطے اور دو تہائی میں جو باقی ہوں وارثوں کے واسطے اور تہائی میں اس کی وصیت جاری ہوگی (یعنی تہائی خیرات کی جائےگی) اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْكَفَنِ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ -

کہ ابراہیم نے کہا کہ کفن تمام مال میں سے ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ يُبْدَأُ بِهٖ قَبْلَ الدَّيْنِ وَالْوَصِيَّةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قرض اور وصیت سے پہلے کفن دیا جائے پھر باقی سے قرض ادا کیا جائے پھر وصیت اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

۶۴۳ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا اَوْصٰى بِهِ الْمَيِّتُ مِنْ وَصِيَّةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ اَوْ صَوْمًا اَوْ نَذْرًا اَوْ كَفَّارَةَ يَمِيْنٍ فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ إِلَّا اَنْ تَشَآءَ الْوَرَثَةُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر میت کسی چیز کی وصیت کرے جو اس پر لازم ہو یا روزہ ہو یا نذر یا کفارہ قسم کا تو وہ تہائی مال میں سے جاری ہوگی مگر وارث چاہیں تو زیادہ میں بھی جاری ہو جائے گی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَكَذٰلِكَ مَا اَوْصٰى بِهٖ مِنْ حَجَّةٍ فَرِيْضَةٍ اَوْ زَكٰوةٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ إِلَّا اَنْ تُجِيْزَ الْوَرَثَةُ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ فَيَجُوْزُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا اور اسی طرح وہ چیز کہ وصیت کرے حج فرض یا زکوٰۃ کی یا اس کے علاوہ کسی چیز کی۔ تو بھی تہائی مال میں جاری ہوگی مگر یہ کہ اگر وارث تمام مال میں سے جائز رکھیں تو جائز ہوگی اور امام ابوحنیفہ رح کا بھی قول ہے۔

۶۴۴ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُبْدَاُ بِالْعِتْقِ مِنَ الْوَصِيَّةِ فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ مِنَ الثُّلُثِ قُسِمَ بَيْنَ اَهْلِ الْوَصِيَّةِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ وصیت میں سے پہلے غلام آزاد کیا جائے پھر اگر تہائی میں سے کوئی چیز باقی رہے تو اہل وصیت میں تقسیم کی جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ فِيْ بَيْنِ الْعِتْقِ فِي الْمَرَضِ وَالتَّدْبِيْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں عتق اور مدبر کرنے کے باب میں جو بیماری میں واقع ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

۶۴۵ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا اَوْصٰى بِهِ الْمَيِّتُ مِنْ نَذْرٍ اَوْ رَقَبَةٍ فَمِنْ ثُلُثِهٖ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو میت نذر یا غلام آزاد کرنے کی وصیت کرے تو وہ تہائی مال میں جاری ہوگی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۶۴۶ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت ہے کہ

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْحُبْلٰى اِذَا اَوْصَتْ وَهِيَ تَطْلُقُ ثُمَّ مَاتَتْ نَوَصِيَّتُهَا مِنَ الثُّلُثِ۔

ابراہیم نے کہا حاملہ عورت جب وصیت کرے اور وہ جننے کے درد میں مبتلا ہو پھر مرجائے تو وصیت اسکی تہائی میں جاری ہوگی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَاِنَّمَا يَعْنِيْ بِقَوْلِهٖ وَصِيَّتُهَا مِنَ الثُّلُثِ يَقُوْلُ مَا وَهَبَتْ اَوْ تَصَدَّقَتْ بِهٖ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور مراد تہائی مال میں وصیت جاری کرنے سے یہ ہے کہ جو ہبہ کرے یا خیرات کرے اس حال میں تو تہائی مال میں جاری ہوگی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

۶۴۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِيْ اِبْنَهٗ عِنْدَ الْمَوْتِ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ اَنَّهٗ اِنْ بَلَغَ الَّذِيْ اَعْطٰى فِيْهِ الثُّلُثَ وَرِثَ وَاِنْ كَانَ ثَمَنُهٗ دُوْنَ الثُّلُثِ وَرِثَ وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ وَاسْتَسْعٰى فِيْ شَيْءٍ لَمْ يَرِثْ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو آدمی موت کے وقت اپنے بیٹے کو ہزار درہم کے عوض خریدے تو اگراس کی قیمت تہائی کو پہنچے تو وہ وارث ہوگا اور اگر اس کی قیمت تہائی سے کم ہو تو بھی وارث ہوگا۔ اگر تہائی سے زیادہ ہو اور کسی چیز میں سعی کرایا جائے تو وارث نہیں ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَاِنَّهٗ يَرِثُ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَقِيْمَتُهٗ دَيْنٌ عَلَيْهِ يُحَاسَبُ بِهَا بِمِيْرَاثِهٖ وَيُؤَدِّيْ فَضْلًا اِنْ كَانَ عَلَيْهِ وَيَاخُذُ فَضْلًا اِنْ كَانَ لَهٗ لِاَنَّهٗ وَارِثٌ وَرَقَبَتُهٗ وَصِيَّةٌ لَهٗ وَلَا يَكُوْنُ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ

امام محمد رح نے کہا کہ یہ سب قول ابوحنیفہ کا ہے اور ہمارے قول میں تو وہ ان سب صورتوں میں وارث ہوگا اور اس کی قیمت اس پر قرض ہے اس کی میراث کے ساتھ قرض کا حساب کیا جائے اور اگر اس پر کچھ آتا ہو تو ادا کرے اور اگر اس کا کچھ آتا ہو تو وہ لے لے اس لئے کہ وہ وارث ہے اور رقبہ اس کا اس کے واسطے وصیت ہے اور وارث کے لئے وصیت درست نہیں۔

بَابٌ (۲۱۲) فَضْلِ الْعِتْقِ — غلام آزاد کرنے کی فضیلت کا بیان

۶۴۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ اَعْتَقَ مَمْلُوْكًا لَهٗ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عمران بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رض نے اپنا غلام آزاد کیا تو اس کو کہا کہ خبردار ہو کہ تیرا مال میرا ہے لیکن

فَقَالَ اَمَّا اِنَّ مَا فَاتَ اِلٰى وَكِيْلِيْ سَاَدَعُهٗ لَكَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ مَنْ اَعْتَقَ مَمْلُوْكًا اَوْ كَاتَبَهٗ فَمَالُهٗ لِمَوْلَاهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

میں اس کو تیرے لئے چھوڑ دیتا ہوں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی غلام آزاد کرے یا اس کو مکاتب کرے تو اس کا مال اس کے مالک کا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۶۴۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ نَسَمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ حَتّٰى اِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَسْتَحِبُّ اَنْ يُعْتِقَ الرَّجُلَ بِكَمَالِ اَعْضَائِهٖ وَالْمَرْاَةُ تُعْتِقُ الْمَرْاَةَ بِكَمَالِ اَعْضَائِهَا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جس نے کسی جان (یعنی غلام) کو آزاد کیا تو اللہ اس (غلام) کے ہر عضو کے بدلے اس کے عضو کو آگ سے نجات دے گا۔ یہاں تک کہ مرد مستحب رکھتا تھا کہ کامل اعضا والے مرد اور کامل اعضا والی عورت کو آزاد کرے۔

بَابُ (۲۱۳) عِتْقِ الْمُدَبَّرِ وَاُمِّ الْوَلَدِ

مدبر اور ام ولد کے آزاد کرنے کا بیان

۶۵۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِيْ وَلَدِ الْمُدَبَّرَةِ وَالْمَوْلُوْدِ فِيْ حَالِ تَدْبِيْرِهَا مَنْزِلَتُهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ ام ولد کا بچہ جو اس کے مدبر ہونے کی حالت میں پیدا ہوا ہو بجائے اس کے ہے یعنی وہ بھی مدبر ہے مالک کے مرنے کے بعد وہ بھی آزاد ہو جائیگا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

۶۵۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَلَدُ اُمِّ الْوَلَدِ مِنْ غَيْرِ سَيِّدِهَا اِذَا وَلَدَتْهُ وَهِيَ اُمُّ وَلَدٍ بِمَنْزِلَتِهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ ام ولد کا بچہ جو اس کے مالک کے سوائے اور کسی کے نطفہ سے ہو بجائے اس کے ہے یعنی اس کا بیچنا اور ہبہ کرنا بھی درست نہیں جب کہ جنے اس کو اس حال میں کہ وہ ام ولد ہو۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۶۵۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ كَانَ يُنَادِيْ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْعِ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ اَنَّهُ حَرَامٌ اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ لِسَيِّدِهَا عُتِقَتْ وَلَيْسَ عَلَيْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ رِقٌّ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا اَنَّهَا مُتْعَةٌ لَهُ يَطَؤُهَا مَا دَامَ حَيًّا -

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے منبر پر ام ولد کے بیچنے کے متعلق پکارتے تھے کہ وہ حرام ہے جب کوئی لونڈی اپنے مالک سے بچہ جنے تو آزاد ہو جاتی ہے اور اس کے بعد اس پر غلامی نہیں۔

امام محمد رح لے کہ اسی کو ہم لیتے ہیں لیکن وہ جگہ نفع اُٹھانے کی ہے مالک کے لئے جب تک زندہ ہو اس سے صحبت کرنی اس کو درست ہے۔

۶۵۳ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي السِّقْطِ مِنَ الْاَمَةِ اَنَّهُ مَا كَانَ لَا يَسْتَبِيْنُ لَهُ اِصْبَعٌ اَوْ عَيْنٌ اَوْ فَمٌ اَنَّهَا لَا تُعْتَقُ وَلَا تَكُوْنُ بِهٖ اُمَّ وَلَدٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا لَمْ يَسْتَبِنْ مِنَ السِّقْطِ شَيْءٌ يُعْرَفُ اَنَّهُ وَلَدٌ لَمْ تَكُنْ بِهٖ اَمَتُهُ اُمَّ وَلَدٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ -

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ کچا بچہ جو لونڈی کے پیٹ سے گرے جب تک کہ نہ ظاہر ہو اس کے لئے انگلی یا آنکھ یا منہ تب تک وہ آزاد نہیں ہوتی اور اس سے ام ولد نہیں ہوتی۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب تک کچے بچے سے کوئی چیز ظاہر نہ ہو جس سے پہچانا جائے کہ وہ بچہ ہے تب تک اس کی ماں اس کے ساتھ ام ولد نہیں ہوتی اور امام ابوحنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

۶۵۴ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ اُمِّ وَلَدٍ تَفْجُرُ قَالَ لَا تُبَاعُ عَلٰى حَالٍ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو ام ولد زنا کرے تو کسی حال میں اس کا بیچنا درست نہیں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

۶۵۵ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ اُمَّ وَلَدِهٖ عَبْدًا فَتَلِدُ اَوْلَادًا ثُمَّ يَمُوْتُ قَالَ فَهِيَ حُرَّةٌ وَاَوْلَادُهَا اَحْرَارٌ وَهِيَ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَتْ كَانَتْ مَعَ الْعَبْدِ وَاِنْ شَاءَتْ لَمْ تَكُنْ

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں ایک مرد کے حق میں جو اپنی ام ولد کا کسی غلام سے نکاح کر دے پھر وہ بچے جنے اور مالک مر جائے تو وہ آزاد ہے اور اس کی اولاد بھی آزاد ہے اور اس کو اختیار ہے اگر چاہے تو غلام کے ساتھ رہے اور اگر چاہے تو نہ رہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۲۱۴) الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ

دو شریکوں میں سے ایک کا اپنے غلام کو آزاد کرنے کا بیان

۷۵۶- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ إِخْوَةٍ لَهُ صِغَارٍ فَذَكَرَ ذَالِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض فَأَمَرَهُ أَنْ يُقَوِّمَهُ وَيَدَعَهُ حَتّٰى تُدْرِكَ الصِّبْيَةُ فَإِنْ شَاؤُوا ضَمَّنُوا

قَالَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ إِذَا كَانَ الْمُعْتِقُ مُوسِرًا وَأَمَّا فِي قَوْلِنَا فَإِذَا أَعْتَقَ أَحَدُهُمْ نَفَذَ صَارَ الْعَبْدُ حُرًّا كُلَّهُ وَلَا سَبِيلَ لِلْبَاقِينَ إِلٰى عِتْقِهِ بَعْدَ ذَالِكَ فَإِنْ كَانَ الْمُعْتِقُ مُوسِرًا فِي حِصَصِ أَصْحَابِهِ وَإِنْ كَانَ مُعْسِرًا سَعَى الْعَبْدُ لِأَصْحَابِهِ فِي حِصَصِهِمْ مِنْ قِيمَتِهِ۔

محمد۔ ابو حنیفہ یزید بن عبد الرحمن سے روایت کرتے ہیں کہ اسود نے ایک غلام آزاد کیا جو کہ ان کے اور ان کے چھوٹے بھائیوں کے درمیان مشترک تھا کسی نے یہ حال حضرت عمر رض سے کہا تو حضرت عمر رض نے ان کو حکم دیا کہ اس کی قیمت لگائیں اور اس کو چھوڑ دیں یہاں تک کہ وہ لڑکے بالغ ہوں پھر چاہیں تو اپنا حصہ آزاد کریں اور چاہیں تو آزاد کرنے والے سے اپنے حصے کی قیمت لے لیں۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا جب کہ آزاد کرنے والا غنی ہو لیکن ہمارے قول میں جب ایک شریک اپنا حصہ آزاد کرے تو پورا غلام آزاد ہو جاتا ہے اور باقیوں کو اس کے آزاد کرنے کی طرف کوئی راہ نہیں تو اگر آزاد کرنے والا مالدار ہو تو اپنے شریکوں کے حصوں کا ضامن ہوگا اور اگر مفلس ہو تو غلام اس کے شریکوں کے واسطے اس کی قیمت کے لئے سعی کرے۔

۷۵۷- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَبْدِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا قَالَ الْآخَرُ إِنْ شَاءَ أَعْتَقَ وَكَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا أَوْ يُضَمِّنُهُ وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِلضَّامِنِ وَإِنْ كَانَ مُعْسِرًا اسْتَسْعَاهُ وَكَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو ایک اپنا حصہ آزاد کر دے تو دوسرا شریک اگر چاہے تو اپنا حصہ آزاد کرے اور حق ورثہ اس کا دونوں کے درمیان ہوگا یا اس کو ضامن ٹھہرائے اور اس سے اپنا حصہ لے اور حق ولاء کا ضامن کے لئے ہوگا اور اگر مفلس ہوگا تو غلام سے سعی کرائے اور حق ولا کا دونوں کے درمیان ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

امام محمد رح نے کہا کہ یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے

وَأَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَلَا سَبِيْلَ لَهٗ عَلَى
مِنْهُ بَعْدَ عِتْقِ صَاحِبِهٖ وَقَدْ عَتَقَ
حُرًّا حِيْنَ أَعْتَقَهٗ صَاحِبُهٗ
وَإِنْ كَانَ الْمُعْتِقُ مُوْسِرًا ضَمِنَ
حِصَّةَ صَاحِبِهٖ وَإِنْ كَانَ مُعْسِرًا
سَعَى الْعَبْدُ فِيْ حِصَّةِ صَاحِبِهٖ لَيْسَ
لَهٗ غَيْرُ ذَالِكَ وَالْوَلَاءُ فِي الْوَجْهَيْنِ
جَمِيْعًا لِلْمَوْلَى الْمُعْتِقِ الْأَوَّلِ۔

لیکن ہمارے قول میں اس شریک کے آزاد کرنے کے بعد وہ آزاد ہو گیا کیونکہ اس کے ساتھی نے اس کو آزاد کیا اور اگر معتق مال دار ہو تو اپنے شریک کے حصے کا ضامن ہوگا اور اگر مفلس ہو تو سعی کرے غلام اس کے شریک کے حصے میں اس کے سوا اس کے لئے اور کچھ نہیں آتا اور حق آزادی کا دونوں صورتوں میں پہلے آزاد کرنے والے مالک کے لئے ہوگا۔

بَابٌ (٥٦) مَنْ أَعْتَقَ نِصْفَ عَبْدِهٖ

اپنے غلام کا آدھا حصہ آزاد کرنے کا بیان

۶۵۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا أَعْتَقَ
الرَّجُلُ نِصْفَ عَبْدِهٖ فِيْ صِحَّتِهٖ
لَمْ يَعْتِقْ مِنْهُ إِلَّا مَا أَعْتَقَ
مِنْهُ وَيَسْعٰى فِيْمَا لَمْ
يَعْتِقْ مِنْهُ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ
حَنِيْفَةَ وَأَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَإِذَا أَعْتَقَ مِنْهُ
جُزْءًا قَلَّ أَوْ كَثُرَ عَتَقَ كُلُّهٗ
وَلَمْ يَسْعَ لَهٗ فِيْ شَيْءٍ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ
وَتَعَالٰى أَعْلَمُ۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی صحت میں اپنے غلام کا آدھا حصہ آزاد کرے تو نہیں آزاد ہوتا اس سے مگر جو آزاد ہوا یعنے آدھا غلام آزاد ہوگا اور آدھا غلام رہے گا اور سعی کرایا جائے غلام سے اس چیز میں جو اس سے نہیں آزاد ہوا۔ امام محمدؒ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا اور ہمارے نزدیک تو جب غلام کا ایک جزو آزاد ہو جائے خواہ تھوڑی ہو یا بہت تو تمام غلام آزاد ہو جاتا ہے اور سعی کی جائے اس کے لئے کسی چیز میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے۔

بَابٌ (٥٧) مَمْلُوْكٌ بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَاتَبَ أَحَدُهُمَا نَصِيْبَهٗ

دو شریکوں میں سے ایک کا اپنے غلام کو مکاتب کر دینے کا بیان

۶۵۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهٗ قَالَ فِيْ

محمد - ابو حنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو غلام دو شریکوں کے

مَمْلُوْكٍ بَيْنَ شَرِيْكَيْنِ قَالَ لَا يَجُوْزُ مُكَاتَبَةُ اَحَدِهِمَا اِلَّا بِاِذْنِ شَرِيْكِهٖ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ بِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

درمیان ہو تو بغیر اپنے شریک کی اجازت کے ایک کا مکاتبت کرنا جائز نہیں۔
امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۲۶۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَبْدِ يَكُوْنُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَيُكَاتِبُ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهٗ قَالَ لِشَرِيْكِهٖ اَنْ يَّرُدَّ الْمُكَاتَبَةَ اِذَا عَلِمَ وَاِذَا كَانَ الْمَمْلُوْكُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَاَرَادَ اَحَدُهُمَا اَنْ يُّكَاتِبَهٗ عَلٰى نَصِيْبِهٖ قَالَ لَا يَجُوْزُ مُكَاتَبَتُهٗ عَلٰى نَصِيْبِهٖ اِلَّا بِاِذْنِ صَاحِبِهٖ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ بِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ایک اپنے حصے کی مکاتبت کر دے تو اس کے شریک کے لئے اس کی مکاتبت کا رد کر دینا جائز ہے جبکہ اس کو معلوم ہو اور جب غلام دو کے درمیان مشترک ہو اور ایک اپنے حصے کی مکاتبت کرنی چاہے تو جائز ہے اس کو اپنے حصہ کی مکاتبت مگر اپنے شریک کی اجازت سے۔
امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا۔

بَابُ مُكَاتَبَةِ الْمُكَاتِبِ

مکاتب کی کتابت کا بیان

۲۶۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِي الْمُكَاتَبِ قَالَ يَعْتِقُ مِنْهُ بِقَدْرِ مَا اَدّٰى وَيُرَقُّ مِنْهُ بِقَدْرِ مَا عَجَزَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے مکاتب کے متعلق کہا کہ جس قدر بدل کتابت ادا کرے اس قدر آزاد ہو گا اور جس قدر آزاد کرنے سے عاجز ہو اس قدر غلام رہے گا۔

۲۶۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِي الْمُكَاتَبِ قَالَ اِذَا اَدّٰى قِيْمَةَ رَقَبَتِهٖ فَهُوَ غَرِيْمٌ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے مکاتب کے متعلق کہا کہ جب وہ اپنی گردن کی قیمت ادا کرے یعنی کچھ قیمت تو وہ قرض دار ہے یعنی بعض بدل کتابت ادا کرنے سے آزاد ہو جاتا ہے اور باقی قیمت اس کے ذمہ قرض ہے۔

۲۶۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الْمُكَاتَبِ قَالَ هُوَ مَمْلُوْكٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ۔

کرتے ہیں کہ زید بن ثابت نے مکاتب کے متعلق کہا کہ وہ غلام ہے جب تک کہ بدل کتابت میں سے اس پر کوئی چیز باقی رہے یعنی جب سب روپیہ ادا کرے گا تب آزاد ہوگا یہ نہیں کہ جس قدر بدل کتابت میں سے روپے ادا کرے اس قدر آزاد ہو جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَوْلُ زَيْدٍ أَحَبُّ إِلَيْنَا وَإِلَى أَبِي حَنِيْفَةَ فِي الْمُكَاتَبِ مِنْ قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَقَوْلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِيْمَا بَلَغَنَا وَبِهِ نَأْخُذُ

امام محمد رح نے کہا کہ زید کا قول ہمارے اور ابو حنیفہ کے نزدیک بہت بہتر ہے حضرت علیؓ اور عبداللہ کے قول سے یعنی جس قدر بدل کتابت ادا کرے گا اسی قدر آزاد ہوگا اور جس قدر ادا نہ کرے اس قدر غلام رہے گا اور یہی روایت پہنچی ہم کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے اور اسی کو ہم لیتے ہیں۔

۶۶۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَشُرَيْحٍ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ إِذَا مَاتَ الْمُكَاتَبُ وَتَرَكَ وَفَاءً أُخِذَ مِمَّا تَرَكَ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ فَدُفِعَ إِلٰى مَوْلَاهُ وَصَارَ مَا بَقِيَ بَعْدَهُ لِوَرَثَةِ الْمُكَاتَبِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور شریحؒ کہتے تھے کہ غلام مکاتب مرجائے اور بدل کتابت کے ادا ہونے کے موافق مال چھوڑے تو اس کے مال متروکہ سے باقی بدل کتابت لیا جائے اور اس کے مالک کو دیا جائے اور جو باقی رہے وہ مکاتب کے وارثوں کو ملے گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

۶۶۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَكَاتِبُوْهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا قَالَ عَلِمْتُمْ أَنَّ فِيْهِمْ أَدَاءً

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے آیت فکاتبوہم ان علمتم فیہم خیرا کی تفسیر میں کہا کہ اس چیز سے مراد ان کا ادا کرنا ہے۔

۶۶۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا كَاتَبَ الرَّجُلُ عَبْدَيْنِ لَهُ عَلٰى أَلْفِ دِرْهَمٍ مُكَاتَبَةً وَاحِدَةً وَجَعَلَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنے دو غلاموں کو ہزار درہم پر مکاتب کرے ایک مکاتب دینے دونوں سے ہزار درہم پر اکٹھی کتابت کرے علیحدہ

تَعْجِزُ مِنْهُمَا وَاحِدٌ قَالَ إِنْ أَدَّيَا فَهُمَا حُرَّانِ وَإِنْ عَجَزَا فَهُمَا رُدَّا فِي الرِّقِّ قَالَ إِبْرَاهِيمُ هُمَا لَا يُعْتَقَانِ حَتَّى يُؤَدِّيَا جَمِيعَ الْأَلْفِ۔

علیحدہ نہ کرے) اور دونوں کی ایک قسط مقرر کردے تو اگر دونوں بدل کتابت ادا کریں تو دونوں آزاد ہوجائیں گے اور اگر ادا کرنے سے عاجز ہوں تو تو پھر غلامی کی طرف پھیر دیئے جائیں گے ابراہیم نے کہا کہ نہیں آزاد ہوں گے وہ یہاں تک کہ کل رقم ادا کریں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا۔

۶۹۷- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ كَاتَبَ غُلَامَيْنِ عَلَى أَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ مَاتَ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ إِنْ كَانَ قَالَ إِذَا أَدَّيْتُمَا الْأَلْفَ فَأَنْتُمَا حُرَّانِ وَإِلَّا فَأَنْتُمَا مَمْلُوكَانِ ثُمَّ مَاتَ أَحَدُهُمَا فَإِنَّهُ يَأْخُذُ الْحَيَّ بِالْأَلْفِ كُلِّهَا فَإِنْ كَاتَبَهُمَا عَلَى الْأَلْفِ وَلَمْ يَشْتَرِطْ فَإِنَّهُ لَا يَأْخُذُ إِلَّا بِالْحِصَّةِ بِنِصْفِ الْأَوَّلِ بِقِيمَةِ الْبَاقِي۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جس آدمی نے دو غلاموں سے ہزار درہم پر کتابت کی پھر دونوں میں سے ایک مرگیا اگر اس نے ان سے یہ کہا تھا کہ اگر تم درہم ادا کردو تو تم دونوں آزاد ہو اور نہیں تو تم دونوں غلام ہو پھر دونوں میں سے ایک مرگیا تو وہ اپنا سارا مال زندہ سے لے اور اگر دونوں سے ہزار پر کتابت کی اور شرط نہ کی تو وہ صرف نصف حصہ پہلے کا اور قیمت باقی کی لے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ فِي جَمِيعِ الْحَدِيثِ إِذَا لَمْ يَشْتَرِطْ شَيْئًا فَمَاتَ أَحَدُهُمَا قُسِّمَتِ الْمُكَاتَبَةُ عَلَى قِيمَتِهِمَا فَبَطَلَ مِنَ الْمُكَاتَبَةِ حِصَّةُ قِيمَةِ الْمَيِّتِ وَوَجَبَتْ عَلَى الْحَيِّ الْآخَرِ قِيمَتُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں تمام حدیث میں جب کہ کوئی چیز شرط نہ کی ہو اور ایک مرجائے تو دونوں کی قیمت پر کتابت سے تقسیم کی جائے میت کی قیمت کا حصہ باطل ہوگا اور دوسرے زندہ کو اپنی قیمت دینی ہوگی اور امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۲۱۸) الْمُكَاتَبِ يُؤْخَذُ مِنْهُ الْكَفِيلُ

مکاتب سے ضمانت لئے جانے کا بیان

۶۹۸- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ فِي الْكَفَالَةِ فِي الْمُكَاتَبَةِ لَيْسَتْ بِشَيْءٍ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ مکاتبت میں ضامن ہونا کچھ چیز نہیں کہ وہ تو تیرا ہی مال ہے کہ تیرے لئے اس

إنما هو ما كفل لك به وكذلك أنه لو عجز وقد أخذت من الكفالة بعض مكاتبه ردّ المكاتب في الرق ولم يكن لك ما أخذت لأن ما أخذت منهم فهو ملك لهم وفي رقبة عبدك۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ إذا كفل الرجل للرجل بالمكاتبة على مكاتبه والكفالة باطل وهو قول أبي حنيفة۔

کا ضامن ہوا۔ اور اسی طرح اگر عاجز ہو اور ضامن سے کچھ بدل کتابت لیا ہو تو مکاتب کو غلامی میں پھیرا جائے اور جو تونے لیا وہ تیرے لئے جائز نہیں اس لئے کہ جو تو نے ان سے لیا وہ اس کی ملک ہے اور تیری غلامی کی گردن میں ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی کسی کے مکاتب پر بدل کتابت کا ضامن ہو تو کفالہ باطل ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۷۱) مِيرَاثِ الْقَاتِلِ — قاتل کی میراث کا بیان

۶۳۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يَرِثُ قَاتِلٌ مَنْ قَتَلَ خَطَأً أَوْ عَمَدًا وَلٰكِنَّهٗ يَرِثُهٗ أَوْلَى النَّاسِ بِهٖ بَعْدَهٗ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ لَا يَرِثُ مَنْ قَتَلَ خَطَأً أَوْ عَمَدًا مِنَ الدِّيَةِ وَلَا مِنْ غَيْرِهَا شَيْئًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں وارث ہوتا مارڈالنے والا قتل خطا سے یا عمد سے لیکن وارث ہوتا ہے اس کا جو کہ اس کے بعد سب لوگوں سے بہت کی طرف نزدیک تر ہو یعنے جو شخص اپنے مورث کو مار ڈالے وہ اس کی میراث سے محروم ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہیں وارث ہوتا قاتل کسی چیز کا مقتول سے خواہ قتل عمد ہو یا خطا نہ دیت سے اور نہ اس کے سوا اور مال سے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ (۷۲) مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا مُسْلِمًا — اس شخص کا بیان جو مر جائے اور کوئی مسلمان وارث نہ چھوڑے

۶۴۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ بَعْضُهُمْ اَدْنٰى بِبَعْضٍ لَا نَرِثُهُمْ وَلَا يَرِثُوْنَا۔

کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ مشرکین آپس میں زیادہ ترحق دار ہیں ایک دوسرے کے نہ ہم ان کے وارث ہوتے ہیں اور نہ وہ وارث ہوتے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَالْكُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ يَتَوَارَثُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنِ اخْتَلَفَتْ اَدْيَانُهُمْ يَرِثُ النَّصْرَانِيُّ الْيَهُوْدِيَّ وَالْيَهُوْدِيُّ الْمَجُوْسِيَّ وَلَا يَرِثُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَلَا يَرِثُوْنَهُمْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

امام محمد رحؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور کفر سب ایک مذہب ہے وہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں اگرچہ مختلف ہوں دین ان کے نصرانی یہودی کا وارث ہوتا ہے اور یہودی مجوسی کا اور نہ وہ مسلمانوں کے وارث ہوتے ہیں اور نہ مسلمان ان کے وارث ہوتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

(ف) سب مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ کافر مسلمان کا وارث نہیں اور اسی طرح مسلمان بھی جمہور کے نزدیک کافر کا وارث نہیں ہوتا اور بعض اصحاب اور تابعین کہتے ہیں کہ وارث ہوتا ہے اور یہی حکم ہے مرتد کا لیکن امام ابوحنیفہ رحؒ کے نزدیک جو حالت اسلام میں کمایا ہو اور وہ اس کے مسلمان وارثوں کا ہے اور جو حالت کفر میں کمایا ہو وہ بیت المال کا ہے۔

۶۷۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي النَّصْرَانِيِّ يَمُوْتُ وَلَيْسَ لَهٗ وَارِثٌ قَالَ مِيْرَاثُهٗ لِبَيْتِ الْمَالِ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں ابراہیم نے کہا کہ جو نصرانی مرجائے اور اس کا کوئی وارث نہ ہو تو اس کی میراث بیت المال کا حق ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

۶۷۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْوَلَدِ الصَّغِيْرِ يَمُوْتُ وَاَحَدُ اَبَوَيْهِ كَافِرٌ وَالْاٰخَرُ مُسْلِمٌ اَنَّهٗ يَرِثُهُ الْمُسْلِمُ اَيُّهُمَا كَانَ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں چھوٹے لڑکے کے متعلق جو مرجائے اور اس کے ماں باپ میں سے ایک کافر ہو اور ایک مسلمان تو اس کا وارث مسلمان ہوگا دونوں میں سے جو بھی ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

امام محمد رحؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحؒ کا۔

۶۷۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد ابراہیم سے روایت

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْوَلَدِ یَکُوْنُ اَحَدُ وَالِدَیْهِ مُسْلِمًا وَالْاٰخَرُ مُشْرِکًا قَالَ هُوَ لِلْمُسْلِمِ مِنْهُمَا۔

کرتے ہیں اس لڑکے کے متعلق جس کے ماں باپ میں سے ایک مسلمان ہو اور دوسرا مشرک ہو تو وہ دونوں میں سے مسلمان کے لئے ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ هُوَ عَلٰی دِیْنِ الْمُسْلِمِ مِنْهُمَا اَیُّهُمَا کَانَ فَاِنْ کَانَا کَافِرَیْنِ جَمِیْعًا اَحَدُهُمَا مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ فَالْوَلَدُ عَلٰی دِیْنِ الَّذِیْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ مِنْهُمَا تَحِلُّ لَنَا مُنَاکَحَتُهٗ وَاَکْلُ ذَبِیْحَتِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں وہ ان دونوں میں سے مسلمان کے دین پر ہے جونسا ان میں سے ہو اور اگر دونوں کافر ہوں اور ان میں سے ایک اہل کتاب ہو تو بچہ اس کے دین پر ہوگا جو دونوں میں سے اہل کتاب ہو کہ حلال ہوگا اس کا نکاح کرنا اس سے اور کھانا اس کے حلال کئے ہوئے جانور کا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

۴۷۴ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَیْثَمُ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّهٗ قَالَ یَا مَعْشَرَ هَمْدَانَ اِنَّهٗ یَمُوْتُ الرَّجُلُ مِنْکُمْ وَلَا یَتْرُکُ وَارِثًا فَلْیَضَعْ مَالَهٗ حَیْثُ اَحَبَّ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ہیثم۔ عامر شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ اے ہمدان کے گروہ کوئی مرد تم میں مرتا ہے اور کوئی وارث نہیں چھوڑتا تو چاہیئے کہ رکھے مال اس کا جس جگہ چاہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا لَمْ یَدَعْ وَارِثًا فَاَوْصٰی بِمَالِهٖ کُلِّهٖ جَازَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی وارث نہ چھوڑے اور اپنے سب مال کی خیرات کرنے کی وصیت کر جائے تو جائز ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

بَابُ (۲۲) الرَّجُلِ یَمُوْتُ وَیَتْرُكُ اِمْرَاَتَهٗ فَیَخْتَلِفَانِ فِی الْمَتَاعِ

اس شخص کا بیان جو مر جائے اور بیوی چھوڑے اور اسباب میں اختلاف ہو

۴۷۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَتَرَكَ اِمْرَاَتَهٗ فَمَا کَانَ فِی الْبَیْتِ مِنْ مَتَاعِ النِّسَاءِ فَهُوَ لِلنِّسَاءِ وَمَا کَانَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جب کوئی مرد مر جائے اور عورت چھوڑ جائے تو گھر کا جو اسباب عورتوں کا ہو یعنی اس نے خریدا ہو یا عرف میں اس کے

فِی الْبَیْتِ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ فَهُوَ لِلرِّجَالِ وَمَا کَانَ مِنْ مَتَاعٍ یَکُوْنُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَهُوَ لَهُمَا اِلَّا أَنَّهَا هِیَ الْبَاقِیَةُ وَاِذَا مَاتَتِ الْمَرْاَۃُ فَمَا کَانَ فِی الْبَیْتِ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ فَهُوَ لِلرَّجُلِ وَمَا کَانَ مِنْ مَتَاعِ النِّسَاءِ فَهُوَ لَهَا وَمَا کَانَ لَهُمَا جَمِیْعًا فَهُوَ لِلرَّجُلِ لِاَنَّهُ الْبَاقِیْ وَاِذَا طَلَّقَهَا فَمَا کَانَ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَهُوَ لِلرَّجُلِ لِاَنَّهُ الْبَاقِیْ وَهِیَ الْخَارِجَةُ اِلَّا اَنْ تُقِیْمَ عَلٰی شَیْءٍ بَیِّنَةً فَتَاْخُذَهٗ۔

استعمال میں آتا ہو وہ عورتوں کا ہے اور جو اسباب مردوں کا ہو وہ مردوں کا ہے اور جو اسباب کہ مرد اور عورت دونوں کا ہو وہ عورت کے لئے ہے اس واسطے کہ وہی باقی ہے۔ اور جب کوئی عورت مرجائے تو جو اسباب گھر کا مردوں کا ہو تو مردوں کا ہے اور جو عورتوں کا اسباب ہو تو عورت کا ہے۔ اور جو دونوں کا ہو تو مرد کا ہے اس واسطے کہ وہی باقی ہے اور عورت نکلنے والی ہے مگر یہ کہ کسی چیز پر گواہ قائم کرے تو اس کو لے لے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا کَانَ یَاْخُذُ اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰکِنْ وَمَا کَانَ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ فَهُوَ لِلرَّجُلِ وَمَا کَانَ مِنْ مَتَاعِ النِّسَاءِ فَهُوَ لِلْمَرْاَۃِ وَمَا کَانَ لَهُمَا جَمِیْعًا فَهُوَ لِلرَّجُلِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اِنْ مَاتَ اَوْ طَلَّقَ اَوْ لَمْ یُطَلِّقْ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی اَلْمَتَاعُ کُلُّهٗ مَتَاعُ الرَّجُلِ مَا کَانَ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَغَیْرِ ذٰلِكَ اِلَّا لِبَاسَهَا وَقَالَ غَیْرُهٗ مِنَ الْفُقَهَاءِ مَا کَانَ لِلرِّجَالِ فَهُوَ لِلرَّجُلِ وَمَا یَکُوْنُ لِلنِّسَاءِ فَهُوَ لِلْمَرْاَۃِ وَمَا کَانَ لَهُمَا جَمِیْعًا فَهُوَ بَیْنَهُمَا نِصْفًا وَقَدْ قَالَ ذٰلِكَ زُفَرُ وَقَدْ یُرْوٰی مِنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخْعِیِّ وَقَالَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ اَیْضًا جَمِیْعُ مَا فِی الْبَیْتِ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَغَیْرِ ذٰلِكَ بَیْنَهُمَا نِصْفَیْنِ وَقَالَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ اَیْضًا اَلْبَیْتُ بَیْتُ الْمَرْاَۃِ فَمَا کَانَ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَهُوَ لِلْمَرْاَۃِ وَقَالَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ اَیْضًا یُعْطَی الْمَرْاَۃُ مِنْ مَتَاعِ النِّسَاءِ مَا یُجَهَّزُ بِهٖ

امام محمد نے کہا کہ یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور ہم اس کو نہیں لیتے لیکن جو مردوں کا اسباب ہو وہ مردوں کا ہے اور جو عورتوں کا اسباب ہو وہ عورتوں کا ہے اور جو دونوں کا ہو تو وہ ہر حال میں مرد کا ہوگا اگر مرجائے یا طلاق دے یا نہ طلاق دے اور ابن ابی لیلیٰ نے کہا کہ اسباب سب مرد کا ہے خواہ مرد کا ہو یا عورت کا یا کسی غیر کا مگر عورت کا لباس اور دوسرے فقہاء نے کہا کہ جو مردوں کا ہو وہ مردوں کا ہے اور جو عورتوں کا ہو وہ عورتوں کا ہے اور جو دونوں کا ہو وہ اس کو دونوں کے درمیان آدھوں آدھ تقسیم کیا جائے اور یہی کہا ہے زفر نے اور یہی مروی ہے ابراہیم نخعی سے اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ گھر کا سب اسباب مردوں اور عورتوں وغیرہ کا ان کے درمیان آدھوں آدھ تقسیم کیا جائے اور بعضے کہتے ہیں کہ گھر عورت کا ہے اور جو اسباب کہ گھر میں ہو مرد اور عورت وغیرہ کے اسباب سے وہ سب عورت کا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ جو اسباب کہ گھر میں ایسا ہو کہ اس کی طرح کی چیز

مِثْلَهَا وَجَمِيْعُ مَا بَقِيَ فِي الْبَيْتِ فَهُوَ كُلُّهُ لِلرَّجُلِ إِنْ مَاتَ أَوْ مَاتَتْ۔

عورت کو جہیز میں دیا جاتا ہو تو وہ عورت کو دیا جائے اور باقی تمام اسباب جو گھر میں ہو وہ سب مرد کا ہے اگر مرد مر جائے یا عورت۔

بَابُ (۲۲۲) مِيْرَاثِ الْمَوَالِيْ

آزاد شدہ غلاموں کی میراث کا بیان

۷۶۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ اِخْتَصَمَا اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ مَوْلًى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَاتَ فَقَالَ الزُّبَيْرُ اُمِّيْ وَاَنَا اَرِثُهَا وَاَرِثُ مَوَالِيْهَا فَقَالَ عَلِيٌّ عَمَّتِيْ وَاَنَا اَعْقِلُ عَنْهَا فَجَعَلَ عُمَرُ الْمِيْرَاثَ لِلزُّبَيْرِ وَجَعَلَ الْعَقْلَ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب اور زبیر بن عوام حضرت عمرؓ بن خطاب کے پاس صفیہ بنت عبد المطلب کے آزاد کردہ غلام کے متعلق جھگڑتے ہوئے آئے جو مر گیا تھا۔ زبیرؓ نے کہا کہ وہ میری ماں ہے اور میں اس کا اور اس کے موالی کا وارث ہوں گا۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ میری پھوپھی ہے میں اس کی طرف سے دیت دیتا ہوں۔ پس حضرت عمرؓ نے میراث زبیرؓ کو دلوائی اور دیت حضرت علیؓ پر لازم کی۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۷۶۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْوَلَاءُ لِلْبَنِيْنَ الذُّكُوْرِ دُوْنَ الْاِنَاثِ فَاِذَا دَرَجُوْا وَذَهَبُوْا رَجَعَ الْوَلَاءُ اِلَى الْعَصَبَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ ولاء اولاد ذکور کے لئے ہے اناث کے لئے نہیں ہے جب یہ مر جائیں یا گزر جائیں تو ولاء عصبہ کی طرف لوٹ آتی ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔

۷۶۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَاَسْلَمَ عَلٰى يَدَيِ ابْنِ عَمٍّ لِمَسْرُوْقٍ فَوَالَاهُ فَمَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَانْطَلَقَ مَسْرُوْقٌ فَسَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ محمد بن قیس ہمدانی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرد اہل ذمہ میں سے آیا اور مسروق کے چچا زاد بھائی کے ہاتھوں پر اسلام لایا۔ اس نے ان کو اپنا مولی بنایا پھر وہ مر گیا اور مال چھوڑا۔ تو مسروق چلے اور عبد اللہ بن مسعودؓ سے اس کی میراث کے

عَنْ مِيْرَاثِهٖ فَأَمَرَهٗ بِأَكْلِهٖ۔

عن پوچھا انہوں نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔

٦٧٩- مُحَمَّدٌ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا تَوَلَّاكَ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَعَلَيْكَ عَقْلُهٗ وَلَكَ مِيْرَاثُهٗ وَلَهٗ اَنْ يَتَحَوَّلَ بِوَلَايَتِهٖ مَا لَمْ يُعْقَلْ عَنْهُ فَإِذَا عَقَلْتَ عَنْهُ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَتَحَوَّلَ بِوَلَائِهٖ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب اہل ذمہ میں سے کوئی شخص تجھ کو اپنا والی بنائے تو تجھ پر اس کی دیت ہے اور تیرے لئے اس کی میراث ہے۔ اور اس کے لئے اپنی ولایت سے رجوع کرنا جائز ہے جب تک کہ اس کی دیت نہ دی ہو۔ جب تو نے اس کی دیت دیدی ہو تو اس کو ولایت سے رجوع کا اختیار نہیں ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۲۲۳) مِيْرَاثِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَابْنِ الْمُتَلَاعِنَةِ

دو لعان کرنے والوں اور لعان کرنیوالی عورت کے بیٹے کی میراث کا بیان

٦٨٠- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ فَالْتَعَنَ اَحَدُهُمَا تَوَارَثَا مَا لَمْ يَلْتَعِنِ الْآخَرُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ يَتَوَارَثَانِ مَا لَمْ يَتَلَاعَنَا جَمِيْعًا وَيُفَرِّقَ السُّلْطَانُ بَيْنَهُمَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو حرام کاری کی تہمت لگائے اور دونوں میں ایک لعان کرے تو وہ آپس میں وارث ہوں گے جب تک کہ دوسرا لعان نہ کرے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور دونوں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے جب تک کہ دونوں نہ لعان کریں اور حاکم ان کے درمیان تفریق کرے اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

٦٨١- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ مِيْرَاثِ ابْنِ الْمُلَاعِنَةِ إِذَا كَانَتِ الْاُمُّ وَوَلَدُهَا وَرِثَتْهُ ثُلُثَيِ الْمِيْرَاثِ وَإِنْ كَانَتِ الْاُمُّ وَحْدَهَا فَلَهَا الْمِيْرَاثُ كُلُّهٗ وَإِنْ مَاتَتْ اُمُّهٗ ثُمَّ مَاتَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلْيُجْعَلْ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی میراث کے متعلق کہا کہ جب ماں اور اس کا بیٹا ہو تو دو تہائی مال کی وارث ہوگی اور اگر فقط ماں ہی ہو تو سب مال کی وارث ہوگی اور اگر اس کی ماں مرجائے پھر اس کے بعد وہ بھی مرجائے تو بنا ماں کی قرابت والوں کو

ذوی قرابته من امه کانهم ورثوا امه کانها هی التی ماتت ان کان اخا فله المال کله وان کانت اختا فلها النصف وان کان اخا واختا فالثلثان للاخ وللاخت الثلث وان کانت اثنتین فلهما الثلث۔

قال محمد وبه ناخذ فی قوله اذا ورثته امه وولده ما وفی قوله اذا ورثته الام خاصة فاما ما سوی ذالك فلسنا ناخذ به ولکنا نقول اذا ماتت الام نظر الی اقربهم من ابن الملاعنة فجعلنا له المال فان کانت القرابة واحدة فعلی القرابة وان ترك اخا واختا فهو بمنزلة رجل غیر ابن الملاعنة وان ترك اخاه لامه واخته لامه ولم یترك وارثا غیرهما ولا عصبة فالمال بینهم نصفان وهذا کله قول ابی حنیفة۔

۶۸۲- محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم انه قال فی ابن المتلاعنین یموت ویترك امه واخاه واخته لامه قال ابراهیم لهما الثلث وما بقی لامه۔

قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ولکن لهما وللام السدس وما بقی فهو رد علی ثلثة اسهم علی قدر مواریثهم وهذا قیاس قول عبداللہ بن مسعود لانه کان یرد علی الاخوة

گویا کہ اس کی ماں کے وارث ہیں گویا کہ وہی مری ہے اگر بھائی ہو تو اس کو کل مال ملے گا اور اگر بہن ہو تو اس کو آدھا مال ملے گا اور اگر ایک بھائی اور ایک بہن ہو تو دو تہائی بھائی کو ملے گی اور ایک تہائی بہن کو اور اگر دو بہنیں ہوں تو دونوں کو دو تہائی ملے گی۔

امام محمدرحمہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ وارث ہو اس کی ماں اور لڑکا اس کا اور جبکہ صرف اس کی ماں اس کی وارث ہو اور اس کے ماسوا دوسرے حکم کو ہم نہیں لیتے۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ اگر ماں مرجائے اور اس کے بعد ابن ملاعنہ مرجائے تو دیکھا جائے گا جو ابن ملاعنہ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ قریب ہو اس کو سب مال دیا جائیگا اور اگر قرابت ایک سی ہو تو قرابت کے موافق اس کو دیا جائے اور اگر ایک بھائی اور ایک بہن چھوڑے تو وہ بجائے مرد غیر ابن ملاعنہ کے ہے اور اگر اپنا ایک بھائی اور ایک بہن چھوڑے جو اسکے ماں سے شریک ہوں اور ان کے سوائے نہ کوئی وارث چھوڑے اور نہ عصبہ تو سب مال دونوں کے درمیان آدھوں آدھ تقسیم ہوگا اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے لعان کرنے والے مرد اور عورت کے بیٹے کے حق میں کہا جو مرجائے اور اپنی ماں اور بھائی اور بہن اخیافی چھوڑے تو بھائی اور بہن کو دو تہائی مال کی ہے اور جو باقی رہے وہ ماں کا ہے۔

امام محمدرحمہ نے کہا کہ ہم اس کو نہیں لیتے لیکن ان دونوں کو ایک تہائی ملے گی اور ماں کا چھٹا حصہ ملے گا اور جو باقی رہے وہ ان کے حصوں کے موافق ان پر رد کیا جائے گا اور یہی قول عبداللہ بن مسعود کا ہے اس لئے کہ وہ اخیافی بھائیوں پر ماں کے ساتھ رد نہ کرتے تھے

مِنَ الْاُمِّ مَعَ الْاُمِّ وَكَانَ عَلِيٌّ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ
عَلٰى مَوَارِيْثِهِمْ فَبِقَوْلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
نَاْخُذُ -

٦٨٣ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْاُمُّ عَصَبَةُ
مَنْ لَا عَصَبَةَ لَهٗ اِذَا تَرَكَ ابْنُ الْمُلَاعِنَةِ
اُمَّهٗ كَانَ الْمَالُ لَهَا فَاِذَا لَمْ يَتْرُكْ اُمَّهٗ
نُظِرَ اِلٰى مَنْ يَرِثُ اُمَّهٗ فَهُوَ يَرِثُهٗ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَاِذَا
تَرَكَ اُمَّهٗ وَلَمْ يَتْرُكْ غَيْرَهَا مِمَّنْ
يَرِثُ مِمَّنْ لَهٗ سَهْمٌ فَالْمَالُ لَهَا
وَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَهٗ اُمٌّ حَيَّةٌ وَلَا ذُوْسَهْمٍ
فَالْمَالُ لِاَقْرَبِ النَّاسِ مِنِ ابْنِ
الْمُلَاعِنَةِ وَلَا يُنْظَرُ فِيْ هٰذَا اِلٰى
مَنْ كَانَ يَرِثُ اُمَّهٗ وَهٰذَا
كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

٦٨٤ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ابْنُ الْمُلَاعِنَةِ
عَصَبَتُهٗ عَصَبَةُ اُمِّهٖ اِذَا تَرَكَ اُمَّهٗ
كَانَ لَهَا كُلُّ الْمَالِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ يَكُوْنُ لَهَا الْمَالُ
اِذَا لَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا غَيْرَهَا وَاِنَّمَا
تَفْسِيْرُ قَوْلِهٖ عَصَبَتُهٗ عَصَبَةُ اُمِّهٖ
فِي الْعَقْلِ هُمُ الَّذِيْنَ يَعْقِلُوْنَ عَنْهُ
فَاَمَّا الْمِيْرَاثُ فَيَرِثُهٗ اَقْرَبُ النَّاسِ
مِنْهُ عَلٰى قَدْرِ الْقَرَابَةِ مِنَ الْمُلَاعِنَةِ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ -

اور حضرت علیؓ ان کے حصوں کے موافق ان پر رد کرتے تھے اس لئے ہم حضرت علیؓ کے قول کو لیتے ہیں۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ ماں عصبہ ہے اس کی جس کا کوئی عصبہ نہیں۔ جب ملاعنہ کا بیٹا اپنی ماں چھوڑ مرے تو سب مال اس کو ملے گا اور اگر ماں نہ ہو تو جو ماں کے وارث ہیں۔ وہ اس کے وارث ہونگے۔

امام محمدؒ نے کہا۔ لیکن ہمارے قول میں تو جب ماں کو چھوڑے اور اس کے سوائے اصحاب فرائض وارث حصہ دار نہ چھوڑے۔ تو سب مال ماں کو ملے گا اور اگر اس کی ماں بھی زندہ نہ ہو اور نہ کوئی اصحاب فرائض میں سے ہو تو مال اس کو ملے گا جو ابن ملاعنہ کے نزدیک سب لوگوں سے قریب ہو بقدر قرابت ملاعنہ کے و اس میں ماں کے وارثوں کی طرف خیال نہ کیا جائے گا۔ اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ ابن ملاعنہ کا عصبہ وہ ہے جو اس کی ماں کا عصبہ ہے۔ جب اپنی ماں چھوڑ کر مرے تو سب مال اس کو ملے گا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ سب مال ماں کو ملے گا جب کہ اس کے سوا اور کوئی وارث نہ ہو اور ماں کے عصبے سے مراد وہ ہے جو اس کی دیت دے یعنی اس کی ماں کے عصبے اس کی دیت دیں گے اور میراث تو اس کا وارث وہ ہوگا جو ملاعنہ کے سب سے زیادہ قریب ہو ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۲۲۴) الْعُمْرٰی — عُمرٰے کا بیان

۶۸۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ مَنْ اُعْمِرَ شَیْئًا فَهُوَ لَهٗ حَیَاتَهٗ وَلِعَقِبِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ وَلَا یَکُوْنُ مِنْ ثُلُثِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ یَعْنِیْ وَلَا یَکُوْنُ مِنْ ثُلُثِ الْمُعْمِرِ الْاَوَّلِ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو شخص کہ عمری کیا گیا تو وہ اس کے واسطے اس کی موت حیات تک ہے۔ اور اس کے بعد اس کے وارثوں کے لئے ہے۔ اور اس کی تہائی میں سے نہ ہوگا۔ امام محمد نے کہا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ معمر اول کی تہائی میں سے نہ ہوگا۔

ف (عمرٰے اس کو کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنا مکان کسی کو دے اس طرح سے کہ میں نے تجھ کو یہ مکان تیری عمر تک دیا یہ جائز ہے اور جب تک وہ زندہ رہے یہ اس سے لے نہیں سکتا رہا یہ کہ بعد اس کے اس کے وارثوں کو پہنچتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے)۔

۶۸۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِلَالٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ کَیْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فَشَتِ الْعُمْرٰی فِی الْمَدِیْنَةِ فَصَعِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اَیُّهَا النَّاسُ اَحْبِسُوْا عَلَیْکُمْ اَمْوَالَکُمْ وَلَا تُهْلِکُوْهَا فَاِنَّهٗ مَنْ اُعْمِرَ شَیْئًا فِیْ حَیَاتِهٖ فَهُوَ لِلَّذِیْ اُعْمِرَ بَعْدَ مَوْتِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح

محمد۔ ابوحنیفہ۔ بلال وہب بن کیسان۔ جابر بن عبداللہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب عمری کرنا مدینے میں عام ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ اے لوگو روک رکھو اپنے مال اپنے پاس اور نہ خراب کرو ان کو اس لئے کہ جو شخص عمرٰے دیا گیا کوئی چیز اپنی زندگی میں تو وہ چیز اسی کی ہوئی جس کو عمری دیا گیا بعد مرنے اس کے یعنے مرنے کے بعد اُسی کے وارثوں کو ملے گی۔ امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۶۸۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِیْبُ بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ کُنْتُ عِنْدَهٗ قَاعِدًا اِذْ جَاءَهٗ اَعْرَابِیٌّ فَسَاَلَهٗ عَنِ الْعُمْرٰی فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهَا مِیْرَاثٌ لِلَّذِیْ هِیَ فِیْ یَدَیْهِ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حبیب بن ابی ثابت عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمر کے پاس بیٹھا تھا کہ ناگاہ اُن کے پاس ایک اعرابی آیا اور اُن سے عمرے کا حکم پوچھا تو خبر دی اس کو عبداللہ نے کہ وہ میراث ہے اس کی جس کے ہاتھ میں ہے۔ یعنے مرنے کے بعد اس کے وارثوں کو ملے گی۔

بَابُ (۲۲۵) مِيْرَاثِ الْحَمِيْلِ وَالْوَلَدِ الَّذِيْ يَدَّعِيْهِ رَجُلَانِ

اُٹھائے لڑکے کی اور اس لڑکے کی میراث کا بیان جس کا دو آدمی دعوٰے کریں

۶۸۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْمُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ لَا يُوَرَّثَ الْحَمِيْلُ اِلَّا اَنْ تُقِيْمَ بَيِّنَةً وَبِهٖ نَاْخُذُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيْلُ اِمْرَاَةٌ تُسْبٰى وَمَعَهَا صَبِيٌّ تَحْمِلُهٗ فَتَقُوْلُ هُوَ ابْنِيْ فَلَا يَكُوْنُ ابْنُهَا بِقَوْلِهَا اِلَّا بِبَيِّنَةٍ وَتُقْبَلُ عَلٰى وِلَادَتِهَا شَهَادَةُ اِمْرَاَةٍ حُرَّةٍ مُسْلِمَةٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح -

محمد ، ابو حنیفہ - مجالد بن سعید شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ نہ وارث کیا جائے اُٹھایا ہوا لڑکا مگر یہ کہ عورت گواہ قائم کرے اور اسی کو ہم لیتے ہیں -

امام محمد رح نے کہا کہ حمیل وہ عورت ہے جو قید ہو کر آئے اور ساتھ اس کے ایک لڑکا ہو جس کو وہ اُٹھائے ہوئے ہو اور وہ عورت کہے کہ یہ میرا بیٹا ہے تو وہ اس کا بیٹا نہ ہوگا مگر گواہی کے ساتھ اور اس کی ولادت پر گواہی ایک عورت آزاد مسلمان کی قبول کی جائے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا -

۶۸۹ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ رَجُلَيْنِ يَدَّعِيَانِ الْوَلَدَ اَنَّهٗ ابْنُهُمَا يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهٖ وَهُوَ لِلْبَاقِيْ يَرِثُهُمَا مِنْهُمَا -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد - ابو حنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے دو مردوں کے متعلق جو ایک لڑکے کا دعویٰ کریں کہ وہ ان کا بیٹا ہے کہا کہ وہ ان دونوں کا وارث ہوگا اور وہ اسکے وارث ہوں گے اور وہ واسطے اس کے ہے جو دونوں میں باقی رہے اور اسکا وارث ہوگا ان میں سے

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا -

---

بَابُ (۲۲۶) مَنْ اَحَقُّ بِالْوَلَدِ وَمَنْ يُجْبَرُ عَلَى النَّفَقَةِ

بچے کا مستحق کون ہے اور نفقہ کی ذمہ داری کس پر ہے

۶۹۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ

محمد - ابو حنیفہ - حماد سے روایت کرتے

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَلْوَلَدُ
لِاُمِّهٖ حَتّٰى يَسْتَغْنِيْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ
اِذَا اسْتَغْنَى الصَّبِيُّ عَنْ اُمِّهٖ فِي الْاَكْلِ
وَالشُّرْبِ فَالْاَبُ اَحَقُّ بِهٖ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اَمَّا الْغُلَامُ
فَهِيَ اَحَقُّ بِهٖ حَتّٰى يَاْكُلَ وَحْدَهٗ
وَيَشْرَبَ وَحْدَهٗ وَيَلْبَسَ وَحْدَهٗ ثُمَّ
اَبُوْهُ اَحَقُّ بِهٖ وَاَمَّا الْجَارِيَةُ فَاُمُّهَا
اَحَقُّ بِهَا حَتّٰى تَحِيْضَ ثُمَّ اَبُوْهَا اَحَقُّ
بِهَا وَلَا خِيَارَ فِيْ ذٰلِكَ لِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا
فَاِنْ تَزَوَّجَتِ الْاُمُّ فَلَا حَقَّ لَهَا فِي الْوَلَدِ
وَالْجَدَّةُ اُمُّ الْاُمِّ تَقُوْمُ مَقَامَهَا فَاِنْ
كَانَ لِلْجَدَّةِ زَوْجٌ فَكَانَ هُوَ الْجَدُّ
لَمْ تُحْرَمِ الْوَلَدَ لِمَكَانِ زَوْجِهَا
فَاِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ غَيْرُ الْجَدِّ فَلَا حَقَّ
لَهَا فِي الْوَلَدِ وَالْجَدَّةُ اُمُّ الْاَبِ اَحَقُّ
مِنْهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ زَوْجٌ وَهُوَ الْجَدُّ
لَمْ تُحْرَمْ اَيْضًا اَلْوَلَدَ
لِمَكَانِ زَوْجِهَا وَاِنْ كَانَ زَوْجُهَا
غَيْرَ الْجَدِّ فَلَا حَقَّ لَهَا فِي الْوَلَدِ
وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ لڑکا اپنی ماں کا ہے یہاں تک
کہ وہ (اپنی ماں سے) بے نیاز ہو جائے۔ ابراہیم نے کہا
کہ جب لڑکا اپنی ماں سے کھانے پینے میں بے پروا ہو
تو باپ اس کا زیادہ مستحق ہے۔
امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور لڑکا
اگر نر ہو تو ماں اس کی زیادہ حق دار ہے یہاں تک
کہ اکیلا کھائے اور اکیلا پیئے اور اکیلا پہنے پھر اس کا
باپ اس کا زیادہ حق دار ہے اور لڑکی تو اس کی ماں
زیادہ حق دار ہے یہاں تک کہ اس کو حیض آئے پھر
اس کا باپ زیادہ حق دار ہے اور ان میں سے کسی
کے لئے اختیار نہ ہوگا اور اگر ماں نکاح کرلے تو
تو اس کو بچے کا حق نہیں اور نانی ماں کی ماں قائم
مقام ہے ماں کے سوا اگر نانی کا خاوند وہی نانا ہو
تو نہ محروم ہوگی بچے سے اپنے خاوند کے سبب سے
اور اگر ہو اس کا خاوند سوائے نانا کے یعنی نانا
حقیقی مرگیا پھر دوسرے خاوند سے نکاح کیا تو اس
کو بچے کا حق نہیں اور دادی باپ کی ماں اس کی
زیادہ حق دار ہے اگر اس کا خاوند نہ ہو اور اگر اس
کا خاوند ہو اور وہ دادا ہو تو بھی بچے سے محروم نہ ہوگی
اپنے خاوند کے سبب سے اور اگر اس کا خاوند دادا کا
غیر ہو تو اس کو بچے کا حق نہیں اور یہ سب قول امام
ابوحنیفہ رح کا ہے۔

۶۹۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اُجْبِرَ عَلَى
النَّفَقَةِ كُلُّ ذِيْ رَحِمٍ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں
کہ ابراہیم نے کہا کہ ہر رشتہ دار کھانے کپڑے پر
جبر کیا جائے۔
امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی
ابوحنیفہ کا قول ہے۔

بَابُ (۲۲۷) هِبَةِ الْمَرْاَةِ لِزَوْجِهَا وَالزَّوْجِ لِاِمْرَاَتِهٖ

۶۹۲- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الزَّوْجُ وَالْمَرْاَةُ بِمَنْزِلَةِ الْقَرَابَةِ اَيُّهُمَا وَهَبَ لِصَاحِبِهٖ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَرْجِعَ فِيْهِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

شوہر کا بیوی کو اور بیوی کا شوہر کو ہبہ کرنے کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ خاوند اور عورت دونوں بجائے قرابت کے ہیں جونسا ان میں سے کوئی چیز اپنے ساتھی کو ہبہ کرے تو اس میں اس کو رجوع کرنا جائز نہیں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۲۲۸) الْاَيْمَانِ وَالْكَفَّارَاتِ فِيْهَا

۶۹۳- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اُقْسِمُ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ اَشْهَدُ وَاَشْهَدُ بِاللّٰهِ وَاَحْلِفُ وَاَحْلِفُ بِاللّٰهِ وَعَلَيَّ عَهْدُ اللّٰهِ وَعَلَيَّ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَعَلَيَّ نَذْرٌ وَعَلَيَّ نَذْرُ اللّٰهِ وَهُوَ يَهُوْدِيٌّ وَهُوَ مَجُوْسِيٌّ وَهُوَ بَرِيٌّ مِنَ الْاِسْلَامِ كُلُّ هٰذَا يَمِيْنٌ يُكَفِّرُهَا اِذَا حَنِثَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح۔

۶۹۴- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ وَالْكِسْوَةُ وَهُوَ

قسموں اور کفّاروں کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی کہے کہ میں قسم کھاتا ہوں یا اللہ کی قسم کھاتا ہوں یا گواہی دیتا ہوں یا اللہ پاک کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور قسم کھاتا ہوں یا اللہ کی قسم کھاتا ہوں یا کہے کہ مجھ پر اللہ کا عہد ہے یا اللہ کا ذمہ ہے یا مجھ پر نذر ہے یا اللہ کی نذر ہے اور وہ یہودی ہے یا نصرانی ہے یا مجوسی ہے یا دین اسلام سے بیزار ہے تو یہ سب قسم ہے اگر توڑے تو کفارہ دے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ قسم کے کفارے دس مسکینوں کو کھانا کھلائے ہر مسکین کو دو سیر گیہوں دے یا لباس دے اور وہ کپڑا ہے یا ایک گردن آزاد کرے اور یہ نہ پائے تو

اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَالْاَيَّامُ الثَّلٰثَةُ مُتَتَابِعَاتٌ لَا يُجْزِئُهُ اَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَهُنَّ لِاَنَّهَا فِيْ قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

تین روز کے رکھے۔
امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور تین دن پے درپے ہیں اُن کے درمیان جدائی کرنی درست نہیں اس لئے کہ ابن مسعود کی قرات میں متتابعات کا لفظ آیا ہے اور یہی قول امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

۶۹۵ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تُطْعِمَ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ غَدَاءً وَّعِشَاءً۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

محمد - ابوحنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو قسم کے کفارے میں کھلانا چاہے تو صبح و شام دونوں وقت کھلا۔
امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

بَابُ (۲۲۹) مَا يُجْزِئُ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ مِنَ التَّحْرِيْرِ

قسم کے کفارے میں کس غلام کا آزاد کرنا کافی ہے

۶۹۶ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يُجْزِئُ الْمُكَاتَبُ وَلَا اُمُّ الْوَلَدِ وَلَا الْمُدَبَّرُ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْكَفَّارَاتِ وَيُجْزِئُ الصَّبِيُّ وَالْكَافِرُ فِي الظِّهَارِ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَأْخُذُ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ فِي الْمُكَاتَبِ اِذَا لَمْ يُؤَدِّ شَيْئًا مِّنْ مُكَاتَبَتِهٖ حَتّٰى يُعْتِقَهُ مَوْلَاهُ عَنْ كَفَّارَتِهٖ اَجْزَاَهُ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد - ابوحنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ مکاتب، ام ولد، اور مدبر کا کسی کفارے میں آزاد کرنا جائز نہیں۔ اور ظہار میں بچے اور کافر کا آزاد کرنا جائز ہے۔
امام محمد نے کہا کہ ہم ان سبھوں کو لیتے ہیں۔ مگر ایک صورت میں کہ اگر مکاتب نے بدل کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہ کیا ہو اور اس کا مالک اس کو کفارے میں آزاد کردے تو یہ جائز ہے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

بَابُ (۲۳۰) الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِيْنِ

قسم میں انشاء اللہ کہنے کا بیان

۶۹۷ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ

محمد - ابوحنیفہ - قاسم بن عبد الرحمن - عبدالرحمن

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى

سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ جو کوئی قسم کھائے کسی چیز پر اور انشاء اللہ کہے تو اس کی قسم منعقد نہیں ہوتی۔

۶۹۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَقَدْ خَرَجَ مِنْ يَمِيْنِهٖ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جو قسم کھائے کسی چیز پر اور کہے انشاء اللہ تو وہ اپنی قسم سے نکلا۔

۶۹۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عبیداللہ۔ سعید بن جبیل سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر نے کہا کہ جو کوئی قسم کھائے کسی چیز پر پھر انشاء اللہ کہے تو اس پر حنث نہیں یعنے اگر انشاء اللہ قسم کے متصل کہے تو نہ وہ قسم ہوئی ہے اور نہ اس کے توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ فَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ فِى الْاَيْمَانِ كُلِّهَا اِذَا كَانَ قَوْلُهٗ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مَوْصُوْلًا بِكَلَامِهٖ قَبْلَ كَلَامِهٖ اَوْ بَعْدَ كَلَامِهٖ۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا سب قسموں میں جب کہ انشاء اللہ اس کے کلام یعنی قسم کے ساتھ متصل ہو قسم سے پہلے ہو یا پیچھے۔

۷۰۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْاِسْتِثْنَاءُ اِذَا كَانَ مُتَّصِلًا وَاِلَّا فَلَا شَیْءَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر انشاء اللہ قسم کے متصل ہو تو کوئی چیز نہیں یعنے وہ قسم نہیں ہوتی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَذٰلِكَ يُجْزِئُهٗ وَاِنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِهٖ صَوْتَهٗ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اس کو انشاء اللہ کہنا کافی ہے اگرچہ اپنی آواز اس کے ساتھ بلند نہ کرے۔

۷۰۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذَا حَرَّكَ بِالْاِسْتِثْنَاءِ شَفَتَيْهِ فَقَدِ اسْتَثْنٰى۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب اپنی دو لبیں انشاء اللہ کے ساتھ ہلائے تو اس نے انشاء اللہ کہا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

۷۰۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ رَجُلٍ قَالَ الِامْرَاَتِہٖ اَنْتِ طَالِقٌ اِنْشَاءَ اللّٰہُ قَالَ لَیْسَ بِشَیْءٍ وَّلَا یَقَعُ عَلَیْھَا الطَّلَاقُ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا نَاخُذُ اِذَا کَانَ اِسْتِثْنَآءُہٗ مَوْصُوْلًا بِیَمِیْنِہٖ قَدَّمَہٗ اَوْ اَخَّرَہٗ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ۔

کرتے ہیں کہ جس مرد نے اپنی عورت سے کہا کہ تو طلاق والی ہے انشاء اللہ تو یہ کچھ چیز نہیں اور اس پر طلاق نہیں پڑتی۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ انشاءاللہ قسم کے متصل ہو اس سے پہلے ہو یا پیچھے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

(ف) اور اسی طرح انشاءاللہ متصل کہنا تمام عقود کے منعقد ہونے سے مانع ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ اور اکثر علماء کا اور حد متصل کی یہ ہے کہ دُوسرے کلام میں مشغول نہ ہو جب قسم کے بعد اور کلام میں مشغول ہوا تو متصل نہ ہوا یہ منفصل ہے۔

بَابُ (۲۳) النَّذْرِ فِی الْمَعْصِیَۃِ — گناہ کی نذر ماننے کا بیان

۴۰۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَیْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃٍ وَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ محمد بن زبیر۔ حسن۔ عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں جائز ہے پورا کرنا نذر کا گناہ میں اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے (یعنے اگر نذر مانے کہ میرا یہ کام ہو تو میں مثلاً نماز نہ پڑھوں گا یا ماں باپ سے کلام نہ کروں گا تو اس کا پورا کرنا درست نہیں) اور لازم آتا ہے اس میں کفارہ قسم کا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

۴۰۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَا الشَّعْبِیَّ یَقُوْلُ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃٍ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنِ مَعْصِیَۃٍ فَلْیَرْجِعْ وَلَا کَفَّارَۃَ عَلَیْہِ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاخُذُ بِھٰذَا وَلٰکِنَّا نَاخُذُ بِالْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ وَمِنْ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عامر شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ معصیت میں نذر کا پورا کرنا جائز نہیں۔ جو شخص گناہ کی چیز پر قسم کھائے تو اس کو چاہیئے کہ رجوع کرلے اور اس پر کفارہ نہیں۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس کو نہیں لیتے ہیں۔ لیکن ہم پہلی حدیث کو لیتے ہیں اور اسی میں وہ

ذٰلِكَ اَنْ يَّحْلِفَ الرَّجُلُ اَنْ لَّا يُكَلِّمَ اَبَاهُ اَوْ اُمَّهٗ اَوْ اَنْ لَّا يَحُجَّ وَلَا يَتَصَدَّقَ وَنَحْوَ ذٰلِكَ مِنْ اَنْوَاعِ الْبِرِّ فَلْيَفْعَلِ الَّذِيْ حَلَفَ اَنْ لَّا يَفْعَلَ وَلْيُكَفِّرْ يَمِيْنَهٗ اَلَا تَرٰى اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى جَعَلَ الظِّهَارَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا وَجَعَلَ فِيْهِ الْكَفَّارَةَ فَكَذٰلِكَ هٰهُنَا وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رحمہ

بھی داخل ہے کہ کوئی شخص قسم کھائے کہ اپنے باپ یا ماں سے نہ بولے گا، یا یہ کہ حج نہ کرے گا یا یہ کہ صدقہ نہ کرے گا تو اس کو چاہئے کہ جس چیز کے نہ کرنے کی قسم کھائی ہے اس کو کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ظہار کو جھوٹ اور بری بات کہا اور اس میں کفارہ مقرر کیا پس اسی طرح یہاں بھی ہوگا اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔

بَابُ (۲۳۲) الْخِيَارِ فِي الْكَفَّارَةِ وَالَّذِيْ يَجْعَلُ مَالَهٗ فِي الْمَسَاكِيْنِ

کفارے میں اختیار اور اپنا مال مسکینوں کو دینے کا بیان

۷۰۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا كَانَ فِي الْقُرْاٰنِ مِنْ قَوْلِهٖ اَوْ فَصَاحِبُهٗ فِيْهِ بِالْخِيَارِ اَيَّ ذٰلِكَ شَاءَ وَفَعَلَ يَعْنِيْ فِي الْكَفَّارَةِ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جس جگہ قرآن میں کفارے میں اَوْ کا لفظ آیا ہے تو اس کے صاحب کو اختیار ہے جونسا کفارہ چاہے دے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَمِنْ ذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَاَيَّ هٰذِهِ الْكَفَّارَاتِ كَفَّرَ بِهَا يَمِيْنَهٗ اَجْزَاَهٗ ذٰلِكَ وَلَا يُجْزِئُهُ الصَّوْمُ مَا دَامَ يَجِدُ بَعْضَ هٰذِهِ الْكَفَّارَاتِ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَلَمْ يُخَيِّرْهُ فِي الصَّوْمِ

امام محمد رحمہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اسی میں داخل ہے خدا کا قسم کے کفارے میں یہ فرمانا کہ کھلانا دس محتاجوں کو بیچ کا کھانا جو دیتے ہو تم اپنے گھر والوں کو یا ان کو کپڑا دینا یا گردن آزاد کرنی تو ان کفاروں میں سے جونسا کفارہ اپنی قسم سے دے اس کو کافی ہوگا اور اس کو روزہ رکھنا کافی نہیں جب تک کہ ان کفاروں میں سے کسی کی طاقت رکھتا ہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے کہ جو نہ پائے تو روزہ تین دن کا ہے اور جیسا کہ اس کو ان کفاروں میں اختیار

كَمَا خَيَّرَهُ فِي غَيْرِهِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

دیا اور ویسے روزے میں اختیار نہیں دیا اور یہی قول ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۴۰۶ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ مَالَهُ فِي الْمَسَاكِيْنِ صَدَقَةً فَلْيَنْظُرْ مَا يَسَعُهُ وَيَسَعُ عِيَالَهُ فَلْيُمْسِكْهُ وَيَتَصَدَّقْ بِالْفَضْلِ فَإِذَا أَيْسَرَ تَصَدَّقَ بِمِثْلِ مَا أَمْسَكَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللهِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنا سب مال مسکینوں میں خیرات کردے تو اس کو دیکھنا چاہئے کس قدر مال میں اس کا اور اس کے بال بچوں کا گذارہ ہو اس قدر مال روک رکھے اور جو زیادہ ہو اس کو خیرات کرے پھر جب میسر ہو تو جس قدر مال روکا تھا اس قدر خیرات کرے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۲۳۳) مَنْ جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهِ الشَّيْءَ

اپنے اوپر کسی چیز کے واجب کر لینے کا بیان

۴۰۷ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ قَالَ فِيْمَنْ جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَشْيَ بَعْضًا وَرَكِبَ بَعْضًا قَالَ يَعُوْدُ فَيَمْشِيْ مَا رَكِبَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَأْخُذُ بِقَوْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ إِذَا رَكِبَ أَهْدٰى هَدْيًا أَوْ شَاةً يُجْزِئُهُ يَذْبَحُهَا وَيَتَصَدَّقُ بِهَا وَلَا يَأْكُلُ مِنْهَا شَيْئًا وَيَقْضِيْ عُمْرَةً أَوْ حَجَّةً وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ غَيْرَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی اپنی جان پر پیدل چلنا واجب کرے (یعنے نذر مانے) پھر کچھ مسافت پیادہ چلے اور کچھ سوار ہو کر تو پھر آئے اور جس قدر سوار ہو کر چلا تھا اس قدر پیادہ چلے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے لیکن ہم حضرت علیؓ کے قول کو لیتے ہیں۔ کہ جب سوار ہو اور قربانی بھیجے یا بکری تو کافی ہے یہ کہ اس کو ذبح کر کے خیرات کرے اور اس سے آپ کچھ نہ کھائے اور عمرہ ادا کرے یا حج یعنے جس کی نیت ہو وہ ادا کرے اس کے سوا اس پر اور کوئی چیز واجب نہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۲۲۳) مَنْ جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهٖ نَحْرَ ابْنِهٖ اَوْ نَحْرَ نَفْسِهٖ

۷۰۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ عَلَيْهِ اَنْ يَّنْحَرَ ابْنَهٗ اَنَّ عَلَيْهِ مِائَةَ نَاقَةٍ يَنْحَرُهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَاْخُذُ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ مَسْرُوْقٍ... بْنِ الْاَجْدَعِ۔

۷۰۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اِنِّيْ جَعَلْتُ ابْنِيْ نَحِيْرًا وَ مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذْهَبْ اِلٰى ذَالِكَ الشَّيْخِ فَاسْئَلْهُ ثُمَّ تَعَالَ فَاَخْبِرْنِيْ بِمَا يَقُوْلُ فَاَتَاهُ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ اِنْ كَانَتْ نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ عَجَّلْتَهَا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَتْ كَافِرَةً عَجَّلْتَهَا اِلَى النَّارِ اِذْبَحْ كَبْشًا فَاِنَّهٗ يُجْزِئُكَ فَاَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثَهٗ بِمَا قَالَ مَسْرُوْقٌ قَالَ وَاَنَا اٰمُرُكَ بِمَا اَمَرَكَ بِهٖ مَسْرُوْقٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

۷۱۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ

اپنے بیٹے یا اپنی جان ذبح کرنے کی نذر ماننے کا بیان

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو مرد اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کی نذر مانے تو اس پر سو اونٹنی کا ذبح کرنا واجب ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے لیکن ہم ابن عباس اور مسروق کے قول کو لیتے ہیں۔

محمد - ابوحنیفہ - سماک بن حرب - محمد بن منتشر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد ابن عباس کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کی نذر مانی ہے اور مسروق بن اجدع مسجد میں بیٹھے تھے تو ابن عباس نے اس کو کہا کہ اس شیخ کے پاس جا اور اس سے پوچھ پھر آ اور خبر دے مجھ کو اس کی جو وہ کہے وہ مرد مسروق کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تو مسروق نے کہا کہ اگر مسلمان جان ہے اور تو نے اس کو قتل کیا تو اس نے بہشت کی طرف جلدی کی اور اگر جان کافر ہے تو تو نے اس کو دوزخ میں جلدی بھیجا ایک دنبہ ذبح کر کہ وہ تجھ کو کافی ہے وہ ابن عباس کے پاس آیا اور جو کچھ مسروق نے کہا تھا ان سے بیان کیا تو ابن عباس نے کہا کہ جو تجھ کو مسروق نے حکم دیا وہ میں دیتا ہوں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ واجب ہے اس میں ذبح کرنا ایک دنبہ یا بکری کا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا۔

محمد - ابوحنیفہ - سماک بن حرب - محمد بن منتشر

قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ عَلَيْهِ أَنْ يَذْبَحَ نَفْسَهُ قَالَ كَبْشًا أَوْشَاةً قَالَ مُحَمَّدٌ نَأْخُذُ

ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو مرد اپنے پیارے کو ذبح کرنے کی نذر مانے تو وہ بکرا یا بکری ذبح کرے۔

بَابُ (۲۳۵) مَنْ حَلَفَ وَهُوَ مَظْلُوْمٌ — مظلوم کے قسم کھانے کا بیان

۷۱۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا اسْتُحْلِفَ الرَّجُلُ وَهُوَ مَظْلُوْمٌ فَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَا نَوٰى وَعَلٰى مَا وَرّٰى وَإِذَا كَانَ ظَالِمًا فَالْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ مَنِ اسْتَحْلَفَهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ الْيَمِيْنُ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهٖ عَلٰى ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کسی شخص سے قسم کھلائی جائے اور وہ مظلوم ہو تو قسم اس چیز پر ہے جس کی اس نے نیت کی ہو۔ اور اس نے توریہ کیا۔ اور جب قسم کھانے والا ظالم ہو تو قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں۔ قسم اس کے اور خدا کے درمیان کا معاملہ ہے جس کا حکم اس کی نیت پر ہے۔ اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۷۱۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْيَمِيْنُ يَمِيْنَانِ يَمِيْنٌ تُكَفَّرُ وَيَمِيْنٌ فِيْهَا الْاِسْتِغْفَارُ فَالْيَمِيْنُ الَّتِيْ تُكَفَّرُ بِالرَّجُلِ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا أَفْعَلُ وَاللّٰهِ لَأَفْعَلَنَّ وَالَّتِيْ فِيْهَا الْاِسْتِغْفَارُ فَالَّذِيْ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَقَدْ فَعَلْتُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ قسم کی دو قسم ہے ایک میں کفارہ آتا ہے اور ایک میں استغفار اول یہ کہ کہے میں ضرور ایسا کروں گا (اس میں کفارہ ہے) دوم یہ کہ کہے میں نے ایسا کیا تھا اس میں استغفار ہے۔

امام محمد نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

۷۱۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رض فِي اللَّغْوِ قَالَتْ هُوَ كُلُّ شَيْءٍ يَصِلُ بِهِ الرَّجُلُ كَلَامَهُ لَا يُرِيْدُهُ يَمِيْنًا لَا وَاللّٰهِ وَ بَلٰى

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قسم لغو یہ ہے۔ کہ آدمی اس کو اپنی کلام ساتھ ملائے اور قسم کا ارادہ نہ ہو جیسے کہے قسم ہے اللہ کی میں نے یہ کام نہیں کیا اور قسم ہے اللہ کی میں نے یہ کام کیا اور اس کا دل میں قصد نہ ہو

وَاٰلِهَةٌ وَ مَا لَا يَعْقِدُ عَلَيْهِ قَلْبُهُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَمِنَ اللَّغْوِ اَيْضًا الرَّجُلُ يَحْلِفُ عَلٰى شَيْءٍ يَرٰى اَنَّهُ عَلٰى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ فَيَكُوْنُ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ فَهٰذَا اَيْضًا مِنَ اللَّغْوِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

کہ اکثر اوقات آپس میں کلام کرنے کے وقت یہ لفظ بولتے ہیں اور اس کے کہنے میں ارادہ قسم کا نہیں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو لیتے ہیں اور لغو کے قبیل سے ہے یہ بھی ہے کہ مرد قسم کھائے ایسی چیز پر جس کے متعلق گمان کرے کہ وہ حق ہے اور واقع میں ایسا نہ ہو تو یہ بھی لغو قسم ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا اور امام شافعی کے نزدیک قسم لغو ہے کہ بلاقصد صادر ہو۔)

بَابُ (۱۳۶) التِّجَارَةِ وَالشَّرْطِ فِى الْبَيْعِ

تجارت اور بیع میں شرط کا بیان

۱۷۔۴ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَامِرٍ عَنْ رَجُلٍ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَهُ اِنْطَلِقْ اِلٰى اَهْلِ اللّٰهِ يَعْنِىْ اَهْلَ مَكَّةَ فَانْهَهُمْ عَنْ اَرْبَعِ خِصَالٍ عَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يَقْبِضُوْا وَعَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يَضْمَنُوْا وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِىْ بَيْعٍ وَعَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاخُذُ وَاَمَّا قَوْلُهُ سَلَفٌ وَبَيْعٌ فَالرَّجُلُ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ بِعْتُ عَبْدِىْ هٰذَا بِكَذَا وَكَذَا عَلٰى اَنْ تُقْرِضَنِىْ كَذَا وَكَذَا وَيَقُوْلُ تُقْرِضُنِىْ [illegible] فَلَا يَنْبَغِىْ هٰذَا وَقَوْلُهُ شَرْطَيْنِ فِىْ بَيْعٍ فَالرَّجُلُ يَبِيْعُ الشَّيْءَ فِى الْحَالِ بِاَلْفٍ وَدِرْهَمٍ وَاِلٰى شَهْرٍ بِاَلْفَيْنِ فَيَقَعُ عَقْدَةُ الْبَيْعِ عَلٰى هٰذَا فَهٰذَا لَا يَجُوْزُ وَاَمَّا قَوْلُهُ عَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يَضْمَنُوْا فَالرَّجُلُ يَشْتَرِىْ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ یحییٰ بن عامر۔ عتاب بن اسید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا کہ مکے والوں کے پاس جا کر منع کر ان کو چار چیزسے ایک اس چیز کے بیچنے سے جس پر قبضہ نہ کیا ہو اپنے قبضہ سے پہلے کسی چیز کا بیچنا درست نہیں) دوسرے اس چیز سے نفع اُٹھانے سے کہ ضمان میں نہیں آئے تیسرے دو شرطیں کرنے بیع میں چوتھی قرض اور بیع سے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں اور قرض اور بیع تو یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے کو کہے کہ میں اپنا یہ غلام تیرے ہاتھ اتنے اتنے کو بیچتا ہوں اس شرط پر کہ تو مجھ کو اس قدر روپیہ قرض دے یا کہے کہ تو مجھ کو قرض دے اس شرط پر کہ میں تیرے ہاتھ اس کو بیچوں تو یہ درست نہیں اور بیع میں دو شرطیں کرنی یہ ہیں کہ ایک شخص بیچے کوئی چیز ہزار درہم کو ہاتھوں ہاتھ اور دو ہزار کو مہینے تک اور عقد بیع اسی پر واقع ہو تو یہ بھی جائز نہیں اور جو چیز ضمان میں نہ آئی ہو اس سے نفع اُٹھانا یہ

اَلشَّيْءَ فَيَبِيْعَهُ قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهُ بِرِبْحٍ فَلَيْسَ يَنْبَغِيْ لَهُ ذَالِكَ وَكَذَالِكَ لَا يَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَبِيْعَ شَيْئًا اِشْتَرَاهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ اَلْعِقَارُ مِنَ الدُّوْرِ وَالْاَرْضِيْنَ قَالَ لَا بَاْسَ اَنْ يَبِيْعَهَا الَّذِيْ اِشْتَرَاهَا قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهَا لِاَنَّهَا لَا يَتَحَوَّلُ عَنْ مَوْضِعِهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا عِنْدَنَا لَا يَجُوْزُ وَهُوَ كَغَيْرِهٖ مِنَ الْاَشْيَاءِ۔

۷۱۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَيَشْتَرِطُ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَبِيْعَ فَكَرِهَهُ وَقَالَ لَيْسَتْ بِامْرَاَتِهٖ تَزَوَّجْتَهَا وَلَا بِمِلْكِ يَمِيْنٍ تَصْنَعُ بِهَا مَا تَصْنَعُ بِمِلْكٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ كُلُّ شَرْطٍ اُشْتُرِطَ فِي الْبَيْعِ لَيْسَ مِنَ الْبَيْعِ فِيْهِ مَنْفَعَةٌ لِلْبَائِعِ اَوْ لِلْمُشْتَرِيْ اَوْ لِلْمُشْتَرٰى لَهُ فَالْبَيْعُ فِيْهِ فَاسِدٌ وَمَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَا مَنْفَعَةَ فِيْهِ لِوَاحِدٍ مِنْهُمْ فَالْبَيْعُ فِيْهِ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ فِيْهِ بَاطِلٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رحمه الله

۷۱۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ

ہے کہ ایک شخص ایک چیز مول لے پھر اس کو قبضہ کرنے سے پہلے بیچے اور نفع اُٹھائے تو یہ بھی جائز نہیں (اس لئے کہ اگر وہ ضائع ہوتی تو بیچنے والے کی ہوتی پس نفع یعنی کرایہ وغیرہ بھی اسی کو ملے گا) اور اسی طرح نہیں جائز ہے خریدی ہوئی چیز کا بیچنا یہاں تک کہ قبضہ کرے اس پر اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے مگر غیر منقول چیزیں یعنے گھروں اور زمینوں میں کہا کہ قبضہ سے پہلے اس کو بیچنا درست ہے اس لئے کہ وہ اپنی جگہ سے پھر نہیں سکتے۔

امام محمد رح نے کہا کہ ہمارے نزدیک یہ بھی درست نہیں اور وہ اور سب چیزوں کی طرح ہے یعنے قبضہ سے پہلے کسی چیز کا بیچنا درست نہیں خواہ منقول ہو یا غیر منقول اور امام صاحب کے نزدیک غیر منقول کا بیچنا درست ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص نے ایک لونڈی خریدی اور اس پر شرط کر لے کہ اس کو بیچے نہیں تو ابراہیم نے اس کو مکروہ جانا اور کہا کہ نہ وہ عورت ہے جس سے تو نکاح کرے اور نہ وہ لونڈی ہے کہ تو اس کے ساتھ وہ کرے جو اپنی لونڈی سے کرتا ہے (یعنے نہ وہ منکوحہ ہے اور نہ لونڈی)

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جو شرط کہ بیع میں کی جائے اور بیع میں سے نہ ہو اور اس میں سے بائع یا مشتری یا مبیع کا نفع ہو تو وہ بیع فاسد ہے (اس لئے کہ پہلی صورت میں بائع کا نفع ہے اور دوسری میں خریدار کا اور تیسری میں مبیع کا) اور اگر ایسی شرط ہو کہ اس میں کسی کا نفع نہ ہو۔ تو وہ بیع درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ عطار بن رباح سے روایت

قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ ابْنَ اَبِیْ رِبَاحٍ وَسُئِلَ عَنْ ثَمَنِ الْهِرِّ فَلَمْ يَرَبِهٖ بَأْسًا ـ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ لَابَاسَ بِبَیْعِ السِّبَاعِ كُلِّهَا اِذَا كَانَ لَهَا قِیْمَةٌ ـ

کرتے ہیں کہ میں نے عطا سے سنا کہ بلی کی قیمت کے متعلق اُن سے پوچھا گیا تو کہا اس میں ڈر نہیں۔
امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا کہ سب درندے چارپایوں کا بیچنا درست ہے۔ جب کہ اُن کی قیمت ہوتی ہو۔

بَابُ (۲۳۷) مَنْ بَاعَ نَخْلًا حَامِلًا اَوْ عَبْدًا اَوْلَهٗ مَالٌ

اگر کوئی کھجور کا درخت پیوند کیا ہوا بیچے یا غلام بیچے اور اسکے پاس مال ہو تو اُسکا کیا حکم ہے

۷۱۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا مُوَبَّرًا اَوْ عَبْدًا لَهٗ مَالٌ فَثَمَرَتُهٗ وَالْمَالُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُشْتَرِیْ ـ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاخُذُ اِذَا طَلَعَ الثَّمَرُ فِی النَّخْلِ اَوْ كَانَ فِی الْاَرْضِ زَرْعٌ نَابِتٌ فَبَاعَهَا صَاحِبُهَا فَالثَّمَرَةُ وَالزَّرْعُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ ذٰلِكَ الْمُشْتَرِیْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاخُذُ وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ اِذَا كَانَ لَهٗ مَالٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح ـ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابو زبیر۔ جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کھجور کا درخت پیوند کیا ہوا بیچے یا غلام بیچے اور اس کے پاس مال ہو تو اس کا پھل اور مال بیچنے والے کا ہے مگر یہ کہ مول لینے والا پھل کی بھی شرط کرلے
امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کھجور کے درخت میں میوہ لگے یا زمین میں کھیتی اُگے اور مالک اس کو بیچ ڈالے تو پھل اور کھیتی بیچنے والے کے لئے ہے مگر یہ کہ خریدار پھل کی بھی شرط کرلے۔
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے حکم غلام کا جب کہ اس کے پاس مال ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ (۲۳۸) مَنِ اشْتَرٰی سِلْعَةً فَوَجَدَ بِهَا عَیْبًا اَوْ حَبْلًا

اگر کوئی شخص خریدے ہوئے اسباب میں عیب یا حمل پائے اُسکا بیان

۷۱۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ عَلِیٍّ رض

۔۔۔ ابوحنیفہ۔ ہیثم ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رض نے کہا کہ اگر کوئی شخص

أبي كابل في الرجل يشتري الجارية فيطأها ثم يجد بها عيبا قال لا يستطيع ردها ولكنه يرجع بنقصان العيب.

لونڈی خریدے اور اس سے صحبت کرے پھر اس میں عیب پائے تو وہ اس کو پھیر نہیں سکتا لیکن رجوع کرے نقصان عیب کے ساتھ یعنے عیب کے موافق اس سے قیمت پھیر لے۔

قال محمد وبهذا نأخذ وكذلك إن لم يطأها وحدث بها عيب عنده ثم وجد بها عيبا دلسه له البائع فإنه لا يستطيع ردها ولكنه يرجع بحصة العيب الأول من الثمن إلا أن يشاء البائع أن يأخذها بالعيب الذي حدث عند المشتري ولا يأخذ للعيب إرشا ولا للوطي عقرا فإن شاء فذلك أخذها وأعطى الثمن كله وهذا كله قول أبي حنيفة رح

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور اسی طرح اگر خریدار نے اس سے صحبت نہ کی اور اس کے نزدیک اس میں کوئی عیب پیدا ہوا پھر اس نے اس میں اور عیب پایا جس کو بیچنے والے نے اس سے چھپایا تھا تو وہ اس کو پھیر نہیں سکتا لیکن پہلے عیب کے حصے کے موافق اس سے قیمت لے مگر یہ کہ بیچنے والا چاہے کہ اس کو لے اس عیب کے ساتھ جو خریدار کے پاس پیدا ہوا اور عیب کی وجہ سے دیت اور صحبت کے بدلے مہر نہ لیگا اور اگر چاہے تو لونڈی کو لے لے اس کی سب قیمت پھیر دے اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالے عنہ کا ہے۔

۷۱۹۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال من باع جارية حبلى ثم ادعى الولد المشتري والبائع جميعا فهو للمشتري فإن ادعاه البائع ونفاه المشتري فهو ولده وإن نفياه جميعا فهو عبد للمشتري وإن شكا فيه فهو بينهما يرثهما ويرثانه.

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں ابراہیم نے کہا کہ جو کوئی حاملہ لونڈی بیچے پھر بائع اور مشتری دونو بچے کا دعوی کریں تو بچہ خریدار کا ہوگا اور اگر بائع اس کا دعوے کرے اور مشتری انکار کرے تو وہ بائع کا بیٹا ہوگا اور اگر دونوں اس سے انکار کریں تو وہ مشتری کا غلام ہوگا اور اگر دونوں اس میں شک کریں تو دونوں کے درمیان مشترک ہوگا۔

قال محمد ولسنا نأخذ بهذا ولكنا نقول إن جاءت به عند المشتري لأقل من ستة أشهر فادعياه جميعا معا فهو ابن البائع وينتقض البيع فيه وفي أمه وإن

امام محمد رح نے کہا کہ ہم اس کو نہیں لیتے لیکن ہم کہتے ہیں کہ اگر لونڈی خریدار کے پاس چھ مہینے سے کم میں بچہ جنے اور دونوں اس کا دعوے کریں تو وہ بائع کا بیٹا ہوگا اور اس کی اور اس کی ماں کی بیع ٹوٹ جاتے گی اور اگر چھ مہینے سے زیادہ

جَاءَتْ بِهِ لِأَكْثَرَ مِنْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مُنْذُ وَقَعَ الشِّرَاءُ فَهُوَ ابْنُ الْمُشْتَرِيْ وَلَا دَعْوَةَ لِلْبَائِعِ فِيْهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَإِنْ شَكَّا فِيْهِ أَوْ جَحَدَاهُ فَهُوَ عَبْدٌ لِلْمُشْتَرِيْ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

میں بچہ جنے جس دن سے کہ خریداری ہوئی تو وہ خریدار کا بیٹا ہے اور اس میں بائع کا کسی حال میں کچھ دعویٰ نہیں اور اگر دونوں اس میں شک کریں یا دونوں انکار کریں تو وہ خریدار کا بیٹا ہوگا۔ یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔

۷۲۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا وَطِئَ الْمَمْلُوْكَةَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فِيْ طُهْرٍ وَاحِدٍ فَادَّعَوْهُ جَمِيْعًا فَهُوَ لِلْآخِرِ وَإِذْ نَفَوْهُ جَمِيْعًا فَهُوَ عَبْدٌ لِلْآخِرِ وَإِنْ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ وَرِثَهُ وَوَرِثَهُمْ جَمِيْعًا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر تین آدمی ایک لونڈی سے ایک طہر میں جماع کریں اور سب بچے کا دعوےٰ کریں۔ تو وہ پچھلے کا ہے اور اگر اس سے سب انکار کریں تو پچھلے کا غلام ہے اور اگر کہیں کہ ہم نہیں جانتے تو وہ سب اس کے وارث ہوں گے اور وہ ان سب کا وارث ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّهُمْ إِنِ ادَّعَوْهُ جَمِيْعًا نَظَرْنَا بِكَمْ جَاءَتْ بِهِ مُنْذُ مَلَكَهُ الْآخَرُ فَإِنْ كَانَتْ جَاءَتْ بِهِ لِأَكْثَرَ مِنْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَهُوَ ابْنُ الْمُشْتَرِي الْآخِرِ وَإِنْ كَانَتْ جَاءَتْ بِهِ لِأَقَلَّ مِنْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مُنْذُ بَاعَهَا الْأَوَّلُ فَهُوَ ابْنُ الْأَوَّلِ وَإِنْ نَفَوْهُ جَمِيْعًا أَوْ شَكُّوْا فِيْهِ فَهُوَ عَبْدٌ لِلْآخِرِ وَلَا يَلْزَمُ النَّسَبُ بِالشَّكِّ إِلَّا بِالْيَقِيْنِ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد رح نے کہا کہ ہم اس کو نہیں لیتے لیکن اگر سب اس کا دعوےٰ کریں تو ہم دیکھیں گے کہ وہ کتنی مدت میں بچہ جنی جس دن سے کہ پچھلا آدمی اس کا مالک ہوا۔ اگر چھ مہینے سے زیادہ میں بچہ جنی ہے تو وہ پچھلے خریدار کا بیٹا ہوگا اور اگر چھ مہینے سے کم میں بچہ جنی ہو جس دن سے کہ پہلے نے اس کو بیچا تو وہ پہلے کا بیٹا ہے اور اگر سب اس سے انکار کریں یا اس میں شک کریں تو وہ پچھلے کا غلام ہے اور شک سے نسب لازم نہیں آتی یہاں تک کہ یقین حاصل ہو اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔

بَابُ(۲۳۹) الْفُرْقَةِ بَيْنَ الْأَمَةِ وَزَوْجِهَا وَوَلَدِهَا

لونڈی اور اُس کے شوہر اور بیٹے کے درمیان جُدائی کرنے کا بیان

۷۲۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ

محمد ابوحنیفہ۔ عبداللہ بن حسن سے روایت

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ اَقْبَلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ بِرَقِيقٍ مِنَ الْيَمَنِ فَاحْتَاجَ اِلٰى نَفَقَةٍ يُنْفِقُ عَلَيْهِمْ فَبَاعَ غُلَامًا مِنَ الرَّقِيقِ كَانَ مَعَهُ اُمُّهُ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَصَفَّحَ الرَّقِيقَ فَتَصَفَّحَ بِالْاُمِّ قَالَ مَالِيْ اَرٰى هٰذِهٖ وَالِهَةً قَالَ احْتَجْنَا اِلٰى نَفَقَةٍ فَبِعْنَا ابْنًا لَهَا فَاَمَرَهُ اَنْ يَرْجِعَ فَيَرُدَّهُ ؕ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ نَكْرَهُ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ اَوِ الْوَالِدِ وَوَلَدِهٖ اِذَا كَانَ صَغِيْرًا وَكَذٰلِكَ الْاِخْوَانُ وَكُلُّ ذِىْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ اِذَا كَانَا صَغِيْرَيْنِ اَوْ كَانَ اَحَدُهُمَا صَغِيْرًا وَلَا يَنْبَغِىْ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا فِى الْبَيْعِ فَاَمَّا اِذَا كَانُوْا كِبَارًا كُلُّهُمْ فَلَا بَاْسَ بِالْفُرْقَةِ بَيْنَهُمْ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رح

۷۲۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِى الْمَمْلُوْكَةِ تُبَاعُ لَهَا زَوْجٌ قَالَ بَيْعُهَا طَلَاقُهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا هِىَ امْرَاَتُهٗ وَاِنْ بِيْعَتْ قَالَ بَلَغَنَا ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ وَعَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَلٰكِنْ لَا بَاْسَ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا فِى الْبَيْعِ وَهِىَ امْرَاَتُهٗ عَلٰى حَالِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ

کرتے ہیں کہ زید بن حارثہ یمن سے کئی غلام لائے۔ ان کے کھانے پینے پر خرچ کرنے کے لئے خرچ کے محتاج ہوئے تو ان غلاموں میں سے ایک غلام کو بیچ دیا۔ جس کی ماں ان کے پاس تھی۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ نے غلاموں کا حال دریافت کیا۔ اور ایک لونڈی کی فرمایا کیا بات ہے میں اس کو بے قرار دیکھتا ہوں۔ زید بن حارثہ نے کہا کہ مجھ کو خرچ کی ضرورت تھی اس لئے میں نے اس کے بیٹے کو بیچ دیا آپ نے ان کو حکم دیا کہ اس کو لوٹا لیں۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں۔ اور ماں یا باپ اور بیٹے کے درمیان جدا کرنے کو کروہ سمجھتے ہیں۔ جبکہ بچہ چھوٹا ہو اس طرح بھائی اور کل رشتہ داروں کے جدا کرنے کا حکم ہے جبکہ دونوں چھوٹے ہوں یا ان میں سے کوئی ایک چھوٹا ہو۔ اور خرید و فروخت میں ان کے درمیان تفریق کرانی جائز نہیں۔ جب سب بڑے ہوں تو ان کو جدا کرکے بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ سب امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ جو لونڈی بیچی جائے اور اس کا خاوند موجود ہو تو اس کا بیچنا اس کی طلاق ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ ہم اس کو نہیں لیتے بلکہ وہ اس کی عورت ہے اگرچہ بیچی جائے ہم کو یہ روایت حضرت عمر اور علی اور عبد الرحمن بن عوف اور حذیفہ سے پہنچی لیکن ان کو جدا جدا کرکے بیچنا درست ہے اور وہ ہر حال میں اسی کی عورت ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

بَابُ (۲۴۲) السَّلَمِ فِيْمَا يُكَالُ وَيُوْزَنُ

کیلی اَور وزنی چیز میں بیع سلم کرنے کا بیان

۷۲۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَسْلِمْ مَا يُكَالُ فِيْمَا يُوْزَنُ وَمَا يُوْزَنُ فِيْمَا يُكَالُ وَلَا يُسْلَمُ مَا يُكَالُ وَلَا مَا يُوْزَنُ فِيْمَا يُوْزَنُ وَاِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ فِيْ مَا لَا يُكَالُ وَلَا يُوْزَنُ فَلَا بَاْسَ بِاثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ يَدًا بِيَدٍ وَلَا بَاْسَ بِهٖ نَسَآءً وَاِذَا كَانَ مِنْ نَوْعٍ وَّاحِدٍ مِمَّا لَا يُكَالُ وَلَا يُوْزَنُ فَلَا بَاْسَ بِاثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ يَدًا بِيَدٍ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ بیع سلم کرو کیلی چیز کی وزنی چیز میں اور وزنی چیز کی کیلی چیز میں (مثلاً کیلی چیز بالفعل دے اَور اس کے عوض میں وزنی چیز ایک مدت تک ٹھہرالے یا بالعکس تو یہ درست ہے) اور نہ بیع سلم کرو کیلی چیز کی کیلی چیز میں اور نہ وزنی چیز کی وزنی میں اَور جب دونوں جنسیں جُدا جُدا ہوں غیر کیلی اَور وزنی چیز میں مثلاً کپڑے وغیرہ تو دو کو ایک کے بدلے ہاتھوں ہاتھ بھی اور ادھار بھی بیچنا درست ہے اگرچہ بیع اور ثمن دونوں کپڑے کی قسم سے ہوں اور جب دونوں ایک قسم سے ہوں غیر کیلی اور وزنی چیز میں تو دو کو ایک کے بدلے ہاتھوں ہاتھ بیچنا درست ہے یعنے اُدھار بیچنا درست نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

۷۲۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهٗ عَلَى الرَّجُلِ الدَّيْنُ يَجْعَلُهٗ فِي السَّلَمِ قَالَ لَا خَيْرَ فِيْهِ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جس آدمی کا کہ اس کا قرض کسی شخص پر آتا ہو اور اس کو بیع سلم میں گردانے تو اس میں بہتری نہیں جب تک کہ اس پر قبضہ نہ کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لِاَنَّ ذٰلِكَ بَيْعُ الدَّيْنِ بِالدَّيْنِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس۔ یہ بیع قرض کی قرض کے عوض اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ رح کا۔

(ف) اور صورت اس کی یہ ہے کہ مثلاً زید کے عمرو پر دس روپے قرض تھے اور زید بکر کو کہے کہ دس روپے جو میرے عمرو پر قرض ہیں وہ میں نے تجھ کو دیئے اور اُن کے بدلے میں تجھ سے اتنی مدت میں اس قسم کا اتنا گیہوں لوں گا تو یہ درست نہیں۔

بَابُ السَّلَمِ فِي الْفَاكِهَةِ إِلَى الْعَطَاءِ وَغَيْرِهِ

میوؤں میں عطا وغیرہ تک بیع سلم کرنے کا بیان

۷۲۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُكْرَهُ السَّلَمُ اِلَى الْحَصَادِ وَاِلَى الْعَطَاءِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ لِاَنَّهٗ اَجَلٌ مَجْهُوْلٌ يَتَقَدَّمُ وَيَتَاَخَّرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ مکروہ ہے بیع سلم کرنی میوؤں کے کٹنے اور خیرات ملنے تک یعنے جب میوہ کٹے گا یا خیرات ملے گا اس وقت دوں گا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس واسطے کہ وہ مدت مجہول ہے معلوم اور متعین نہیں کبھی مقدم ہوتی ہے اور کبھی مؤخر اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

۷۲۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ فِي الْفَاكِهَةِ اِلَى الْعَطَاءِ يَاخُذُ قَفِيْزًا قَفِيْزًا قَالَ لَا خَيْرَ فِيْهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص بیع کرے میوؤں میں خیرات ملنے تک کہ اس کو لے گا قفیز قفیز تو اس میں بہتری نہیں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۷۲۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِي الثَّمَرِ قَالَ لَا حَتّٰى يُطْعَمَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُسْلِمَ فِيْ ثَمَرَةٍ لَيْسَتْ فِيْ اَيْدِي النَّاسِ اِلَّا فِيْ زَمَانِهَا بَعْدَ بُلُوْغِهَا وَيَجْعَلُ اَجَلَ السَّلَمِ قَبْلَ اِنْقِطَاعِهَا فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَهُوَ جَائِزٌ وَاِلَّا فَلَا خَيْرَ فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص میوے میں بیع سلم کرے تو درست نہیں یہاں تک کہ کھایا جائے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں نہیں لائق ہے بیع سلم کرنی ایسے میوے میں جو آدمی کے ہاتھ میں نہ ہو مگر اس کے وقت میں اس کے پہنچنے کے بعد اور مقرر کرے مدت بیع سلم کی اس کے ختم ہونے سے قبل وقت عقد کے جب ایسا کرے تو جائز ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو درست نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ جو میوہ آدمیوں کے ہاتھ میں موجود نہ ہو اس میں بیع سلم کرنی درست نہیں مگر اس کے زمانے میں اس کے پکنے کے بعد یہاں تک کہ کھایا جائے۔

بَابُ (۲۴۲) السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ — حیوان میں بیع سلم کرنے کا بیان

۷۲۸ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ دَفَعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِلٰى زَيْدِ بْنِ خُوَيْلِدَةَ الْبَكْرِيِّ مَالًا مُضَارَبَةً فَاَسْلَمَ زَيْدٌ اِلٰى عِتْرِيْسِ بْنِ عُرْقُوْبِ الشَّيْبَانِيِّ فِيْ قَلَائِصَ فَلَمَّا حَلَّتْ اَخَذَ بَعْضًا وَ بَقِيَ بَعْضٌ فَاَعْسَرَ عِتْرِيْسُ وَ بَلَغَهُ اَنَّ الْمَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ فَاَتَاهُ يَسْتَرْفِقُهُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَفَعَلَ زَيْدٌ قَالَ نَعَمْ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَسَاَلَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اُرْدُدْ مَا اَخَذْتَ وَخُذْ رَاْسَ مَالِكَ وَلَا تُسْلِمَنَّ مَالَنَا فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْحَيَوَانِ۔

محمد ۔ ابوحنیفہ ۔ حماد ۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے اپنا مال مضاربت کے لئے زید بن خویلد کو دیا تو زید نے عتریس کے ساتھ اونٹوں میں بیع سلم کی ۔ جب وقت آیا تو اس نے بعض اونٹ لئے اور کچھ باقی رہے اور عتریس مفلس ہوگیا اس کو معلوم ہوا کہ یہ مال عبداللہ کا ہے تو وہ ان کے پاس آیا اور ان سے مہلت چاہی عبداللہ نے پوچھا کہ کیا زید نے یہ کام کیا ہے اس نے کہا ہاں اور کسی کو اس کی طرف بھیج کر بلایا اور اس سے پوچھا پھر عبداللہ نے اس کو کہا کہ جو تو نے لیا وہ پھیر دے اور اپنا اصل مال اس سے لے اور نہ بیع سلم کر ہمارے مال کو کسی چیز میں حیوان سے ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَ بِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ لَا يَجُوْزُ السَّلَمُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْحَيَوَانِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رحمه الله

امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہیں جائز ہے بیع سلم کرنی کسی حیوان میں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ۔

بَابُ (۲۴۳) الْكَفِيْلِ وَ الرَّهْنِ فِي السَّلَمِ — بیع سلم میں ضامن اور رہن رکھنے کا بیان

۷۲۹ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا بَاْسَ بِالرَّهْنِ وَالْكَفِيْلِ فِي السَّلَمِ

محمد ۔ ابوحنیفہ ۔ حماد ۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ بیع سلم میں رہن اور ضامن کا کچھ ڈر نہیں ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رحمه الله

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ۔

۷۳۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي السَّلَمِ فِي الْفُلُوْسِ فَيَاْخُذُ الْكَفِيْلَ قَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں فلوس میں بیع سلم کرتے اور اس میں ضامن لینے کے متعلق انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی ڈر نہیں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

بَابُ ۲۲۴ السَّلَمِ بِاَخْذِ بَعْضِهٖ وَبَعْضِ رَاْسِ مَالِهٖ

بیع سلم میں کچھ مال لینا اور کچھ راس المال لینا

۷۳۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي السَّلَمِ يَحِلُّ فَيَاْخُذُ بَعْضَهٗ وَيَاْخُذُ بَعْضَ رَاْسِ مَالِهٖ فِيْمَا بَقِيَ قَالَ هٰذَا الْمَعْرُوْفُ الْحَسَنُ الْجَمِيْلُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابوحنیفہ - ابو عمرو سعید بن جبیر - ابن عباس سے بیع سلم کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ اس کا وقت آپہنچے پھر کچھ مبیع لے اور کچھ اصل مال پھیر لے تو یہ عمدہ اور بہتر بات ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

بَابُ ۲۲۵ السَّلَمِ فِي الثِّيَابِ

کپڑوں میں بیع سلم کرنے کا بیان

۷۳۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اَسْلَمَ فِي الثِّيَابِ فَكَانَ مَعْرُوْفًا عَرْضُهٗ وَرُقْعَتُهٗ فَهُوَ جَائِزٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا سَمَّى الطُّوْلَ وَالْعَرْضَ وَالرُّقْعَةَ وَالْجِنْسَ وَالْاَجَلَ وَنَقَدَ الثَّمَنَ قَبْلَ اَنْ يَفْتَرِقَا فَهُوَ جَائِزٌ۔

محمد - ابوحنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جب کوئی کپڑوں میں بیع سلم کرے اور اس کا عرض اور رقعہ مشہور ہو تو جائز ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب اس کا طول اور عرض اور قسم اور جنس اور مدت معین ہو اور قیمت نقد دے مجلس عقد سے جدا ہونے سے پہلے تو جائز ہے۔

۷۳۳ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ

محمد - ابوحنیفہ - حماد ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو آدمی کپڑے کپڑے سے بیع سلم

يُسْلِمُ الثِّيَابَ فِي الثِّيَابِ قَالَ إِذَا اخْتَلَفَتْ أَنْوَاعُهُ فَلَا بَأْسَ بِهِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ.

بَابُ (٢٤٦) السَّوْمِ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ

٧٣٤ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَامُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَتِهِ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَايَعُوا بِإِلْقَاءِ الْحَجَرِ وَمَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَلْيُعْلِمْهُ أَجْرَهُ وَلَا تُزَوَّجُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا وَلَا تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِي صَحْفَتِهَا فَإِنَّ اللهَ هُوَ رَازِقُهَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَمَّا قَوْلُهُ وَلَا تَنَاجَشُوا فَالرَّجُلُ يَبِيعُ الشَّيْءَ فَيَزِيدُ الرَّجُلُ الْآخَرُ فِي الثَّمَنِ وَهُوَ لَا يُرِيدُ أَنْ يَشْتَرِيَ لِيَسْمَعَ بِذَالِكَ غَيْرُهُ وَيَشْتَرِيَ عَلَى سَوْمِهِ فَهٰذَا هُوَ النَّجْشُ فَلَا يَنْبَغِي وَأَمَّا قَوْلُهُ لَا تَبَايَعُوا بِإِلْقَاءِ الْحَجَرِ فَهٰذَا كَانَ بَيْعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُ أَحَدُهُمْ إِذَا أَلْقَيْتُ الْحَجَرَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ فَهٰذَا مَكْرُوهٌ فَلَا يَنْبَغِي وَالْبَيْعُ فِيهِ فَاسِدٌ.

کرے۔ جب اس کی قسمیں مختلف ہوں تو جائز ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

اپنے بھائی کے مُول پر مُول تول کرنا

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ ابو سعید خدری اور ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے مول تول پر خریداری کی بات نہ کرے، اور نہ اپنے بھائی کے پیغام پر نکاح کا پیغام بھیجے۔ اور نہ بخش کرو۔ اور نہ پتھر پھینک کر خرید و فروخت کرو۔ اور جس شخص نے مزدور کام پر لگایا تو اس کو اس کی مزدوری بتلا دے۔ اور نہ کسی عورت سے اس کی پھوپھی اور خالہ کی موجودگی میں نکاح کیا جائے اور نہ اپنی سوکن کی طلاق چاہے تاکہ اس چیز کو سمیٹ لے جو اسکے پیالہ میں ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس کا رزق دینے والا ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔ اور آپ کے ارشاد "بخش نہ کرو" کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کوئی چیز خرید رہا ہو اور دوسرا آدمی اگر اس کی قیمت زیادہ لگائے اس کا خریدنے کا ارادہ نہ ہو۔ بلکہ مقصد یہ ہو کہ دوسرے کو ستائے اور اس کی قیمت پر خرید لے۔ تو یہ بخش ہے یہ درست نہیں۔ اور آپ کا ارشاد کہ "پتھر پھینک کر بیع نہ کرو" کی صورت یہ ہے کہ یہ جاہلیت کی بیع تھی۔ ایک شخص کہتا تھا کہ جب میں پتھر پھینک دوں تو بیع واجب ہو گئی۔ یہ مکروہ ہے مناسب نہیں۔ اور بیع فاسد ہے۔

باب (٢٢٤) حمل التجارة الى ارض الحرب

٤٣٥ ـ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ فِي التَّاجِرِ يَحْمِلُ اِلَى اَرْضِ الْحَرْبِ اَنَّهُ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ مَا لَمْ يَحْمِلْ اِلَيْهِمْ سِلَاحًا اَوْ كُرَاعًا اَوْ سَلَبًا.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رحمه الله

دارالحرب کی طرف تجارت کا مال لے جانے کا بیان

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے تجارت کرنے والے کے حق میں کہا کہ جو دارالحرب کی طرف تجارت کا مال لے جائے تو اس میں کچھ ڈر نہیں جب تک کہ اس کی طرف ہتھیار یا گھوڑے یا اسباب جنگ نہ اٹھائے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

باب (٢٢٥) التجارة في العصير والخمر

٤٣٦ ـ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَصِيْرِ قَالَ لَا بَأْسَ بِاَنْ تَبِيْعَهُ مِمَّنْ يَتَّخِذُهُ خَمْرًا وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

٤٣٧ ـ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَعَنْ اَكْلِ ثَمَنِهَا قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ اَنْ يَأْكُلُوْهَا فَاسْتَحَلُّوْا بَيْعَهَا وَاَكْلَ ثَمَنِهَا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَحَرَامٌ بَيْعُهَا وَاَكْلُ ثَمَنِهَا

نچوڑ اور شراب میں تجارت کرنے کا بیان

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے انگور کے نچوڑ کے متعلق کہا کہ جائز ہے بیچنا اس کا اس شخص کے پاس جو اس سے شراب بنائے اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ محمد بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر کے ایک ساتھی نے اُن سے شراب بیچنے کا اور اس کی قیمت کھانے کا حکم پوچھا ابن عمرؓ نے کہا کہ اللہ لعنت کرے یہود پر کہ حرام کی گئیں اُن پر چربیاں اور حلال جانا انہوں نے بیچنا اس کا اور اس کی قیمت کا کھانا خدا نے حرام کیا شراب کو اس لئے اس کا بیچنا اور اس کی قیمت کا کھانا حرام ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

۷۳۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ ثَقِيفٍ يُكْنَى أَبَا عَامِرٍ كَانَ يُهْدِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ عَامٍ رَاوِيَةً مِنْ خَمْرٍ فَأَهْدَى إِلَيْهِ فِي الْعَامِ الَّذِي حُرِّمَتْ رَاوِيَةً كَمَا كَانَ يُهْدِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا عَامِرٍ إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَلَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى خَمْرِكَ قَالَ فَخُذْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَبِعْهَا وَاسْتَعِنْ بِثَمَنِهَا عَلَى حَاجَتِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا عَامِرٍ إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا وَأَكْلَ ثَمَنِهَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

امام محمد رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ محمد بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ ثقیف کا ایک مرد ہر سال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک مشکا شراب کا ہدیہ بھیجا کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے ایک مشکا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا جس سال شراب حرام ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ اے ابو عامر اللہ تعالیٰ نے شراب حرام کی اس لئے ہم کو تیری شراب کی حاجت نہیں اس نے کہا کہ یا حضرت آپ لے لیں اور اس کو بیچ کر اس کی قیمت اپنے کام میں لائیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اے ابو عامر جس نے اس کا پینا حرام کیا اس نے اس کا بیچنا اور اس کی قیمت کا کھانا بھی حرام کیا۔

امام ابو حنیفہ رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رہ کا۔

بَابُ (۲۹) بَيْعِ الْأَجَامِ وَالسَّمَكِ وَالْقَصَبِ

جنگل کے بانس اور مچھلی کے بیچنے کا بیان

۷۳۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ صَيْدِ الْأَجَامِ وَقَصَبِهَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

۷۴۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ طَلَبْتُ إِلَى

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مکروہ رکھتے تھے جنگل کے شکار اور ان کی بانس کے بیچنے کو۔

امام محمد رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبد الحمید سے طلب کی یہ بات کہ وہ عمر بن

عَنِ الْحَكَمِ اَنْ يَكْتُبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَنْ يَسْاَلَهُ عَنْ صَيْدِ الْاٰجَامِ وَ قَصْبِهَا فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنَّهُ الْجِنْسُ لَا بَاْسَ بِهِ وَ لَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا لَا يَجُوْزُ بَيْعُ الْقَصَبِ اِذَا بَاعَهُ خَاصَّةً فَاَمَّا الصَّيْدُ فَلَا يَجُوْزُ بَيْعُهُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ يَوْخَذُ بِغَيْرِ صَيْدٍ فَيَجُوْزُ الْبَيْعُ فِيْهِ وَيَكُوْنُ صَاحِبُهُ بِالْخِيَارِ اِذَا رَاٰهُ اِنْ شَاءَ اَخَذَهُ وَ اِنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح۔

عبد العزیز کی طرف خط لکھے اور ان سے آجام کے شکار اور ان کے قصب کا حکم پوچھے تو عمر نے اس کی طرف لکھا کہ وہ ایک جنس ہے اس کا کچھ ڈر نہیں اور ہم اس کو نہیں لیتے بلکہ اگر صرف بانس کو بیچے تو اس کو جائز رکھتے ہیں اور شکار کی بیع کو ہم جائز نہیں رکھتے مگر یہ کہ بغیر شکار کے پکڑا جائے تو اس میں بیع جائز ہے اور مول لینے والے کو اختیار ہے جب کہ دیکھے اس کو اگر چاہے تو اس کو لے اور چاہے تو چھوڑ دے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا۔

بَابُ شِرَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ تَكُوْنُ فِي السَّيْفِ وَالْجَوْهَرِ

اس سونا اور چاندی کے خریدنے کا بیان جو سیف اور جوہر میں ہو

۱۴۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا كَانَ الْخَاتَمُ فِضَّةً وَ فِيْهِ فَصٌّ فَاشْتَرِهٖ بِمَا شِئْتَ قَلِيْلًا وَ اِنْ شِئْتَ كَثِيْرًا وَ لَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَ لَا يَجُوْزُ الْبَيْعُ حَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّ الثَّمَنَ اَكْثَرُ مِنَ الْفِضَّةِ الَّتِيْ فِي الْخَاتَمِ فَيَكُوْنُ فَضْلُ الثَّمَنِ بِالْفَصِّ وَ هُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب انگوٹھی چاندی کی ہو اور اس میں نگینہ ہو تو اس کو جس طرح خرید سے درست ہے خواہ تھوڑی قیمت کے عوض ہو یا زیادہ قیمت کے عوض اور ہم اس کو نہیں لیتے اور نہیں جائز ہے بیع یہاں تک کہ معلوم کیا جائے کہ قیمت اس چاندی سے زیادہ ہے جو کہ انگوٹھی میں ہے تو زیادہ قیمت نگینہ کے بدلے ہو جائے گی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا

۱۴۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ سَرِيْعٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بُعِثَ اِلٰى عُمَرَ بِاِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ خُسْرَوَانِيٍّ قَدْ اُحْكِمَتْ صَنْعَتُهُ فَاَمَرَ الرَّسُوْلَ اَنْ يَبِيْعَهُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ولید بن سریع۔ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ خسروانی چاندی کا ایک برتن حضرت عمرؓ کے پاس بھیجا گیا جس کی صنعت مضبوط کی گئی تھی تو حضرت عمرؓ نے ایلچی کو اس کے بیچنے کا حکم دیا ایلچی پھر آیا اور کہا۔ کہ مجھ کو اس کی قیمت

مترجم

فَرَجَعَ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنِّیْ اَرَادَ عَلٰی ذٰلِکَ قَالَ عُمَرُ لَا فَاِنَّ الْفَضْلَ رِبٰوا وَّبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

سے زیادہ قیمت تھی پر حضرت عمرؓ نے کہا کہ زیادہ نہ لے کہ زیادتی سود ہے اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

بَابُ (۲۵) شِرَآءِ الدَّرَاھِمِ الثِّقَالِ بِالْخِفَافِ وَالرِّبٰو

ہلکے درہموں سے بھاری درہموں کو خریدنے اور سود کا بیان

۳۴۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْزُوْقٌ عَنْ اَبِیْ لَیْلٰۃَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لَہٗ اِنَّا نَقْدِمُ الْاَرْضَ بِھَا الْوَرَقُ الثِّقَالُ الْکَاسِدَۃُ وَمَعَنَا وَرَقٌ خِفَافٌ نَافِقَۃٌ اَنَبِیْعُ وَرَقَنَا بِوَرَقِھِمْ قَالَ لَا وَلٰکِنْ بِعْ وَرَقَکَ بِالدَّنَانِیْرِ وَدَرَاھِمَکَ اِشْتَرِ بِالدَّنَانِیْرِ وَلَا تُفَارِقْ صَاحِبَکَ شِبْرًا حَتّٰی تَسْتَوْفِیَ مِنْہُ فَاِنْ صَعِدَ سُوْقَ الْبَیْتِ فَاصْعَدْ مَعَہٗ وَاِنْ وَثَبَ فَثِبْ مَعَہٗ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رحمہ اللہ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ مرزوق۔ ابی لیلہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے کہا کہ ہم ایک زمین میں آتے ہیں جس میں چاندی بھاری کھوٹی ہے اور ہمارے ساتھ چاندی ہلکی کھری ہے کیا ہم اپنی چاندی سے ان کی چاندی خریدیں ابن عمرؓ نے کہا کہ نہ خریدو لیکن اپنی چاندی دیناروں کے ساتھ بیچ ڈال پھر دیناروں کو ان کی چاندی خریدو اور تجھ سے تیرا ساتھی جدا نہ ہو یہاں تک کہ تو اس سے حق اپنا پورا لے (یعنے قبضہ کرلے) اور اگر وہ گھر پر چڑھ جائے تو تو بھی اس کے ساتھ گھر پر چڑھ جا اور اگر کھڑا ہو تو تو بھی اس کے ساتھ کھڑا ہو اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ چاندی کو چاندی کا سے کم و بیش کر کے بیچنا درست نہیں اگرچہ ایک طرف کھری ہو اور ایک طرف کھوٹی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قبضہ کرنے سے پہلے کسی چیز کا بیچنا درست نہیں۔

۳۴۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطِیَّۃُ الْعَوْفِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ الذَّھَبُ بِالذَّھَبِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبٰوا وَالْحِنْطَۃُ بِالْحِنْطَۃِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبٰوا وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ مِثْلٌ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ عطیۃ العوفی۔ ابی سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ سونا سونے کے بدلے برابر برابر ہو زیادہ لینا سود ہے۔ اور چاندی چاندی کے بدلے برابر چاہیئے اور زیادتی سود ہے اور گیہوں گیہوں کے بدلے برابر ہو اور زیادتی سود ہے اور جو جو کے بدلے برابر ہو۔ اور زیادتی سود ہے

بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبٰوًا وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبٰوًا وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبٰوًا وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

اور کھجور کے بدلے کھجور برابر چاہیے اور زیادہ لینا سود ہے اور نمک نمک کے بدلے برابر ہو اور زیادتی سود ہے اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

(ف) یعنے چاندی اور سونے اور تلنے والی چیزوں کے بیچنے میں دو صورتیں ہیں ایک صورت یہ ہے کہ دونوں طرف ایک جنس ہو جیسے چاندی کو چاندی سے بیچنا یا گیہوں کو گیہوں سے تو اس میں یہ شرط ہے کہ اسی وقت ہاتھوں ہاتھ ہو ادھار نہ ہو اور تول میں دونوں برابر ہوں اور اگر کم وبیش ہو یا ایک چیز موجود ہو اور دوسری غائب ہو تو بھی سود ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں طرف دو جنس ہوں جیسے چاندی کو سونے سے بیچنا یا جو کو گیہوں سے بیچنا تو اس میں شرط یہ ہے کہ ہاتھوں ہاتھ ہو اس میں کمی بیشی درست ہے اور اگر ایک طرف سے ادھار ہو تو یہ درست نہیں۔

بَابُ الْقَرْضِ (۲۵۲)

قرض لینے کا بیان

۷۴۵ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ اَقْرَضَ رَجُلًا دَرَاهِمَ فَجَآءَهٗ بِاَفْضَلَ مِنْهَا قَالَ الْوَرَقُ بِالْوَرَقِ اَكْرَهُ الْفَضْلَ فِيْهَا حَتّٰى يَاْتِيَ بِمِثْلِهَا وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا لَا بَاْسَ بِهٰذَا مَا لَمْ يَكُنْ شَرْطًا اِشْتَرَطَهٗ عَلَيْهِ فَاِذَا كَانَ شَرْطًا اِشْتَرَطَهٗ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جس مرد نے ایک مرد کو چاندی قرض دی وہ اس کے پاس اس سے افضل چاندی لایا میں اس میں زیادتی کو مکروہ سمجھتا ہوں یہاں تک کہ اس کے برابر لائے اور ہم اس کو نہیں لیتے اگر اس پر کوئی شرط نہ کی ہو تو اس کا کوئی ڈر نہیں اور اگر اس پر کوئی شرط کر لی ہو تو اس میں بہتری نہیں - امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۷۴۶ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُقْرِضُ الرَّجُلَ الدَّرَاهِمَ عَلٰى اَنْ يُّؤَدِّيَهٗ بِالرَّيِّ قَالَ اَكْرَهُهٗ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی آدمی کسی مرد کو درہم قرض دے اس شرط پر کہ اس کو رَیّ میں ادا کر دے تو میں مکروہ رکھتا ہوں اس کو اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالےٰ کا۔

۷۴۷ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَلَا خَيْرَ فِيْهِ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد - ابو حنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو قرض نفع کھینچے اس میں بہتری نہیں اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

بَابُ الْعِقَارِ وَالشُّفْعَةِ (۲۵۳)

۷۴۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ الشُّفْعَةُ مِنْ قِبَلِ الْاَبْوَابِ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا الشُّفْعَةُ لِلْجِيْرَانِ الْمُلَازِقِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۷۴۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَاشُفْعَةَ اِلَّا فِيْ اَرْضٍ اَوْ دَارٍ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

۷۵۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ سَعْدٌ بَيْتًا لَهٗ فَقَالَ خُذْهُ فَاِنِّيْ اُعْطِيْتُ بِهٖ اَكْثَرَ مِمَّا تُعْطِيْنِيْ بِهٖ وَلٰكِنَّكَ اَحَقُّ بِهٖ لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

زمین اَور شفعہ کا بیان

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ شریح نے کہا کہ حق شفعہ دروازوں کی طرف سے ہے (یعنے اگر دروازے ملے ہوئے ہوں تو حق شفعہ ثابت ہے ورنہ نہیں) اور ہم اس کو نہیں لیتے شفعہ متصل ہمسایوں کے لئے ہے یعنے جس کا گھر ملا ہوا ہو اس کے لئے حق شفعہ ثابت ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا۔

محمد - ابوحنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ شفعہ نہیں ہے مگر زمین میں یا گھر میں اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد - ابوحنیفہ - عبد الکریم - مسور بن مخرمہ رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں کہ سعد نے اپنا ایک گھر مجھ کو پیش کیا اور کہا کہ تو اس کو لے لے کہ مجھ کو اس سے زیادہ قیمت ملتی ہے جو تو مجھ کو دیتا ہے لیکن تو اس کا زیادہ حق دار ہے اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ ہمسایہ زیادہ حق دار ہے اپنے نزدیک ہونے کے سبب سے جب کوئی مکان بکے تو ہمسائے کے ہوتے اجنبی آدمی اس کو مول نہیں لے سکتا۔

امام محمدرح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ الْمُضَارَبَةِ بِالثُّلُثِ وَالْمُضَارَبَةِ بِمَالِ الْيَتِيْمِ وَمُخَالَطَتِهِ

تہائی حصے پر مضاربت کرنا اور یتیم کے مال سے مضاربت کرنا اور اس کے مال کو اپنے مال سے ملانا۔

۷۵۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُعْطِي الْمَالَ مُضَارَبَةً بِالثُّلُثِ اَوِالنِّصْفِ وَزِيَادَةِ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ قَالَ لَاخَيْرَ فِي هٰذَا اَرَاَيْتَ لَوْلَمْ يَرْبَحْ دِرْهَمًا مَاكَانَ لَهٗ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص مال مضاربت کے لیے تہائی یا نصف اور دس درہم کی زیادتی کے شرط کے ساتھ دے تو اس میں بہتری نہیں۔ بھلا بتلا تو کہ اگر ایک درہم بھی نفع نہ ہو تو اس کو کیا ملے گا۔ اور اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۷۵۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لَوْوُلِّيْتُ مَالَ يَتِيْمٍ لَخَلَطْتُ طَعَامَهٗ بِطَعَامِيْ وَشَرَابَهٗ وَبِشَرَابِيْ وَلَمْ اَجْعَلْهُ بِمَنْزِلَةِ الرِّجْسِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ مُحَمَّدٌ فِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ قَالَ مَاشَاءَالْوَصِيُّ صَنَعَ بِهٖ اِنْ رَاٰى اَنْ يُوْدِعَهٗ وَاِنْ رَاٰى اَنْ يَّتَّجِرَ بِهٖ وَاِنْ رَاٰى اَنْ يَدْفَعَهٗ مُضَارَبَةً دَفَعَهٗ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے کہا کہ اگر میں یتیم کے مال کی والی بنوں تو البتہ میں اس کا کھانا اپنے کھانے کے ساتھ اور اس کا پانی اپنے پانی کے ساتھ ملاؤں اور میں اس کو بجائے گندگی کے نہ شمار کروں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا امام محمد رح نے کہا کہ یتیم کے مال میں وصی جو چاہے کرے اگر اس کو امانت رکھنا چاہے تو امانت رکھے اور اگر اس سے تجارت کرنی چاہے تو تجارت کرے اور اگر کسی کو مضاربت کے طور پر دینا چاہے تو دے اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۷۵۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ مَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَ قَرْضًا۔

سے روایت کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے اس آیت کی تفسیر میں "جو مالدار ہو تو چاہیئے کہ بچا رہے یتیم کے مال سے اور جو کوئی محتاج ہو تو کھائے موافق دستور کے" کہا کہ مراد اس سے قرض ہے۔

۷۵۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَا يَأْكُلُ الْوَصِيُّ مَالَ الْيَتِيمِ شَيْئًا قَرْضًا وَلَا غَيْرَهُ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم۔ عبد اللہ بن مسعود سے روایت روایت کرتے ہیں کہ وصیت دار یتیم کے مال سے کوئی چیز نہ کھائے نہ بطور قرض کے اور نہ کسی اور طرح سے اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۷۵۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكٰوةٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ لیث بن ابو سلیم۔ مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

بَابُ (۲۵۵) مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ مَالُ مُضَارَبَةٍ أَوْ وَدِيعَةٍ

اگر کسی کے پاس مضاربہ یا امانت کا مال ہو تو اس کا کیا حکم ہے

۷۵۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمُضَارَبَةِ وَالْوَدِيعَةِ إِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ فَمَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَ يَكُونَ جَمِيعًا أُسْوَةَ الْغُرَمَاءِ إِذَا لَمْ تُعْرَفَا بِأَعْيَانِهِمَا الْوَدِيعَةَ وَالْمُضَارَبَةَ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ مضاربت اور امانت جبکہ کسی مرد کے پاس ہو اور مر جائے اور اس پر قرض یا امانت ہو تو سب قرضخواہ برابر ہیں جب کہ بعینہٖ امانت اور مضاربت کی ذات نہ پہچانی جائے اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ (۲۵۶) الْمُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

تہائی یا چوتھائی پر مزارعت کرنے کا بیان

۷۵۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں۔

عَنْ حَمَّادٍ اَنَّهُ سَاَلَ طَاؤُسًا وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ اَوِ الرُّبُعِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ فَكَرِهَهٗ فَقَالَ اِنَّ طَاؤُسًا لَهٗ اَرْضٌ يُزَارِعُهٗ فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَالَ۔

کہ انہوں نے طاؤس اور سالم سے تہائی یا چوتھائی پر مزارعت کا حکم پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اس میں کچھ ڈر نہیں تو میں نے ابراہیم سے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے اس کو مکروہ رکھا اور ابراہیم نے کہا کہ طاؤس کی زمین ہے اس میں مزارعت کراتا ہے۔ اسی لئے اس نے اس کے جواز کا حکم کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ كَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَاْخُذُ بِقَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ وَنَحْنُ نَاْخُذُ بِقَوْلِ سَالِمٍ وَطَاؤُسٍ لَا نَرٰى بِذَالِكَ بَاْسًا۔

امام محمد رح نے کہا کہ ابوحنیفہ ابراہیم کے قول کو لیتے تھے اور ہم سالم اور طاؤس کے قول کو لیتے ہیں ہم اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔

۷۵۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ وَاصِلِ بْنِ اَبِيْ جَلِيْلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ اِشْتَرَكَ اَرْبَعَةُ نَفَرٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاحِدٌ مِّنْ عِنْدِي الْبَذْرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِنْ عِنْدِي الْعَمَلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِنْ عِنْدِي الْفَدَانُ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِنْ عِنْدِي الْاَرْضُ قَالَ فَاَلْغٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الْاَرْضِ وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْفَدَانِ اَجْرًا مُسَمًّى وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْعَمَلِ دِرْهَمًا بِكُلِّ يَوْمٍ وَاَلْحَقَ الزَّرْعَ كُلَّهٗ بِصَاحِبِ الْبَذْرِ

محمد۔ عبدالرحمن اوزاعی۔ واصل بن ابی جلیل مجاہد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چار آدمی شریک ہوئے ایک نے کہا میں تخم دوں گا اور دوسرے نے کہا کہ میں محنت کروں گا۔ اور تیسرے نے کہا کہ میں بیل دوں گا اور چوتھے نے کہا کہ میں زمین دوں گا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاحب زمین کا حصہ باطل کیا اور بیل والے کے واسطے مزدوری مقرر کی اور صاحب عمل کے لئے ایک درہم ہر دن کے بدلے مقرر کیا اور کھیتی سب تخم والے کے حوالے کی۔

بَابُ (۲۵۶) مَا يُكْرَهُ مِنَ الزِّيَادَةِ عَلٰى مَنْ اٰجَرَ الشَّيْءَ بِاَكْثَرَ بِاَكْثَرَ مِمَّا اسْتَاْجَرَهٗ

ایک چیز اُجرت پر لے کر دوسرے شخص کو زیادہ اُجرت پر دینے کا بیان

۷۵۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَسْتَاْجِرُ الْاَرْضَ ثُمَّ يُؤَاجِرُهَا بِاَكْثَرَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو آدمی کسی سے زمین اُجرت پر لے پھر اُس سے زیادہ اُجرت پر کسی کو دے تو اس

مِنْهَا اِنَّمَا اٰجَرْتُهَا قَالَ لَا خَيْرَ فِي الْفَضْلِ اِلَّا اَنْ يُحْدِثَ فِيْهَا شَيْئًا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

۷۶۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِي الْحُصَيْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَاصِمٍ الثَّقَفِيِّ عَنِ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَرَّ بِحَائِطٍ فَاَعْجَبَهٗ فَقَالَ لِمَنْ هٰذَا فَقَالَ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اٰجَرْتُهٗ قَالَ لَا تَسْتَاْجِرْهُ بِشَيْءٍ مِنْهُ۔

۷۶۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُجَيْحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ مَكَّةَ فَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا فَاَكْلُ ثَمَنِهَا وَقَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ اُجُوْرِ بُيُوْتِ مَكَّةَ شَيْئًا فَاِنَّمَا يَاْكُلُ نَارًا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ يَكْرَهُ اَنْ تُبَاعَ الْاَرْضُ وَلَا يَكْرَهُ بَيْعَ الْبِنَاءِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

میں بہتری نہیں مگر یہ کہ اس میں کوئی نئی چیز پیدا کرے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابوالحصین عثمان بن عاصم ثقفی۔ ابن رافع۔ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک باغ کے پاس سے گذرے تو وہ باغ آپ کو اچھا معلوم ہوا فرمایا یہ باغ کس کا ہے رافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت صلعم میرا ہے میں نے اس کو اُجرت پر لیا ہے۔ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا کوئی حصہ اُجرت پر نہ دینا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عبداللہ بن ابو زیاد۔ ابن ابی نجیح ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے مکہ حرام کیا اس لئے حرام ہے اُس کے گھروں کا بیچنا اور اس کی قیمت کا کھانا اور فرمایا کہ جو کوئی مکے کے گھروں کی اُجرت کھائے تو وہ صرف آگ کھاتا ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا کہ زمین کا بیچنا مکروہ ہے اور عمارت کا بیچنا مکروہ نہیں۔ اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔

بَابُ (۲۵۸) الْعَبْدِ يَاْذَنُ لَهٗ سَيِّدُهٗ فِي التِّجَارَةِ اَنَّهٗ ضَامِنٌ

غلام ضامن ہے اگر اسکا مالک اسکو تجارت کی اجازت دے

۷۶۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ [illegible] ابراہیم سے روایت

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَبْدِ يَأْذَنُ لَهُ سَيِّدُهُ فِي التِّجَارَةِ فَصَارَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَاَعْتَقَهُ صَاحِبُهُ اَنَّ عَلَيْهِ قِيْمَتَهُ فَاِنْ فَضَلَ عَلَيْهِ بَعْدَ قِيْمَتِهِ مِنَ الدَّيْنِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ فَضْلٌ طَلَبَ الْغُرَمَاءُ الْعَبْدَ بِمَا كَانَ عَلَيْهِ مِنْ فَضْلٍ وَاِنْ بَاعَهُ السَّيِّدُ غَرِمَ الْغُرَمَاءَ ثَمَنَهُ فَاِنْ اُعْتِقَ الْعَبْدُ يَوْمَئِذٍ مِنَ الدَّهْرِ اَخَذَهُ الْغُرَمَاءُ بِمَا كَانَ فَضَلَ عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ بَعْدَ ثَمَنِهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِذَا اَجَازَ الْغُرَمَاءُ الْبَيْعَ فَاِنْ لَمْ يُجِيْزُوْهُ كَانَ لَهُمْ اَنْ يَنْقُضُوْهُ حَتّٰى يُبَاعَ الْعَبْدُ لَهُمْ فِيْ دَيْنِهِمْ اِلَّا اَنْ يَقْضِيَهُمُ الْبَائِعُ اَوِ الْمُشْتَرِيْ دَيْنَهُمْ فَيَجُوْزُ الْبَيْعُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

کرتے ہیں کہ اگر کسی غلام کو اُس کا مالک سوداگری کے لیے اجازت دے اور غلام پر قرض ہو جائے اور اس کا مالک اس کو آزاد کر دے تو لازم ہے غلام پر اس کی قیمت اور اگر زیادہ ہو اس پر کوئی چیز اسکی قیمت کے بعد اُس قرض سے جو اس پر تھا تو طلب کریں قرضخواہ غلام سے وہ چیز جو باقی ہو قرض سے اور اگر مالک اس کو بیچ ڈالے تو تاوان لگایا جائے اُس پر اس کی قیمت کا قرض خواہوں کے واسطے اگر کبھی غلام آزاد کیا جائے تو پکڑیں اسکو قرض خواہ اُس چیز کے عوض جو اس کے مول کے بعد اُس پر قرض باقی ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا جب کہ جائز رکھیں قرض خواہ بیع کو اور اگر بیع کو جائز نہ رکھیں تو جائز ہے ان کو توڑنا اس کا یہاں تک کہ بیچا جائے غلام اُن کے قرض میں مگر یہ کہ ادا کر دے بائع یا خریدار قرض ان کا تو جائز ہوگی بیع اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا۔

بَابُ (۲۵۹) ضَمَانِ الْاَجِيْرِ الْمُشْتَرَكِ — مزدورِ مشترک کی ضمانت کا بیان

۷۶۳ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ شُرَيْحًا لَمْ يُضَمِّنْ اَجِيْرًا قَطُّ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ لَا يَضْمَنُ الْاَجِيْرُ الْمُشْتَرَكُ اِلَّا مَا جَنَتْ يَدُهُ.

محمد - ابو حنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ شریح نے مزدور کو قابل ضمانت نہیں قرار دیا ہے۔

امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول امام حنیفہ علیہ الرحمۃ کا کہ نہیں ضامن ہوتا مزدور مشترک مگر جو قصور کرے اس کا ہاتھ۔

۷۶۴ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ بِشْرٍ اَوْ بَشِيْرٍ شَكَّ مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ كَانَ لَا يُضَمِّنُ الْقَصَّارَ وَلَا الصَّائِغَ وَلَا الْحَائِكَ

محمد - ابو حنیفہ - بشر یا بشیر - ابی جعفر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نہ ضامن ٹھہراتے تھے دھوبی کو اور سنار کو اور نہ جولاہے کو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا۔

بَابُ الرَّهْنِ وَالْعَارِيَةِ وَالْوَدِيْعَةِ مِنَ الْحَيْوَانِ وَغَيْرِهٖ

٧٦٥- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ فِى الْعَارِيَةِ مِنَ الْحَيْوَانِ وَالْمَتَاعِ مَا لَمْ يُخَالِفِ الْمُسْتَعِيْرُ اِلٰى غَيْرِ الَّذِىْ فَسُرِقَ الْمَتَاعُ اَوْ اَضَلَّهُ اَوْ تَلِفَتِ الدَّابَّةُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رح۔

٧٦٦- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُضَمِّنُ الْعَارِيَةَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

٧٦٧- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا كَانَ الرَّهْنُ يُسَوِّى اَكْثَرَ مِمَّا فِيْهِ فَهُوَ فِى الْفَضْلِ مُؤْتَمَنٌ فَاِذَا كَانَ الرَّهْنُ اَقَلَّ مِمَّا رُهِنَ فِيْهِ ذَهَبَ مِنْ حَقِّهٖ بِقَدَرِ الرَّهْنِ وَكَانَ مَا بَقِىَ عَلٰى صَاحِبِ الرَّهْنِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ

٧٦٨- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ اَتٰى شُرَيْحًا رَجُلٌ وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ دَفَعَ اِلَىَّ هٰذَا ثَوْبًا لِاَصْبِغَهٗ فَاحْتَرَقَ

حیوان وغیرہ کے رہن اور عاریت اور امانت کا بیان

محمد - ابو حنیفہ - حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حیوان اور متاع کی عاریت میں جب تک کہ مستعیر معیر کے قول کی مخالفت نہ کرے اور اسباب چوری جائے یا اس کو گم کرے یا چارپایہ ضائع ہو جائے تو اس پر بدلہ نہیں۔

امام محمد رح علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہی قول ہے۔ امام ابو حنیفہ کا۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم عاریت میں بدلہ نہ لیتے تھے۔

امام محمد رح نے کہا۔ کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ اگر چیز مرہون زیادہ ہو اُس چیز سے کہ وہ اُس میں رہن ہے تو مرتہن زیادتی کا اَمین ہے۔ اگر ہو چیز مرہون کم اُس چیز سے کہ اس میں رہن ہے تو دور ہوگا حق اس کا بقدر رہن کے اور جو باقی ہو تو قرض ہوگا راہن پر۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

محمد ابو حنیفہ - علی بن اقمر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد شریح کے پاس آیا اور میں ان کے پاس بیٹھا تھا اس نے کہا کہ اس شخص نے مجھ کو رنگنے کے لئے کپڑا دیا تھا میرا گھر جل گیا اور میرے گھر

بَیْتِیْ فَاحْتَرَقَ ثَوْبُہٗ فِیْ بَیْتِیْ قَالَ اِدْفَعْ اِلَیْہِ ثَوْبَہٗ قَالَ اَدْفَعُ وَقَدْ اِحْتَرَقَ بَیْتِیْ سَالَ اَرَاَیْتَ لَوِاحْتَرَقَ بَیْتُہٗ کُنْتَ تَدَعُ اَجْرَکَ

قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ لَایَضْمَنُ مَا احْتَرَقَ فِیْ بَیْتِہٖ لِاَنَّ ھٰذَا لَیْسَ مِنْ جِنَایَۃِ یَدِہٖ۔

میں اس کا کپڑا بھی جل گیا انہوں نے کہا کہ اس کا کپڑا اس کو پھیر دے اس نے کہا کہ میں اس کا کپڑا اس کو پھیر دوں حالانکہ میرا گھر جل گیا شریح نے کہا کہ بھلا بتلاؤ کہ اگر اس کا گھر جل جاتا تو کیا تم اپنی اُجرت چھوڑ دیتے۔

امام محمد رح نے کہا کہ نہیں ضامن ہوگا اس چیز کا جو اس کے گھر میں جلی اس لئے کہ وہ اس کے ہاتھ کا قصور نہیں کہ اس پر تاوان آئے۔

بَابُ (۲۶۱) مَنِ ادَّعٰی دَعْوٰی حَقٍّ عَلٰی رَجُلٍ

کسی شخص پر حق کے دعوٰی کا بیان

۷۶۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ الْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْہِ وَکَانَ لَایَرُدُّ الْیَمِیْنَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ گواہ کا لانا مدعی پر ہے اور اگر مدعی کے پاس گواہ نہ ہوں تو مدعا علیہ پر قسم آتی ہے اور وہ قسم رد نہ کرتے تھے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

بَابُ (۲۶۲) مَنْ اَحْدَثَ فِیْ غَیْرِ فِنَائِہٖ فَھُوَ ضَامِنٌ

اپنے صحن کے علاوہ کسی چیز میں نئی بات پیدا کرنے والا ضامن ہے

۷۷۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَجْعَلُ فِیْ حَائِطِہٖ الصَّخْرَۃَ یَسْتَتِرُ بِھَا الْحُمُوْلَۃَ اَوْ یُخْرِجُ الْکَنِیْفَ اِلَی الطَّرِیْقِ قَالَ یَضْمَنُ کُلَّ شَیْءٍ اِذَا اَصَابَ ھٰذَا الَّذِیْ ذُکِرَتْ لِاَنَّہٗ اَحْدَثَ شَیْئًا فِیْمَا لَا یَمْلِکُ وَلَا یَمْلِکُ سَمَاءَہٗ فَقَدْ ضَمِنَ مَا اَصَابَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص نے اپنی دیوار میں پتھر لگایا کہ اس کے ساتھ حمولہ کو ڈھکنے یا پائخانے کو راہ کی طرف نکالے تو جن چیزوں کا مجھ سے ذکر کیا گیا ان سب کا ضامن ہوگا اس لئے کہ اس نے اپنے غیر ملک میں ایک چیز پیدا کی اور نہیں مالک ہے وہ اس کے سما کا لہٰذا اس امر میں سے جس کا ارتکاب کیا ضامن ہوگا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور

قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رح

امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۲۶۳) الْاُضْحِيَّةِ وَاِخْصَاءِ الْفَحْلِ

قربانی اور نر کے خصی کرنے کا بیان

۷۷۱- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْاُضْحِيَّةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى اَهْلِ الْاَمْصَارِ مَا خَلَا الْحَاجَّ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ قربانی واجب ہے شہر والوں پر سوائے حاجیوں کے کہ اُن پر قربانی واجب نہیں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

۷۷۲- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْاَضْحٰى ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ يَوْمُ النَّحْرِ وَيَوْمَانِ بَعْدَهٗ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ قربانی تین دن کرنی درست ہے قربانی کے دن اور دو دن اُس کے بعد یعنے گیارہویں اور بارھویں کو۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا۔

۷۷۳- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ ذَبَحَ اَحَدَهُمَا عَنْ نَفْسِهٖ وَالْاٰخَرَ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم۔ عبد الرحمن بن سابط سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کئے دو دُنبے کالے اور سفید ایک اپنی طرف سے ذبح کیا۔ اور دُوسرا اس شخص کی طرف سے جس نے کلمہ پڑھا یعنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا۔

۷۷۴- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ كِدَامِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي كِبَاشٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ نِعْمَ الْاُضْحِيَّةُ الْجَذَعُ السَّمِيْنُ مِنَ الضَّاْنِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ کدام بن عبد الرحمن۔ ابو کباش۔ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ اچھی قربانی سات مہینے کا دُنبہ فربہ ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام حنیفہ کا۔

۷۷۵- مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ مسلم۔ اعور۔ ایک شخص

قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ الْاَعْوَرُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ الْبَقَرَةُ تُجْزِئُ عَنْ سَبْعَةٍ يَتَضَحُّوْنَ بِهَا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ گائے کافی ہے سات آدمی کی طرف سے کہ اس کو قربانی کریں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

۷۷۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُطْعِمُ اُضْحِيَّتَهٗ وَلَا يَاْكُلُ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اپنی قربانی اوروں کو کھلائے اور آپ اس سے کچھ بھی نہ کھائے اس میں کچھ حرج نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۷۷۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْاُضْحِيَّةِ يَشْتَرِيْهَا الرَّجُلُ وَهِيَ صَحِيْحَةٌ ثُمَّ يَعْرِضُ لَهَا عَوَرٌ اَوْ عَجَفٌ اَوْ عَرَجٌ قَالَ تُجْزِئُ عَنْهُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جس قربانی کو آدمی خریدے اور وہ تندرست ہو پھر عارض ہو اس کو کانا ہونا یا دُبلا ہونا یا لنگڑا ہونا تو کافی ہے اس کو اگر چاہے اللہ تعالیٰ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا لَا تُجْزِئُ اِذَا عَوِرَتْ اَوْ عَجِفَتْ عَجَفًا لَا تُنْقِيْ اَوْ عَرِجَتْ حَتّٰى لَا تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَمْشِيَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اس کو نہیں لیتے۔ نہیں جائز ہے قربانی جب کہ کانی ہو یا دُبلی ہو کہ اس کی ہڈی میں گود نہ رہے یا لنگڑی ہو یہاں تک کہ چل نہ سکے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

۷۷۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا بَاْسَ اَنْ تَشْتَرِيَ بِجِلْدِ اُضْحِيَّتِكَ مَتَاعًا وَلَا تَبِيْعَهٗ بِدَرَاهِمَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ اَمَّا اَنَا فَاَتَصَدَّقُ بِجِلْدِ اُضْحِيَّتِيْ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ تو اپنی قربانی کے کھال کے عوض، اسباب خریدے اور نہ بیچے تو اس کو ساتھ درہموں کے ابراہیم نے کہا کہ میں تو اپنی قربانی کی کھال خیرات کر دیتا ہوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

۷۷۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْجَذَعِ مِنَ الضَّاْنِ يُضَحّٰى قَالَ يُجْزِئُ وَالثَّنِيُّ اَفْضَلُ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ سات مہینہ کا دُنبہ قربانی کرنا درست ہے اور ایک سال کا افضل ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

۷۸۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ سُئِلَ اِبْرَاھِیْمُ عَنِ الْخَصِیِّ وَالْفَحْلِ اَیُّھُمَا اَفْضَلُ لِلْاُضْحِیَۃِ فَقَالَ الْخَصِیُّ لِاَنَّہٗ اِنَّمَا طُلِبَ بِذَالِکَ الصَّلَاحُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ کسی نے ابراہیم سے سوال کیا کہ خصی قربانی کرنا افضل ہے یا نر انہوں نے کہا کہ خصی قربانی کرنا افضل ہے اس لئے کہ مطلوب اس سے اس کی بہتری ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَنْفَعُھُمَا اَخْیَرُھُمَا وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

امام محمد رح نے کہا کہ زیادہ فربہ بہت بہتر ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا۔

۷۸۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ لَا بَاْسَ بِاِخْصَاءِ الْبَھَائِمِ اِذَا کَانَ یُرَادُ بِہٖ صَلَاحُھَا

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ چارپایوں کا خصی کرنا درست ہے جب کہ اس سے ان کی بہتری مقصود ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

۷۸۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّہٗ کَانَ یَکْرَہُ اَنْ یُذْکَرَ اسْمُ اِنْسَانٍ مَعَ اسْمِ اللّٰہِ عَلٰی ذَبِیْحَتِہٖ اَنْ یَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰہِ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانٍ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ قربانی پر اللہ عز و جل کے نام کے ساتھ کسی آدمی کے نام لئے جانے کو مکروہ سمجھتے تھے اس طور پر کہ کوئی شخص کہے کہ بسم اللہ اس کو فلاں کی طرف سے قبول کر۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

بَابُ الذَّبَائِحِ

ذبیحوں کا بیان

۷۸۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ فِیْ قَلْبِ کُلِّ مُسْلِمٍ اسْمُ التَّسْمِیَۃِ سَمّٰی اَوْلَمْ یُسَمِّ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ یزید بن عبد الرحمٰن۔ ایک شخص جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ہر مسلمان کے دل میں بسم اللہ ہے خواہ بسم اللہ ذبح کے وقت پڑھے یا نہ پڑھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا جبکہ بھول کر بسم اللہ چھوڑ دے۔

٧٨٤۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَكوةُ كُلِّ مُسْلِمٍ حِلَّةٌ فَحِيحَةٌ بِذٰلِكَ اَنَّ الرَّجُلَ يَذْبَحُ وَيَنْسٰى اَنْ يُّسَمِّيَ اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِاَكْلِ ذَبِيْحَتِهٖ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ ایک شخص حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ذبح کرنا ہر مسلمان کا حلال ہونا اس کا ہے۔ اگر کوئی شخص جانور ذبح کرے اور بسم اللہ کہنی بھول جائے تو اس کے ذبیحہ کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

٧٨٥۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَصَابَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ اَرْنَبًا بِاُحُدٍ فَلَمْ يَجِدْ سِكِّيْنًا فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم۔ عامر شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ عامر شعبی نے کہا کہ بنی سلمہ کے ایک مرد نے اُحد میں خرگوش پکڑا اور اس نے ذبح کے لئے چھری نہ پائی تو اس کو تیز پتھر سے ذبح کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُس کا حکم پوچھا تو حکم کیا اُس کو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے کھانے کا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

٧٨٦۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ اِذْبَحْ بِكُلِّ شَيْءٍ اَفْرَى الْاَوْدَاجَ وَاَنْهَرَ الدَّمَ مَا خَلَا السِّنَّ وَالظُّفْرَ وَالْعَظْمَ فَاِنَّهَا مُدَى الْحَبَشَةِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ

محمد ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ علقمہ نے کہا کہ جائز ہے ذبح کرنا اس چیز کے ذریعے جو رگیں کاٹے اور خون بہائے سوائے دانت اور ناخن اور ہڈی کے کہ وہ حبشیوں کی چھریاں ہیں۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا۔

٧٨٧۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَالِكِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَتٰى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ رَاعِيَةٍ لَّهٗ كَانَتْ فِيْ غَنَمِهٖ فَتَخَوَّفَتْ عَلٰى شَاةٍ الْمَوْتَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ عبد المالک بن ابو بکر۔ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ کعب بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے اپنی ایک لونڈی کا حکم پوچھا جس نے ایک بکری کو مرنے کے خوف سے پتھر سے ذبح کیا۔ تو اس کو نبی صلے اللہ علیہ

مَا تَحْتَهَا بِسَبْعٍ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

۷۸۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عِبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بَعِيرًا مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ نَدَّ فَطَلَبُوهُ فَلَمَّا أَعْيَاهُمْ أَنْ يَأْخُذُوهُ رَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَأَصَابَ مَقْتَلَهُ فَقَتَلَهُ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِهِ فَقَالَ إِنَّ لَهَا أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا أَحْسَسْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا مِنْ هٰذَا فَاصْنَعُوا بِهِ كَمَا صَنَعْتُمْ بِهٰذَا ثُمَّ كُلُوهُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

۷۸۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عِبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بَعِيرًا تَرَدَّى فِي بِئْرٍ بِالْمَدِينَةِ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَى نَحْرِهِ فَوُجِئَ بِسِكِّينٍ مِنْ قِبَلِ خَاصِرَتِهِ حَتَّى مَاتَ فَأَخَذَ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ عُشْرًا بِدِرْهَمَيْنِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

۷۹۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ رح عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْبَعِيرِ يَتَرَدَّى فِي بِئْرٍ قَالَ إِذَا لَمْ يُقْدَرْ عَلَى مَنْحَرِهِ فَحَيْثُ مَا وَجَّهْتَهَا فَهُوَ مَنْحَرُهَا.

وآلہ وسلم نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ سعید بن مسروق عبایہ بن رفاعہ سے روایت کرتے ہیں کہ زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگا تو لوگوں نے اس کو پکڑنا چاہا لیکن جب اس کے پکڑنے نے ان کو تھکایا تو ایک شخص نے اس کو تیر مارا اور اس کو قتل کیا اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے کھانے کا حکم پوچھا۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان میں بھی بھاگنے والے اور لغزش کرنے والے ہیں جنگلی جانوروں کے بھاگنے کی طرح تو جب تم ان سے کوئی بات دیکھو تو اس کے ساتھ وہی کرو جو تم نے اس کے ساتھ کیا پھر اس کو کھاؤ۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ سعید بن مسروق۔ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اونٹ مدینہ کے ایک کنوئیں میں گرا اس کے ذبح کرنے پر قدرت نہ ہوئی تو اس کو پہلو کی طرف سے چھری کا چھوئی گئی یہاں تک کہ مرگیا تو ابن عمر نے اس کا دسواں حصہ دو درہموں کے عوض لیا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو اونٹ کنوئیں میں گرے اور جب اس کے نحر کی قدرت نہ ہو تو جس جگہ تو اس کو چھوڑے وہی اس کے نحر کی جگہ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح

امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

بَابُ (۲۶۵) ذَکٰوةِ الْجَنِیْنِ وَالْعَقِیْقَةِ

جنین کے ذبح کرنے اور عقیقہ کا بیان

۷۹۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَا تَکُوْنُ ذَکٰوةُ نَفْسٍ ذَکٰوةَ نَفْسَیْنِ یَعْنِیْ اَنَّ الْجَنِیْنَ اِذَا ذُبِحَتْ اُمُّهٗ لَمْ یُؤْکَلْ حَتّٰی یُدْرِکَ ذَکٰوتَهٗ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ نہیں ہوتا ذبح کرنا ایک جان کا ذبح کرنا دو جانوں کا یعنے جب ماں ذبح کی جائے تو اس کے پیٹ کا بچہ نہ کھایا جائے یہاں تک کہ اس کو ذبح کیا جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا ذَکٰوةُ الْجَنِیْنِ ذَکٰوةُ اُمِّهٖ اِذَا تَمَّ خَلْقُهٗ وَ قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَلَیْهِ الرَّحْمَةُ وَالْغُفْرَانُ بِقَوْلِ اِبْرَاهِیْمَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ هٰذَا۔

امام محمد رح نے کہا کہ ہم اس کو نہیں لیتے بلکہ بچے کا ذبح کرنا اس کی ماں کا ذبح کرنا ہے جب کہ تمام ہو چکی ہو اس کی پیدائش (یعنے اگر مثلاً کوئی بکری ذبح کرے اور اس کے پیٹ سے مرا بچہ نکلے تو اس کا کھانا درست ہے) اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران ابراہیم کے قول کے قائل ہیں۔

۷۹۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ کَانَتِ الْعَقِیْقَةُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ رُفِضَتْ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ عقیقہ زمانہ جاہلیت میں تھا جب اسلام آیا تو وہ چھوڑا گیا (یعنے واجب نہ رہے اس لئے کہ اس کا جواز باقی ہے)۔

۷۹۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنِیْفَةِ اَنَّ الْعَقِیْقَةَ کَانَتْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ رُفِضَتْ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ایک شخص محمد بن حنیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ عقیقہ جاہلیت میں تھا جب اسلام آیا تو وہ چھوڑا گیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ (۲۶۶) مَا يُكْرَهُ مِنَ الشَّاةِ وَالدَّمِ وَغَيْرِهِ

بکری کی کیا چیز مکروہ ہے اور خون وغیرہ کا بیان

۷۹۴- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ وَاصِلِ بْنِ اَبِيْ جَمِيْلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّاةِ سَبْعًا اَلْمَرَارَةَ وَالْمَثَانَةَ وَالْغُدَّةَ وَالْحَيَاءَ وَالذَّكَرَ وَالْاُنْثَيَيْنِ وَالدَّمَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم يُحِبُّ مِنَ الشَّاةِ مُقَدَّمَهَا۔

محمد۔ عبدالرحمٰن بن عمرو۔ اوزاعی۔ واصل بن ابی جمیل مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ مکروہ قرار دی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بکری سے سات چیز ایک پتا دوسری مثانہ تیسری غدہ چوتھی حیا اور پانچویں ذکر چھیویں خصیے ساتویں خون اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پسند رکھتے تھے بکری کے اگلے حصے کو۔

بَابُ (۲۶۷) مَا اُكِلَ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

کونسے جنگلی اور دریائی جانور کا کھانا درست ہے

۷۹۵- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا خَيْرَ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا يَكُوْنُ فِي الْمَاءِ اِلَّا السَّمَكَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ پانی کی کسی چیز بہتری نہیں مگر مچھلی میں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا۔

۷۹۶- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُلْ مَا جَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ وَمَا قَذَفَ بِهٖ وَلَا تَاْكُلْ مَا طَفَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جس مچھلی سے پانی سرک جائے اور جس کو پھینک دے اس کو کھا، اور اس مچھلی کو نہ کھا جو مر کر پانی کے اوپر آ جائے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

۷۹۷- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُلِ السَّمَكَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ تو کھا سب مچھلی مگر جو مر کر پانی

كُلَّهُ إِلَّا الطَّائِفِيَّ -

۷۹۸- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِىْ قَفْعَةً اَوْ قَفْعَتَيْنِ مِنْ جَرَادٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رح

کے اُوپر آجائے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ میرے پاس ایک زنبیل یا دو زنبیلیں ٹڈی کی ہوں۔

امام محمد رح نے کہا کہ کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا۔

بَابُ (۲۶۸) مَا يُكْرَهُ مِنْ اَكْلِ لُحُوْمِ السِّبَاعِ وَاَلْبَانِ الْحُمُرِ

درندوں کے گوشت اور گدھوں کے دودھ کا بیان

۷۹۹- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّهُ اُهْدِىَ لَهَا ضَبٌّ فَسَاَلَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِهٖ فَنَهَاهَا عَنْهُ فَجَاءَ سَائِلٌ فَاَرَادَتْ اَنْ تُطْعِمَهُ اِيَّاهُ فَقَالَ اَتُطْعِمِيْنَهُ مَا لَا تَاْكُلِيْنَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى -

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کو ایک سوسمار بھیجا گیا تو عائشہ نے اس کو کھانے کا حکم نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اس کے کھانے سے منع کیا پھر ایک سائل آیا اور عائشہؓ نے چاہا کہ وہ اس کو کھلائیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس کو کھلاتی ہے وہ چیز جو خود نہیں کھاتی۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

۸۰۰- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَكْحُوْلُ الشَّامِىُّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَكُلِّ ذِىْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَاَنْ تُوْطَاَ الْحُبَالٰى مِنَ الْفَىْءِ وَاَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ مکحول سے روایت کرتے ہیں کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچلی والے درندوں کے کھانے سے اور ہر چنگل والے پرندوں سے اور جہاد کی پکڑی ہوئی حاملہ لونڈیوں سے صحبت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ بچہ نہ جنے اور گھر کے پلے ہوئے گدھے کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول

اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

۸۰۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنِ الْھَیْثَمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ کَرِہَ لَحْمَ الْفَرَسِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ ھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِہٖ وَلَا نَرٰی بِلَحْمِ الْفَرَسِ بَاْسًا وَقَدْ جَآءَ فِیْ اِحْلَالِہٖ اٰثَارٌ کَثِیْرَۃٌ۔

۸۰۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ لَاخَیْرَ فِیْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَاَلْبَانِھَا۔

مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ہیثم۔ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ... گھوڑے کا گوشت مکروہ کہا۔

امام محمد رح نے کہا کہ یہ قول ابوحنیفہ کا ہے اور ہم اس کو نہیں لیتے بلکہ ہم گھوڑے کے گوشت میں کچھ حرج نہیں دیکھتے اور اس کے حلال ہونے میں بہت حدیثیں آچکی ہیں۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ گدھوں کے گوشت اور دودھ میں کچھ بہتری نہیں ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا۔

بَابٌ (۲۶۹) اَکْلِ الْجُبْنِ — پنیر کھانے کا بیان

۸۰۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطِیَّۃُ الْعَوْفِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَہٗ اِذْ اَتَاہُ رَجُلٌ فَسَاَلَہٗ عَنِ الْجُبْنِ فَقَالَ وَمَا الْجُبْنُ قَالَ شَیْءٌ یُصْنَعُ مِنْ اَلْبَانِ الْاِبِلِ وَاَلْبَانِ الْمَعْزِ وَعَامَّۃُ مَنْ یَصْنَعُہُ الْمَجُوْسُ قَالَ اذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَکُلْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عطیہ عوفی سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابن عمرؓ کے پاس بیٹھا تھا کہ ناگاہ اُن کے پاس ایک مرد آیا اور ان سے پنیر کا حکم پوچھا اُنہوں نے کہا جبن کیا ہے اس نے کہا ایک چیز ہے کہ اونٹوں اور بکریوں کے دودھ سے بنائی جاتی ہے اور اس کو اکثر مجوس بناتے ہیں ابن عمرؓ نے کہا کہ بسم اللہ پڑھ اور کھا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۲۷۰) الصَّیْدِ تَرْمِیْہِ — شکار کو تیر مارنے کا بیان

۸۰۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ اَوْ يَضْرِبُهٗ قَالَ اِذَا قَطَعَهٗ بِنِصْفَيْنِ فَكُلْهُمَا جَمِيْعًا وَاِنْ كَانَ مِمَّا يَلِي الرَّاسَ اَقَلَّ فَكُلْهُمَا جَمِيْعًا وَاِنْ كَانَ مِمَّا يَلِي الرَّاسَ اَكْثَرَ فَكُلْ مِمَّا يَلِي الرَّاسَ وَاَلْقِ مَابَقِيَ مِنْهُ مِمَّا يَلِي الْعَجُزَ فَاِنْ قَطَعْتَ مِنْهُ قِطْعَةً اَوْ عُضْوًا فَبَانَتْ فَلَا تَاكُلْهَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مُعَلَّقًا فَاِنْ كَانَ مُعَلَّقًا فَكُلْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

۸۰۵۔ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَتَاهُ عَبْدٌ اَسْوَدُ فَقَالَ اِنِّيْ فِيْ مَاشِيَةِ اَهْلِيْ وَاِنِّيْ بِسَبِيْلٍ مِنَ الطَّرِيْقِ اَفَاَسْقِيْ مِنْ اَلْبَانِهَا قَالَ نَعَمْ وَاِنِّيْ اَرْمِي الصَّيْدَ فَاُصْمِيْ وَاُنْمِيْ قَالَ كُلْ مَا اَصْمَيْتَ وَدَعْ مَا اَنْمَيْتَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاِنَّمَا يَعْنِيْ بِقَوْلِهٖ اَصْمَيْتَ مَا لَمْ يَتَوَارَ عَنْ بَصَرِكَ وَمَا اَنْمَيْتَ وَمَا تَوَارٰى عَنْ بَصَرِكَ فَاِذَا تَوَارٰى عَنْ بَصَرِكَ وَاَنْتَ فِيْ طَلَبِهٖ حَتّٰى تُصِيْبَهٗ لَيْسَ بِهٖ جُرْحٌ غَيْرُ سَهْمِكَ فَلَا بَاْسَ بِاَكْلِهٖ۔

۸۰۶۔ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ

کہ جو شخص شکار کو تیر مارے یا اس کو اور چیز سے مارے تو جب تو اس کو دو ٹکڑے کر ڈالے تو دونوں کو کھا اور اگر سر کے ساتھ کم بدن ہو تو تب بھی دونوں ٹکڑے کھا اور اگر سر کے ساتھ زیادہ ہو تو جو سر کے ساتھ ہو کھا اور جو کولے کی طرف باقی ہو اس کو پھینک دے اور اگر تو اس سے کوئی ٹکڑا یا کوئی عضو کاٹے اور جدا ہو جائے تو اس کو نہ کھا مگر یہ کہ جو اس کے ساتھ لٹکا ہوا ہو پس اگر لٹکا ہوا ہو تو کھا۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سیاہ غلام ابن عباس کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں اپنے مالکوں کے مواشی میں رہتا ہوں اور میں راہ میں ہوتا ہوں تو کیا میں مسافروں کو دودھ پلاؤں انہوں نے کہا ہاں اور کہا کہ میں شکار کی طرف تیر پھینکتا ہوں اور اس کو نظر سے غائب نہیں پاتا اور کبھی غائب پاتا ہوں ابن عباس نے کہا کہ جو تیری نظر سے غائب نہ ہو اس کو کھا اور جو غائب ہو اس کو نہ کھا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور مراد اس کی قول اصمیت سے یہ ہے کہ جب تک تیر نظر سے غائب نہ ہو اور انمیت سے یہ ہے کہ تیری نظر سے غائب ہو اور تو اس کی تلاش میں ہو یہاں تک کہ تو اس کو پہنچے اس حال میں کہ تیرے تیر کے سوا اس میں کسی چیز کا زخم نہ ہو تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جب تو شکار کو تیر مارے اور

الصَّيْدَ وَسَمَّيْتَ فَإِنْ قَطَعْتَ بِنِصْفَيْنِ فَكُلْهُ وَإِنْ كَانَ مِمَّا يَلِي الرَّاسَ أَكْثَرَ أَكَلْتَ مِمَّا يَلِي الرَّاسَ وَلَمْ تَأْكُلْ مَا سِوَاهُ وَإِنْ قَطَعْتَ مِنْهُ يَدًا أَوْ رِجْلًا أَوْ قِطْعَةً مِنْهَا فَكُلْ مِنْهُ غَيْرَ مَا قَطَعْتَ مِنْهُ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

بسم اللہ کہے اگر تو اس کو دو ٹکڑے کر ڈالے تو اس کو کھا اور اگر سر کی طرف زیادہ ہو تو جو سر کی طرف ہو اس کو کھا اور جو اس کے علاوہ ہو اس کو نہ کھا اور اگر تو اس کا ہاتھ یا پاؤں یا کوئی ٹکڑا کاٹ ڈالے تو کھا اس کے علاوہ جو تو نے کاٹا۔
امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۲۱۱) صَيْدِ الْكَلْبِ — کتے کے شکار کا بیان

۸۰۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّیْدِ اِذَا قَتَلَهُ الْکَلْبُ قَبْلَ اَنْ یُدْرِکَ ذَکَاتَهٗ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَکْلِهٖ اِذَا کَانَ عَالِمًا۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا کہ اگر کتا شکار مار ڈالے ذبح کرنے سے پہلے تو اس کا کیا حکم ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا جبکہ تعلیم یافتہ ہو۔
امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اگر کتا شکار کو مار ڈالے تو اس کا کھانا درست ہے اگر ذبح نہ ہوا ہو اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۸۰۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا اَمْسَكَ عَلَیْكَ الْمُعَلَّمِ غَیْرُ الْمُعَلَّمِ فَلَا تَاْكُلْ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر تیرے تعلیم یافتہ کتے پر غیر تعلیم یافتہ کتا شکار کو روک رکھے تو اس کو نہ کھا۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۸۰۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ اَمْسَكَ عَلَیْكَ اِنْ كَانَ عَالِمًا فَكُلْ فَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ مِنْهُ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس نے کہا کہ جو شکار تیرے واسطے تیرا کتا پکڑ رکھے اگر کتا سکھایا ہوا ہو تو کھا اور کتے نے اگر اس سے کھایا ہو تو نہ کھا اس سے اس واسطے کہ پکڑا کتے نے شکار کو اپنے لئے اور شکرہ اور بازوان

عَلٰی نَفْسِہٖ وَاَمَّا الصَّقْرُ وَالْبَازِیْ نَکُلُ وَاِنْ اَکَلَ فَاِنَّ تَعْلِیْمَہٗ اِذَا دَعَوْتَہٗ اَنْ یَّجِیْئَکَ وَلَا یَسْتَطِیْعُ ضَرْبَہٗ حَتّٰی یَدَعَ الْاَکْلَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ

۸۱۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِی الَّذِیْ یُرْسِلُ کَلْبَہٗ وَیَنْسٰی اَنْ یُّسَمِّیَ فَاَخَذَہٗ فَقَتَلَ قَالَ اَکْرَہُ اَکْلَہٗ وَاِنْ کَانَ یَھُوْدِیًّا اَوْنَصْرَانِیًّا فَمِثْلُ ذَالِکَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِھٰذَا لَا بَاْسَ بِاَکْلِہٖ اِذَا تَرَکَ التَّسْمِیَۃَ نَاسِیًا وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ۔

۸۱۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْنَا اِنَّا نَاْتِیْ اَرْضَ الْمُشْرِکِیْنَ اَنَاْکُلُ فِیْ اٰنِیَتِھِمْ قَالَ اِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مِنْھَا بُدًّا فَاغْسِلُوْھَا ثُمَّ کُلُوْا فِیْھَا قُلْنَا فَاِنَّا بِاَرْضِ صَیْدٍ قَالَ کُلْ مَا اَمْسَکَ عَلَیْکَ سَھْمُکَ اَوْ فَرَسُکَ اَوْ کَلْبُکَ اِذَا کَانَ عَالِمًا وَنَھَانَا عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَکُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ وَاَنْ نَّاْکُلَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ۔

کا شکار کھا۔ اگرچہ کھایا ہو اس سے اس واسطے کہ نشانی اسکی تعلیم کی ہے جب تو اس کو بلائے تو پھر آئے اور نہیں طاقت اس کے مارنے کی یہاں تک کہ کھانا چھوڑے جیسے باز وغیرہ کا کھانا چھوڑنا ممکن نہیں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص شکار کے پیچھے کتا چھوڑے اور بسم اللہ کہنی بھول جائے اور کتا شکار کو پکڑ لے اور مار ڈالے تو اس کا کھانا مکروہ ہے اور اگر یہودی یا نصرانی ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

امام محمد رح علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے اگر بسم اللہ بھول کر چھوڑ دے تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ قتادہ۔ ابو قلابہ۔ ابی ثعلبہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں عرض کی ہم مشرکین کی زمین میں جاتے ہیں کیا ہم ان کے برتنوں میں کھائیں۔ فرمایا کہ اگر تم اس سے کوئی چارہ نہ پاؤ تو دھوکر اُن کو پھر ان میں کھاؤ ہم نے کہا کہ ہم شکار کی زمین میں رہتے ہیں کہ وہاں شکار بہت ہے فرمایا کہ وہ شکار روک رکھے تیرے لئے تیر تیرا یا گھوڑا تیرا یا کتا تیرا جبکہ سکھایا ہوا ہو اور منع فرمایا ہم کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کے کھانے سے اور ہر پنجہ والے پرندے سے اور یہ کہ ہم گھر کے پلے ہوئے گدھے کا گوشت کھائیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ

امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

بَابُ (۲۷۲) الْاَشْرِبَۃِ وَالْاَنْبِذَۃِ وَالشُّرْبِ قَائِمًا وَمَا یُکْرَہُ فِی الشَّرَابِ

پینے کی چیزوں اور نبیذوں اور کھڑے ہو کر پینے کا بیان اور پینے کی چیز میں کیا مکروہ ہے

۸۱۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ سُلَیْمَانَ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ ابْنِ زِیَادٍ اَنَّہٗ اَفْطَرَ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَسَقَاہُ شَرَابًا لَہٗ فَکَاَنَّمَا اَخَذَ فِیْہِ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ مَا ھٰذَا الشَّرَابُ مَا کِدْتُ اَھْتَدِیْ اِلٰی مَنْزِلِیْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ مَا زِدْنَاکَ عَلٰی عَجْوَۃٍ وَزَبِیْبٍ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ سلیمان شیبانی۔ ابن زیاد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبد اللہ بن عمر کے پاس روزہ افطار کیا تو عبد اللہ نے اس کو شربت پلایا تو جیسے کہ اس نے اس کو پکڑ لیا جب اُس نے صبح کی تو کہا کہ کیا ہے یہ شربت کہ میں اپنے گھر کی راہ نہیں پا سکتا۔ یعنے مجھ کو اس سے نشہ ہو گیا عبد اللہ نے کہا کہ نہیں زیادہ کیا ہم نے تجھ کو کھجور اور خشک انگور سے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ الرحمۃ اللہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا۔

۸۱۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّہٗ کَانَ یُنْبَذُ لَہٗ نَبِیْذُ الزَّبِیْبِ فَلَمْ یَکُنْ تَسْتَمْرِئُہٗ فَقَالَ لِلْجَارِیَۃِ اَطْرَحِیْ فِیْہِ تَمَرَاتٍ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ نافع سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر کے لئے خشک انگور بھگویا جاتا تھا اور کھجور نہ ڈالی جاتی تھی تو انہوں نے لونڈی سے کہا کہ اس میں کھجوریں ڈال دے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا نَاخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ

امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا۔

۸۱۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّہٗ قَالَ لَا بَاْسَ بِشُرْبِ نَبِیْذِ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ اِذَا خَلَطَھُمَا فَاِنَّھُمَا اِذَا کُرِھَا لِشِدَّۃٍ فِیْ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ کھجور اور خشک انگور کی نبیذ پینے میں کوئی حرج نہیں جب کہ دونوں کو ملا کر بھگوئے اس لئے کہ اس وقت صرف ابتداء میں

الْعَيْشِ فِي الزَّمَنِ اَلاَ ذَلِكَ كَمَا كَرِهَ السَّمْنَ وَاللَّحْمَ فَاَمَّا اِذَا وَسَّعَ اللهُ تَعَالٰى عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَلاَ بَاسَ بِهِمَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ۔

معاش کی تنگی کے سبب سے ان دونوں کا ملاکر بھگونا مکروہ تھا جس طرح کہ گھی اور گوشت مکروہ تھا لیکن جب خدا تعالیٰ نے مسلمانوں پر فراخی کی تو دونوں کا اکٹھا بھگونا درست ہے۔

امام محمد رہ نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا۔

بَابُ النَّبِيْذِ الشَّدِيْدِ (۲۷۳)

گاڑھی نبیذ کا بیان

۸۱۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ كُنْتُ اَتَّقِي النَّبِيْذَ فَدَخَلْتُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَطَعِمْتُ مَعَهٗ فَنَاوَلَنِيْ قَدَحًا مِنْ نَبِيْذٍ فَلَمَّا رَاٰى اِبْطَاءِيْ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ رُبَّمَا طَعِمَ عِنْدَهٗ ثُمَّ دَعَا بِنَبِيْذٍ لَهٗ نَبَذَتْهُ سِيْرِيْنُ اُمُّ وَلَدِ عَبْدِ اللهِ فَشَرِبَ وَسَقَانِيْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ میں کھجور کے نچوڑ سے بچتا تھا میں ابراہیم کے پاس گیا اور وہ کھانا کھاتے تھے میں نے اُن کے ساتھ کھانا کھایا پھر نبیذ کا ایک پیالہ لایا گیا انہوں نے میری تاخیر دیکھی تو کہا۔ کہ حدیث بیان کی مجھ سے علقمہ نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ انہوں نے اکثر اوقات اُن کے پاس کھانا کھایا پھر عبد اللہ نے اپنا نبیذ منگایا کہ سیرین ان کی اُم ولد نے اُنکے لئے بھگوئی تھی پھر پیا اور مجھ کو پلایا۔

امام محمد رہ نے کہا کہ یہی قول امام ابو حنیفہ رہ کا ہے۔

۸۱۶ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُزَاحِمُ بْنُ زُفَرَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ اِنْطَلَقَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ فَاَرَانَا جَرًّا اَخْضَرَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ كَانَ النَّبِيْذُ لَهٗ فِيْهِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ مزاحم بن زفر ضحاک سے روایت کرتے ہیں کہ ابو عبیدہ چلے تو اُن کو عبد اللہ کی سبز ٹھلیا دکھائی جس میں ان کے لئے نبیذ بھگویا جاتا تھا۔

امام محمد رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۸۱۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ لِلْمُسْلِمِيْنَ جُزُرًا لِطَعَامِهِمْ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ابو اسحاق۔ عمرو بن میمون سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مسلمانوں کے لئے اونٹ ہیں اُن کے کھانے کے واسطے۔ اور اُن میں پرانی عمر کی اُل کے ہیں اور تحقیق

دَاِنَّ الْعِنَبَ مِنْهَا لِاَلِ عَمَرَ وَاِنَّهٗ لَايَقْطَعُ لُحُوْمَ هٰذِهِ الْاِبِلِ فِيْ بُطُوْنِنَا اِلَّا النَّبِيْذُ الشَّدِيْدُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح۔

نشان یہ ہے کہ نہیں قطع کرتا گوشت ان اونٹوں کا ان کے پیٹوں میں مگر نبیذ جبکہ گاڑھا ہوا اور جوش آئے
امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

۸۱۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِيَ بِاَعْرَابِيٍّ قَدْ سَكِرَ فَطَلَبَ لَهٗ عُذْرًا فَلَمَّا اَعْيَاهُ ذِهَابُ عَقْلِهٖ قَالَ اَحْبِسُوْهُ فَاِذَا صَحَّ فَاجْلِدُوْهُ وَدَعَا بِفَضْلَةٍ فَضَلَتْ فِيْ اِدَاوَتِهٖ فَذَاقَهَا فَاِذَا نَبِيْذٌ شَدِيْدٌ مُمْتَنِعٌ فَدَعَا بِمَاءٍ فَكَسَرَهٗ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحِبُّ الشَّرَابَ الشَّدِيْدَ فَشَرِبَ وَسَقٰى جُلَسَاءَهٗ ثُمَّ قَالَ اكْسِرُوْهُ بِالْمَاءِ اِذَا غَلَبَكُمْ شَيْطَانُهٗ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ هٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس ایک گنوار لایا گیا اس حال میں کہ مست تھا اُس نے اُن سے عذر چاہا جبکہ اُن کو عقل کے دُور ہونے نے تھکایا تو کہا کہ اُس کو قید رکھو پھر جب درست ہو تو اس کو کوڑے مارو اور جو شربت اس کے برتن میں بچا ہوا تھا اُس کو منگایا اور چکھا پس ناگاہ وہ گاڑھا نبیذ تھا جو ممنوع ہے تو پانی منگایا اور اس کو توڑا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پسند کرتے تھے گاڑھے شربت کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ شربت پیا اور اپنے پاس بیٹھنے والوں کو پلایا پھر کہا کہ جب اس کا شیطان تم پر غالب ہو یعنی گاڑھا ہو کر جوش مارے تو اس کو پانی سے توڑ ڈالو۔
امام محمد رح نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

بَابُ نَبِيْذِ الْمَطْبُوْخِ وَالْعَصِيْرِ

نبیذ اور عصیر پکائے ہوئے کا بیان

۸۱۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طُبِخَ الْعَصِيْرُ فَذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهٗ قَبْلَ اَنْ يَغْلِيَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب انگور کا نچوڑ پکایا جائے اس کی دو تہائی خشک ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہے قبل اس کے کہ جوش مارے تو اس میں کچھ حرج نہیں۔
امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی قول ہے۔

۸۲۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَانَ يَشْرَبُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ طلا پیتے تھے جس کی دو تہائی خشک ہو جاتی تھی

الطِّلَاءَ قَدْ ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثَهُ وَيَجْعَلُ لَهُ مِنْهُ نَبِيْذٌ فَيَتْرُكُهُ حَتّٰى إِذَا اشْتَدَّ شَرِبَهُ وَلَمْ يَرَ بِذٰلِكَ بَاسًا

اور ایک تہائی باقی رہتی اور ان کے لئے نبیذ بنایا جاتا تھا تو اس کو چھوڑ دیتے تھے یہاں تک کہ جب گاڑھا ہو جاتا تو اس کو پیتے اور اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

۸۲۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ اخبرنا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ سَرِيْعٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ يَشْرَبُ الطِّلَاءَ عَلَى النِّصْفِ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ولید بن سریع۔ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ وہ پیتے تھے طلاء کو آدھا ہونے پر یعنے جو آگ پر آدھا خشک ہو جاتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلَا يَنْبَغِيْ لَهُ أَنْ يَشْرَبَ مِنَ الطِّلَاءِ إِلَّا مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

امام محمد رح نے کہا کہ اس کو نہیں ہم لیتے اور اس کے لئے طلا کا پینا مناسب نہیں مگر جس کی دو تہائی خشک ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہے اور امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۲۷۵) السُّكْرِ وَالْخَمْرِ

سکر اور شراب کا بیان

۸۲۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَاهُ رَجُلٌ بِهِ صُفْرٌ نَسَالَهُ عَنِ السُّكْرِ فَنَهَاهُ عَنْهُ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد ان کے پاس آیا کہ جس کا رنگ زرد تھا تو ان سے سکر کا حکم پوچھا تو اس کو اس سے منع کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے۔

۸۲۳ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ وُلِدُوْا عَلَى الْفِطْرَةِ فَلَا تُدَاوُوْهُمْ بِالْخَمْرِ وَلَا تَغْذُوْهُمْ بِهَا إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلِ الرِّجْسَ شِفَاءً إِنَّمَا إِثْمُهُمْ عَلٰى مَنْ سَقَاهُمْ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تمہاری اولاد اسلام کے طریق پر پیدا ہوتی ہے اس لئے شراب سے ان کا علاج نہ کرو اور نہ غذا میں دو اس لئے کہ خدائے پاک نے حرام میں شفا نہیں رکھی اس کا گناہ صرف ان لوگوں پر ہے جو ان کو پلاتے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام

أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ

ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے ۔

(ف) جو چیز مست کردے یا نشہ لادے وہ شراب ہے اور حرام ہے خواہ انگور یا کھجور یا منقے یا شہد یا گیہوں یا جوار یا باجرہ یا جَو یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی یا کوئی گھاس جیسے بھنگ وغیرہ کم ہو یا زیادہ اس کا سب حرام ہے اور یہی مذہب ہے رب اماموں کا اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرام شراب وہی ہے جو شیرہ انگور سے بنے اور جوش مار کے گاڑہی ہو کر جھاگ لائے اس کے سوا اور چیزیں نشے کے بغیر ان کے نزدیک حرام نہیں لیکن فتوائے امام محمدؒ کے قول پر ہے کہ ہر قسم کی شراب حرام ہے انگور کی ہو یا کھجور وغیرہ کی ہو ۔

بَابُ الشُّرْبِ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالظُّرُوفِ وَالْجَرِّ وَغَيْرِهِ [۲۷۶]

۸۲۴- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُوْرُوْهَا وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيْ أَنْ تُمْسِكُوْهَا فَوْقَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ فَأَمْسِكُوْهَا مَا بَدَا لَكُمْ وَتَزَوَّدُوْا فَإِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ لِيُوَسِّعَ مُوْسِعُكُمْ عَلٰى فَقِيْرِكُمْ وَعَنِ النَّبِيْذِ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ فَاشْرَبُوْا فِيْ كُلِّ ظَرْفٍ فَإِنَّ الظَّرْفَ لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَلَا تَشْرَبُوا الْمُسْكِرَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ۔

۸۲۵- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

برتنوں اور ٹھلیا وغیرہ میں پینے کا بیان

محمد - ابو حنیفہ - علقمہ بن مرثد - بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو منع کیا کرتا تھا قبروں کی زیارت سے تو اب تم اُن کی زیارت کیا کرو اور نہ چھوڑو ان کو بیہودہ بس تحقیق اجازت دی گئی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی اور منع فرمایا میں نے تم کو تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے سے تو اب رکھو جب تک تمہارا جی چاہے اور جمع کر رکھو کہ میں نے تم کو صرف اس واسطے منع کیا تھا تاکہ فراخی کرے مال دار محتاج پر اور منع کیا تھا میں نے تم کو چھوہارے کے بھگوتے سے کدو میں اور سبز برتن میں اور رال والے روغنی برتن میں تو اب سب برتنوں میں اس لئے کہ برتن نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ کسی کو حرام کرتا ہے ۔ اور نہ پیو نشے والی چیز کو ۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا ۔

محمد - ابو حنیفہ - اسحاق بن ثابت - ثابت - علی بن حسینؓ سے روایت کرتے ہیں کہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک میں گئے تھے تو ایک قوم کے پاس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ غَزَا غَزْوَةَ تَبُوْكَ فَمَرَّ بِقَوْمٍ يَرْنَشُوْنَ فَقَالَ لَهُمْ مَا هٰؤُلَاءِ قَالُوْا اَصَابُوْا مِنْ شَرَابٍ لَهُمْ قَالَ مَا ظُرُوْفُهُمْ قَالَ الدُّبَّاءُ وَالْحِنْتَمُ وَالْمُزَفَّتُ فَنَهَاهُمْ اَنْ يَشْرَبُوْا فِيْهَا فَلَمَّا مَرَّ بِهِمْ رَاجِعًا مِنْ غَزَاتِهٖ شَكَوْا اِلَيْهِ مَا لَقُوْا مِنَ التُّخَمَةِ فَاَذِنَ لَهُمْ اَنْ يَشْرَبُوْا فِيْهَا وَنَهَاهُمْ اَنْ يَشْرَبُوا الْمُسْكِرَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رح

گزرے جو گالی بک رہی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا کہ ان کو کیا ہو گیا ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ انہوں نے شراب پی ہے۔ آپ نے پوچھا ان کے برتن کیا ہیں۔ تو لوگوں نے کہا کدو، سبز برتن اور رال والا برتن۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ان برتنوں میں پینے سے منع فرمایا۔ پھر جب آپ جنگ سے واپسی میں ان لوگوں کے پاس سے گزرے تو ان لوگوں نے آپ سے تخمہ کی شکایت کی جس سے ان لوگوں کو دوچار ہونا پڑا تھا۔ تو آپ نے ان لوگوں کو ان برتنوں میں پینے کی اجازت دیدی اور نشے والی چیز کے پینے سے منع فرمایا۔

امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے

۸۲۶- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ خَطَاءٌ مِنَ النَّاسِ اِنَّمَا اَرَادُوا السُّكْرَ حَرَامٌ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جس چیز کا کثیر نشہ لاتا ہے اس کا قلیل بھی حرام ہے۔ یہ لوگوں کی غلطی ہے۔ بلکہ اس سے مقصد صرف یہ ہے کہ ہر شراب کا نشہ حرام ہے۔

امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

۸۲۷- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ الْاَفْطَسُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ شَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ وَهُوَ قَائِمٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ سالم افطس۔ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر نے مشک سے پانی پیا اس حال میں کہ وہ کھڑے تھے اسی کو ہم لیتے ہیں کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

بَابُ الشُّرْبِ فِیْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ (۲۷۷)

سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے کا بیان

۸۲۸- مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ نَزَلْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ

محمد۔ ابو فروہ۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ میں حذیفہ کے ساتھ مدائن میں ایک زمیندار کے پاس اترا وہ ہمارے پاس کھانا لایا ہم نے کھایا پھر

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلٰى دِهْقَانٍ بِالْمَدَائِنِ نَأْتَا نَابِلِدَامٍ فَطَفِقْنَا فَدَعَا حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِشَرَابٍ فَأَتَاهُ بِشَرَابٍ فِي اِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَأَخَذَ الْاِنَاءَ فَضَرَبَ بِهِ وَجْهَهُ فَسَآءَنَا الَّذِي صَنَعَ بِهِ قَالَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ صَنَعْتُ هٰذَا قُلْتُ لَا قَالَ نَزَلْتُ بِهِ مَرَّةً فِي الْعَامِ الْمَاضِيْ فَأَتَانِيْ بِشَرَابٍ فِيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَأْكُلَ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَاَنْ نَشْرَبَ فِيْهِمَا وَلَا نَلْبَسَ الْحَرِيْرَ وَالدِّيْبَاجَ فَاِنَّهُمَا لِلْمُشْرِكِيْنَ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْاٰخِرَةِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

حذیفہ نے پانی منگایا تو وہ چاندی کے برتن میں ان کے پاس پانی لایا حذیفہ نے برتن پکڑا اور اس کے منہ پر مارا ان کی یہ حرکت ہمیں ناگوار گذری۔ تو انہوں نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ کام کیوں کیا ہم نے کہا نہیں حذیفہ نے کہا کہ میں پچھلے سال بھی ایک بار اس کے پاس آیا تھا میں نے اس کو خبر دے دی تھی کہ منع فرمایا ہم کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہ ہم سونے چاندی کے برتنوں میں کھائیں اور پئیں اور نہ پہنیں ہم ریشم اور دیبا اس لئے کہ وہ مشرکین کے واسطے دُنیا میں ہیں۔ اور وہ ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

بَابُ (۲۷) اللِّبَاسِ مِنَ الْحَرِيْرِ وَالشُّهْرَةِ وَالْخَزِّ

ریشم اور شہرت اور خز کے لباس کے پہننے کا بیان

۸۲۹ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَ جَيْشًا فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَاَصَابُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً فَلَمَّا قَبَلُوْا فَبَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَنَّهُمْ قَدْ دَنَوْا خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَقْبِلُهُمْ فَلَمَّا بَلَغَهُمْ خُرُوْجُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالنَّاسِ لَبِسُوْا مَا مَعَهُمْ مِنَ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ فَلَمَّا رَاٰهُمْ عُمَرُ غَضِبَ وَاَعْرَضَ عَنْهُمْ ثُمَّ قَالَ اَلْقُوْا ثِيَابَ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا رَاَوْا غَضَبَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک لشکر بھیجا تو خداوند نے ان کو فتح دی اور بہت غنیمتیں ہاتھ لگیں جب وہ واپس ہوئے اور عمر کو معلوم ہوا کہ وہ نزدیک آپہنچے ہیں تو لوگوں کے ساتھ ان کی پیشوائی کو نکلے جب ان لوگوں کو عمر کی روانگی کی اطلاع ملی تو اُن کے ساتھ جو ریشم اور دیبا تھا انہوں نے پہنا جب عمر نے ان کو دیکھا تو غصے ہوئے اور اُن سے منہ پھیر لیا اور کہا کہ دوزخیوں کے کپڑے پھینک دو جب انہوں نے حضرت عمرؓ کا غصہ دیکھا تو ان کو پھینکا اور معذرت کرتے ہوئے آگے بڑھے اور عرض کی کہ ہم نے تو ان

اَلْقَوْهَا ثُمَّ اَقْبَلُوْا يَعْتَذِرُوْنَ فَقَالُوْا اِنَّا لَبِسْنَاهَا لِنُرِيَكَ فِى اللهِ الَّذِىْ اَفَاءَ عَلَيْنَا قَالَ فَسُرِّیَ ذَالِكَ عَنْ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ رَخَّصَ فِى الْعَلَمِ الْاِصْبَعِ وَالْاِصْبَعَيْنِ وَالثَّلٰثِ وَالْاَرْبَعِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رح۔

کو اس واسطے پہنا تھا کہ ہم آپ کو غنیمت اللہ کی دکھائیں جو خدا نے ہمیں عطا کی تو حضرت عمر کا غصہ دُور ہوا پھر اجازت دی ریشم کی نشان میں بقدر ایک انگلی اور دو انگلی اور تین انگلی اور چار انگلی ۔

امام محمدرح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رح کا یہی قول ہے ۔

۸۳۰ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اتَّقُوا الشُّهْرَتَيْنِ فِى اللِّبَاسِ اَنْ يَتَوَاضَعَ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَلْبَسَ الصُّوْفَ اَوْ يَعْجَزَ اَلْخَزَّ ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

محمد ۔ ابوحنیفہ ۔ حماد ۔ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ بچو شہرتین سے لباس میں (یعنے دو طرح کے کپڑے سے جو باعث شہرت ہوں) یہ کہ تواضع کرے ایک تمہارا یہاں تک کہ پہنے اُون کا کپڑا یا خز ۔

امام محمدرح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ۔

(ف) خز ایک کپڑے کا نام ہے کہ صوف اور ریشم سے بنا جاتا تھا اور وہ مباح ہے اور صحابہ اور تابعین نے اسکو پہنا ہے اور جو خز کہ تمام ریشم کا ہوتا ہے وہ مطلقاً حرام ہے ۔

۸۳۱ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِى الْمُغِيْرَةِ قَالَ سَاَلَ جُبَيْرٌ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَّاَنَا بِالِیٌّ عِنْدَهٗ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ فَقَالَ سَعِيْدٌ غَابَ حُذَيْفَةُ ابْنُ الْيَمَانِ غَيْبَةً فَكُسِىَ بَنِيْهِ وَبَنَاتَهٗ قُمُصَ الْحَرِيْرِ فَلَمَّا قَدِمَ اَمَرَبِهٖ فَنُزِعَ عَنِ الذُّكُوْرِ وَتَرَكَ عَلَى الْاِنَاثِ ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رح ۔

محمد ۔ ابوحنیفہ ۔ سلیمان بن ابو مغیرہ سے روایت کرتے ہیں کہ جبیر نے سعید بن جبیر سے ریشم کے پہننے کا حکم پوچھا اور میں اُن کے پاس بیٹھا تھا تو سعید نے کہا کہ حذیفہ کچھ دن غائب رہے تو اُن کے بیٹیوں اور بیٹوں نے ریشمی کرتے پہنے جب حذیفہ آئے اس کے اتارنے کا حکم دیا تو مردوں سے اتارا گیا اور عورتوں پر چھوڑا گیا ۔

امام محمدرح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ۔

۸۳۲ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ اَبِى الْهَيْثَمِ الْبَصْرِىُّ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَاَبَا هُرَيْرَةَ وَاَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ وَعِمْرَانَ بْنَ

محمد ۔ ابوحنیفہ ۔ ہیثم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ اور عبدالرحمٰنؓ اور ابو ہریرہؓ اور انسؓ بن مالک اور عمران ابن حصینؓ اور حسینؓ

مُحَصَّنِيْنَ وَحَسَّنْنَا وَشُرَيْحًا كَانُوْا يَلْبَسُوْنَ الْخَزَّ

اور شریح خز پہنتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ خز کا پہننا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا۔

۸۳۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى اَنَّهٗ كَانَ يَلْبَسُ الْخَزَّ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ سعید بن مرزبان عبد اللہ بن ابی اوفے سے روایت کرتے ہیں کہ وہ خز پہنتے تھے۔

۸۳۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَخَذَ الْحَرِيْرَ وَالذَّهَبَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا مُحَرَّمٌ لِلذُّكُوْرِ مِنْ اُمَّتِيْ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ زید بن ابی انیسہ سے وہ مصر کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ریشم اور سونا اپنے ہاتھ میں پکڑا پھر فرمایا یہ حرام ہے میری امت کے مردوں کے لئے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا نَرٰى بِهٖ لِلْاِنَاثِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

امام محمدؒ نے کہا کہ عورتوں کے لئے ہم اس میں مضائقہ نہیں سمجھتے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا۔

۸۳۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا بَاْسَ بِالْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ابراہیم نے کہا کہ عورتوں کو ریشم اور سونے کے پہننے میں کچھ حرج نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا۔

۸۳۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَائِشَةَ حَلَّتْ اُخْتَهَا بِالذَّهَبِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ حَلّٰى بَنَاتِهٖ بِالذَّهَبِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عمرو بن دینار۔ عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بہنوں کو سونا پہنایا اور ابن عمر نے بھی اپنی بیٹیوں کو سونا پہنایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۲۷۹) لِبَاسِ جُلُوْدِ الثَّعَالِبِ وَدِبَاغِ الْجِلْدِ

درندوں کا چمڑا پہننے اور دباغت کا بیان

۸۳۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ اَنَّهٗ رَاٰى عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ قَلَنْسُوَةً

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے ابراہیم کے سر پر لومڑی کی ٹوپی دیکھی

ثَعَالِبَ وَكَانَ لَا يَرَى بَاسًا بِجُلُوْدِ النَّمِرِ۔

اور وہ چیتے کی کھال میں کچھ حرج نہیں دیکھتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمدرح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

۸۳۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ زَكٰوةُ كُلِّ مِسْكٍ دِبَاغُهٗ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ پاکی ہر کھال کی اس کا پختہ کرلینا ہے یعنے جب چمڑا پکا لیا جائے تو پاک ہوجاتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا یہی قول ہے۔

۸۳۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ مَنَعَ الْجِلْدَ مِنَ الْفَسَادِ فَهُوَ دِبَاغٌ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا جو چیز کہ کھال کو بگڑنے سے روکے بس وہی اس کی دباغت ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رح۔

امام محمدرح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۲۵) التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَالْحَدِيْدِ وَغَيْرِهٖ وَنَقْشِ الْخَاتَمِ

سونے اور لوہے وغیرہ کی انگوٹھی پہننے اور اس کے نقش کا بیان

۸۴۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِىِّ اَللّٰهُ وَلِىُّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَكَانَ خَاتَمُ اِبْرَاهِيْمَ مِنْ حَدِيْدٍ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ابراہیم نخعی کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا۔ ابراہیم کا ولی اللہ پاک ہے اور ابراہیم کی انگوٹھی لوہے کی تھی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يُعْجِبُنَا اَنْ نَتَخَتَّمَ بِالذَّهَبِ وَالْحَدِيْدِ وَلَا بِشَيْءٍ مِنَ الْحِلْيَةِ غَيْرِ الْفِضَّةِ لِلرِّجَالِ فَاَمَّا النِّسَاءُ فَلَا بَاْسَ لَهُنَّ بِالذَّهَبِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمدرح علیہ الرحمۃ نے کہا کہ ہم کو سونے اور چاندی کی انگوٹھی کا پہننا پسند نہیں۔ اور نہ کسی قسم کا زیور چاندی کا مردوں کے لئے لیکن عورتوں کو سونے کے پہننے میں کچھ ڈر نہیں اور امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

٨٤١ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ مَسْرُوْقٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ وَكَانَ نَقْشُ خَاتَمِ حَمَّادٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا نَرٰى بَأْسًا أَنْ يُنْقَشَ فِي الْخَاتَمِ ذِكْرُ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُنْ اٰيَةً تَامَّةً فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ يَدِهٖ فِي الْجَنَابَةِ وَالَّذِيْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابراہیم بن محمد بن منتشر۔ محمد بن منتشر سے روایت کرتے ہیں کہ مسروق کی انگوٹھی کا نقش بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور حماد کی انگوٹھی کا نقش لا الہ الا اللہ تھا۔

امام محمد رح نے کہا کہ جائز ہے انگوٹھی میں کھودنا ذکر اللہ پاک کا جب تک کہ پوری آیت نہ ہو کیونکہ جنابت اور بے وضو ہونے کی حالت میں اس کا ہاتھ میں رہنا مناسب نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

بَابُ (٢٨) الْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأَنْ يَدْعُوْ مَنْ لَمْ تَبْلُغْهُ الدَّعْوَةُ

جہاد فی سبیل اللہ اور جن کو دعوت نہ پہنچی ہو ان کو دعوت دینے کا بیان

٨٤٢ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا قَالَ اغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ لَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَإِذَا حَاصَرْتُمْ حِصْنًا أَوْ مَدِيْنَةً فَادْعُوْهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَسْلَمُوْا فَأَخْبِرُوْهُمْ أَنَّهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَهُمْ مَا لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ وَادْعُوْهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ إِلٰى دَارِ الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَبَوْا فَأَخْبِرُوْهُمْ أَنَّهُمْ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ فَإِنْ أَبَوْا

محمد۔ ابوحنیفہ۔ علقمہ بن مرثد بن بریدہ۔ بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کہیں روانہ کرتے تو اُن کو فرماتے کہ اللہ کے نام سے خدا کی راہ میں لڑو کافروں سے جنگ کرو اور غنیمت کے مال میں چوری نہ کرنا عہد شکنی نہ کرنا اور کسی کا کان ناک نہ کاٹنا اور لڑکے کو نہ مارنا۔ اور جب تم کسی قلعہ والوں یا شہر والوں کو گھیرو تو اُن کو اسلام کی طرف بلاؤ کہ مسلمان ہو جائیں۔ اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو اُنکو خبر کردو کہ وہ تحقیق مسلمانوں سے ہیں اُن کو ملے گا جو مسلمانوں کو ملتا ہے یعنی ثواب اور غنیمت اور اُن پر واجب ہوگا جو مسلمانوں پر واجب ہوتا ہے پھر اُن سے درخواست کرو کہ اپنا وطن چھوڑ کر دارالسلام میں آرہیں۔ اور اگر وہ لوگ ایمان لاکر وطن چھوڑنا قبول نہ کریں تو تو اُن کو خبر کردے کہ وہ لوگ دیہاتی مسلمانوں

فَادْعُوهُمْ إِلَى إِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ فَإِنْ فَعَلُوْا فَأَخْبِرُوْهُمْ أَنَّهُمْ ذِمِّيَّةٌ وَإِنْ أَبَوْا أَنْ يُّعْطُوْا الْجِزْيَةَ فَانْبِذُوْا إِلَيْهِمْ ثُمَّ قَاتِلُوْهُمْ وَإِنْ أَرَادُوْكُمْ أَنْ تُنْزِلُوْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلُوْهُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ مَا حُكْمُ اللّٰهِ فِيْهِمْ وَلٰكِنْ أَنْزِلُوْهُمْ عَلٰى حُكْمِكُمْ ثُمَّ احْكُمُوْا فِيْهِمْ وَإِذَا أَرَادُوْا مِنْكُمْ أَنْ تُعْطُوْهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ فَلَا تُعْطُوْهُمْ وَلٰكِنْ أَعْطُوْهُمْ ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ أٰبَائِكُمْ فَإِنَّكُمْ إِنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

کی طرح ہوں گے اور اگر وہ مسلمان ہونے سے انکار کریں تو اُن سے جزیہ مانگ اگر جزیہ دے دینا قبول کریں تو خبر کر دے اُن کو کہ وہ لوگ ذمی ہیں یعنی خدا اور رسول کی پناہ میں ہیں اور اگر جزیہ دینے سے انکار کریں تو ان کا عہد ان کی طرف پھینکدو پھر ان سے لڑو اور اگر وہ تم سے چاہیں کہ تم اُن کو خدا کے حکم پر اُتارو (یعنے اُن سے خدا کا عہد کرو) تو اُن کو خدا کے حکم پر نہ اُتارو اس لئے کہ تم نہیں جانتے کہ حکم اللہ کا کیا ہے ان کے بارے میں یعنے اُن سے صلح کرنے کا فیصلہ خدا کی مرضی کے موافق ہے یا نہیں ہے لیکن اتارو تم ان کو اپنے حکم پر اور اپنی مرضی پر پھر حکم کرو اُن کے درمیان اور اگر وہ تم سے چاہیں کہ تم اُن سے خدا اور اس کے رسول کا عہد کرو تو اُن سے عہد نہ کرو لیکن ان کو اپنا اور اپنے باپ دادوں کا قول قرار دو اس لیئے کہ اگر تم سے عہد شکنی ہو جائے تو خدا کی عہد شکنی سے گناہ میں بہتر ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا یہی قول ہے۔

۸۴۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا قَاتَلْتَ قَوْمًا فَادْعُهُمْ إِذَا لَمْ يَبْلُغْهُمُ الدَّعْوَةُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاخُذُ فَإِنْ كَانَتْ بَلَغَتْهُمُ الدَّعْوَةُ فَإِنْ شِئْتَ فَادْعُهُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَدْعُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو کسی قوم سے لڑے تو ان کو اسلام کی طرف بلا جب کہ اُن کو اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر ان کو پہنچے اسلام کی دعوت تو پھر خواہ ان کو دعوت دو یا نہ دو یعنے ان کو دعوت کرنا ضرور نہیں۔ اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۲۸۲) الغَنِيْمَةِ وَالنَّفْلِ

مال غنیمت اور زیادہ دینے کا بیان

۸۴۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ اَبِيْ حَمْصَةَ قَالَ بَعَثَهٗ عُمَرُ فِيْ جَيْشٍ اِلٰى مِصْرَ فَاَصَابُوْا غَنَائِمَ فَقَسَمَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا فَرَضِيَ بِذٰلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلَسْنَا نَاخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَرٰى لِلْفَارِسِ ثَلٰثَةَ اَسْهُمٍ سَهْمًا لَهٗ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عبداللہ بن داؤد۔ منذر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ان کو ایک لشکر میں مصر کی طرف بھیجا ان کو غنیمت ہاتھ لگی تو سوار کو دو حصّے اور پیدل کو ایک حِصّہ دیا حضرت عمرؓ اس سے خوش ہوئے۔

امام محمد رح نے کہا کہ یہ قول ہے امام ابوحنیفہ اور ہم اس کو نہیں لیتے اور لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ سوار کو تین حِصّہ دیئے جاویں ایک حِصّہ اس کا اور دو حِصّے اس کے گھوڑے کے۔

۸۴۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَانَ يَسْتَحِبُّ النَّفْلَ لِيُغْرِيَ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى عَدُوِّهِمْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ مستحب رکھتے تھے زیادہ حِصّہ دینے کو علاوہ حِصّہ غنیمت کے تاکہ مسلمانوں کو لڑائی کی ترغیب ہو۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور امام ابوحنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

۸۴۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ النَّفْلُ اَنْ يَقُوْلَ مَنْ جَآءَ بِسَلْبٍ فَهُوَ لَهٗ وَمَنْ جَآءَ بِرَاْسٍ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا وَهٰذَا النَّفْلُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ نفل یہ ہے کہ امام کہے کہ جو کسی کو مار کر اس کا اسباب اور ہتھیار لائے تو وہ اُسی کے کے لئے ہے اور جو کسی کا سر لائے تو اس کے لئے ایسا ایسا مال ہے تو یہ نفل ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا بھی قول ہے۔

۸۴۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا اَحْرَزَ اَهْلُ الْحَرْبِ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ اَصَابَهُ الْمُسْلِمُوْنَ فَهُوَ رَدٌّ عَلٰى صَاحِبِهٖ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو مال مسلمانوں کا حربی لوگ لوٹ لیں پھر وہ مسلمانوں کے ہاتھ لگے تو وہ اس کے مالک کو پھیر دیا جائے اگر مالِ غنیمت تقسیم ہونے

إِنْ أَصَابَهُ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ الْفَيْءُ وَإِنْ أَصَابَهُ بَعْدَ مَا قُسِمَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ بِثَمَنِهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

سے پہلے پہنچے اور اگر مال غنیمت تقسیم ہونے کے بعد اس کو پہنچے تو وہ حق دار ہے اس کا اس کی قیمت کے ذریعے یعنے قیمت دے کر اس کو خرید لے

امام محمد رح نے کہا کہ ثمن قیمت کو کہتے ہیں اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی قول ہے۔

۸۴۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ أَصَابَهُ الْعَدُوُّ ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِنْ وَجَدَهُ صَاحِبُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْسِمَهُ الْمُسْلِمُوْنَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَإِنْ وَجَدَهُ بَعْدَ مَا قُسِمَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ بِالثَّمَنِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَإِنَّمَا نَعْنِيْ بِالثَّمَنِ الْقِيْمَةَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح -

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو چیز کہ کافروں کی ہاتھ لگے پھر اس کے بعد مسلمان اس پر غالب ہوں اگر اس کو اس کا مالک مسلمانوں کے تقسیم سے پہلے اس کو پائے تو وہ اس کا حقدار ہے اور اگر تقسیم کے بعد پائے تو وہ اس کی قیمت کے بدلے حقدار ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور مراد ثمن سے قیمت ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی قول ہے۔

بَابُ (۲۵۳) فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ وَمَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يَتَذَاكَرُ الْفِقْهَ

صحابہ کے فضائل اور فقہ کا تذکرہ کرنے والے صحابہ کا بیان

۸۴۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَتَذَاكَرُوْنَ الْفِقْهَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ وَأُبَيٌّ وَأَبُوْ مُوْسٰى عَلٰى حِدَةٍ وَعُمَرُ وَزَيْدٌ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ -

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ہیثم۔ شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھ اصحاب آپس میں فقہ کا تذکرہ کیا کرتے تھے اُن میں حضرت علی اور اُبی اور ابو موسیٰ علیحدہ تھے اور عمر اور زید اور ابن مسعود علیحدہ تھے۔

۸۵۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَحْمُوْمٌ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَيَأْخُذُكَ هٰكَذَا وَ أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا إِذَا أَخَذَتْنِيْ شَقَّتْ عَلَيَّ إِنَّ أَشَدَّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَلَاءً نَبِيُّهَا ثُمَّ الْخَيْرُ فَالْخَيْرُ وَكَذٰلِكَ الْأَنْبِيَاءُ قَبْلَكُمْ وَالْأُمَمُ۔

۸۵۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُطْعِمُ النَّاسَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ بِيَدِهٖ عَصًا فَمَرَّ بِرَجُلٍ يَأْكُلُ بِشِمَالِهٖ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ يَا عَبْدَ اللهِ إِنَّهَا مَشْغُوْلَةٌ قَالَ فَمَضٰى ثُمَّ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهٖ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَ اللهِ كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ يَا عَبْدَ اللهِ إِنَّهَا مَشْغُوْلَةٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَمَا شَغَلَهَا قَالَ أُصِيْبَتْ يَوْمَ مُؤْتَةَ قَالَ فَجَلَسَ عُمَرُ عِنْدَهٗ يَبْكِيْ فَجَعَلَ يَقُوْلُ لَهٗ مَنْ يُوَضِّئُكَ مَنْ يَغْسِلُ رَأْسَكَ وَثِيَابَكَ مَنْ يَصْنَعُ كَذَا وَكَذَا فَدَعَا لَهٗ بِخَادِمٍ وَأَمَرَ لَهٗ بِرَاحِلَةٍ وَطَعَامٍ وَمَا يُصْلِحُهٗ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهٗ حَتّٰى رَفَعَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَصْوَاتَهُمْ يَدْعُوْنَ اللهَ لِعُمَرَ بِمَا رَأَوْا مِنْ رِقَّتِهٖ بِالرَّجُلِ وَاهْتِمَامِهٖ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ

۸۵۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ

کے بدن مبارک کو ہاتھ لگایا اس حال میں کہ آپ کو بخار تھا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ کو اسی طرح کا بخار آتا ہے حالانکہ آپ رسول ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بخار آتا ہے تو مجھ پر نہایت شاق گذرتا ہے اس امت میں سب سے زیادہ سخت آزمائش نبی کی ہوتی ہے پھر جو بہتر لوگ ہوں پھر جو بہتر لوگ ہوں یہی حال تم سے قبل کے انبیاء اور اُمتوں کا تھا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ علی بن اقمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب کھانا کھلاتے تھے لوگوں کو مدینے میں اور وہ ان پر گھومتے تھے اس حال میں کہ آپ کے ہاتھ میں لاٹھی تھی تو حضرت عمرؓ ایک مرد پر گذرے جو اپنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتا تھا حضرت عمرؓ نے کہا کہ اے اللہ کے بندے اپنے داہنے ہاتھ سے کھا۔ اس نے کہا کہ اے بندے اللہ کے وہ ہاتھ مشغول ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ چلے گئے دوسرے دن اس کے پاس سے گذرے اور وہ بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتا تھا تو عمرؓ نے اس سے کہا کہ اے عبداللہ داہنے ہاتھ سے کھا اس نے کہا کہ وہ مشغول ہے اسی طرح تین بار یہ ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ اس کو کس چیز نے مشغول کر رکھا ہے اُس نے کہا کہ جنگ موتہ کے دن کاٹا گیا تھا تو حضرت عمرؓ اس کے پاس بیٹھ کر رونے لگے اور کہنے لگے کہ تجھ کو وضو کون کراتا ہے۔ اور تیرا سر اور کپڑے کون دھوتا ہے۔ کون ایسا ایسا کرتا ہے پھر اُس کے لئے غلام منگایا اور اس کے لئے سواری اور طعام اور اس کی ضروریات کی چیزوں کا حکم دیا یہاں تک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے اپنی آواز بلند کیں اس حال میں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے دعا کرتے تھے اس سبب سے کہ انہوں نے اس مرد کے ساتھ حضرت عمر کی نرمی دیکھی اور مسلمانوں کے امر میں ان کا اہتمام دیکھا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ابو جعفر محمد بن علی سے روایت کرتے

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ طُعِنَ فَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ نَوَاللّٰهِ مَا فِي الْأَرْضِ أَحَدٌ كُنْتُ أَلْقَى اللّٰهَ بِصَحِيْفَتِهٖ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْكَ

ہیں کہ حضرت عمرؓ کو جب نیزہ مارا گیا تو حضرت علیؓ ان کے پاس آئے اور کہا کہ خدا کی قسم زمین میں کوئی شخص نہیں کہ میں اللہ سے اس کے صحیفے کے ساتھ ملوں اور وہ مجھ کو تجھ سے محبوب ہو۔ (یعنی تمہارا صحیفہ عملنامہ مجھ کو سب سے زیادہ محبوب ہے)

بَابُ الصِّدْقِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبُهْتَانِ

صدق وکذب اور غیبت و بہتان کا بیان

٨٥٣ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَا كَذَبْتُ مُنْذُ أَسْلَمْتُ إِلَّا كِذْبَةً وَاحِدَةً قِيْلَ وَمَا هِيَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ أُرَحِّلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ مِنَ الطَّائِفِ يُرَحِّلُ لَهٗ فَقَالَ الرَّجُلُ مَنْ كَانَ يُرَحِّلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهُ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ فَأَتَانِيْ فَقَالَ لِيْ أَيُّ الرَّاحِلَةِ كَانَتْ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ الطَّائِفِيَّةُ الْمُنْكِبَةُ فَرَحَّلَ بِهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ وَكَانَتْ مِنْ أَبْغَضِ الرَّاحِلَةِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ رَحَّلَ هٰذِهٖ فَقَالُوا الرَّجُلُ الطَّائِفِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُرُوا ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ فَلْيُرَحِّلْ لَنَا قَالَ فَرُدَّتْ إِلَى الرَّاحِلَةِ -

محمد۔ ابو حنیفہ۔ معن بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ نہیں جھوٹ بولا میں نے جب سے کہ میں مسلمان ہوا مگر ایک بار کسی نے کہا کہ کیا ہے وہ اے ابا عبدالرحمٰن انہوں نے کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری تیار کیا کرتا تھا طائف کا ایک مرد لایا گیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے سواری تیار کرے سوار نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کون تیار کرتا تھا اس کو کہا گیا کہ ام عبد کا بیٹا تو وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کون سواری بہت پیاری تھی۔ میں نے کہا کہ طائفیہ منکبہ (ایک سواری کا نام ہے) اس کو اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تیار کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر سوار ہوئے اور وہ سواری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ ناپسند تھی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سواری کس نے تیار کی لوگوں نے عرض کی کہ طائف کے رہنے والے مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ام عبد کے بیٹے کو حکم کرو کہ ہماری سواری تیار کرے لہذا سواری پھر میری طرف پھیری گئی۔

٨٥٤ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ أَنَّهٗ كَانَ إِذَا حَدَّثَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ حَدَّثَتْنِي الصِّدِّيْقَةُ بِنْتُ الصِّدِّيْقِ حَبِيْبَةُ حَبِيْبِ اللّٰهِ -

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ابراہیم بن محمد بن منتشر اپنے والد سے وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے تھے تو کہتے تھے کہ مجھ سے بہت سچی عورت بہت سچے کی بیٹی خدا کے محبوب کی محبوب نے حدیث بیان کی۔

۸۵۵۔ محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال اذا قلت فی الرجل ما فیہ فقد اغتبتہ وان قلت ما لیس فیہ فقد بہتہ۔
قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو کسی مرد کا عیب کہے جو اس میں ہو تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر تو اس کا وہ عیب کہے جو اس میں نہ ہو تو تو نے اس پر بہتان باندھا۔
امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

باب ۲۸۵ صلۃ الرحم وبر الوالدین

صلۂ رحم اور والدین کیساتھ نیک سلوک کا بیان

۸۵۶۔ محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن ناصح عن یحیی بن ابی کثیر الیمانی عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من عمل اطیع اللہ فیہ اعجل ثوابا من صلۃ الرحم وما من عمل عصی اللہ فیہ اعجل عقوبۃ من البغی والیمین الفاجرۃ تدع الدیار بلاقع۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ناصح۔ یحیی بن ابی کثیر۔ ابوسلمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس عمل میں خدا کی اطاعت کی جائے صلۂ رحم سے زیادہ جلد بدلہ ملنے والا کوئی عمل نہیں اور جس عمل میں خدا کی نافرمانی کی جاتی ہے زنا اور جھوٹی قسم سے زیادہ جلد عذاب لانے والا کوئی عمل نہیں کہ شہروں کو ویران کر دیتی ہیں۔

۸۵۷۔ محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن محمد بن سوقۃ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتیتک لاجاہد معک وترکت والدی یبکیان قال فانطلق فاضحکہما کما ابکیتہما۔
قال محمد وبہ ناخذ ولا ینبغی الا باذن الوالدین ما لم یضطر المسلمون الیہ فاذا اضطروا الیہ فلا باس وھو قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ محمد بن سوقہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ میں آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ آپ کے ساتھ جہاد کروں اور میں نے اپنے ماں باپ روتے چھوڑے ہیں حضرت نے فرمایا جا اور جیسے تو نے ان کو رلایا ویسے ان کو ہنسا۔
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور جہاد کرنا ماں باپ کی اجازت کے بغیر جائز نہیں جب تک کہ نہ بے قرار ہوں مسلمان اس کی طرف اور جب اس کی طرف بے قرار ہوں تو اس کو جہاد میں جانے میں کچھ حرج نہیں اور امام ابوحنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

باب ۲۸۶ ما یحل لک من مال ولدک

اولاد کے مال میں سے کیا چیز حلال ہے۔

۸۵۸۔ محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت افضل ما اکلتم کسبکم وان اولادکم من کسبکم۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ افضل اس چیز کا جو تم کھاؤ تمہاری کمائی ہے اور تمہاری اولاد تمہاری کمائی میں سے ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا بَأْسَ بِهِ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا أَنْ يَأْكُلَ مِنْ مَالِ ابْنِهِ بِالْمَعْرُوْفِ فَإِنْ كَانَ غَنِيًّا فَأَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا فَهُوَ دَيْنٌ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ ۔

امام محمد رح نے کہا کہ اولاد کا مال دستور کے موافق کھانے میں کچھ حرج نہیں جبکہ باپ محتاج ہو۔ اور اگر مالدار ہو اور بیٹے کے مال سے کوئی چیز لے تو وہ اس پر قرض ہے اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے ۔

۸۵۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ لِلْأَبِ مِنْ مَالِ ابْنِهِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَحْتَاجَ إِلَيْهِ مِنْ طَعَامٍ أَوْ شَرَابٍ أَوْ كِسْوَةٍ ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رح ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ باپ کے لئے کوئی چیز اپنے بیٹے کے مال میں سے جائز نہیں مگر یہ کہ محتاج ہو اس کا کھانا اور پینے کپڑے میں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رح کا یہی قول ہے ۔

بَابُ (۲۸۷) مَنْ دَلَّ عَلَى الْخَيْرِ كَمَنْ فَعَلَهُ

نیک راہ بتانے والا کرنے والے کے مثل ہے

۸۶۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا عِنْدِيْ مَا أَحْمِلُكَ عَلَيْهِ وَلٰكِنْ سَأَدُلُّكَ عَلَى فَتًى مِنْ فِتْيَانِ الْأَنْصَارِ انْطَلِقْ فَإِنَّكَ سَتَجِدُهُ فِيْ مَقْبَرَةِ بَنِيْ فُلَانٍ يَرْمِيْ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ فَإِنَّ عِنْدَهُ بَعِيْرًا سَيَحْمِلُكَ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ حَتّٰى أَتَى مَقْبَرَةَ بَنِيْ فُلَانٍ فَوَجَدَهُ فِيْمَا يَرْمِيْ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ فَقَالَ لَهُ إِنِّيْ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَسْتَحْمِلُهُ فَلَمْ أَجِدْ عِنْدَهُ شَيْئًا فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَئِنْ كَرِهَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ فَانْطَلَقَ فَحَمَلَهُ ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيْرٍ فَحَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيْثَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ فَإِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ علقمہ بن مرثد سے مرفوعًا روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد حضرت کے پاس سواری مانگنے کو آیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں جس پر میں تجھ کو سوار کروں لیکن میں تجھ کو ایک جوان انصار کی طرف راہ بتلاتا ہوں جا تو اس کو بنی فلاں کے مقبرے میں پائے گا وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیر اندازی کرتا ہوگا اس کے پاس ایک اونٹ ہے اور وہ تجھ کو اس پر سوار کریگا وہ مرد چلا یہاں تک کہ بنی فلاں کے مقبرے میں آیا اس کو وہاں پایا اس حال میں کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیر اندازی کر رہا تھا اس سے کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس سواری مانگنے کو آیا تھا میں نے آپ کے پاس کوئی چیز نہ پائی اور اس نے اس کو اس حال سے خبر کی تو اس نے کہا قسم ہے اس اللہ جل جلالہ کی کہ اس کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں البتہ یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجھ سے ذکر کیا تھا اس نے یہ بات دو بار کہی پھر چلا اور اس کو اونٹ پر سوار کیا اور وہ اونٹ پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

كَفَاعِلِهٖ۔

اس سے فرمایا کہ جانیک راہ بتانے والا اس کے کرنے والے کی طرح ہے

بَابُ (٢٨٨) الْوَلِيْمَةِ

٨٦١۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَوْلَمَ عَلَيْهَا سَوِيْقًا وَتَمْرًا وَقَالَ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَسَبَّعْتُ لِصَوَاحِبَاتِكِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِيْ يُقِيْمُ عِنْدَهَا سَبْعًا وَعِنْدَ صَوَاحِبَاتِهَا سَبْعًا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ولیمہ کا بیان

محمد۔ ابوحنیفہ ہیثم سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ سے نکاح کیا تو ولیمہ کیا ان پر ستو اور کھجور سے اور فرمایا کہ اگر تو چاہے تو تیرے پاس سات دن رہوں اور سات دن تیری ساتھیوں کے پاس رہوں۔

امام محمد رح نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ اس کے پاس سات دن ٹھہریں اور ان کے مصاحبوں کے پاس بھی سات دن۔

امام محمدؒ نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

بَابُ (٢٨٩) الزُّهْدِ

٨٦٢۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَاشَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مُتَتَابِعَةً مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ حَتّٰى فَارَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَمَازَالَتِ الدُّنْيَا عَلَيْهِمْ عُسْرَةً كَدِرَةً حَتّٰى قُبِضَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قُبِضَ اَقْبَلَتِ الدُّنْيَا عَلَيْهِمْ صَبًّا۔

زہد کا بیان

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا آل محمد نے تین دن پے در پے گیہوں کی روٹی پیٹ بھر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ نے دنیا چھوڑی اور ہمیشہ دنیا ان پر درہ کی طرح تنگ رہی یہاں تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا جب آپ کا انتقال ہوا تو متوجہ ہوئی ان پر دنیا اس طرح کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مال کی بہت کثرت ہوئی اور اصحاب کبار رضی اللہ تعالےٰ عنہا بہت مال دار ہو گئے۔

بَابُ (٢٩٠) الدَّعْوَةِ

٨٦٣۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا الْعَوْجَاءِ الْعِشَاءَ وَكَانَ صَدِيْقًا لِمَسْرُوْقٍ فَكَانَ يَدْعُوْهُ فَيَاْكُلُ

دعوت کا بیان

محمد۔ ابوحنیفہ۔ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ ابا عوجا عشاء مسروق کے دوست تھے وہ ان کی دعوت کیا کرتے تھے مسروق ان کا کھانا کھاتے تھے اور ان کا پانی پیتے تھے اور اس سے پوچھتے نہ

مِنْ طَعَامِہٖ وَیَشْرَبُ مِنْ شَرَابِہٖ وَلَایَسْاَلُہٗ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِہٖ نَاخُذُ وَلَا بَاْسَ بِذٰلِکَ مَالَمْ یَعْرِفْ خَبِیْثًا بِعَیْنِہٖ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ۔

۸۶۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا دَخَلْتَ عَلَی الرَّجُلِ فَکُلْ مِنْ طَعَامِہٖ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِہٖ وَلَا تَسْاَلْہُ عَنْہُ ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِہٖ نَاخُذُ مَالَمْ یَسْتَرِبْ شَیْئًا وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ۔

۸۶۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ کَانَ یُقَالُ اِذَا دَخَلْتَ بَیْتَ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ فَکُلْ مِنْ طَعَامِہٖ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِہٖ وَلَاتَسْاَلْ عَنْ شَیْءٍ ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِہٖ نَاخُذُ مَالَمْ یَسْتَرِبْ شَیْئًا وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح

۸۶۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ صَنَعَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاہُ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَہٗ فَلَمَّا وُضِعَ الطَّعَامُ تَنَاوَلَ وَتَنَاوَلْنَا مَعَہٗ فَاَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بِضْعَۃً فَلَاکَھَا فِیْ فِیْہِ طَوِیْلًا لَایَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّاکُلَھَا فَاَلْقَاھَا مِنْ فِیْہِ وَاَمْسَکَ عَنِ الطَّعَامِ فَقَالَ اَخْبِرْنِیْ عَنْ لَحْمِکَ

تھے (کہ یہ حلال کمائی سے ہے یا حرام سے)۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور اس میں کچھ ڈر نہیں جب تک کہ ہو بہو حرام کو پہچانے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ۔

محمد۔ ابوحنیفہ ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو کسی مرد کے پاس جائے تو اس کا کھانا کھا اور اس کا پانی پی اور اس سے حال نہ پوچھ ۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور جب تک کسی چیز کو نہ پہچانے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

محمد ۔ ابوحنیفہ ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ کہا جاتا تھا کہ جب تو کسی مسلمان کے گھر میں جائے تو اس کا کھانا کھا اور اس کا پانی پی اور کسی سے نہ پوچھ ۔

امام محمد رح نے کہا۔ کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جب تک کہ کسی چیز کو نہ پہچانے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ ۔ عاصم بن کلیب ایک صحابی سے روایت ہیں کہ ایک صحابی نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا اور آپ کو بلایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے جب آپ کے آگے کھانا رکھا گیا تو آپ نے کھایا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ کھایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک بوٹی پکڑی اور اس کو دیر تک اپنے منہ میں چبایا اور اس کو نہ کھا سکے تو اس کو اپنے منہ سے پھینک دیا اور کہا یہ جانور ہے اور فرمایا خبر دے مجھ کو اپنے گوشت سے کہ یہ کہاں سے ہے اس نے عرض کی کہ یا حضرت ہمارے ایک ساتھی کی بکری تھی اور ہمارے پاس کوئی چیز نہ تھی کہ اس کو

هٰذَا مِنْ اَيْنَ هُوَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَاةٌ كَانَتْ لِصَاحِبٍ لَنَا فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَنَا شَيْءٌ نَشْتَرِيْهَا فَعَجَّلْنَا بِهَا فَذَبَحْنَاهَا فَصَنَعْنَاهَا لَكَ حَتّٰى يَجِيْءَ صَاحِبُهَا فَنُعْطِيَهُ ثَمَنَهَا فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يَرْفَعَ الطَّعَامَ وَاَنْ يُطْعِمَهُ الْاُسَرٰى

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَوْ كَانَ اللَّحْمُ عَلٰى حَالَتِهِ الْاَوَّلِ مَا اَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُطْعِمَهُ الْاَسْرٰى وَلٰكِنَّهُ رَاٰهُ قَدْ خَرَجَ عَنْ مِلْكِ الْاَوَّلِ وَكَرِهَ اَكْلَهُ لِاَنَّهُ عِنْدَنَا لَمْ يَضْمَنْ قِيْمَتَهُ لِصَاحِبِهِ الَّذِيْ اُخِذَتْ شَاتُهُ وَمَنْ ضَمِنَ شَيْئًا فَصَارَ لَهُ مِنْ وَجْهِ غَصْبٍ فَاَحَبُّ اِلَيْنَا اَنْ يَتَصَدَّقَ بِهِ وَلَا يَاْكُلَهُ وَكَذٰلِكَ رِبْحُهُ وَالْاُسَارٰى عِنْدَنَا اَهْلُ السِّجْنِ الْمُحْتَاجِيْنَ وَهٰذَا كُلُّهُ قِيَاسُ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رحـ

خریدیں تو ہم نے اس کے ساتھ جلدی کی اور وہ بکری ذبح کرکے آپ کے لئے تیار کی یہاں تک کہ اس کا مالک آئے تو ہم اس کو اس کی قیمت دے دیں گے حکم کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ یہ کھانا اُٹھایا جائے۔ اور قیدیوں کو کھلایا جائے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر گوشت اپنے پہلے حال پر ہوتا یعنے حرام ہوتا تو نہ حکم کرتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو قیدیوں کے کھلانے کا لیکن آپ نے دیکھا کہ وہ پہلے کی ملک سے نکل گیا اور اس کا کھانا مکروہ رکھا اس لئے کہ ہمارے نزدیک قیمت کا ضامن نہیں ہوتا مالک کیواسطے جس کی بکری لیگئی اور جو کسی چیز کا ضامن ہو تو اس کی وہ چیز غصب کے ذریعے سے ہو گی۔ چنانچہ ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اس کو خیرات کرڈالے اور اس کو کھانے نہیں اور یہی حال اسکے نفع کا ہے۔ اور قیدی ہمارے نزدیک یہ ہے کہ قیدخانے میں رہنے والے محتاج ہیں اور یہ سب قیاس امام ابوحنیفہ کا ہے۔

بَابُ (۲۹) جَوَازِ الْعُمَّالِ
محصلین کے ہدیوں کا بیان

۸۶۷ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ خَرَجَ اِلٰى زُهَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَزْدِيِّ وَكَانَ عَامِلًا عَلٰى حُلْوَانَ فَطَلَبَ جَائِزَتَهُ هُوَ وَذَرٌّ الْهَمْدَانِيُّ فَاَجَازَهُمَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ مَا لَمْ يَعْرِفْ شَيْئًا حَرَامًا بِعَيْنِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رحـ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ابراہیم زہیر بن عبداللہ کی طرف نکلے اور وہ حلوان کا عامل تھا ابراہیم اور ذر ہمدانی نے اس کی دعوت طلب کی تو دونوں نے اس کو جائز رکھا۔

امام محمد رح نے کہا کہ جب تک حرام کو موبہو نہ پہچانے تو اس کا کھانا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۸۶۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ رَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيَّ

محمد۔ علا بن زہیر سے روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے ابراہیم نخعی کو دیکھا کہ وہ میرے والد کے پاس

اَتَىٰ وَالِدِیْ وَهُوَ عَلٰی حُلْوَانَ فَطَلَبَ جَائِزَۃً فَاَجَازَهٗ۔

آئے اور وہ حلوان پر عامل تھے تو انہوں نے اس کی دعوت طلب کی پس انہوں نے اس کو جائز رکھا۔

۷۷۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَا بَاْسَ بِجَوَائِزِ الْعُمَّالِ قَالَ قُلْتُ فَاِذَا کَانَ الْعَاشِرُ اَوْ مِثْلُهٗ قَالَ اِذَا کَانَ مَا یُعْطِیْكَ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا غَصَبَهٗ بِعَیْنِهٖ مُسْلِمًا اَوْ مُعَاهِدًا فَاقْبَلْ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ حاکموں کو ہدیہ لینے میں کوئی حرج نہیں میں نے کہا کہ جب عشر لینے والا یا اس کے مثل ہو کہا کہ جب تجھ کو ایسی چیز دے کہ بعینہٖ اس کو نہ چھینا ہو مسلمان سے یا ذمی سے تو قبول کر۔

بَابُ (۲۹۲) الرِّفْقِ وَالْخُرْقِ

نرمی اور سختی کا بیان

۷۸۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ بْنُ عَائِذٍ عَنْ مُجَاهِدٍ یَرْفَعُهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ نَظَرَ النَّاسُ اِلٰی خَلْقِ الرِّفْقِ لَمْ یَرَوْا مِمَّا خَلَقَ اللّٰهُ مَخْلُوْقًا اَحْسَنَ مِنْهُ وَلَوْ نَظَرُوْا اِلٰی خَلْقِ الْخُرْقِ لَمْ یَرَوْا مِمَّا خَلَقَ اللّٰهُ مَخْلُوْقًا اَقْبَحَ مِنْهُ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ایوب بن عائذ۔ مجاہد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ نرمی کی پیدائش کی طرف نظر کرتے تو خدائے تعالےٰ کی تمام مخلوق میں اس سے بہتر کوئی چیز نہ دیکھتے اور اگر سختی کی پیدائش کو دیکھتے تو خدا کی تمام مخلوق میں اس سے بدتر کوئی چیز نہ دیکھتے۔

بَابُ (۲۹۳) الرُّقْیَةِ مِنَ الْعَیْنِ وَالْاِکْتِوَاءِ

جھاڑ پھونک اور داغنے کا بیان

۷۸۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اکْتَوٰی وَاحِدٌ مِنْ اَحِبَّتِهٖ اسْتَرْقٰی مِنَ الْحُمَّةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح

محمد۔ ابوحنیفہ۔ نافع سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ کے ایک دوست نے داغا اور حمہ سے منتر پڑھا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور اس میں کوئی حرج نہیں اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا۔

۷۸۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عبیداللہ بن ابوزیاد۔ ابونجیح عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ اسماء بنت عمیس حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں اور ان کا ایک

أَسْمَاءُ بِنْتَ عُمَيْسٍ رضٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَهَا ابْنٌ مِنْ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَابْنٌ مِنْ جَعْفَرٍ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِنِّيْ أَتَخَوَّفُ عَلَى ابْنَيْ أَخِيْكَ الْعَيْنَ أَفَأَرْقِيْهِمَا قَالَ نَعَمْ فَلَوْ كَانَ شَيْئٌ يَسْبِقُ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ إِذَا كَانَ مِنْ ذِكْرِ اللهِ أَوْ مِنْ كِتَابِ اللهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح ۔

بیٹا ابی بکرؓ سے تھا اور ایک بیٹا جعفر سے تو انہوں نے کہا کہ یا حضرت میں آپ کے دونوں بھتیجوں پر نظر بد سے ڈرتی ہوں کہ ان کو نظر لگ جائے کیا میں ان پر منتر پڑھوں یا جھاڑ پھونک کروں فرمایا ہاں اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی تو اس سے آنکھ سبقت کرتی (یعنی تاثیر نظر کی حق ہے اور سحر کی طرح آدمی وغیرہ میں اثر کرتی ہے)۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ منتر پڑھنا درست ہے جبکہ اللہ جل جلالہٗ کے ذکر سے ہو یا قرآن سے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا۔

(ف) جس منتر میں شرک کا مضمون نہ ہو اس کا پڑھنا درست ہے اور جس میں شرک کا مضمون ہو وہ حرام ہے اور کفر ہے۔

بَابُ (۲۹۴) نَفَقَةِ اللَّقِيْطِ — گری پڑی چیز کے خرچ کا بیان

۸۷۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا أَنْفَقْتَ عَلَى اللَّقِيْطِ تُرِيْدُ بِهِ اللهَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْئٌ وَمَا أَنْفَقْتَ عَلَيْهِ تُرِيْدُ أَنْ يَكُوْنَ لَكَ عَلَيْهِ فَهُوَ لَكَ عَلَيْهِ ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا كُلُّهٗ تَطَوُّعٌ وَلَا يَرْجِعُ عَلَى اللَّقِيْطِ بِشَيْئٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ تو پڑے ہوئے بچہ پر خرچ کرے اس نیت سے کہ خدا کی مرضی چاہتا ہو تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں اور جو چیز تو اس پر خرچ کرے اس ارادے سے کہ وہ اس پر قرض ہو تو تیرا اس پر قرض ہوگا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ یہ سب نفل ہے خواہ اللہ کے لئے خرچ کرے یا اس ارادے سے کہ وہ بطور قرض کے ہے اور وہ لقیط پر کسی چیز کے ساتھ رجوع نہ کرے گا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا۔

بَابُ (۲۹۵) جُعْلِ الْآبِقِ — بھاگنے والے کی اجرت کا بیان

۸۷۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ سعید بن مرزبان۔ ابو عمر

عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمَرْزُبَانِ عَنْ اَبِيْ عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ جَعَلَ جُعْلَ الْاٰبِقِ اِذَا اَصَابَهٗ خَارِجًا مِنَ الْمِصْرِ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بھاگنے والے کی اجرت اگر اس کو شہر سے باہر پائے چالیس درہم مقرر کیا۔

۸۷۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فِيْ جُعْلِ الْاٰبِقِ اَيْضًا

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابن ابی رباح۔ ابی رباح۔ عبداللہ سے بھاگنے والے کی اجرت کے متعلق انہی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا كَانَ الْمَوْضِعُ الَّذِيْ اَصَابَهٗ فِيْهِ مَسِيْرَةَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا فَجُعْلُهٗ اَرْبَعِيْنَ وَاِذَا كَانَ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ اُعْطِيَ لَهٗ عَلٰى قَدْرِ السَّيْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جب اس کو ایسی جگہ پائے کہ وہ تین دن کی مسافت ہو یا زیادہ تو اس میں چالیس درہم ہیں اور اگر اس سے کم ہو تو مسافت کے مطابق اس کی اجرت ٹھہرائی جائے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

(ف) یعنے اگر کسی کا غلام بھاگ جائے اور کوئی آدمی اس کو پکڑ لائے تین دن کی مسافت سے تو اس کی اجرت چالیس درہم ہیں اور اگر اس سے کم ہو تو اسی حساب سے اُجرت دیجائے۔

بَابُ (۲۹۶) مَنْ اَصَابَ لُقَطَةً يُعَرِّفُهَا

گری پڑی چیز کے اعلان کا بیان

۸۷۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ فِي اللُّقَطَةِ يُعَرِّفُهَا حَوْلًا فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا تَصَدَّقَ بِهَا اَوْ بَاعَهَا وَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهَا غَيْرَ اَنَّ صَاحِبَهَا بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ ضَمَّنَهٗ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهٗ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابواسحاق۔ ایک شخص سے وہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے پڑی ہوئی چیز کے متعلق فرمایا کہ مشہور کرے اس کو ایک برس پھر اگر اس کا مالک آئے تو اس کو دے ورنہ اس کو خیرات کردے یا بیچ ڈالے اور اس کی قیمت کو خیرات کردے لیکن اس کے مالک کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس سے بدلا لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۸۷۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِي اللُّقَطَةِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے پڑی ہوئی چیز کے متعلق کہا کہ صدقہ

يَتَصَدَّقُ بِهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَكْلِهَا فَاِنْ كُنْتَ مُحْتَاجًا فَاَكَلْتَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ - قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ -

کرے اس کو تو میرے نزدیک بہتر ہے اس کے کھانے سے اور اگر تو محتاج ہو اور کھالے تو تو کچھ حرج نہیں۔ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۲۹۷) الْوَشْمِ وَالْوَصْلَةِ فِي الشَّعْرِ وَاَخْذِ الشَّعْرِ مِنَ الْوَجْهِ وَالْمُحَلِّلِ

بدن گودنے اور بال ملانے اور حلالہ کرنے کا بیان

۸۷۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لُعِنَتِ الْمُوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالْمُحِلِّلُ وَالْمُحَلَّلُ لَهٗ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ -

قَالَ مُحَمَّدٌ اَمَّا الْوَاصِلَةُ فَالَّتِيْ تَصِلُ شَعْرًا اِلٰى شَعْرِهَا فَهٰذَا مَكْرُوْهٌ عِنْدَنَا وَلَا بَاْسَ بِهٖ اِذَا كَانَ صُوْفًا فَاَمَّا الْمُحَلِّلُ وَالْمُحَلَّلُ لَهٗ فَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا فَيَسْاَلُ رَجُلًا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا لِيُحَلِّلَهَا لَهٗ فَهٰذَا لَا يَنْبَغِيْ لِلسَّائِلِ وَلَا لِلْمَسْئُوْلِ اَنْ يَفْعَلَا وَالْوَاشِمَةُ الَّتِيْ تَشِمُ الْكَفَّيْنِ وَالْوَجْهَ فَهٰذَا لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُفْعَلَ -

محمد - ابوحنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ لعنت کی گئی وہ عورت جو دوسری عورت کے بال میں بال جوڑے اور وہ عورت جو اپنے بالوں سے اور بال جوڑائے اور لعنت کی گئی حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا اور اس عورت پر جو دوسرے کا بدن گودے اور اس میں نیل بھرے اور اس عورت پر جو اپنا بدن گدوادے۔

امام محمد رح نے کہا کہ واصلہ تو وہ عورت ہے کہ دوسرے عورت کے بال میں بال جوڑے اور ہمارے نزدیک یہ مکروہ ہے اگر اون کو ملائے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور محلل اور محلل لہ کا یہ بیان ہے کہ ایک مرد اپنی عورت کو تین طلاقیں دے پھر چاہے کہ اس کا کسی دوسرے مرد سے نکاح کردے تاکہ وہ اس کو اس کے لئے حلال کردے پس یہ کرنا نہ تو سائل کے لئے اور نہ مسئول کے لئے جائز ہے اور واشمہ وہ عورت ہے۔ کہ اپنی دونوں ہتھیلیاں اور اپنا منہ گودے اور اس میں نیل بھردے یہ بھی کرنا مناسب نہیں۔

۸۷۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ

محمد - ابوحنیفہ - ہیثم - ام ثور سے روایت

قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ أَبِيْ مَنْصُوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا بَأْسَ بِالْوَصْلِ فِي الرَّأْسِ إِذَا كَانَ صُوْفًا۔

کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے کہا کہ اگر سر کے بالوں میں اُون جوڑ سے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَ بِهٖ نَاخُذُ وَ هُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۲۹۸) جَفِّ الشَّعْرِ مِنَ الْوَجْهِ

منہ سے بال لینے کا بیان

يُقَالُ جَفَتِ الْمَرْاَةُ وَجْهَهَا أَيْ أَخَذَتْ عَنْهُ الشَّعْرَ

جفت المراۃ وجہھا سے مراد یہ ہے کہ اس نے اپنے چہرے سے بال لیا۔

۸۸۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْهَا أَجِفُّ وَجْهِيْ فَقَالَتْ أَمِيْطِيْ عَنْكِ الْأَذٰى۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہا کہ میں اپنے منہ سے بال لوں عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ دور کر اس سے ایذا کو یعنی منہ سے بال لینا درست ہیں۔

۸۸۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْهَا أَجِفُّ وَجْهِيْ فَقَالَتْ أَمِيْطِيْ عَنْكِ الْأَذٰى۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ زیاد بن علاقہ۔ عمرو بن میمون سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے پوچھا کہ میں اپنے منہ سے بال لوں اُنہوں نے کہا کہ اس سے ایذا کو دور کر۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَ بِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۸۸۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ تُوْسَمَ الدَّابَّةُ فِيْ وَجْهِهَا أَوْ يُضْرَبَ الْوَجْهُ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہے کہ مکروہ رکھتے تھے وہ یہ کہ داغ دیا جائے چارپایہ کو اُس کے منہ پر یعنے اُس کے منہ کو مارا جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَ بِهٖ نَاخُذُ۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔

۸۸۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ كَانَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ اپنی ڈاڑھی کو پکڑتے پھر مٹھی کے نیچے

يَقْبِضُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ ثُمَّ يَقُصُّ مَا تَحْتَ الْقَبْضَةِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

(جو مٹھی سے زیادہ ہوتی) اس کو کاٹتے۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (٢٩٩) الْخِضَابِ بِالْحِنَّآءِ وَالْوَسْمَةِ

مہندی اور وسمے سے خضاب کرنے کا بیان

٨٨٤۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَتَتْنَا أُمُّ سَلَمَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِمِشَاقَةٍ مِنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبَةٌ بِالْحِنَّاءِ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ عثمان بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام سلمہؓ زوج نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کا ایک گچھالائیں جو مہندی سے رنگا ہوا تھا۔

٨٨٥۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ قَالَ بَقْلَةٌ طَيِّبَةٌ وَلَمْ يَرَوْا بِذٰلِكَ بَأْسًا۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے وسمہ کے خضاب کا حکم پوچھا تو انہوں نے کہا کہ پاک درخت ہے اور اس میں کچھ حرج نہ سمجھا۔
امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

٨٨٦۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ حُجَيَّةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدُّؤَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّعْرَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ابو حجیہ۔ بریدہ۔ ابو الاسود دولی۔ ابو ذرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین وہ چیز جس سے تم اپنے بال کو بدلو مہندی اور کتم ہے۔

٨٨٧۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ أُتِيَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فَنَظَرْتُ إِلٰى لِحْيَتِهٖ وَرَأْسِهٖ قَدْ نُصِلَتْ مِنَ الْوَسْمَةِ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ محمد بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسین بن علیؓ کا سر مبارک لایا گیا تو میں نے ان کا سر اور ان کی ڈاڑھی دیکھی جو مہندی سے رنگی ہوئی تھی۔

٨٨٨۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ یزید بن عبد الرحمن۔ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ گویا میں ابن ابی قحافہ کی ڈاڑھی

كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى لِحْيَتِهٖ إِلَى مَا فَنَّهٗ كَأَنَّهَا ضِرَامُ عَرْفَجٍ يَنْفُخُ مِنْ شِدَّةِ الْحُمْرَةِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

دیکھ رہا ہوں گویا بہت سرخی کے سبب سے دہکتا ہوا عرفج ہے۔ اللہ تعالےٰ زیادہ جاننے والا ہے۔

بَابُ شُرْبِ الدَّوَآءِ وَأَلْبَانِ الْبَقَرِ وَالْإِكْتِوَاءِ

دوا اور گائے کا دودھ پینے اور داغنے کا بیان

۸۸۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهٗ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهٗ دَوَاءً إِلَّا السَّامَ وَالْهَرَمَ فَعَلَيْكُمْ أَلْبَانَ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا تَخْتَلِطُ مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ قیس بن مسلم۔ طارق بن شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے موت اور بڑھاپے کے سوا کوئی بیماری نہیں پیدا کی مگر اس کی دوا پیدا کی۔ تم گائے کے دودھ کو لازم پکڑو اس لئے کہ وہ ہر درخت سے مخلوط ہوتا ہے۔

۸۹۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِيْ رِبَاحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ النَّجْمُ رُفِعَتِ الْعَاهَةُ عَنْ أَهْلِ كُلِّ بَلَدٍ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عطاء بن ابو رباح۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب ستارہ چڑھتا ہے تو ہر شہر سے آفت اٹھائی جاتی ہے۔

۸۹۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ خَبَّابَ بْنَ الْأَرَتِّ كَوٰى عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَهٗ عَنِ الْعَرْصَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ خباب نے اپنے بیٹے عبداللہ کو عرصہ سے داغا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ تَقْلِيْدِ الْعِلْمِ

علم کے لکھنے کا بیان

۸۹۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ الْكُتُبَ ثُمَّ حَسَّنَهَا قَالَ حَمَّادٌ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ يَكْتُبُهَا بَعْدَهٗ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہے۔ کہ وہ کتابوں کو مکروہ رکھتے تھے پھر اس کو اچھا جانا۔ حماد نے کہا کہ میں نے ابراہیم کو دیکھا کہ اس کے بعد کتابیں لکھتے تھے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۰۲ الذِّمِّيِّ يُسَلِّمُ عَلَى الْمُسْلِمِ يَرُدُّ السَّلَامَ

۸۹۳ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ صَحِبَ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُّفَارِقَهُ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ نَكْرَهُ أَنْ يَّبْدَأَ الْمُسْلِمُ الْمُشْرِكَ بِالسَّلَامِ وَلَا بَأْسَ بِالرَّدِّ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ۔

مسلمان کو ذمی کے سلام کرنے کا بیان

محمدؒ۔ ابوحنیفہ۔ ہیثم۔ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک ذمی مرد کے ساتھ ہوئے جب اس سے جدا ہونے کا ارادہ کیا تو کہا کہ السلام علیک، ابن مسعود نے کہا وعلیک السلام۔

امام محمدرحؒ نے کہا کہ مکروہ ہے یہ کہ مسلمان کافر کو سلام کرے اور اس کو سلام کا جواب دینے میں کچھ ڈر نہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۰۳ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

۸۹۴ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ ابْنُ أَبِي النَّجُوْدِ عَنْ ذِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رض قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَذٰلِكَ أَنَّ الشَّمْسَ تُصْبِحُ صَبِيْحَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ كَأَنَّهَا طَسْتٌ تَرَدَّدُ۔

شب قدر کا بیان

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عاصم بن ابونجود۔ ذر بن حبیش سے روایت کرتے ہیں کہ ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ شب قدر ستائیسویں رات کو ہے اس دن کی صبح کو اس طرح سورج چڑھتا ہے کہ اس میں کچھ روشنی نہیں ہوتی جیسے وہ طشت ہے گھومتا ہوا۔

بَابُ ۳۰۴ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَسَرَّهُ أَلْبَسَهُ اللّٰهُ رِدَاءَهُ وَارْحَمُوا الضَّعِيْفَيْنِ الْمَرْأَةَ وَالصَّبِيَّ

۸۹۵ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَسِرُّوْا مَا شِئْتُمْ وَأَعْلِنُوْا مَا شِئْتُمْ مَا مِنْ عَبْدٍ يُسِرُّ شَيْئًا إِلَّا أَلْبَسَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى رِدَاءَهُ۔

۸۹۶ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَنَا يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ارْحَمُوا الضَّعِيْفَيْنِ الْمَرْأَةَ وَالصَّبِيَّ۔

چھپا کر نیک عمل کرنے والے کو اللہ تعالٰی اپنی چادر پہنائے گا، اور دو ضعیفوں یعنی عورت اور بچے پر رحم کرو

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز چاہو پوشیدہ کرو اور جو چاہو ظاہر کرو اور نہیں کوئی بندہ چھپ کر کوئی کام کرتا ہے مگر خدائے تعالٰی اس کو اپنی چادر پہنائے گا۔

محمد۔ ابوحنیفہ اپنے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے مرفوعًا روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو کمزوروں یعنی عورت اور بچے پر رحم کرو۔

بَابُ الْإِمَارَةِ وَمَنِ اسْتَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً عَمِلَ بِهَا مَنْ بَعْدَهُ

امارت اور اس شخص کا بیان جس نے بہتر طریقہ ایجاد کیا اور بعد والوں نے اس پر عمل کیا۔

۸۹۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ يُؤْجَرُ فِيْهِمُ الْمَيِّتُ بَعْدَ مَوْتِهٖ وَلَدٌ يَدْعُوْ لَهُ بَعْدَ مَوْتِهٖ فَهُوَ يُؤْجَرُ فِيْ دُعَائِهٖ وَرَجُلٌ عَلَّمَ عِلْمًا يُعْمَلُ بِهٖ وَيُعَلِّمُهُ النَّاسَ فَهُوَ يُؤْجَرُ عَلٰى مَا عَمِلَ بِهٖ اَوْ عَلَّمَ وَرَجُلٌ تَرَكَ اَرْضًا صَدَقَةً۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ تین چیزیں ہیں جن کے باعث مردے کو مرنے کے بعد ثواب دیاجاتا ہے ایک تو وہ لڑکا ہے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے دعا کرے پس وہ ثواب دیا جاتا ہے اس کی دعا کے سبب سے اور دوسرا وہ مرد ہے کہ علم سکھائے اور اس پر عمل کرے اور لوگوں کو سکھائے پس وہ ثواب دیاجاتا ہے۔ اس پر عمل کرنے یا سکھانے کے سبب سے اور تیسرا وہ مرد ہے کہ زمین خیرات کر جائے۔

۸۹۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِيْ غَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يَا اَبَاذَرٍّ اِنَّ الْاِمَارَةَ اَمَانَةٌ وَهِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا ثُمَّ اَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا وَاَنّٰى لَهٗ ذٰلِكَ يَا اَبَاذَرٍّ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابوغسان حسن بصری سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر سرداری امانت ہے۔ اور وہ قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی ہے مگر جو کہ اس کو حق کے ساتھ لے پھر اس کا حق ادا کرے لیکن یہ اس کو کہاں سے حاصل ہوسکتا ہے اے ابوذرؓ (یعنے اس کا حق ادا نہیں کرسکتا)۔

۸۹۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْكَلَامِ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ بلا گفتگوؤں کے حوالہ کردی گئی ہے (یعنی مصیبت بات کرنے سے آتی ہے اگر خاموش رہے۔ تو نجات پائے)۔

تمت

محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب و مالکان مطبع سعیدی
قرآن محل اردو بازار کراچی